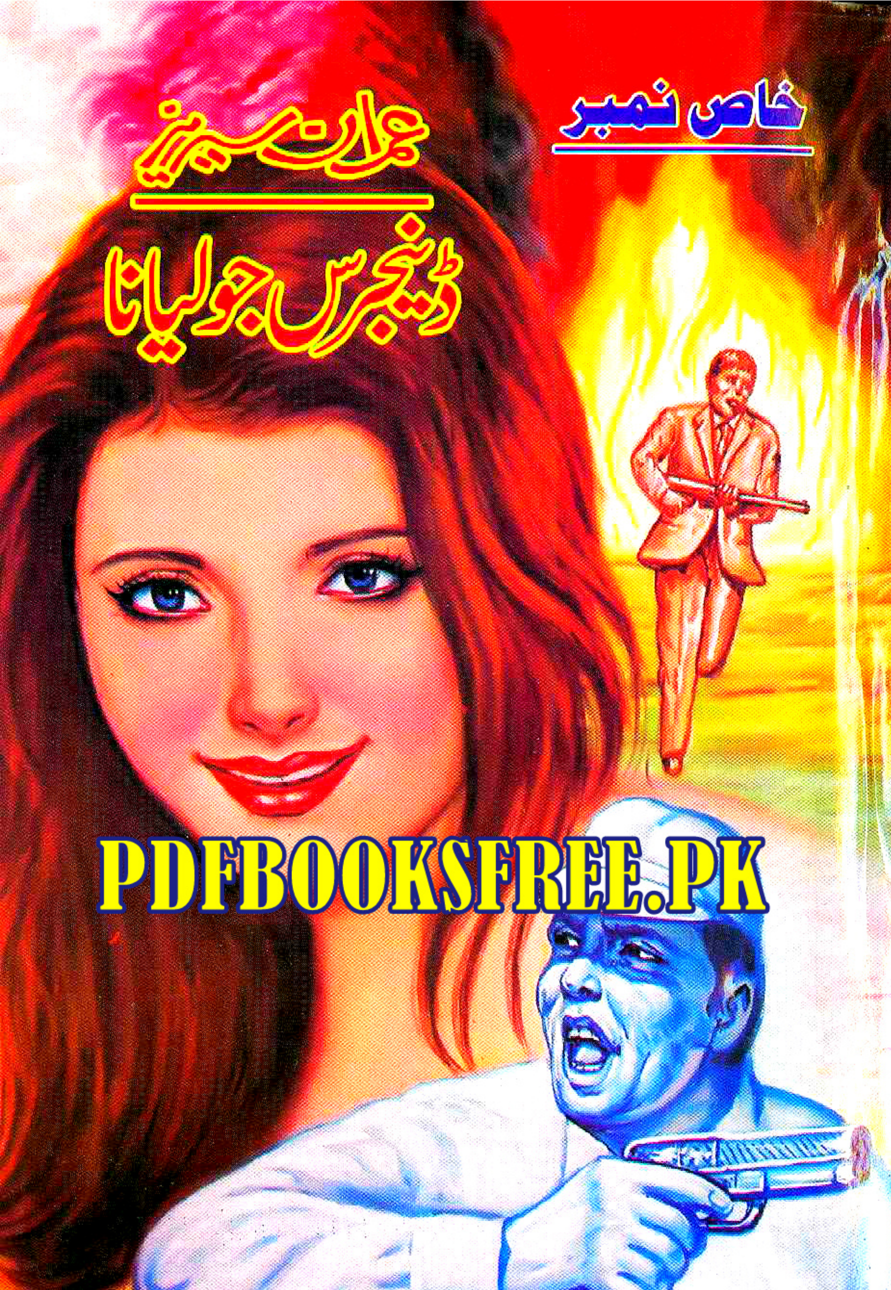
خاص نمبر
عمران سیریز
ڈینجرس جولیانا
PDFBOOKSFREE.PK

عمران سیریز

نمبر 40A

جولیا کے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے

سے پہلے کے پس منظر میں لکھا گیا پہلا خصوصی ناول

ڈینجرس جولیانا

مکمل ناول

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوقِ دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ----- ظہیر احمد
ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ----- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

ARSLAN PUBLICATIONS MULTAN
Price Rs 250/-

محترم قارئین
السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''ڈینجرس جولیانا'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بیشتر قارئین کی فرمائش تھی کہ میں کوئی ایسا ناول لکھوں جس میں جولیا کا کردار انتہائی منفرد اور انوکھا ہو۔ خاص طور پر مجھے جناب حاجی عبدالغفور صاحب شبیر کالونی، جوہر آباد نے ایک خط میں لکھا تھا کہ میں ایک ایسا ناول تحریر کریں جس میں جولیا کے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے سے پہلے کے پس منظر اجاگر ہو سکیں اور انہوں نے مجھ سے یہ بھی فرمائش کی تھی کہ ایسا خصوصی ناول لکھوں جس سے یہ بھی معلوم ہو سکے کہ جولیا کون تھی۔ کہاں سے آئی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کے لئے اس نے کیا کیا جتن کئے تھے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کیسے بن گئی تھی۔ ان کے خط نے مجھے بھی میری پرانی تشنگی کا احساس دلا دیا۔ میں خود بھی تشنہ تھا کہ جولیا، جوزف، تنویر اور صفدر جیسے لازوال کردار آخر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا حصہ کب اور کن حالات میں بنے تھے۔ اب جناب حاجی عبدالغفور صاحب نے جب مجھے خط میں اسی موضوع پر قلم اٹھانے کا کہا تو میرے اندر پھر وہی پرانے احساسات اور خیالات جاگزیں ہو گئے اور میں نے اللہ کا نام لے کر جولیا کے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے سے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پہلے کے واقعات کو تحریر کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ناول صفحہ قرطاس پر پھیلنا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ضخامت کی بلندیوں کو چھونے لگا۔ موضوع چونکہ انتہائی اہم تھا اور اسے ایک کہانی کی شکل بھی دینی تھی اس لئے میں قلم روکے بغیر کام کرتا چلا گیا اور آخر کار ''ڈینجرس جولیانا'' کی شکل میں ناول مکمل ہو گیا۔ اس لئے میں یہ ناول جناب حاجی عبدالغفور کے نام منسوب کرتا ہوں۔ اس کہانی کو مزید بھی آگے بڑھایا جا سکتے تھا اور اسے مزید کئی سو صفحات پر پھیلایا جا سکتا تھا لیکن چونکہ پہلے ہی ناول چھ سو سے زائد صفحات پر پھیل چکا تھا اس لئے میں نے مہنگائی کی مزید بدہضمی سے آپ سب کو بچانے کے لئے اسے مخصوص پوائنٹ پر لا کر ختم کر دیا۔ کیونکہ یہی اختتام بہتر تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ آپ کی آراء کا مجھے حسب سابق انتظار رہے گا۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔

جناب حاجی محمد اصغر صاحب۔ دارلسلام کالونی، اٹک سٹی سے لکھتے ہیں۔ بعد دعائے عمر درازی کے، آپ کا ناول ''وائٹ پرل'' پڑھا۔ ناول کے شروع میں صفحہ اولین پر آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کا سن کر انتہائی دکھ ہوا۔ اس غم اور دکھ کو وہی سمجھ سکتے ہیں جن پر یہ الم گزرا ہو۔ بہرحال اللہ کریم آپ کو دکھ برداشت کرنے

کا حوصلہ عطا فرمائے اور آپ کی والدہ ماجدہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین' اور ہاں اب ذرا سنبھل کر کیونکہ دعا کا ہاتھ آپ کی پشت سے اٹھ گیا ہے۔

محترم حاجی محمد اصغر صاحب خط لکھنے کا بے حد شکریہ، آپ کا یہ خط دیر سے شائع کیا جا رہا ہے یہ میری فائل میں محفوظ تھا اس لئے جیسے ہی مجھے نئے سرے سے خطوط کے جواب دینے کا موقع ملا ہے میں نے پہلا خط آپ کا ہی شائع کرایا ہے۔ آپ کی محبت اور آپ کی دعاؤں کی مجھے اشد ضرورت ہے اور آپ نے میری والدہ ماجدہ کے لئے جس خلوص سے دعا کی ہے اس کا اجر تو آپ کو اللہ تعالیٰ ہی دے گا اور آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اب مجھے بہت احتیاط سے رہنا ہو گا کیونکہ ماں کی دعا کرنے والے ہاتھ اب نہیں رہے۔ آپ نے میرے ناول پسند کئے اس کے لئے آپ کا ایک بار پھر شکریہ۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کاشف محمود۔ جوہر ٹاؤن، لاہور سے لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے لکھنے کا انداز بے حد پسند ہے۔ آپ کے ناولوں کا نیا رنگ اور نیا انداز دل کو بھا جاتا ہے اور میں اور میرے عزیز و اقارب کے ساتھ میرے کئی دوست آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول بے حد شوق سے پڑھتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ کرکٹ کے موضوع پر بھی کوئی ناول تحریر کریں جو یقیناً بالکل انوکھا اور انتہائی شاہکار ناول ہو گا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

محترم جناب کاشف محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ میں آپ کے تمام عزیز و اقارت اور دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو میرے ناول باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ آپ نے کرکٹ کے موضوع پر لکھنے کی بات کی ہے تو آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ میں اس موضوع پر ایک ناول تحریر کر چکا ہوں جو انشاء اللہ ایک دو ماہ میں ''پاور پلے'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ امید ہے آپ کو پسند آئے گا اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ظہیر احمد

E.Mail.Address

arsalan.publications@gmail.com

جولیا ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ایک مسٹری فلم دیکھ رہی تھی۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لئے ممبران کے راوی میں چین ہی چین لکھا ہوا تھا۔

عام طور پر روز ہی کوئی نہ کوئی جولیا کے فلیٹ میں آ جاتا تھا اور بعض اوقات تو عمران کے سوا تمام ممبران ہی جولیا کے فلیٹ میں جمع ہو جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کرتے اور وہیں بیٹھ کر کھاتے پیتے تھے۔

جولیا نے کئی بار عمران کو فون کر کے ساتھیوں کے ساتھ گپ شپ کے لئے کہا تھا لیکن عمران حسب عادت کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر اسے ٹال جاتا تھا اور جولیا اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی۔ بعض اوقات جولیا کو عمران کی اس بے مروتی پر بے حد غصہ آتا تھا لیکن وہ خود پر جبر کر جاتی تھی کیونکہ عمران کے معاملے میں وہ بے حد

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جذباتی واقع ہوئی تھی اور وہ عمران پر چاہنے کے باوجود اپنا غصہ نہیں اتار سکتی تھی۔ البتہ عمران کا انکار سن کر اس کا چہرہ مرجھا سا جاتا تھا جو اس کے ساتھیوں سے چھپا نہیں رہتا تھا۔ اکثر صفدر اور کیپٹن شکیل، عمران سے بات کرتے تھے اور اسے جولیا کے فلیٹ پر آنے کی دعوت دیتے تھے لیکن وہ عمران ہی کیا جو ٹس سے مس ہو جاتا اگر وہ جولیا کو انکار کر سکتا تھا تو باقی ممبران بھی اس کے لئے جولیا سے بڑھ کر نہیں تھے اس لئے وہ ان سے بھی معذرت کر لیتا جس پر وہ خاموش ہو کر رہ جاتے۔ جولیا کو کڑھتا دیکھ کر تنویر کو عمران پر بے حد غصہ آتا تھا۔ اسے اور کچھ نہیں سوجھتا تھا تو وہ عمران کو برا بھلا سنانا شروع کر دیتا تھا۔ جولیا کبھی تنویر کی باتیں سن کر خاموش ہو جاتی تھی اور کبھی وہ تنویر پر ہی الٹ پڑتی تھی۔

اب تقریباً دو روز ہو چکے تھے نہ جولیا کے پاس سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر آیا تھا اور نہ ہی کسی کا اسے فون آیا تھا وہ شاید اپنے اپنے طور پر مصروف تھے۔ جولیا بھی جیسے ان سب سے لاتعلق سی ہو گئی تھی اور اب فارغ اوقات میں وہ یا تو رسائل پڑھتی رہتی تھی یا پھر ایڈونچر، سپائی، ایکشن اور مسٹری موویز دیکھنا شروع کر دیتی۔ اس وقت بھی وہ مووی دیکھ رہی تھی۔ مووی بے حد سسپنس فل تھی اور جولیا اس فلم میں جیسے کھو سی گئی تھی۔ وہ فلم میں اس حد تک کھوئی ہوئی تھی کہ اسے سامنے میز پر پڑے سیل فون کی بجتی ہوئی گھنٹی بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ فون کی گھنٹی نہ سننے کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ

اس نے سیل فون کا والیوم کم کر رکھا تھا جبکہ اس نے ٹی وی کا والیوم تیز کر رکھا تھا اور پھر وہ مووی اس قدر انہاک سے دیکھ رہی تھی کہ اسے واقعی ارد گرد کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

پھر اچانک مووی جیسے ہی انتہائی سسپنس کے عروج پر پہنچی اچانک مووی میں ٹڈ بریک آ گیا اور جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ مووی کے اس قدر سسپنس بھرے موڑ پر آتے ہی بریک آنے پر اسے بے حد کوفت ہوئی تھی اور اس کا فلم دیکھنے کا سارا موشن ٹوٹ گیا تھا۔ موشن ٹوٹنے کی وجہ سے جولیا جیسے اپنی دنیا میں واپس آ گئی تھی اس کی ساری حسیں جو مووی نے منجمد کر رکھی تھیں نے پھر سے کام کرنا شروع کر دیا اور اسے سیل فون کی بجتی ہوئی گھنٹی بھی سنائی دے گئی۔ جولیا نے چونک کر میز پر پڑے ہوئے سیل فون کی جانب دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سیل فون اٹھا لیا۔ سکرین پر ایک نیا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”یہ کس کا نمبر ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

چند لمحے وہ نمبر دیکھتی رہی پھر اس نے کال رسیو کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”ہیلو“...... جولیا نے سیل فون کان سے لگا کر بے حد نارمل لہجے میں کہا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مم مم۔ میں کشف بول رہی ہوں۔ آ۔ آپ مس آنچل بول رہی ہیں“...... دوسری طرف سے ایک لڑکی کی گھبرائی

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

کشف بیس اکیس سال کی نہایت خوبصورت اور تیکھے نین نقش والی ایک نوجوان لڑکی تھی جو جولیا کو ایک ریسٹورنٹ میں ملی تھی۔ جولیا کچھ دن پہلے ایک مقامی ریسٹورنٹ میں لنچ کرنے کے لئے گئی تھی۔ وہ ابھی لنچ کر ہی رہی تھی کہ اس کی ٹیبل کے قریب ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی آ گئی۔ لڑکی نے جولیا سے نہایت شگفتہ لہجے میں اس کے ساتھ بیٹھنے کی درخواست کی تھی۔ جولیا نے ہال میں دیکھا تو وہاں کوئی میز خالی نہیں تھی۔ لڑکی چونکہ اکیلی تھی اور اچھے خاندان کی معلوم ہو رہی تھی اس لئے جولیا نے اسے خوش دلی سے بیٹھنے کی اجازت دے دی تھی۔

لڑکی اس کا شکریہ ادا کر کے اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھی تو جولیا نے اخلاقاً اسے اپنے ساتھ لنچ کرنے کا کہہ دیا تو لڑکی نے تھینکس کر دیا۔ جولیا زیادہ تر ویجیٹیبلز پسند کرتی تھی جبکہ لڑکی نان ویجیٹرین تھی۔ لڑکی نے اپنے لئے چکن، بیف اور مٹن کی ڈشز منگوا لی تھیں۔ جولیا کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا وہ خاموشی سے اپنا کھانا کھاتی رہی۔ لڑکی بہت زیادہ باتونی تھی وہ مسلسل بولتی چلی جا رہی تھی۔ وہ جان پہچان نہ ہونے کے باوجود جولیا کو اپنی فیملی اور اپنی فرینڈز کے بارے میں بتا رہی تھی۔ اس نے جولیا سے اس کا نام پوچھا تو جولیا نے اسے اپنا نام آنچل بتا دیا۔ جولیا کا سیل فون ٹیبل پر پڑا تھا۔ لڑکی جس نے جولیا کو اپنا نام کشف بتایا تھا اس نے جولیا

سے اجازت لئے بغیر اس کا سیل فون اٹھا لیا۔ سیل فون اٹھا کر اس نے جولیا سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے سیل فون سے اپنی ایک فرینڈ سے بات کر سکتی ہے۔ سیل فون چونکہ اس کے ہاتھ میں تھا اس لئے جولیا بھلا کیسے انکار کر سکتی تھی۔

کشف نے نمبر ملا کر اپنی ایک سہیلی سے مختصر سی بات کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگی پھر اس نے سیل فون جولیا کے سامنے واپس ٹیبل پر رکھ دیا اور پھر اس نے جولیا کو بتایا کہ اس نے جولیا کے نمبر سے اپنے نمبر پر مس کال دی ہے تاکہ وہ اس کا نمبر اپنی فرینڈز لسٹ میں شامل کر لے۔ لڑکی باتونی ضرور تھی لیکن وہ بے حد سوبر، باکردار اور بااخلاق تھی اس لئے جولیا نے اس بات پر بھی اعتراض نہیں کیا تھا کہ کشف نے اس کے سیل فون سے اپنے سیل فون پر مس کال کی ہے اور اس کا نمبر حاصل کر لیا ہے۔ لیکن جولیا نے اس کا نمبر اپنی میموری میں سیو نہیں کیا تھا۔

کشف سے جولیا کی دو تین بار اسی ریسٹورنٹ میں ملاقات ہو چکی تھی اس لئے وہ اس سے کافی حد تک کلوز ہو گئی تھی۔ کشف کئی بار جولیا کو اپنے گھر آنے کی دعوت بھی دے چکی تھی لیکن جولیا چونکہ سیکرٹ ایجنٹ تھی اس لئے وہ اپنی دوستی مخصوص لمٹ تک رکھنا چاہتی تھی اس لئے وہ کبھی اس کے گھر نہیں گئی تھی۔ کشف نے کئی بار اس سے پوچھا تھا کہ وہ اسے اپنا ایڈریس دے دے وہ خود اس سے ملنے کے لئے آ جایا کرے گی لیکن جولیا ہمیشہ اسے ٹال دیتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ البتہ جولیا سے ایک غلطی ہو گئی تھی کہ اس نے کشف کو کہہ دیا تھا کہ وہ ایک خفیہ ایجنسی میں بطور انسپکٹر کام کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے کشف اکثر اس سے اس کی ایجنسی کے بارے میں باتیں کرتی رہتی تھی اور جولیا اسے من گھڑت باتیں بتا کر ٹال دیتی تھی۔ کشف نے اس سے پہلے بھی ایک دو بار سیل فون پر بات کی تھی لیکن اس کے باوجود جولیا نے اس کا نمبر سیو نہیں کیا تھا اور کشف جب بھی اسے کال کرتی تھی جولیا اس کا ان نان نمبر دیکھ کر چونک پڑتی تھی۔

''ہاں۔ میں آنچل بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے کشف تم اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہ مم۔مم۔ میں۔ میں''...... دوسری طرف سے کشف نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ تم تو بے حد ڈری ہوئی بھی لگ رہی ہو۔ بات کیا ہے۔ سب خیریت تو ہے نا''...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا کیونکہ کشف کے لہجے میں واقعی گھبراہٹ کے ساتھ انتہائی خوف کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

''خ۔ خ۔ خیریت۔ نہیں۔ خیریت ہی تو نہیں ہے مس آنچل۔ کیا تم میرے گھر آ سکتی ہو۔ ابھی اسی وقت''...... دوسری طرف سے کشف نے اسی انداز میں کہا۔

''پہلے بتاؤ۔ ہوا کیا ہے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتی۔ تم بس آ جاؤ۔ میں تمہارا

انتظار کر رہی ہوں۔ ہو سکے تو جلد آ جانا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے آنے تک وہ میرا بھی کام تمام کر دیں۔ مم مم۔ میں خطرے میں ہوں''...... دوسری طرف سے کشف نے کہا اور جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

''خطرے میں۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... جولیا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میری جان بچا لو آنچل۔ انہوں نے میرے سارے گھر والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اب وہ میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ میں ان سے چھپ کر تم سے بات کر رہی ہوں۔ پلیز۔ مجھے بچا لو۔ مم۔ مم۔ میں''...... دوسری طرف سے کشف نے بری طرح سے ہکلاتے اور روتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کون ہے تمہاری جان کا دشمن۔ مجھے بتاؤ''...... جولیا نے پریشان ہو کر پوچھا۔

''میں ان کو نہیں جانتی وہ سب ہمارے گھر میں ہیں اور میں ان سے اپنی جان بچانے کے لئے گھر کے ایک خفیہ حصے میں چھپی ہوئی ہوں۔ وہ مجھے ہر جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھے بھی ہلاک کر دیں گے''...... دوسری طرف سے کشف نے کہا۔ فون میں واقعی ایسی آواز آ رہی تھی جیسے کشف کسی بند کمرے سے بول رہی ہو اور وہاں سگنلز بھی کم ہوں۔

''کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ جن سے تمہیں خطرہ ہے وہ کون ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ان کی تعداد چار ہے۔ وہ سب سیاہ پوش ہیں اور انہوں نے نقاب پہنے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس مشین گنیں اور اسلحے سے بھرے ہوئے تھیلے بھی ہیں۔ انہوں نے فائرنگ کر کے میرے ڈیڈی، میری ماما اور میرے دو بھائیوں سمیت میری دو بہنوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ مجھے تلاش کر رہے ہیں۔ میں سائیڈ روم میں تھی اس لئے ان کی نظروں میں نہیں آئی تھی۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو اب تک وہ مجھے بھی ہلاک کر چکے ہوتے"...... کشف نے اسی طرح سے روتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ڈاکو ہیں جو اس طرح تمہارے گھر میں داخل ہوئے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ڈاکو نہیں ہیں۔ میں نے ان کی باتیں سنی ہیں وہ ڈیڈی کی نئی ایجاد کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں جو میرے پاس ہے"...... دوسری طرف سے کشف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس سے مزید کچھ پوچھتی اسی لمحے رابطہ منقطع ہو گیا اور جولیا 'ہیلو ہیلو' کرتی رہ گئی۔ جب دوسری طرف سے اسے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اس کا ڈسپلے دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اس کا سیل فون بیٹری لو ہونے کی وجہ سے آف ہو چکا تھا۔ جولیا نے کل سے سیل فون چارج نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے اس کی بیٹری کافی

حد تک ڈاؤن ہو گئی تھی اور شاید اب بیٹری کا ٹاک ٹائم بھی ختم ہو گیا تھا اس لئے سیل فون آف ہو گیا تھا۔

جولیا نے سیل فون دوبارہ آن کرنا چاہا لیکن بیٹری ڈاؤن ہوتے کی وجہ سے سیل فون آن نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے جولیا پریشان ہو گئی تھی۔ اس کے پاس ایکسٹرا بیٹری بھی نہیں تھی۔ فلیٹ میں فون تو تھا لیکن جولیا کو کشف کا نمبر زبانی یاد نہیں تھا اس لئے وہ دوسرے فون سے اسے کال نہیں کر سکتی تھی۔ جولیا اٹھی تا کہ وہ سیل فون کا چارجر لگا کر اسے آن کر سکے۔ لیکن ابھی وہ اٹھی ہی تھی کہ اسی لمحے لائٹ بھی آف ہو گئی اور جولیا ایک طویل سانس لے کر دوبارہ بیٹھ گئی۔ ملک میں غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کی انتہا ہو چکی تھی۔ لائٹ کا کوئی پتہ نہیں ہوتا تھا کہ کب آ جائے اور کب چلی جائے اور اب چونکہ لائٹ آف ہو گئی تھی اس لئے جولیا اب سیل فون چارج بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"اب میں کیا کروں۔ کشف بہت بڑی مشکل میں پھنسی ہوئی ہے۔ میں اس سے کیسے بات کروں"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ اٹھی اور تیز تیز چلتی ہوئی دوسرے کمرے کی جانب بڑھتی چلی گئی۔

کشف نے جولیا کو اپنی فیملی کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کے باپ کا نام سر جاسف تھا۔ جو ایک سائنس دان تھے اور خود کشف نے بھی ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی کیا ہوا تھا اس لئے وہ اپنے باپ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ہی کام کرتی تھی اور ان کی ایجادات میں وہ ان کے ساتھ برابر کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ جولیا نے کشف کو کئی بار سمجھایا تھا کہ وہ اپنے بارے میں اور اپنے باپ کے بارے میں اس طرح پبلک پلیسز پر بات نہ کیا کرے لیکن کشف اس قدر باتونی تھی کہ وہ ایک طرف جولیا کی بات مان بھی لیتی تھی اور پھر سب کچھ بھول کر اس کے سامنے بولنا شروع کر دیتی تھی۔

کشف نے جولیا کو یہ بھی بتایا تھا کہ اس کے ڈیڈی نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے ایک بڑی اور انتہائی جدید لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جہاں وہ بھی اپنے ڈیڈی کے ساتھ کام کرتی ہے اور وہ دونوں باپ بیٹی ان دنوں ایک خاص قسم کی ایجاد کرنے میں مصروف تھے جس سے پاکیشیا کا دفاع مکمل طور پر ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔ گو کہ کشف نے جولیا کو اس ایجاد کے بارے میں تو نہیں بتایا تھا جس پر وہ اور اس کے ڈیڈی مل کر کام کر رہے تھے۔ لیکن جس طرح کشف جولیا سے اپنی ایجاد کی باتیں کرتی رہتی تھی اس کو فکر رہتی تھی کہ کوئی کشف کی باتیں نہ سن رہا ہو اور اگر ایسا ہوتا تو اس کی باتیں سن کر کئی غیر ملکی ایجنٹوں کے کان کھڑے ہو سکتے تھے اور کشف کے ساتھ ساتھ اس کے ڈیڈی سر جاسف کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا اور ایجنٹ اس جستجو میں لگ جاتے کہ سر جاسف اور ان کی بیٹی کشف ایسی کون سی ایجاد کر رہے ہیں جس سے پاکیشیا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ کشف کا باتونی پن ان دونوں کے لئے اور

ان کی ایجاد کے لئے کسی بھی وقت بڑے خطرے کا باعث بن سکتا تھا اور اب جس طرح سے کشف نے اسے فون کیا تھا اور وہ نہ نہ کرتے ہوئے اسے بہت کچھ بتا گئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ اس کی رہائش گاہ میں چار سیاہ پوش موجود ہیں جنہوں نے اس کی ساری فیملی کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اسے تلاش کر رہے ہیں اس سے جولیا کو اندازہ ہو رہا تھا کہ آخر وہی ہوا ہے جس کا اسے پہلے سے ہی ڈر تھا۔

دوسرے کمرے میں جا کر جولیا نے لباس تبدیل کیا اور اپنی ضرورت کی چند چیزیں اپنے ہینڈ بیگ میں ڈال کر وہ تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی۔ اب چونکہ وہ کسی طرح سے کشف سے فون پر رابطہ نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس نے کشف کے گھر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جولیا وہاں جا کر حالات کا جائزہ لینا چاہتی تھی اور وہ یہ چاہتی تھی کہ جن چار سیاہ پوشوں نے اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو ہلاک کیا ہے ان سے وہ کشف کی جان بچا سکے اور ان چاروں نقاب پوشوں کے بارے میں معلوم کر سکے کہ وہ کون تھے اور انہوں نے کس لئے کشف کے گھر پر اس قدر خونی حملہ کیا تھا۔

جولیا نے پہلے سوچا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کسی کو لے چلتی ہے۔ اس کی ایک کال پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تو کیا چوہان، خاور، نعمانی اور صدیقی بھی آ سکتے تھے لیکن چونکہ کشف کے کہنے کے مطابق وہاں حملہ کرنے والے افراد زیادہ نہیں تھے اس لئے جولیا

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے وہاں اکیلی ہی جانے کا فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان چار افراد سے آسانی سے نپٹ سکتی تھی۔

فلیٹ سے نکل کر وہ پارکنگ میں آئی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار پارکنگ سے نکلی جا رہی تھی۔ مین سڑک پر آتے ہی اس نے کار نہایت تیز رفتاری سے آفیسرز کالونی کی جانب دوڑانی شروع کر دی۔

سر جاسف کی رہائش گاہ آفیسر کالونی کے سکس بلاک میں تھی۔ تیز رفتاری اور مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی جب وہ آفیسر کالونی کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی تو اسے وہاں موجود ایک چیک پوسٹ پر روک لیا گیا۔ اس کالونی میں عام آدمی کا داخلہ ممنوع تھا اس لئے جولیا اپنے ساتھ ایک مخصوص کارڈ لے آئی تھی تاکہ وہ اس چیک پوسٹ سے آسانی سے گزر جائے۔ یہ کارڈ ایک حساس ادارے کا تھا جسے دیکھتے ہی چیک پوسٹ سے اسے فوراً کلیرنس مل گئی تھی اور اس کے لئے فوراً بیرل ہٹا دیا گیا۔ جولیا کار لے کر کالونی میں داخل ہوئی اور پھر وہ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی سکس بلاک کی طرف آ گئی۔

اس علاقے کی تمام کوٹھیاں جدید اور فرنشڈ تھیں۔ جولیا نے ایک موڑ پر کار روکی اور پھر وہ اپنا ہینڈ بیگ لے کر کار سے نکل آئی۔ کار لاک کر کے وہ بائیں طرف والی سڑک کی طرف مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ایک طرف بڑھتی چلی گئی۔ تین چار کوٹھیاں چھوڑ

کر وہ ایک بڑی اور فرنشڈ کوٹھی کے پاس آ کر رک گئی۔ اس کوٹھی کا پھاٹک نما بڑا سا گیٹ بند تھا اور باہر ایک کیبن سا بنا ہوا تھا اور ایسا کیبن ہر کوٹھی کے باہر بنا ہوا تھا جہاں عام طور پر ایک ایک گارڈ تعینات ہوتا تھا لیکن چونکہ ان دنوں شدید گرمیاں تھیں اس لئے گارڈز گیٹ کے باہر کھڑے ہونے کی بجائے کوٹھیوں کے اندر گیٹ کے پاس بنے ہوئے دوسرے کیبنز میں چلے جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اردگرد کی کوٹھیوں کے باہر دوپہر سے شام تک گارڈز دکھائی نہیں دیتے تھے۔

جولیا گیٹ کی طرف بڑھی پھر کچھ سوچ کر رک گئی۔ وہ چند لمحے گیٹ کے پاس کھڑی سوچتی رہی پھر اس نے اردگرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کوٹھی کی دیواریں کافی بلند تھیں۔ جن پر چڑھ کر دوسری طرف جانا ناممکن تھا۔ جولیا نے احتیاطاً چاروں اطراف سے کوٹھی کا جائزہ لیا اور پھر اس نے کوٹھی کے عقب سے کوٹھی میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

کوٹھی کے عقب میں ایک چھوٹی سی گلی تھی جہاں کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ٹرالرز رکھے گئے تھے۔ دائیں بائیں کوٹھیوں کے افراد انہی ٹرالرز میں کوڑا پھینکتے تھے۔ اگلے دن ان ٹرالرز کو ایم سی والے لے جاتے تھے اور ان کی جگہ نئے ٹرالرز لا کر کھڑے کر دیتے تھے۔ وہاں چونکہ کوڑا کرکٹ ہی ہوتا تھا اس لئے اس گلی کی طرف کوئی شاذ و نادر ہی آتا تھا۔ اسی عقبی حصے کی طرف دائیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بائیں موجود کوٹھیوں کے ایمرجنسی ڈورز بھی بنائے گئے تھے جو عموماً بند ہی رہتے تھے اور ضرورت کے وقت ہی انہیں کھولا جاتا تھا۔

جولیا نے اسی ایمرجنسی ڈور کو کھول کر اندر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ دروازے کے پاس آ کر وہ رکی اور اس نے ہینڈ بیگ سے کراس ویژنل گلاسز والا چشمہ نکالا اور آنکھوں سے لگا لیا۔ اس نے چشمے کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو چشمے کے دونوں گلاس ہلکے نیلے رنگ کے ہو گئے۔ جیسے ہی چشمے کے گلاسز کا رنگ نیلا ہوا جولیا نے دروازے کے سامنے آ کر دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

کراس ویژنل گلاسز کی وجہ سے اب وہ دروازے کی دوسری طرف آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا لان تھا جس کے تقریباً دس فٹ دور کوٹھی کا رہائشی حصہ تھا۔ لان خالی تھا۔ خالی لان دیکھ کر جولیا نے کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ اتاری اور اس نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ لیا۔ اس نے ونڈ بٹن واچ کی دوسری طرف موجود ہول میں لگایا اور اسے مخصوص انداز میں ایڈجسٹ کرنے لگی۔ ونڈ بٹن ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن کو اینٹی کلاک وائز گھمایا اور پھر اسے انگوٹھے سے پریس کر کے واچ کا وہ حصہ دروازے کی جانب کر دیا جہاں سے اس نے ونڈ بٹن نکالا تھا۔

جولیا نے کراس ویژنل گلاسز والے چشمے سے دیکھ لیا تھا کہ دروازے کا لاک کہاں ہے چنانچہ اس نے ونڈ بٹن کے پہلے ہول کا رخ دروازے کے سنٹر میں کیا اور پھر اس نے ڈائل پر لگا ہوا شیشہ

انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ ونڈ بٹن کے ہول سے سرخ رنگ کی روشنی کی باریک سی شعاع سی نکلی اور دروازے کے درمیانی حصے کی درز سے نظر آنے والی کنڈی پر پڑنے لگی۔ جیسے ہی روشنی کی دھار اندر موجود کنڈی سے ٹکرائی۔ کنڈی سے جیسے چنگاریاں سے پھوٹنے لگیں۔ دوسرے لمحے کنڈی کا درمیانی حصہ یوں سرخ ہونا شروع ہو گیا جیسے اسے ویلڈنگ کٹر سے کاٹا جا رہا ہو۔ جولیا کا ہاتھ آہستہ آہستہ حرکت کر رہا تھا جس سے کنڈی میں ایک سیاہ لکیر سی بنتی جا رہی تھی۔

ایمرجنسی ڈور کی کنڈی کاٹتے ہوئے جولیا دائیں بائیں کا بھی خیال رکھ رہی تھی کہ کوئی اس طرف نہ آ جائے۔ لیکن وہاں بھلا کون آ سکتا تھا۔ چند ہی لمحوں میں فاسٹ لیزر کٹر نے دروازے کی دوسری طرف موجود کنڈی کاٹ دی۔ جیسے ہی کنڈی کٹی دروازے کے دونوں پاٹ ہلکے سے جھٹکے سے کھل گئے۔ کنڈی کٹتے ہی جولیا نے واچ کے شیشے سے انگوٹھا ہٹا لیا اور اس نے ونڈ بٹن تبدیل کئے بغیر ریسٹ واچ دوبارہ اپنی کلائی پر باندھ لی۔

جولیا نے ہینڈ بیگ سے منی پسٹل نکالا اور اندر دیکھتے ہوئے اس نے دروازے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ چونکہ کافی عرصے سے بند تھا اور اس کے قبضوں پر زنگ لگا ہوا تھا اس لئے دروازہ کھلنے سے تیز آواز سی پیدا ہوئی تھی۔ دروازے کی اس آواز کے باوجود جولیا نے اب وہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا تھا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ کھلے ہوئے دروازے سے اندر داخل ہو گئی اور اس نے پیچھے دروازے بند کیا اور رہائشی عمارت کے اوپر والے حصے کی طرف دیکھتی ہوئی تیزی سے سامنے کی جانب دوڑتی چلی گئی۔ سامنے جاتے ہی وہ دیوار کے ساتھ لگ گئی اور دائیں بائیں دیکھنے لگے جہاں دو چھوٹی چھوٹی راہداریاں تھیں جو عمارت کے فرنٹ کی طرف جاتی تھیں۔

جولیا چند لمحے دونوں طرف دیکھتی رہی پھر وہ دیوار کی طرف مڑی اور چشمہ ایک بار پھر ایڈجسٹ کر کے دیوار کے پار دیکھنے لگی۔ دوسری طرف ایک ہال نما کمرہ تھا جو خالی تھا۔ یہ کمرہ عقب میں موجود پوری دیوار تک پھیلا ہوا تھا۔ کمرے میں عام ضرورت کا سامان اور چند بیڈ پڑے تھے جیسے یہ کمرہ خاص طور پر ایک سے زائد آنے والے مہمانوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہو۔

جولیا کمرے کا جائزہ لیتی رہی۔ اس کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو سامنے کے رخ پر ہی تھا۔ وہ دروازہ چونکہ بند تھا اس لئے جولیا دوسری طرف نہیں دیکھ سکتی تھی کہ وہاں کیا ہے۔

کشف نے جولیا کو بتایا تھا کہ وہ قاتلوں سے بچنے کے لئے اپنے گھر میں ہی چھپی ہوئی ہے لیکن وہ کہاں چھپی ہوئی ہے اس کے بارے میں اس نے جولیا کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ اس لئے جولیا اس کمرے کا بغور جائزہ لے رہی تھی کہ کشف کہیں اس کمرے میں موجود نہ ہو۔ ابھی جولیا کمرے کا جائزہ لے ہی رہی تھی کہ اچانک

اس نے کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلتے دیکھا۔ دوسرے لمحے کمرے میں ایک سیاہ پوش داخل ہوا۔ وہ ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا جس نے واقعی سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر بھی سر سے لے کر گردن تک نقاب چڑھا ہوا تھا۔ نقاب پوش کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ دروازہ کھول کر وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تھا اور اس نے مشین پسٹل دونوں ہاتھوں میں لے کر چاروں طرف نہایت گہری نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ اس کمرے میں چیک کر رہا ہو کہ وہاں کوئی موجود تو نہیں ہے۔

نقاب پوش کو دیکھ کر جولیا کو یقین ہو گیا کہ کشف نے اس سے جو کہا تھا وہ غلط نہیں تھا۔ وہ چاروں نقاب پوش ابھی کوٹھی میں ہی موجود تھے۔ جس طرح سے نقاب پوش کمرے میں داخل ہو کر نہایت احتیاط سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا اس سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ کمرے میں کسی کی تلاش میں آیا ہے اور جولیا کے خیال کے مطابق وہ کشف کی تلاش میں ہی اس کمرے میں آیا ہو۔

نقاب پوش کچھ دیر کمرے کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ کمرے میں موجود الماریوں کی طرف بڑھا اور پھر وہ ان الماریوں کو کھول کھول کر ان میں موجود ہر چیز باہر نکال نکال کر پھینکنا شروع ہو گیا۔ وہ مشین پسٹل کے دستے سے الماریوں کے لاکڈ درازوں کے لاک توڑ کر اور پھر دراز کھول کر باہر نکال رہا تھا۔ جس سے جولیا سمجھ گئی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہ نقاب پوش کو کشف کی نہیں بلکہ اس فارمولے کی تلاش تھی جو کشف کے پاس تھا اور جس طرح سے نقاب پوش کمرے کی تلاشی لے رہا تھا اس سے جولیا کو یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ کشف ابھی تک جہاں ہے محفوظ ہے۔ وہ ان نقاب پوشوں کے ہاتھ نہیں آئی ہے ورنہ نقاب پوش اس طرح سے اس کمرے کی تلاشی نہ لے رہا ہوتا۔

نقاب پوش کی کمر پر واقعی ایک تھیلا لٹکا ہوا تھا جس کے بارے میں کشف نے اسے بتایا تھا وہ تھیلا خاصا بھاری معلوم ہو رہا تھا جس سے جولیا کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے پاس اسلحے کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھیوں کے پاس بھی خطرناک اسلحہ ہو سکتا تھا۔ جولیا نے پہلے سوچا کہ وہ دوسری طرف گھوم کر جائے یا پھر کسی طرح اس عمارت کی چھت پر جانے کی کوشش کرے۔ لیکن دونوں ہی صورتوں میں وہ یہ نہیں جان سکتی تھی کہ باقی نقاب پوش کوٹھی میں کہاں اور کن حصوں میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کنفرم نہیں تھا کہ اس کوٹھی میں حملہ آوروں کی تعداد چار ہی تھی یا اس سے زائد۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ حملہ آوروں کی تعداد زیادہ ہو اور کشف نے صرف چار نقاب پوش ہی دیکھے ہوں۔ جولیا چونکہ اس کوٹھی میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی اس لئے وہ نہ اس کوٹھی کے کمروں کی تعداد کے بارے میں جانتی تھی اور نہ ہی اسے یہ معلوم تھا کہ عمارت کے نیچے سر جاسف نے جو لیبارٹری بنا رکھی ہے اس کا خفیہ

راستہ کہاں موجود ہے۔ وہ خفیہ راستہ کراس ویژنل گلاسز کے ذریعے تلاش کر سکتی تھی لیکن اس کے لئے ظاہر ہے اسے عمارت کے اندر جانا پڑتا اور وہ حملہ آوروں کی نظروں میں آئے بغیر تو وہ اندر جا نہیں سکتی تھی۔

جولیا ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اس نے کمرے کے دروازے سے ایک اور سیاہ پوش کو اندر آتے دیکھا۔ اس بار سیاہ پوش اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی اور اس لڑکی کی حالت بے حد ابتر دکھائی دے رہی تھی۔ اس لڑکی کا جسم زخموں سے چور تھا۔ اس کے دونوں گال کٹے ہوئے تھے۔ ناک کا بھی ایک نتھنا کٹا ہوا تھا اور اس کے دونوں کانوں کی لوئیں غائب تھیں۔ یہی نہیں اس کے باقی جسم پر بھی جا بجا زخموں کے نشانات دکھائی دے رہے تھے جس سے نکلنے والے خون سے اس کا لباس سرخ ہو رہا تھا۔ اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی جولیا بری طرح سے اچھل پڑی۔ وہ لڑکی کشف تھی۔ اس کی دوست، اس کی سہیلی کشف۔ جس نے اسے تھوڑی دیر پہلے فون کیا تھا اور اسے اپنی مدد کے لئے بلایا تھا۔ کشف نے کہا تھا کہ وہ ایک محفوظ جگہ پر چھپی ہوئی ہے لیکن وہ اب ایک نقاب پوش کے ساتھ نظر آ رہی تھی اور کشف کی جو حالت دکھائی دے رہی تھی اس سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ اس پر انتہائی وحشیانہ انداز میں تشدد کیا گیا ہے اور یہ تشدد اس فارمولے کے لئے ہی کیا گیا ہو گا جو کشف کے پاس تھا۔ کشف کو اس حال میں دیکھ

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر جولیا کا رنگ زرد ہو گیا اور اس کے چہرے پر غم و غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"ہونہہ۔ یہ ان درندوں نے کشف کا کیا حال کر دیا ہے۔ یہ تو مرنے کے قریب دکھائی دے رہی ہے"...... جولیا نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ فوراً یہاں سے ہٹے اور دوسری طرف سے جا کر ان وحشی درندوں کے ٹکڑے اڑا دے جنہوں نے نہ صرف کشف پر اس قدر وحشیانہ تشدد کیا تھا بلکہ اس کے ماں باپ اور بہنوں اور بھائیوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔

سیاہ پوش جو کشف کو گردن سے پکڑ کر اندر لایا تھا اس نے کشف کو پوری قوت سے اندر دھکیل دیا۔ کشف جس کی حالت پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی اچھل کر فرش پر گری اور وہ اس بری طرح سے تڑپنے لگی جیسے اس کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ وہ ابھی تڑپ ہی رہی تھی کہ اسی وقت سیاہ پوش آگے بڑھا اور اس نے جھک کر کشف کے سر سے مشین پسٹل لگا دیا۔ دوسرا سیاہ پوش ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکا اور پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

کشف کے چہرے پر بے حد وحشت اور خوف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے خوف سے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کر دیئے جیسے وہ سیاہ پوش سے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی ہو۔ اب جولیا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس نے سوچا کہ اب اگر اس

نے کچھ نہ کیا تو سیاہ پوش کشف کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ جولیا نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور پھر اس نے ہینڈ بیگ سے ایک مائیکرو بم نکال لیا۔ اس نے بم کو دو انگلیوں کے درمیان لے کر تین بار مخصوص انداز میں پریس کیا اور پھر وہ دیوار کے پاس سے تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس نے مائیکرو بم والا ہاتھ پوری قوت سے گھمایا اور مائیکرو بم اس نے پوری قوت سے رہائشی عمارت کی چھت کی طرف پھینک دیا۔ مائیکرو بم اڑتا ہوا چھت سے گزر کر آگے صحن میں جا گرا۔ جولیا نے بم پھینکتے ہی سانس روک لیا تھا۔ سانس روک کر وہ ایک بار پھر دیوار کی طرف گئی اور کراس ویژنل گلاسز سے کمرے کا ماحول دیکھنے لگی۔

کمرے کا ماحول ابھی نہیں بدلا تھا۔ کمرے کی تلاشی لینے والے سیاہ پوش نے کشف کے سر کے قریب آ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ رکھے تھے اور دوسرا سیاہ پوش نہایت غصیلے انداز میں کشف کے زخمی چہرے پر تھپڑ برسا رہا تھا اور کشف اس بری طرح سے تڑپ رہی تھی جیسے تکلیف کی شدت سے اس کا برا حال ہوتا جا رہا ہو۔ چونکہ کمرے کی دیوار خاصی موٹی تھی اس لئے اندر کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی ورنہ جولیا کو صاف نظر آ رہا تھا کہ کشف درد کی شدت سے بری طرح سے چیخ رہی ہے۔ اسی لمحے جولیا نے دونوں سیاہ پوشوں کو ایک ساتھ چونکتے دیکھا۔ وہ دونوں کشف کو چھوڑ کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر جاتے اسی لمحے وہ لہراتے ہوئے گرے اور ساکت ہو گئے۔

جولیا نے دوسری طرف جو مائیکرو بم پھینکا تھا وہ گیس بم تھا جس سے نکلنے والی تیز اور زود اثر گیس نے ان دونوں کو وہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ کشف پر بھی اس گیس کا اثر ہوا تھا کیونکہ اس نے بھی تڑپتے ہوئے یکلخت اپنے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے۔ اس گیس کے تیز اثر نے کمرے میں موجود ان تینوں کو ہی نہیں بلکہ کوٹھی میں موجود تمام افراد کو بھی یقیناً بے ہوش کر دیا ہو گا کیونکہ اس گیس کا فوراً اثر ہوتا تھا اور کوئی لاکھ سانس روکنے کا ماہر ہوتب بھی وہ اس بم کی گیس کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا اس بم کی گیس کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے بم پھٹنے سے پہلے سانس روک لیا جائے تب اس کے اثر سے محفوظ رہا جا سکتا تھا۔ اسی لئے جولیا نے بم پھینکتے ہی سانس روک لیا تھا تاکہ اس پر گیس کا اثر نہ ہو سکے۔

جولیا مائیکرو بم کے بارے میں یہ بھی جانتی تھی کہ اس بم سے نکلنے والی گیس نہایت تیزی سے پانچ سو میٹر کے دائرے تک پھیلتی تھی اور جو بھی اس گیس کی زد میں آتا تھا وہ فوراً بے ہوش ہو جاتا تھا۔ چاہے وہ زمین کے باہر ہو یا کسی تہہ خانے میں۔ تہہ در تہہ بنے ہوئے تہہ خانے میں بھی اس گیس کے اثرات تیزی سے پہنچ جاتے تھے۔ اس لئے جولیا مطمئن ہو گئی تھی کہ کوٹھی میں اب جو بھی موجود

ہو گا وہ بے ہوش ہو کر گر چکا ہو گا چاہے وہ چار افراد ہوں یا اس سے زیادہ، سب پر ایک جیسا ہی اثر ہوتا تھا۔

جولیا سانس روکے بار بار ریسٹ واچ دیکھ رہی تھی۔ جب دو منٹ گزر گئے تو جولیا نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ ایک سے ڈیڑھ منٹ میں مائیکرو بم کی گیس کا اثر ختم ہو جاتا تھا لیکن جولیا نے احتیاطاً دو منٹ تک سانس روکا تھا تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اس گیس کے اثر سے محفوظ رہ سکے۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ اب وہاں گیس مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے تو اس نے نارمل انداز میں سانس لینا شروع کر دیا۔ اب چونکہ میدان صاف تھا اور اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا اس لئے وہ سیدھی ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی دائیں طرف موجود راہداری کی جانب بڑھتی چلی گئی جو عمارت کے فرنٹ کی طرف جاتی تھی۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے ہوٹل سن رائز کے تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر ایک سو چالیس کے سامنے رک کر اپنی ٹائی کی ناٹ درست کی اور پھر اس نے انگلی کا ہک بنایا اور دروازے پر نہایت دھیرے انداز میں دستک دینے لگا۔

عمران نے مخصوص ٹیکنی کلر لباس پہن رکھا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا کوٹ، سبز رنگ کی پتلون پہن رکھی تھی اور اس کی شرٹ ملٹی کلر تھی جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کئی رنگوں کے کپڑے کو کاٹ کر پیوند کاری کی گئی ہو۔ اسی طرح اس کے ایک پیر میں چمکتا ہوا نیا جوتا تھا اور دوسرے پیر میں ہوائی چپل نظر آ رہی تھی۔ اس کے سر کے بال الجھے ہوئے تھے جیسے اس نے کئی روز سے کنگھا نہ کیا ہو اور اس کے چہرے پر زمانے بھر کی حماقت جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔ وہ بار بار لہرا بھی رہا تھا جیسے وہ یہاں تک نیند کی حالت میں

چلتا ہوا آیا ہو۔

اس کی حالت دیکھ کر ہوٹل کے باہر اسے روکنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن وہ عمران ہی کیا جسے کہیں جانے سے روکا جا سکتا ہو۔ گیٹ کے باہر کھڑے دربان نے اسے روکنا چاہا تو عمران اسے غچہ دے کر ہوٹل کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر ہوٹل میں موجود افراد بری طرح سے چونک اٹھے تھے۔ ان میں سے بیشتر افراد کے منہ بن گئے تھے۔ عمران کے حلیئے سے وہ اسے بھکاری ہی سمجھ رہے تھے۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے عمران کو گیٹ پر روکنے کی کوشش کی لیکن عمران کہاں ان کے قابو میں آنے والا تھا وہ ہال میں کھانا کھاتے افراد کی میزوں کے درمیان سے بھاگتا چلا گیا۔ ویٹروں اور چند دوسرے افراد کو وہ نچاتا ہوا ہال کی دوسری طرف موجود لفٹوں کی طرف آ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی اس تک پہنچتا عمران ایک کھلی ہوئی اور خالی لفٹ میں غڑاپ سے داخل ہوا اور اس نے اندر جاتے ہی لفٹ بند کرنے کا بٹن پریس کر دیا۔

اس لفٹ میں اتفاق سے لفٹ آپریٹر موجود نہیں تھا اس لئے عمران کو بھلا روکنے والا کون تھا۔ لفٹ بند کرتے ہی اس نے تھرڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ کا ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ تیزی سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔

لفٹ تھرڈ فلور پر رکی اور اس کا خود کار دروازہ کھلا تو عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں لفٹ سے باہر نکل آیا۔ لفٹ کے

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

باہر چند مہذب افراد موجود تھے۔ اس بھکاری جیسے شخص کو لفٹ سے باہر آتے دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ عمران ان کے سامنے دانت نکوستا ہوا آگے بڑھ گیا۔ عمران ان سے تھوڑا آگے گیا اور اس نے پلٹ کر ایک بار پھر ان کی طرف دیکھا تو لوگ اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنی طرف دیکھتا پا کر عمران نے سامنے موجود راہداری کی جانب دوڑ لگا دی جیسے اسے خدشہ ہو کہ ان میں سے کوئی شخص اسے پکڑ نہ لے۔

تھرڈ فلور پر چالیس سے زائد رومز اور کئی راہداریاں تھیں۔ عمران مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا ایک سو تمیں نمبروں سے شروع ہونے والے کمروں کی راہداری میں آ گیا اور پھر وہ دروازوں پر لگے نمبروں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھتے لگا اور پھر وہ راہداری کے آخر میں ایک سو چالیس نمبر کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔ راہداری خالی تھی۔ عمران نے دائیں بائیں گردن جھٹکی اور پھر اس نے اپنی ٹائی کی ناٹ درست کی اور پھر اس نے انگلی کا ہک بنا کر بڑے مہذبانہ انداز میں دروازے پر دستک دینا شروع کر دیا۔

''یس پلیز''...... دستک کے جواب میں اندر سے ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

''کیا۔ میں اندر آ سکتا ہوں''...... عمران نے بڑے شائستہ لہجے میں کہا۔

''اوہ یس۔ دروازہ کھلا ہے۔ آ جاؤ''...... اندر سے آواز سنائی

دی تو عمران نے ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو واقعی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور سر آگے کر کے اندر جھانکا تو اسے سامنے موجود صوفوں میں سے ایک صوفے پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ ادھیڑ عمر کا سر گنجا تھا اور اس نے نظر کا چشمہ لگا رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا جسے وہ انہماک سے پڑھ رہا تھا۔ عمران نے پورا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اور پھر اس نے پلٹ کر نہایت آہستگی سے نہ صرف دروازہ بند کیا بلکہ اسے لاک بھی لگا دیا۔

دروازہ لاک کر کے وہ مڑا اور نہایت آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس بوڑھے کی جانب بڑھنے لگا جو بدستور رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا کہ کمرے میں آنے والا کون ہے۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔

پھر عمران آہستہ آہستہ اس ادھیڑ عمر کے کان کی طرف جھکا اور پھر اچانک کمرہ زور دار دھماکے اور ادھیڑ عمر کی تیز آواز سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ عمران نے منہ سے ایسی آواز نکالی تھی جیسے زور دار دھماکے سے بم پھٹا ہو اور دھماکے کی آواز سن کر نہ صرف ادھیڑ عمر کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی بلکہ وہ صوفے سے اچھل کر نیچے جا گرا تھا اور اس کی آنکھوں سے چشمہ بھی اتر گیا تھا۔ دھماکے کی آواز نے ادھیڑ عمر کے دماغ پر برا اثر ڈالا تھا وہ ابھی تک گرا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

"کک۔ کک۔ کون۔ کیا ہوا ہے۔ یہ دھماکہ، اوہ۔ یہ کیسا دھماکہ تھا"...... ادھیڑ عمر نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا اور پریشانی کے عالم میں زمین پر ہاتھ مارنے لگا جیسے وہ اپنا چشمہ تلاش کر رہا ہو۔ آنکھوں سے چشمہ اتر جانے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے دھندسی چھا گئی تھی۔

"یہ ایک عام سے بم کا دھماکہ تھا جناب۔ اگر کہیں تو میں آپ کو میزائلوں اور ایٹم بم کے بلاسٹ ہونے کی آوازیں بھی سنا سکتا ہوں اور وہ بھی اپنے منہ سے"...... عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور ادھیڑ عمر بے اختیار اچھل پڑا۔

"میزائل۔ ایٹم بم۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب اور کیا کہا تم نے آوازیں۔ کیا یہاں کوئی بم بلاسٹ نہیں ہوا تھا"...... ادھیڑ عمر نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کے ہاتھ اسی طرح چل رہے تھے لیکن چشمہ اس سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے وہ اس کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

"نہیں جناب۔ اگر بم بلاسٹ ہوا ہوتا تو آپ کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوتے۔ وہ دھماکہ تو میں نے منہ سے کیا تھا۔ آپ رسالہ پڑھنے میں اس قدر منہمک تھے کہ میں نے آپ کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا اس لئے سوچا کہ آپ کے کان کے پاس آ کر دھماکہ کر دوں تاکہ آپ کی انہماکی ختم ہو جائے اور آپ کو پتہ چل

جائے کہ میں اندر آ چکا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"بم کے دھماکے کی آواز تم نے منہ سے نکالی تھی۔ وہ یہ کیسے ممکن ہے کوئی اس قدر پرفیکٹ انداز میں منہ سے دھماکے کی آواز کیسے نکال سکتا ہے"...... ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور اپنی عینک تلاش کر رہا تھا پھر اچانک اس کے ہاتھ ایک جگہ رک گئے اسے اپنا چشمہ مل گیا تھا۔ اس نے فوراً چشمہ اٹھایا اور اپنی آنکھوں سے لگا لیا اور پھر اس نے گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھا لیکن اسے کمرہ ٹھیک ٹھاک حالت میں دکھائی دیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ کون ہو تم اور میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو"...... ادھیڑ عمر نے اس کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اسے بھکاری ہی سمجھ رہا تھا۔

"میں وہی ہوں جناب جسے آپ نے خود ہی کمرے میں آنے کی اجازت دی تھی اور میں نے ہی تو آپ کے سر کے پاس آ کر منہ سے بم بلاسٹ ہونے کی شاندار آواز نکالی تھی"...... عمران نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیوں آئے ہو اور تمہارا یہ حلیہ۔ اوہ اوہ۔ تم تو مجھے کوئی بھکاری معلوم ہو رہے ہو"...... ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”نہیں جناب میں بھکاری نہیں ہوں بلکہ میرے عزیز و اقارب اور میرے دور دور تک کے رشتہ داروں میں بھی کوئی بھکاری نہیں ہے“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”اگر تم بھکاری نہیں ہو تو پھر کون ہو اور تم نے یہ بھکاریوں جیسی حالت کیوں بنا رکھی ہے“...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

”یہ ایک لمبی اور انتہائی پرسوز کہانی ہے جسے سن کر آپ کی آنکھیں بھر آئیں گی اور آپ کی بھوک پیاس سب ختم ہو جائے گی اور میری یہ داستان غم اس قدر طویل ہے جسے میں اگر آپ کو سنانا شروع کر دوں تو کئی دن، کئی ہفتے بلکہ کئی مہینے اور کئی سال گزر جائیں گے تب بھی شاید میری داستان غم ختم نہ ہو۔ لیکن اگر آپ اتنا اصرار کر رہے ہیں تو پھر میں آپ کو اپنی آپ بیتی سنا ہی دیتا ہوں“...... عمران نے چہرے پر غم کے بادل لاتے ہوئے اس قدر دکھی اور درد بھرے لہجے میں کہا جیسے اس سے بڑھ کر دکھی اور غمزدہ انسان اس دنیا میں کوئی اور نہیں ہے اور وہ بڑے تھکے تھکے انداز میں آگے بڑھ کر اس صوفے پر بیٹھ گیا جس پر پہلے وہ ادھیڑ عمر بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا بکواس ہے۔ مجھے نہیں سننی تمہاری داستان غم اور یہ۔ یہ تم میرے صوفے پر کیوں بیٹھ گئے ہو۔ اٹھو۔ فوراً اٹھو۔ میں تم جیسے بھکاریوں کو اپنے سامنے نہیں بٹھا سکتا۔ اٹھو اور نکل جاؤ یہاں سے۔

گٹ آؤٹ“...... ادھیڑ عمر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیوں جناب۔ میں آپ کے سامنے بیٹھوں گا تو کیا آپ کی شان میں کوئی فرق پڑ جائے گا یا آپ کو میرے سانس لینے سے کوئی متعدی مرض ہو جائے گا۔ آپ ایسا کوئی فکر نہ کریں بلکہ یہ سوچیں کہ آپ کو جو بھی بیماری لاحق ہو گی میری داستان غم سن کر آپ کی بیماری ہی نہیں بلکہ آپ کی روح بھی ہمیشہ کے لئے اس دار فانی سے کوچ کر جائے گی“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”شٹ اپ یو نانسنس۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ مجھے تمہاری کوئی بھی بات نہیں سننی۔ گٹ آؤٹ۔ گٹ آؤٹ“...... ادھیڑ عمر نے غصے سے دہاڑتے ہوئے کہا۔

”گٹ آؤٹ۔ یہ گٹ آؤٹ کیا ہوتا ہے۔ معاف کریں جناب میری انگریزی سننے والے کان ذرا کمزور ہیں۔ اوہ سوری میں آپ کو ایک بات تو بتانی بھول ہی گیا ہوں“...... عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے ادھیڑ عمر کی بات سنی ہی نہ ہو۔

”کون سی بات“...... ادھیڑ عمر نے بے ساختہ پوچھا۔

”میں بہرا ہوں۔ مشکل ہی سے مجھے کسی کی آواز سنائی دیتی ہے اور وہ بھی تب جب کوئی یا تو مائیکرو فون میں بولے یا پھر میرے کان کے پاس آ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنا شروع کر دے“۔ عمران نے بڑے مغموم لہجے میں کہا۔

”کیا بکواس ہے اگر تم بہرے ہو تو پھر تم میری آواز کیسے سن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رہے ہو‘‘...... ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں نے آپ سے کب کہا ہے کہ میں آپ کی آوازیں سن رہا ہوں۔ یقین کریں مجھے تو آپ کے بولنے کا پتہ بھی نہیں چل رہا ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ منہ میں دانت نہ ہونے کے باوجود چیونگم چبا رہے ہوں‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’ہونہہ۔ تو پھر تم میری باتوں کے جواب کیسے دے رہے ہو‘‘...... ادھیڑ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’جواب میں اپنے کانوں سے نہیں اپنے منہ سے دے رہا ہوں جناب۔ میرے کان خراب ہیں زبان نہیں‘‘...... عمران نے کہا اور ادھیڑ عمر کے چہرے پر کوفت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

’’شٹ اپ۔ نانسنس۔ تم مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو نانسنس‘‘...... اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’سوری جناب میں نے کہا ہے نا کہ مجھے انگریزی نہیں آتی۔ اگر آپ نانسنس نہیں ہیں تو مجھے نانسنس اور شٹ اپ کا ترجمہ بتائیں گے تاکہ میں بھی اپنی حقیر سی نالج میں تھوڑا بہت اضافہ کر سکوں‘‘...... عمران نے بڑا معصوم سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’شٹ اپ۔ میں یہاں تمہیں تعلیم دینے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ ناؤ گٹ آؤٹ فرام مائی روم‘‘...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

’’اوہ نہیں جناب۔ اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ میں چائے

کے ساتھ زیادہ کچھ نہیں لیتا۔ چلیں اگر آپ اتنی ضد کر رہے ہیں تو آپ میرے لئے چائے کے ساتھ دو چار کیک، دس بیس پیسٹریاں اور چند پیٹیز منگوا لیں۔ اگر مجھے یہ سب کچھ اچھا لگا تو میں آپ سے کہہ کر اور منگوا لوں گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں تمہیں اپنے کمرے سے جانے کا کہہ رہا ہوں نانسنس۔ گٹ آؤٹ‘‘...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

’’کھانے کا۔ اوہ۔ تو یہ آپ کے کھانے کا ٹائم ہے۔ ٹھیک ہے جناب اگر آپ کھانے کے لئے کچھ منگوانا چاہتے ہیں تو شوق سے منگوا لیں۔ آپ جو بھی منگوائیں گے میں آپ کے ساتھ ہی کھا لوں گا۔ البتہ ہو سکے تو میرے لئے تھوڑا سا الگ کھانا بھی منگوا لیں۔ چار پانچ مرغ مسلم، تین چار پلیٹیں بریانی، مٹن کڑاہی، تیس روغنی نان۔ سلاد اور وہ کیا ہوتا ہے۔ ہاں رائتہ ضرور ساتھ ہونا چاہئے۔ اس کے بغیر میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا اور کھانا ہضم کرنے کے لئے بعد میں مجھے لیمن ڈرنکس کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے تاکہ اتنا بدہضمی کھانا کھا کر میرا پیٹ خراب نہ ہو جائے‘‘...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور ادھیڑ عمر غیر ملکی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

’’لگتا ہے تم ایسے نہیں جاؤ گے‘‘...... اس نے غرا کر کہا۔

’’کھاؤں گا کیوں نہیں کھاؤں گا جناب۔ اس قدر پیار سے آپ مجھے زہر بھی کھانے کے لئے دیں گے تو میں وہ بھی ہنس کر کھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جاؤں گا۔ چکن منچورین اور تکہ کباب کیا چیز ہے آپ بے شک وہ بھی منگوا لیں''...... عمران نے دانت نکوس کر کہا۔

''میرے سامنے بہرہ بننے کی اداکاری بند کرو سمجھے تم۔ میں جانتا ہوں تم سن سکتے ہو''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں جناب۔ میں آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر بلکہ آپ کے گنجے سر پر چپت لگا کر قسم کھا سکتا ہوں کہ میں سن نہیں سکتا صرف بول سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اور غیر ملکی ادھیڑ عمر اسے گھور کر رہ گیا وہ چند لمحے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ہوٹل کے بیرے کو بلانے کے لئے کال بٹن لگا ہوا تھا۔

''ویٹر کو کھانے کا آرڈر دینے لگیں ہیں یا کھڑکی سے کود کر خودکشی کرنے جا رہے ہیں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اس کی بات سن کر ادھیڑ عمر غیر ملکی ایک بار پھر اس کی طرف مڑا اور اس کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آخر تم ہو کیا چیز۔ تمہیں اس پورے ہوٹل میں، میں ہی ملا تھا تنگ کرنے کے لئے''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں تو تھرڈ فلور، کمرہ نمبر ایک سو چالیس میں موجود پروفیسر ڈک کرسٹن سے ملنے آیا تھا لیکن میں سارے ہوٹل کی خاک چھان آیا ہوں نہ مجھے تھرڈ فلور ملا ہے اور نہ ہی کمرہ نمبر ایک سو چالیس۔ اب پتہ نہیں پروفیسر ڈک کرسٹن اس ہوٹل کے کون سے

تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر ایک سو چالیس میں ٹھہرے ہوئے ہیں''۔ عمران نے کہا اور ادھیڑ عمر غیر ملکی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

''پروفیسر ڈک کرسٹن۔ کیا مطلب۔ تم پروفیسر ڈک کرسٹن کو کیسے جانتے ہو۔ کیا کام ہے تمہیں اس سے''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ صاحب آج سے بیس سال پہلے میرے سکول کے بیگ سے میرا فیڈر لے کر بھاگ گئے تھے۔ جب سے وہ میرا فیڈر لے گئے ہیں میں نے تب سے دودھ کی ایک بوند بھی نہیں چکھی ہے۔ میں برسوں سے انہیں تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔ ایک بار مجھے وہ مل جائیں تو میں ان سے نہ صرف اپنا فیڈر واپس لوں گا بلکہ انہوں نے میرے فیڈر میں جتنی بار دودھ بھر بھر کر پیا ہوگا اس کا پورا پورا ان سے رینٹ بھی لوں گا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور ادھیڑ عمر غیر ملکی چند لمحے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا واپس عمران کی طرف آ گیا۔

''تم۔ تم۔ تم کون ہو''...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں وہی چھوٹا سا نازک سا اور معصوم سا بچہ ہوں جس کا

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"پروفیسر ڈک کرسٹن نے فیڈر چوری کیا تھا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور ادھیڑ عمر غیر ملکی ایک جھٹکے سے عمران کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم عمران ہو۔ علی عمران"...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے کہا اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ کیا آپ نجومی ہیں"...... اس بار عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"نجومی۔ کیا مطلب"...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے چونک کر کہا۔

"آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ علی عمران میرا نام ہے یہ تو میں برسوں پہلے اپنی یادداشت گم ہونے کی وجہ سے بھول گیا تھا۔ کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے میرے نام کا کسی نجومی سے ہی پتہ چل سکتا ہے اور وہی نجومی مجھے پروفیسر ڈک تک بھی پہنچا سکتا ہے جو میرا فیڈر چوری کر کے لے گیا تھا"...... عمران نے کہا اور اس بار ادھیڑ عمر غیر ملکی اس کی بات کا غصہ کرنے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑا۔

"پروفیسر ڈک کرسٹن میں ہی ہوں ناٹی بوائے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ تم علی عمران ہو اور یہاں تمہیں میرے پاس سرداور نے بھیجا ہے"...... ادھیڑ عمر غیر ملکی نے کہا۔

"آپ۔ آپ۔ پروفیسر ڈک کرسٹن ہیں۔ اوہ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں جس پروفیسر ڈک کرسٹن کو جانتا تھا وہ تو دس بارہ

سال کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ اس کے سر پر لمبے لمبے بال تھے اور اس کا رنگ بھی سرخ فاختہ جیسا تھا۔ آپ تو اس کے دادا جان بلکہ پردادا جان لگتے ہیں۔ نہ آپ کے سر پر بال ہیں اور آپ کا رنگ بھی سرخ فاختہ جیسا ہے"...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک بے اختیار ہنسنے لگے۔

"بس کرو عمران۔ مجھے تمہارے بارے میں سرداور نے پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا"...... پروفیسر ڈک نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا کیا بتایا تھا انہوں نے۔ کہیں انہوں نے یہ تو نہیں بتا دیا کہ میں نے اکٹھی چار شادیاں کر رکھی ہیں اور میرے بچوں کی تعداد پندرہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔ انہوں نے تمہاری بہت تعریف کی تھی اور مجھے بتایا تھا کہ میں نہ تمہاری باتوں پر جاؤں اور نہ تمہارے حلیئے پر۔ تم میرے پاس آؤ گے تو تمہارا حلیہ کسی بھکاری جیسا بھی ہو سکتا ہے اور تم مجھ سے احمقانہ انداز میں باتیں کرو گے"...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کو مجھ سے مل کر یقیناً مایوسی ہی ہوئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"مایوسی۔ وہ کیوں"...... پروفیسر ڈک نے حیرت سے کہا۔

"آپ جس عمران سے ملنے والے تھے وہ بے چارہ بھکاری تھا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جبکہ میں تو انتہائی سلجھا ہوا اور شریف سا انسان ہوں۔ میں نے آپ سے بڑے مہذبانہ اور سلجھے ہوئے انداز میں باتیں کی ہیں اور میرا لباس بھی مہذبانہ بلکہ بے حد شاہانہ ہے“...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک ایک مرتبہ پھر ہنس پڑے۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔ تم واقعی بے حد سلجھے ہوئے اور انتہائی شریف انسان ہو“...... پروفیسر ڈک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کو سرداور نے یہ بھی بتایا ہو گا کہ مجھے کسی نشے کی لت بھی نہیں ہے۔ نہ میں شراب پیتا ہوں نہ سگریٹ اور نہ ہی میرا ایسے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہے جن سے شرافت دور بھاگتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اچھی بات ہے کہ تم میں کوئی بری عادت نہیں ہے۔ بہرحال اب سنجیدہ ہو جاؤ۔ میں تم سے انتہائی اہم سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں“...... پروفیسر ڈک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”جی بالکل سنجیدہ مسئلے پر سنجیدگی سے ہی بات کی جاتی ہے۔ میں نے شرافت سے اپنا سر جھکا لیا ہے۔ آپ بات کریں۔ مجھے آپ کی تمام شرطیں من وعن منظور ہوں گی“...... عمران نے باقاعدہ سر جھکاتے ہوئے کہا اور پروفیسر ڈک کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت ابھر آئی۔

”شرطیں۔ کیسی شرطیں“...... پروفیسر ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ۔ جناب۔ وہ کہتے ہیں نا کہ جب بڑے اپنی بیٹیوں کی نیک خواہشات کے لئے آگے آتے ہیں تو وہ اپنے ہونے والے داماد کے ساتھ چند ضروری شرطیں طے کرتے ہیں کہ ان کا داماد ان کی بیٹی کو خوش رکھے گا اور اسے گھر بار دے گا اور اس کتنے وقت کا آسانی سے کھانا کھلا سکے گا۔ وغیرہ وغیرہ“...... عمران نے کنوارے دولہوں کی طرح سے شرماتے ہوئے کہا۔ پروفیسر ڈک پہلے تو حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر وہ یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے ان کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے سرخ ہو گیا تھا جیسے انہیں عمران کی باتوں کا مطلب سمجھ آ گیا ہو۔

”یو نانسنس۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون سی بیٹی اور کون سا داماد“...... پروفیسر ڈک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”جی وہ آپ کی بیٹی اور میں آپ کا داماد۔ آپ نے خود ہی تو سرداور کو فون کر کے کہا تھا کہ آپ ایکریمیا سے اپنی بیٹی کے ساتھ آئے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیٹی کی شادی پاکیشیا جیسے عظیم ملک کے کسی عظیم سپوت سے ہو۔ جو نیک شریف، ایماندار اور خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ ہنس مکھ بھی ہو۔ اس لئے انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا ہے تاکہ آپ مجھے دیکھ لیں اور میں آپ کو۔ اگر آپ کو میں پسند آ گیا اور آپ مجھے، تو پھر ہم دونوں کی ہی دنیا سدھر جائے گی ورنہ......“ عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح سے چل پڑی تھی اور اس کی باتیں سن کر پروفیسر ڈک کا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چہرہ غصے سے بگڑتا جا رہا تھا وہ چند لمحے عمران کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے رہے پھر وہ مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے ایک بار پھر اس دیوار کی جانب بڑھتے چلے گئے جہاں ویٹر کو بلانے والا کال بٹن لگا ہوا تھا۔ اس بار انہوں نے دیوار کے پاس جاتے ہی بٹن پریس کر دیا تھا۔

''آپ نے شاید اپنی بیٹی کو یہاں بلانے کے لئے کال دی ہے۔ کوئی بات نہیں جناب۔ آپ فکر نہ کریں میں ان نوجوانوں میں سے نہیں ہوں جو دیکھ کر اور پسند کر کے شادی کرتے ہیں۔ آپ کی بیٹی جیسی بھی ہے اور جو بھی ہے مجھے قبول ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں کسی نکاح خواں کو یہیں بلا لیتا ہوں۔ اس بے چارے نے دو بول ہی پڑھانے ہیں۔ آپ اسے نیک شگون کے طور پر دس بیس لاکھ دے دیں گے تو وہ خوش ہو جائے گا''...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک غرا کر رہ گیا۔

''میں نے ویٹر کو کال دی ہے نانسنس۔ جسے میں نے تمہیں یہاں سے اٹھوا کر باہر پھینکنے کے لئے بلایا ہے''...... پروفیسر ڈک نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کے ہاں داماد کو اٹھا کر باہر پھینکنے کی بھی کوئی رسم ہوتی ہے۔ اوکے۔ کوئی بات نہیں۔ آپ جیسی چاہیں رسمیں پوری کر لیں میں شریف دولہا ہوں میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا''۔ عمران نے اسی طرح ڈھٹائی سے شرماتے ہوئے کہا اور پروفیسر ڈک کا دل

چاہا کہ وہ اب اپنا سر پیٹ لے۔ شاید ان کا اس سے پہلے اس قدر ڈھیٹ انسان سے کبھی پالا نہیں پڑا تھا۔

''میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔ نانسنس اور نہ میں کسی کے رشتے کے لئے یہاں آیا ہوں''...... پروفیسر ڈک نے منہ بناتے ہوئے غصے سے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر آپ کی کوئی بیٹی نہیں ہے تو پھر آپ کو اس قدر غصہ کیوں آ رہا ہے اور آپ مجھے اٹھوا کر باہر کیوں پھنکوانا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر ڈک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ اوہ۔ میں بھول گیا تھا۔ میں واقعی بھول گیا تھا۔ میری تو کوئی اولاد ہی نہیں ہے پھر کیسا رشتہ۔ اوہ اوہ۔ سوری۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ میں واقعی تمہاری احمقانہ باتوں سے بری طرح الجھ گیا تھا''...... پروفیسر ڈک نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھے اور ایک بار پھر عمران کے سامنے بیٹھ گئے۔

''آپ نے سر داور سے کہا تھا کہ آپ یہاں کسی خاص فارمولے کے بارے میں بتانے کے لئے آئے ہیں جو پاکیشیا کے کسی سائنسدان نے ایکریمیا کی کسی نامور ایجنسی کو غیر قانونی طور پر فروخت کیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پروفیسر ڈک ایک بار پھر چونک کر عمران کی جانب دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر ٹھوس سنجیدگی دیکھ کر ایک بار پھر ان کی آنکھوں میں حیرانی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لہرانے لگی تھی جیسے انہیں عمران کی ٹائپ کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"ہاں۔ میں بلیو لائٹ کے سلسلے میں ہی یہاں آیا ہوں"۔ پروفیسر ڈک نے سر جھٹک کر کہا۔

"بلیو لائٹ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ اس کے لئے نیا نام ہو۔

"ہاں۔ بلیو لائٹ۔ ایک ایسی بلیو لائٹ جس کے ذریعے کسی بھی ملک کا دفاع انتہائی حد تک ناقابل تسخیر ہو سکتا ہے۔ اس لائٹ کو اگر کسی ملک پر پھیلا دیا جائے تو اس ملک پر ایٹم بم تو کیا ہائیڈروجن بھی بلاسٹ کر دیے جائیں تو ان بموں کا اس ملک پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ بموں کے بلاسٹ ہونے کا تو اثر ہو گا لیکن بموں میں موجود تابکاری اور زہریلا مادہ بلیو لائٹ کی وجہ سے قطعی طور پر ناکارہ اور بے کار ہو جائے گا جس کا اثر نہ تو زمین پر ہو گا اور نہ کسی جاندار پر۔ بلیو لائٹ کی وجہ سے تمام تابکاری اثرات اور زہریلا مادہ لمحوں میں ضائع ہو جائے گا۔ بلیو لائٹ کے بارے میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جس ملک میں بلیو لائٹ ہو گی وہاں کی آب و ہوا نہ صرف بے حد صاف ستھری ہو جائے گی بلکہ ہر طرف پھیلا ہوا پلوشن بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور اس ملک کی عوام صاف ستھرے اور صحت افزا ماحول میں سانس لے سکیں گے جس سے نہ صرف ان کی قوت مدافعت بڑھ جائے گی بلکہ ان کی شرح اموات میں بھی بے حد کمی واقع ہو جائے گی اور ان کی جسمانی طاقت کے

ساتھ ساتھ ان کے ذہن بھی بے حد تیز اور پازیٹو سوچ کے حامل ہو جائیں گے جس کی وجہ سے وہ ملک دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگے گا۔ اس کے علاوہ بلیو لائٹ کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس لائٹ کی وجہ سے نہ صرف سمندروں اور دریاؤں کا پانی بے حد زود اثر ہو سکتا ہے بلکہ جہاں جہاں بلیو لائٹ ہو گی وہاں فصلیں بھی تیزی سے پھل پھول سکتی ہیں جن میں غذائی وٹامنز اور پروٹین کی ہزاروں گنا طاقت پیدا ہو سکتی ہے جو انسانی جسم کی نشو نما میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں"...... پروفیسر ڈک نے کہا اور اس قدر حیرت انگیز اور بے شمار فوائد کی حامل انوکھی اور اہم ایجاد کے بارے میں سن کر عمران بھی حیران رہ گیا۔ واقعی بلیو لائٹ کی جن خوبیوں کے بارے میں پروفیسر ڈک اسے بتا رہا تھا اور وہ سب سچ تھیں تو دنیا کے کسی بھی ملک کا نقشہ بدل سکتا تھا اور اس ملک کا نہ صرف دفاع ناقابل تسخیر ہو جاتا بلکہ اس ایجاد سے ملک کی عوام کو بھی بے پناہ فوائد حاصل ہو سکتے تھے۔ جن میں پلوشن کا نہ ہونا اور غذائی اجناس کے پھلنے پھولنے کے ساتھ ان میں وٹامنز اور پروٹین کی مقدار میں بھی ہزاروں گنا اضافہ ہو سکتا تھا اور یہی نہیں بلیو لائٹ کی وجہ سے انسانی دماغ میں بھی غیر معمولی تبدیلی رونما ہو سکتی تھی جس سے اس ملک سے نہ صرف جہالت کا خاتمہ ہو جاتا بلکہ نیگیٹو سوچ بھی پازیٹو سوچ میں بدل سکتی تھی اور ایسا تب ہی ممکن تھا جب انسان کا دماغ طاقتور ہو اور اس میں سوچنے اور سمجھنے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی صلاحیتیں بیدار ہو جائیں۔

''بڑی حیرت انگیز اور یونیک ایجاد ہے یہ بلیو لائٹ۔ کس نے ایجاد کیا ہے اور کہاں ہے یہ ایجاد''...... عمران نے کہا۔

''یہ ایجاد پاکیشیا کے ہی کسی سائنس دان کی ایجاد ہے عمران بیٹا۔ اس سائنس دان کا نام کیا ہے اور وہ کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں ہے۔ مجھے تو صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ بلیو لائٹ کا موجد ایک پاکیشیائی سائنس دان ہے جس نے اس ایجاد کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر رکھی تھی اور دن رات اس ایجاد پر کام کرتا تھا۔ جب اس کی ایجاد مکمل ہو گئی تو اس سائنس دان نے اپنی ایجاد کو ملک کے مفاد میں لانے اور حکومت کے حوالے کرنے کی بجائے اسے فروخت کر دیا تھا اور اس نے اپنی ایجاد کے لئے ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ ایجنسی سے بات کی تھی۔ اس سائنس دان نے اپنی ایجاد کا بڑھ چڑھ کر معاوضہ مانگا تھا اور ایکریمیا میں صرف ایک ہی ایسی ایجنسی ہے جو اس سائنس دان کے مطلب کا معاوضہ دے سکتی تھی''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''اوہ۔ آپ کہیں لارڈ ایجنسی کی بات تو نہیں کر رہے ہیں۔ ایکریمیا میں ہی ایک ایسی ایجنسی ہے جو کسی بھی سائنس دان کو اس کا فارمولے خریدنے کے لئے بڑے سے بڑا معاوضہ ادا کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ تم اس ایجنسی کا نام کیسے جانتے ہو''...... پروفیسر

ڈک نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ایکریمیا میں لارڈ نامی ہی ایک ایسی ایجنسی ہے جو انتہائی فعال ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی باوسائل بھی ہے اور اس ایجنسی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ وہ ایکریمیا کی بھی کئی ریاستوں کو خرید سکتی ہے۔ اس ایجنسی کا چیف بلائنڈ ہے۔ جس کا نام مارشل ہیگرڈ ہے اور اس نے پہلے بھی ایک ایجنسی بنا رکھی تھی جو کارمن میں تھی۔ کارمن میں مارشل ہیگرڈ کی ایجنسی بی ایم ایجنسی کے طور پر کام کرتی تھی جو اس کے نام کا ہی مخفف تھا بلائنڈ مارشل ایجنسی۔ اس کے بعد اس ایجنسی کو ختم کر دیا گیا اور مارشل ہیگرڈ غائب ہو گیا لیکن چند سالوں کے بعد وہ ایک بار پھر متحرک ہو گیا اور اس نے ایک نئی ایجنسی کی بنیاد رکھی۔ یہ ایجنسی اس بار اس نے کارمن کی بجائے ایکریمیا میں بنائی تھی اور اس بار مارشل ہیگرڈ نے اپنی ایجنسی کا نام بی ایم ایجنسی کی بجائے لارڈ ایجنسی رکھا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں اسی ایجنسی کی ہی بات کر رہا ہوں جس کا چیف کارمن کی بی ایم ایجنسی کا مارشل ہیگرڈ ہی ہے جو ایکریمیا کا لارڈ کہلاتا ہے اور اس لارڈ کے پاس اتنی دولت ہے کہ وہ ایکریمیا کی کئی ریاستوں کو خرید سکتا ہے''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''لیکن آپ اس ایجنسی کے بارے میں کیسے جانتے ہیں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ کو کیسے پتہ چلا ہے کہ بلیو لائٹ پاکیشیا کے کسی سائنس دان نے ایجاد کی ہے اور اس نے اپنی ایجاد اپنے ملک وقوم کے مفاد میں استعمال کرنے کی بجائے لارڈ ایجنسی کو فروخت کر دی ہے''......عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے میں تمہیں بلیو لائٹ کے بارے میں مزید بتانا چاہتا ہوں۔ جس سائنس دان نے بلیو لائٹ ایجاد کی ہے اس نے اس لائٹ کو سن لائٹ کے ذریعے پورے ملک میں پھیلانے کے لئے ڈبل کلرز کا سسٹم بنایا ہے۔ ایک سسٹم کے تحت گرین کلر بنتا ہے اور دوسرا سسٹم زرد رنگ کے لئے ہے۔ جب سن لائٹ کے ساتھ یہ دونوں رنگ ملتے ہیں تو سن لائٹ سے زمین پر پڑنے والی روشنی کا رنگ بلیو ہو جاتا ہے اور پورے ملک میں بے حد ہلکی مگر انتہائی طاقتور نیلی روشنی پھیل جاتی ہے جو سن لائٹ ختم ہونے، مطلب سورج کے غروب ہونے کے باوجود کئی گھنٹوں تک پھیلی رہتی ہے۔ یعنی دن کے وقت بھی بلیو لائٹ کا اثر رہتا ہے اور رات کو بھی۔ اس طرح سے دن کے ساتھ ساتھ رات کے وقت بھی بلیو لائٹ سے وہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جس طرح دن کی روشنی میں اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ پاکیشیائی سائنس دان جس نے بلیو لائٹ ایجاد کی ہے اس نے معاہدے کے تحت لارڈ ایجنسی کے چند خصوصی نمائندوں کو یہاں بلایا تھا۔ ان سے پاکیشیائی سائنس دان نے باقاعدہ ملاقات کی تھی اور پھر دونوں فریقین کے

مابین فارمولا دو حصوں میں تقسیم کر کے دینے کا معاہدہ طے پا گیا اور پھر پاکیشیائی سائنس دان نے انتہائی بھاری معاوضہ لے کر اپنی ایجاد کردہ بلیو لائٹ کے یونیک فارمولے کا ایک حصہ لارڈ ایجنسی کے حوالے کر دیا۔

پاکیشیائی سائنس دان نے معاہدے کے تحت ایجنسی کو فارمولے کا ایک حصہ دیا تھا جبکہ دوسرے حصے کے لئے اس نے لارڈ ایجنسی سے مزید معاوضہ مانگا تھا جس کی لارڈ نے حامی بھر لی تھی۔ اس کے لئے لارڈ نے پاکیشیائی سائنس دان سے تھوڑا وقت مانگا تھا۔ اس پر سائنس دان نے بھی اعتراض نہیں کیا تھا۔

پاکیشیائی سائنس دان کو اپنے فارمولے کے ایک حصے کا بڑا معاوضہ مل چکا تھا وہ چاہتا تھا کہ جلد سے جلد اس کے فارمولے کے دوسرے حصے کا معاوضہ بھی اسے ملے اور وہ اس ملک کو ہمیشہ کے لئے خیر آباد کہہ کر اپنے خاندان سمیت کسی ایسے ملک میں جا کر بس جائے جہاں پاکیشیائی تو کیا اسے اگر لارڈ ایجنسی بھی تلاش کرنے کی کوشش کرے تو وہ انہیں بھی نہ مل سکے۔ وہ چونکہ بھاری معاوضہ حاصل کر چکا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اپنی رہائش گاہ بدل دی اور نہایت چالاکی سے اپنے خاندان کے تمام افراد کے ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر میں جا کر چھپ گیا۔ اسے خدشہ تھا کہ اگر لارڈ ایجنسی یا کسی اور ذریعے سے اس کے بارے میں اور اس کی ایجاد کے بارے میں حکومت کو علم ہو گیا تو حکومت فوری طور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر اسے اپنی تحویل میں لے لے گی یا پھر غیر ملکی ایجنٹ اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پاکیشیائی سائنس دان کو لارڈ ایجنسی پر بھی بھروسہ نہیں تھا وہ سوچتا تھا کہ اگر لارڈ ایجنسی چاہے تو اس سے زبردستی بھی فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کر سکتی ہے اور وہ بھی اسے مزید کوئی معاوضہ دیئے بغیر، جبکہ پاکیشیائی سائنس دان فارمولے کے دوسرے حصے کا معاوضہ پہلے معاوضے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کے لالچ میں آ گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے اتنی دولت مل جائے کہ وہ اور اس کے بعد اس کی آئندہ کئی نسلیں چین وسکون کی زندگیاں بسر کر سکیں۔

پاکیشیائی سائنس دان چونکہ یہ سب کچھ سوچ سمجھ کر کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنی حفاظت کے لئے پہلے سے ہی انتظامات کر رکھے تھے اور اس نے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے خفیہ رہائش گاہیں بنا رکھی تھیں تا کہ ضرورت کے وقت وہ کہیں بھی شفٹ ہو جائے اور اس کے بارے میں کسی کو علم نہ ہو سکے چنانچہ اس سائنس دان نے فارمولے کے پہلے حصے کا معاوضہ حاصل کیا اور پھر وہ راتوں رات اپنے خاندان سمیت اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر چلا گیا حالانکہ لارڈ ایجنسی مسلسل اس کی نگرانی کر رہی تھی لیکن پاکیشیائی سائنس دان اپنی رہائش گاہ سے کب نکلا تھا اور کہاں گیا تھا اس کے بارے میں لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کو بھی کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔

لارڈ نے چونکہ بہت بھاری معاوضہ دے کر پاکیشیائی سائنس

دان سے ایک اہم اور یونیک فارمولے کا پہلا حصہ حاصل کیا تھا اس لئے وہ بھلا یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ پاکیشیائی سائنس دان اسے فارمولے کا دوسرا حصہ دیئے بغیر کہیں چلا جائے۔ گو کہ پاکیشیائی سائنس دان کا لارڈ ایجنسی سے مسلسل رابطہ تھا اور اس نے انہیں تسلی دی تھی کہ وہ فارمولے کا دوسرا حصہ لارڈ ایجنسی کو ہی دے گا۔ وہ صرف سیکورٹی ریزن کے تحت غائب ہوا تھا لیکن اس کے اچانک غائب ہونے کی وجہ سے لارڈ ایجنسی بے حد تشویش میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اس لئے لارڈ ایجنسی نے فوری طور پر پاکیشیا کے ہر حصے میں پھیل کر پاکیشیائی سائنس دان کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن پاکیشیائی سائنس دان کا کہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ شروع شروع میں لارڈ ایجنسی کا پاکیشیائی سائنس دان سے رابطہ رہا لیکن پھر ان کا سائنس دان سے رابطہ بھی ختم ہو گیا جس سے ایجنسی کے ہوش ہی اڑ گئے تھے۔ انہوں نے پاکیشیائی سائنس دان کو جو معاوضہ دیا تھا وہ انہیں ڈوبتا ہوا معلوم ہو رہا تھا کیونکہ پاکیشائی سائنس دان نے انہیں فارمولے کا جو حصہ دیا تھا اس سے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب تک فارمولا مکمل نہ ہو جاتا فارمولے کا پہلا حصہ ان کے لئے قطعی طور پر بے کار تھا۔ اس لئے لارڈ نے پاکیشیا میں مزید ایجنٹ بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تا کہ وہ ہر صورت میں پاکیشیائی سائنس دان کو تلاش کر سکیں۔ لیکن اس کی ہر کوشش رائیگاں جا رہی تھی۔ لارڈ ایجنسی سے پاکیشیائی سائنس دان نے اپنے نام سمیت اپنی

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شناخت بھی خفیہ ہی رکھی تھی اس لئے لارڈ ایجنسی بھی اس بات سے بے خبر تھی کہ وہ سائنس دان کون تھا اور اس کے عزیز و اقارب کون کون تھے اور کہاں تھے۔ چونکہ وہ فارمولا غیر قانونی طور پر حاصل کیا گیا تھا اس لئے لارڈ ایجنسی اس کے بارے میں نہ اپنی حکومت کو آگاہ کر سکتی تھی اور نہ ہی اس کے بارے میں پاکیشیائی حکومت کو کچھ بتایا جا سکتا تھا اس لئے لارڈ ایجنسی اپنے طور پر ہی پاکیشیائی سائنس دان کو تلاش کر رہی تھی۔ پھر لارڈ ایجنسی کو آخر کار اس سائنس دان کا ایک سراغ مل ہی گیا۔ اس سائنس دان کی ایک بیٹی بھی تھی جو اپنے باپ کی طرح سائنس دان تھی وہ چونکہ سائنس دان بننے کی ابتدائی سٹیج پر تھی اس لئے وہ زیادہ تر اپنے باپ کے ساتھ ہی مل کر کام کرتی تھی۔ اس نے بلیو لائٹ کی ایجاد میں اپنے باپ کا بہت ہاتھ بٹایا تھا۔ وہ بے حد ذہین تھی لیکن اس میں ایک بہت بڑی خامی تھی کہ وہ بہت زیادہ باتونی تھی اور وہ ہر وقت بولتی رہتی تھی اسے فرینڈز بنانے کا بہت شوق تھا جس کے لئے وہ اکثر ریسٹورنٹوں اور بار رومز میں بھی جانے سے گریز نہیں کرتی تھی۔ وہ زیادہ تر اپنی ہم عمر لڑکیوں کو ہی اپنی فرینڈز بناتی تھی اور وہ جسے بھی اپنی فرینڈ بناتی تھی اس سے فوراً ہی فرینک ہو جاتی تھی اور اپنی فرینڈز کو اپنے بارے میں اور اپنے باپ کے بارے میں بھی بتانا شروع کر دیتی تھی۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ جو کچھ بھی کرتی تھی اس کے بارے میں جب تک وہ اپنی کسی فرینڈ کو کچھ بتا نہیں

لیتی تھی اسے چین ہی نہیں آتا تھا۔ اس کی یہی خامی ایک دن اس کے لئے مصیبت کا باعث بن گئی۔ ایک بار روم میں اس کی ملاقات جینا نام کی ایک غیر ملکی لڑکی سے ہوگئی جس کا تعلق لارڈ ایجنسی سے ہی تھا۔ لڑکی کی باتیں سن کر جینا نامی لیڈی ایجنٹ چونک پڑی اور اس نے لارڈ سے بات کر کے اس لڑکی کے بارے میں بتا دیا۔ گو کہ لڑکی نے کھل کر بلیو لائٹ کے بارے میں جینا کو کچھ نہیں بتایا تھا لیکن اس کی باتوں سے جینا کو شک ہو گیا تھا کہ یہ اسی سائنس دان کی بیٹی ہے جس کی انہیں تلاش تھی چنانچہ جینا نے لارڈ کے حکم سے خفیہ طور پر اس لڑکی کی نگرانی کرنی شروع کر دی۔ اس لڑکی کے ذریعے جینا نے چند سائنسی آلات اس رہائش گاہ میں پہنچا دیئے جہاں لڑکی، اس کا باپ اور اس کے خاندان کے باقی افراد رہتے تھے اور پھر ان آلات کی وجہ سے لارڈ ایجنسی کو معلوم ہو گیا کہ انہیں جس سائنس دان کی تلاش تھی وہ اس لڑکی کا باپ ہی تھا۔

پاکیشیائی سائنس دان کا پتہ چلتے ہی لارڈ ایجنسی نے فوری طور پر اس کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا اور لارڈ ایجنسی کے کئی ایجنٹ اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے جہاں بلیو لائٹ کا موجد موجود تھا۔ پاکیشیائی سائنس دان لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کو اپنی رہائش گاہ میں دیکھ کر گھبرا گیا تھا اس نے لاکھ انکار کیا کہ وہ بلیو لائٹ کا موجد نہیں ہے اور نہ ہی وہ ایسا سائنس دان ہے جس نے اپنی کسی ایجاد کے سلسلے میں غیر ملکی ایجنسیوں سے کوئی رابطہ کیا ہو یا ان سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

معاوضہ لیا ہو۔

لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں نے سمجھ لیا تھا کہ اس سائنس دان کی نیت بدل چکی ہے اور وہ یلیو لائٹ فارمولے کا دوسرا حصہ انہیں نہیں دینا چاہتا اس لئے انہوں نے اس سائنس دان سے فارمولا زبردستی حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لارڈ کے حکم پر اس کے ایجنٹوں نے پاکیشیائی سائنس دان کی رہائش گاہ میں حملہ کر کے پاکیشیائی سائنس دان کے خاندان کے تمام افراد کو قتل کر دیا اور پاکیشیائی سائنس دان کو پکڑ کر اس پر انتہائی بھیانک تشدد کیا گیا لیکن پاکیشیائی سائنس دان نے فارمولے کا دوسرا حصہ انہیں دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ جب تشدد سے پاکیشیائی سائنس دان کی زبان نہ کھلی تو لارڈ کے حکم پر ان ایجنٹوں نے اس سائنس دان کا برین سکین کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر جب اس سائنس دان کا برین سکین کیا گیا تو انہیں معلوم ہوا کہ فارمولے کا دوسرا حصہ ایک مائیکرو فلم میں ہے جو اس کی بیٹی کے پاس محفوظ ہے۔ اس سے پہلے کہ ایجنٹ سائنس دان سے اس کی بیٹی کے بارے میں پوچھتے وہ ہلاک ہو گیا۔ پاکیشیائی سائنس دان کا برین سکین کرنے کے لئے اور اس کے دماغ کو کمزور کرنے کے لئے انہوں نے ڈبل ایم کا ہائی ڈوز انجکشن لگایا تھا جس سے سائنس دان کے برین کی تمام رگیں پھول گئی تھیں اور وہ ہیمبرج سے ہلاک ہو گیا تھا۔ لارڈ ایجنسی کے ایجنٹ اس سے اس کی بیٹی کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں کر

سکے تھے۔ البتہ اس سائنس دان نے ایجنٹوں کو یہ ضرور بتا دیا تھا کہ اس کی بیٹی کا نام کیا ہے اور وہ رہائش گاہ میں ہی موجود ہے لیکن وہ کہاں ہے یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

ایجنٹوں نے جب یہ سنا کہ اس کی بیٹی اسی رہائش گاہ میں ہے اور کہیں چھپی ہوئی ہے تو انہوں نے لڑکی کی تلاش میں رہائش گاہ کی سرچنگ شروع کر دی۔ لڑکی کی تلاش کے ساتھ ساتھ وہ گھر کے ہر حصے کی تلاشی بھی لے رہے تھے کہ شاید انہیں کہیں پاکیشیائی سائنس دان یا اس کی بیٹی کا چھپایا ہوا فارمولا مل جائے لیکن انہیں فارمولا تو نہیں ملا البتہ وہ لڑکی ضرور مل گئی تھی جس کے بارے میں پاکیشیائی سائنس دان نے انہیں بتایا تھا۔ لڑکی رہائش گاہ کے عقبی حصے میں موجود ایک پرانے اور خشک گٹر میں چھپی ہوئی تھی۔ لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کے پاس چونکہ سائنسی آلات تھے اس لئے انہوں نے اس لڑکی کو وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالا تھا۔

لڑکی لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کے ہاتھ آ چکی تھی لیکن فارمولا اس کے پاس نہیں تھا۔ لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں نے لڑکی پر بھی وحشیانہ تشدد کیا وہ ہر صورت میں اس سے فارمولا حاصل کرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے لڑکی کا برین سکین کرنے سے گریز کیا تھا کہ کہیں وہ بھی اپنے باپ کی طرح ہلاک نہ ہو جائے۔ وہ لڑکی پر تشدد کر کے اس سے فارمولے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے تھے لیکن لڑکی بے حد سخت جان تھی انتہائی خوفناک اور وحشیانہ تشدد

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے باوجود اس نے انہیں فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جس پر لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ ابھی وہ لڑکی سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ اچانک لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کو وہاں عجیب اور انتہائی ناگوار بو سی محسوس ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اس کے بعد ان ایجنٹوں کا کیا ہوا اور وہ کہاں گئے اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ لارڈ ایجنسی کو اب تک کی جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق اس کے چھ ٹاپ ایجنٹ لاپتہ ہیں اور اس لڑکی اور فارمولے کا بھی کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں نے چونکہ بلیو لائٹ کے موجد کو کھوج لیا تھا اور انہی ایجنٹوں نے اس سائنس دان کے خلاف کارروائی کرنی تھی اس لئے ہیڈ کوارٹر میں یہ رپورٹ نہیں کی گئی تھی کہ پاکیشیائی سائنس دان اور اس کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ لارڈ ایجنسی کو یقین تھا کہ اس کے ایجنٹ پاکیشیائی سائنس دان سے فارمولے کا دوسرا حصہ لے آئیں گے۔ مگر پھر جب ایجنسی کا اپنے ایجنٹوں سے رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ ایجنسی ایک بار پھر اسی جگہ پر آ کر کھڑی ہو گئی کہ نہ انہیں سائنس دان کا نام معلوم ہو سکا تھا اور نہ ہی اس کی رہائش گاہ کا پتہ چل سکا تھا۔ انہیں ابتدائی رپورٹ میں ایجنٹوں نے صرف اتنا ہی بتایا تھا کہ وہ پاکیشیائی سائنس دان کی رہائش گاہ میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے پاکیشیائی سائنس دان پر تشدد کر کے اس

سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور پھر انہوں نے سائنس دان کا برین سکین بھی کیا تھا جس نے انہیں بتایا تھا کہ فارمولا ایک مائیکرو فلم میں ہے جو اس کی بیٹی کے پاس ہے اور اس کی وہ بیٹی اسی رہائش گاہ میں کہیں چھپی ہوئی ہے جسے وہ تلاش کر رہے ہیں۔ ایجنٹوں کی اطلاع کے مطابق پاکیشیائی سائنس دان تو ہلاک ہو چکا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ فارمولا ایک مائیکرو فلم میں موجود ہے لیکن وہ مائیکرو فلم کہاں ہے اور وہ لڑکی کون ہے جو اس سائنس دان کی بیٹی ہے۔ اس لئے فارمولے کی تلاش ایک بار پھر لارڈ ایجنسی کے لئے معمہ بن گیا ہے“...... پروفیسر ڈک نے عمران کو مکمل تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ عمران خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا اس نے ایک بار بھی پروفیسر ڈک سے کچھ پوچھنے یا اسے ٹوکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

”کیا ابھی تک لارڈ کو یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ اس کے ایجنٹوں کے ساتھ کیا ہوا تھا اور اس سائنس دان کا نام کیا ہے جس نے بلیو لائٹ ایجاد کی ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میری معلومات کے مطابق لارڈ ابھی تک ان تمام باتوں سے لاعلم ہے۔ اس کی ایجنسی کے مزید ایجنٹ یہاں آ چکے ہیں اور وہ اپنے لاپتہ ہونے والے ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی کو بھی تلاش کر رہے ہیں جو بے حد ذہین ہے اور جس کے پاس فارمولے کی مائیکرو فلم موجود ہے“...... پروفیسر ڈک نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا اس سے پہلے کہ عمران ان سے کوئی اور بات پوچھتا اسی لمحے باہر دروازے پر دستک ہوئی اور پروفیسر ڈک کے ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"شاید وہ ویٹر آیا ہے جسے آپ نے مجھے باہر پھنکوانے کے لئے کال دے کر بلایا تھا۔ بہت تیز سروس ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں دیکھتا ہوں"...... پروفیسر ڈک نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ انہوں نے لاک ہٹا کر دروازہ کھولا تو باہر واقعی ایک ویٹر موجود تھا جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کافی کا ایک مگ رکھا ہوا تھا۔

"سوری سر۔ کافی لانے میں دیر ہو گئی۔ اصل میں ہوٹل میں ایک مسئلہ ہو گیا تھا مجھ سمیت ہوٹل کی تمام انتظامیہ اس مسئلے کو سلجھانے میں جت گئی تھی"...... ویٹر نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"کیا مسئلہ ہوا تھا"...... پروفیسر ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہوٹل میں ایک بھکاری گھس آیا تھا جو ایک لفٹ میں گھس گیا تھا۔ وہ لفٹ سے تھرڈ فلور پر آیا تھا لیکن پھر وہ نہ جانے کہاں چلا گیا۔ ساری انتظامیہ اسے تلاش کر رہی ہے لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ ہم نے اس فلور پر موجود تمام کمروں کی چیکنگ کر لی ہے لیکن اس کا کہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ میں آپ کے لئے

کافی لایا ہوں اور آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کہیں وہ بھکاری آپ کے کمرے میں تو نہیں آ گیا"...... ویٹر نے کہا تو پروفیسر ڈک ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"کہیں تم اس بھکاری کی بات تو نہیں کر رہے ہو"...... پروفیسر ڈک نے دروازے سے ہٹتے ہوئے صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کو وہاں دیکھ کر ویٹر اس بری طرح سے اچھلا کہ اس کے ہاتھ سے ٹرے اور کافی کا مگ گرتے گرتے بچا۔

"یہی ہے۔ وہ یہی ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ اوہ۔ ایک منٹ میں ابھی اسے یہاں سے نکالتا ہوں"...... ویٹر نے تیز آواز میں کہا اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھا۔

"رکو۔ میری بات سنو"...... پروفیسر ڈک نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور ان کی بات سن کر ویٹر رک گیا۔

"جی فرمائیں"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بھکاری نہیں ہے"...... پروفیسر ڈک نے سنجیدگی سے کہا اور ویٹر حیرانی سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"بھکاری نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ یہ تو"...... ویٹر نے کہنا چاہا۔

"یہ میرا دوست ہے اور یہ یہاں مجھ سے ہی ملنے کے لئے آیا تھا۔ تم جاؤ اور جا کر ہوٹل کی مینجمنٹ کو بتا دو۔ کسی کو اسے تلاش

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی یہاں آ کر اسے کچھ کہے گا۔ تم یہ کافی لے جاؤ اور دوگ بنا کر لے آؤ اور کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لے آنا"...... پروفیسر ڈک نے سنجیدگی سے کہا تو ویٹر حیرانی سے کبھی عمران اور کبھی ان کی جانب دیکھنے لگا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ ایک غیر ملکی کا بھکاری دوست کیسے ہو سکتا ہے۔ صوفے پر بیٹھا عمران اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور وہ اس کی طرف دیکھتا ہوا دانت نکوس رہا تھا۔

"مگر سر"...... ویٹر نے ایک بار پھر کچھ کہنا چاہا۔

"شٹ اپ۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اب تم جاؤ یہاں سے"...... پروفیسر ڈک نے کرخت لہجے میں کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ پروفیسر ڈک نے ویٹر کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور واپس آ گیا۔

"سوری عمران بیٹا۔ میں نے بلا وجہ اسے بلا لیا تھا۔ لیکن اب تم فکر نہ کرو۔ اب یہاں کوئی نہیں آئے گا اور اگر کوئی آیا تو وہ میرے ہوتے ہوئے تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکے گا"...... پروفیسر ڈک نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے پروفیسر صاحب۔ آپ اسے نہ بھی بلاتے تو وہ خود ہی یہاں آ جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہوٹل کی تمام بے چاری انتظامیہ میری تلاش میں بھاگتی پھر رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پروفیسر ڈک بھی

جواباً مسکرا دیئے۔

"میں نے ویٹر کو سمجھا دیا ہے کہ تم میرے دوست ہو۔ وہ سب کو بتا دے گا تو تمہاری تلاش ختم کر دی جائے گی"...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

"وہ لاکھ مجھے تلاش کرتے رہیں، میں کون سا ان کے ہاتھ آنے والا ہوں"...... عمران نے کہا تو پروفیسر ڈک ایک بار پھر ہنس دیئے۔

"آپ نے مجھے پاکیشیائی سائنس دان اور بلیو لائٹ کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا ہے یہی سب آپ نے سر داور کو بھی بتایا تھا جس کی وجہ سے سر داور بھی پریشان ہو گئے تھے لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس پاکیشیائی سائنس دان اور اس کی بیٹی کا کیا نام ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس سائنس دان اور اس کی بیٹی کا نام تو لارڈ ایجنسی کو بھی معلوم نہیں ہے تو بھلا مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... پروفیسر ڈک نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی اور وہ پروفیسر ڈک کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگا اس نے پروفیسر ڈک کے لہجے سے اندازہ لگا لیا تھا کہ پروفیسر ڈک جھوٹ بول رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ لیکن کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ آپ کا لارڈ ایجنسی سے کیا تعلق

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے''...... عمران نے ان کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی بات سن کر پروفیسر ڈک ایک لمحے کے لئے چونکے لیکن انہوں نے کمال مہارت سے خود کو قابو میں کر لیا۔

''میرا لارڈ ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''تب پھر آپ کو یہ سب معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ میں لارڈ ایجنسی کے طریقہ کار سے بخوبی واقف ہوں۔ لارڈ ایجنسی اپنے راز اپنے سایوں سے بھی محفوظ رکھتے ہیں پھر آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہو گیا کہ لارڈ ایجنسی کا پاکیشیا کے کسی سائنس دان سے رابطہ ہوا تھا اور انہوں نے پاکیشیائی سائنس دان سے بلیو لائٹ فارمولے کا پہلا حصہ خرید لیا تھا اور پھر آپ نے جو کچھ بھی بتایا ہے یہ سب یا تو پاکیشیائی سائنس دان بتا سکتا ہے یا پھر وہ ایجنٹ جو پاکیشیائی سائنس دان کے ساتھ ڈیل کر رہے تھے''...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''نہیں برخوردار۔ تم غلط سمجھ رہے ہو''...... پروفیسر ڈک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں غلط سمجھ رہا ہوں یا آپ مجھے غلط سمجھا رہے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... پروفیسر ڈک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

''میں کہنا نہیں آپ سے صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے اور آپ کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ بلیو لائٹ کا فارمولا لارڈ ایجنسی کے پاس ہو یا آپ کی حکومت کے پاس اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ پھر آپ یہ سب ہمیں کیوں بتا رہے ہیں۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے کہ ایک پاکیشیائی سائنس دان کی وجہ سے آپ کے ہاتھ ایک انتہائی قیمتی اور یونیک فارمولا لگ گیا ہے۔ فارمولا ادھورا ہے تو کیا ہوا اگر اس فارمولے پر کام کیا جائے تو اسے ایکریمی سائنس دان مکمل بھی تو کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو پروفیسر ڈک ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''یہ سوال مجھ سے سر داور نے بھی کیا تھا''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''آپ نے جو جواب دیا تھا وہ مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں وہ جواب آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں ایکریمی ہوں اور میں ایکریمیا کے لئے ہی کام کرتا ہوں اور آج تک میں نے جو بھی کام کیا ہے وہ صرف ایکریمیا کے مفادات کے لئے کیا ہے اور میری تمام ایجادات ایکریمیا کے لئے ہی ہیں۔ میری سر داور سے برسوں پرانی دوستی ہے اور میں ان سے ملنے اکثر پاکیشیا آتا رہتا ہوں۔ سر داور میری نظر میں اس صدی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے بہت بڑے اور انتہائی ذہین سائنس دان ہیں جو میرے لئے ایک استاد کا درجہ رکھتے ہیں اور استاد سے جتنا بھی سیکھا جائے کم ہوتا ہے۔ میں اپنی ایجادات کے لئے اکثر سرداور سے مشورے لیتا رہتا ہوں۔ سرداور بھی ایک شفیق اور مہربان استاد کی طرح میری راہنمائی کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے۔ میں جب بھی پاکیشیا آتا ہوں تو سرداور کے ہاں ہی ٹھہرتا ہوں اور سرداور جب ایکریمیا آتے تو میں انہیں کہیں اور نہیں ٹھہرنے دیتا، میں انہیں اپنی رہائش گاہ میں لے جاتا ہوں اور مجھ سے جس حد تک ان کی خدمت ہو سکتی ہے میں کرتا ہوں۔

سرداور کی باتوں اور ان کے انداز گفتگو کا میں بے حد گرویدہ ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں سرداور کی طرح بن جاؤں۔ میری نظر میں پاکیشیا کا ہر انسان سرداور کی طرف شفیق اور انتہائی شریف اور خود اعتماد انسان ہے۔ اس لئے میرے دل میں اکثر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش میرا جنم پاکیشیا جیسے عظیم ملک میں ہوا ہوتا اور میں ہمیشہ یہیں رہ جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ میں ایکریمی اور خاص طور پر ایکریمیا کا ایک سینئر سائنس دان ہونے کی وجہ سے پاکیشیا شفٹ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں جب بھی میں سرداور سے بات کرتا تو وہ ہنس کر مجھے ٹال دیتے ہیں۔ لیکن پھر جب انہوں نے میری خواہشات اور میرے جذبات کی گہرائی کو سمجھا تو وہ بھی سنجیدہ ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ میری پاکیشیا سے کس حد

تک گہری وابستگی ہو گئی ہے اور میں پاکیشیائی نہ ہوتے ہوئے بھی پاکیشیا سے کس قدر محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے میرے جذبات اور میری خواہشات دیکھتے ہوئے مجھے مشورہ دیا کہ میں پاکیشیا کی کسی لڑکی سے شادی کر لوں۔ اس طرح میرا تعلق ایکریمیا سے بھی رہے گا اور پاکیشیا سے بھی۔ مجھے ان کا مشورہ پسند آیا اور میں نے یہ کام انہی کے سپرد کر دیا کہ وہ میرے لئے کوئی ایسی لڑکی تلاش کریں جو مجھے پاکیشیائی کے ساتھ ساتھ ایکریمی بھی تسلیم کرے وہ میرے ساتھ ایکریمیا میں رہے یا پاکیشیا میں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ چنانچہ سرداور نے میری یہ بات مان لی اور پھر انہوں نے اپنی کوششوں سے پاکیشیا کی ایک اچھے خاندان کی لڑکی میرے لئے تلاش بھی کر لی اور میری اس سے شادی بھی کرا دی۔

میری بیوی اچھے خاندان کی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی نیک اور صالح خاتون ہے۔ وہ میری بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ میری راہنما اور استاد بھی ہے۔ اس نے بڑی خوبی سے مجھے پاکیشیائی طور طریقوں سے روشناس کرایا ہے اس کے ساتھ ساتھ چونکہ وہ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھنے والی خاتون ہے اس لئے اس نے بڑی مہارت اور ذہانت سے آہستہ آہستہ مجھے اپنے مذہب کی جانب بھی راغب کرنا شروع کر دیا تھا۔ میں شروع سے ہی اسلام پسند تھا۔ میں اپنی بیوی کی باتیں بڑے دھیان سے سنتا تھا اور اس کی مدلل باتیں سن کر میرے اندر بھی سویا ہوا انسان جاگ جاتا تھا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جو گمراہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے راہ روی کا شکار تھا۔ میری بیوی نے آہستہ آہستہ میرے دل میں اسلام کا ایسا حسین تصور بھر دیا تھا جس سے میرا سینہ منور ہو گیا تھا اور پھر میں نے باقاعدہ اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں اس کے لئے خاص طور پر پاکیشیا آیا تھا اور جب میں نے اپنے فیصلے سے سرداور کو آگاہ کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور وہ خود مجھے ایک مسجد کے مولانا کے پاس لے گئے جہاں میں نے ان کے اور وہاں موجود بے شمار افراد کے سامنے باقاعدہ طور پر اسلام قبول کر لیا۔

اسلام قبول کرنے سے میں جیسے ایک نئی اور روشن دنیا میں آ گیا تھا۔ میرے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے چھٹ گئے تھے اور میرا دل شدت سے چاہنے لگا تھا کہ میں اب ایکریمیا کو چھوڑ دوں اور ہمیشہ کے لئے پاکیشیا شفٹ ہو جاؤں لیکن چونکہ میرا ایکریمیا کی ایک لیبارٹری کے ساتھ مخصوص مدت تک کام کرنے کا معاہدہ تھا اس لئے میں چاہ کر بھی ایکریمیا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ میں بہ امر مجبوری ایکریمیا میں کام کرتا رہا اور مجھے جب بھی لیبارٹری سے چھٹی ملتی تھی میں سیدھا پاکیشیا پہنچ جاتا تھا۔ میں نے ایکریمیا میں یہ بات چھپا رکھی تھی کہ میں دین اسلام اختیار کر چکا ہوں۔ یہ بات اگر کسی کو معلوم ہو بھی جاتی تو اس سے بھلا کسی کو کیا فرق پڑ سکتا تھا۔ میری زندگی تھی۔ میری اپنی سوچ تھی۔ میں اسے جیسے چاہے استعمال کر سکتا تھا۔ بہرحال یہ تو طے تھا کہ میں فوری طور پر ایکریمیا

سے پاکیشیا نہیں آ سکتا تھا لیکن ایکریمیا میں رہنے کے باوجود میرا دل پاکیشیا کے لئے ہی دھڑکتا تھا۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ جب میں ایکریمیا چھوڑ کر پاکیشیا سیٹل ہو جاؤں گا تو میں سرداور کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے لئے بھی ضرور کچھ نہ کچھ کروں گا۔ میری اس سوچ سے سرداور بھی آگاہ ہیں۔ ایکریمیا میں رہتے ہوئے مین لیبارٹری میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی رہائش گاہ میں بھی ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنا رکھی تھی جہاں میں چھوٹی موٹی ضرورت کی چیزیں بناتا رہتا تھا۔ میں ان دنوں ایک مخصوص ٹرانسمیٹر پر کام کر رہا تھا جسے میں لانگ رینج اور شارٹ رینج کے تحت اور ضرورت کے لئے اسے ہر جگہ اور ہر وقت استعمال کر سکوں اور اس ٹرانسمیٹر سے میں عام سیل فون کا بھی کام لینا چاہتا تھا۔ میں مین لیبارٹری سے واپس آ کر اپنی پرسنل لیبارٹری میں گھس جاتا تھا اور اپنے اس پرسنل پراجیکٹ پر کام کرنا شروع کر دیتا تھا۔ میں یہ بھی چاہتا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کو میں ایسا بناؤں جس میں بار بار اوور کہنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو اور ٹرانسمیٹر عام سیل فون کی طرف کام کرتا ہو اور اس ٹرانسمیٹر سے دنیا کے کسی بھی ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نہ صرف کیچ کی جا سکتی ہو بلکہ اس ٹرانسمیٹر سے لنکڈ بھی ہو سکے۔ میں نے اس سلسلے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر لی تھی اور میں الٹرا ساؤنڈ کی لہریں کیچ کر کے دوسرے ٹرانسمیٹروں کی فریکوئنسیاں چیک کرتا رہتا تھا۔ ایک دن میں اپنے ٹرانسمیٹر پر ایک ٹرانسمیٹر سے آنے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

والی آواز سن کر اس ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی چیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو مجھے ایک آواز سنائی دی۔ وہ آواز کس کی تھی پہلے تو مجھے اس کا پتہ نہیں چلا تھا لیکن وہ جو کوئی بھی تھا اس نے پاکیشیا کے حوالے سے بات کی تھی۔ کہا جا رہا تھا کہ پاکیشیائی سائنس دان کو ہر صورت میں تلاش کیا جائے اور وہ جہاں بھی ملے اس سے ہر صورت میں بلیو لائٹ کے فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کیا جائے۔ یہ بات چونکہ پاکیشیا کے حوالے سے تھی اور ایک پاکیشیائی سائنسدان کے بارے میں تھی اور میں بھی ایک سائنس دان تھا اس لئے میں ان کی باتیں سننے پر مجبور ہو گیا تھا۔ ان کی باتوں سے مجھے معلوم ہوا کہ کال ایکریمیا کے کسی خفیہ ہیڈ کوارٹر سے کی جا رہی ہے اور کال کرنے والا لارڈ ایجنسی کا مارشل ہیگرڈ تھا جو پاکیشیا میں موجود اپنے ایجنٹوں کو سختی سے پاکیشیائی سائنسدان کو تلاش کرنے کی ہدایات دے رہا تھا۔ میں نے فوری طور پر لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے اس مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کی اور اسے مستقل طور پر اپنے نئے اور جدید ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کر لیا تاکہ جب بھی ہیڈ کوارٹر سے کہیں کال کی جائے تو میرا ٹرانسمیٹر فوراً اس کال کو ٹریس کر سکے اور مجھے پاکیشیائی سائنس دان اور اس کی ایجاد کردہ بلیو لائٹ کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں۔

میں چونکہ ہر وقت ٹرانسمیٹر کے ساتھ منسلک نہیں رہ سکتا تھا اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر کے ساتھ ایک ریکارڈر ایڈجسٹ کر دیا تھا

تاکہ میری غیر موجودگی میں اگر کوئی کال آئے تو نہ صرف ٹرانسمیٹر خود بخود آن ہو جائے بلکہ اس ٹرانسمیٹر پر کی جانے والی تمام کالیں ریکارڈر میں بھی فیڈ ہو جائیں اور پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ مارشل ہیگرڈ جو لارڈ ایجنسی کا چیف اور لارڈ ہے اپنے ٹرانسمیٹر سے جہاں بھی کال کرتا تھا اور جس سے بھی بات کرتا تھا ان کی باتیں میرے ریکارڈر میں ریکارڈ ہوتی رہتی تھیں اور میں بعد میں انہیں سنتا رہتا تھا۔

میں چونکہ دلی طور پر اسلام قبول کر چکا تھا اور میرا رجحان شروع سے پاکیشیا کی طرف تھا اس لئے میں یہ جان کر پریشان ہو گیا تھا کہ پاکیشیا میں ایک انتہائی اہم اور یونیک ایجاد کی گئی ہے اور وہ ایجاد پاکیشیا کے لالچی سائنس دان نے لارڈ ایجنسی کو فروخت کر دی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا کی یہ ایجاد پاکیشیا میں ہی رہے اور پاکیشیا ہی اس ایجاد کا فائدہ اٹھائے۔ لیکن بھلا میرے سوچنے سے کیا ہو سکتا تھا۔ جو کچھ ہو رہا تھا میں اس پر صرف افسوس ہی کر سکتا تھا۔ اگلے چند روز بعد میں نے پاکیشیا آنا تھا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں اس سلسلے میں سر داور سے بات کروں گا اور ان سے کہوں گا کہ وہ پاکیشیا کی کسی خفیہ ایجنسی سے رابطہ کریں اور کوشش کریں کہ بلیو لائٹ فارمولے کا جو دوسرا حصہ ہے وہ کسی طور پر بھی لارڈ ایجنسی کے ہاتھ نہ لگ سکے بلکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ اس قابل ہوں تو وہ کسی طرح بلیو لائٹ کے فارمولے کا پہلا حصہ بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا واپس لانے کی کوشش کریں تاکہ مکمل فارمولا پاکیشیا کے پاس ہو اور اس یونیک ایجاد سے صرف اور صرف پاکیشیا ہی فائدہ اٹھا سکے''...... پروفیسر ڈک نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا آپ نے واقعی دل سے اسلام قبول کر لیا ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں دل و جان سے اسلام قبول کر چکا ہوں۔ اس میں شک کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ میں ایکریمی ضرور ہوں لیکن الحمدللہ مسلمان ہوں''...... پروفیسر ڈک نے جواب دیا۔

''اگر آپ مسلمان ہیں تو پھر آپ نے ایکریمی نام کیوں رکھا ہوا ہے۔ جس مولانا نے آپ کو مسلمان کیا تھا کیا اس نے آپ کا کوئی اسلامی نام نہیں رکھا تھا''......عمران نے کہا۔

''رکھا تھا۔ انہوں نے میرا نام سرداور کے کہنے پر احمد علی تجویز کیا تھا اور یہ نام مجھے بھی پسند آیا تھا۔ میں مسلمان ہونے کی وجہ سے احمد علی ہی ہوں لیکن میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ابھی ایکریمیا میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ میں مسلمان ہوں اس لئے میں وہاں رہ کر بھلا اپنا نام تبدیل کیسے کر سکتا تھا''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''آپ کب سے ایکریمیا کی لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں''۔

''بیس سال سے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... پروفیسر ڈک نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ان بیس سالوں میں آپ نے ایکریمیا کے لئے جو کچھ ایجاد کیا ہے کیا آپ مجھے ان ایجادات کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں''......عمران نے ان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بتا سکتا ہوں۔ میں میزائل ایکسپرٹ ہوں اور میں نے لیبارٹری میں زیادہ تر میزائلوں پر ہی کام کیا ہے جنہیں لانگ رینج میں وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت ہوتی ہے اور وہ میزائل ٹھیک اپنے ہدف تک پہنچتا ہے اور وہ بھی انتہائی برق رفتاری سے جسے نہ تو راستے میں بلاسٹ کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی طرح سے روکا جا سکتا ہے''...... پروفیسر ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان میں سے کسی ایک میزائل کا آپ مجھے نام بتا سکتے ہیں جو خاص طور پر آپ کی شناخت کے طور موجود ہو۔ جیسے کراٹ میزائل، ایکریمیا کے ایک سائنس دان سر کراٹ نے بنایا تھا اور انہی کا نام اس میزائل کو دے دیا تھا اسی طرح کروز میزائل۔ پیٹریاٹ میزائل بھی انہی سائنس دانوں کے ناموں سے منسوب ہیں جنہوں نے یہ میزائل ایجاد کیے تھے''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی ایک میزائل اپنی کاوشوں سے بنایا تھا جو دنیا کے سب سے طاقتور اور انتہائی تیز رفتار میزائلوں میں شمار ہوتا ہے اور اس میزائل میں اس قدر وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ اس ایک میزائل سے شہر کے شہر تباہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس میزائل کو میرا نام تو نہیں دیا گیا لیکن میرے مشورے سے اس میزائل کا نام ضرور تجویز کیا گیا تھا۔ اس میزائل کو کراسکٹ میزائل کہا جاتا ہے''...... پروفیسر ڈک نے کہا۔

''کراسکٹ میزائل۔ یہ وہی میزائل ہے نا جو صرف چند گھنٹوں میں تین ہزار کلومیٹر کی دوری تک بھی پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کراسکٹ میزائل دنیا کا سب سے بڑا اور انتہائی تیز رفتار میزائل ہے''...... پروفیسر ڈک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی ویٹر اندر آ گیا جو پہلے آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں کافی کے دو مگ رکھے ہوئے تھے۔ اس نے دروازہ کھول کر انگلی کے ہک سے دستک دی تو پروفیسر ڈک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''آ جاؤ''...... پروفیسر ڈک نے کہا اور ویٹر ٹرے لے کر اندر آ گیا اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بڑی حیرت اور غور سے عمران کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس نے ٹرے سے ایک مگ اٹھا کر پروفیسر ڈک کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا مگ عمران کے سامنے رکھ دیا۔

''اب تم جاؤ''...... پروفیسر ڈک نے ویٹر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ

کر دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کی طرف جاتے ہوئے وہ بار بار مڑ کر عمران کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن عمران اس کی طرف نہیں بلکہ پروفیسر ڈک کی جانب غور سے دیکھ رہا تھا۔ ویٹر نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔

''اس طرح میری طرف کیا دیکھ رہے ہو برخوردار''...... عمران کو اپنی جانب دیکھتے پا کر پروفیسر ڈک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ کراسکٹ میزائل آپ کا ہی ایجاد کردہ ہے''...... عمران نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر ڈک چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہاں۔ کیوں''...... پروفیسر ڈک نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میری یادداشت بے حد کمزور ہے پروفیسر صاحب۔ لیکن اس کے باوجود میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کراسکٹ میزائل آپ نے نہیں بلکہ ایکریمیا کے ایک سائنس دان جن کا نام سر جونز ہے انہوں نے ایجاد کیا تھا''...... عمران نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا اور پروفیسر ڈک یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا تھا۔

''کیا بکواس ہے۔ کراسکٹ میزائل میرا ایجاد کردہ ہے۔ اس میں سر جونز کا نام کہاں سے آ گیا''...... پروفیسر ڈک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بیٹھ جائیں پروفیسر صاحب۔ میں کافی دیر سے آپ کی اداکاری دیکھ رہا ہوں۔ آپ سائنس دان ضرور ہیں لیکن اچھے ایکٹر نہیں ہیں۔ آپ نے اگر اداکاری ہی کرنی تھی تو آپ کو اس کے لئے ایکریمیا کی کسی آرٹ گیلری سے اس کی ٹریننگ لے لینی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔

"تم۔ تم۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... پروفیسر ڈک نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں بکواس نہیں کر رہا۔ مجھے جو نظر آ رہا ہے میں وہی آپ کو بتا رہا ہوں اور میرے کان اور آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ آپ نے پاکیشیائی سائنس دان اور بلیو لائٹ کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا ہے وہ بالکل سچ ہے لیکن آپ اس سائنس دان اور اس بیٹی کا نام نہیں جانتے یہ غلط ہے اور میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے مجھے یا سرداور کو بلیو لائٹ کے حوالے سے جو کچھ بھی بتایا ہے وہ آپ نے پاکیشیا کی محبت یا چاہت میں نہیں بتایا ہے اور نہ ہی آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ یہ ایجاد پاکیشیا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ایکریمی ہیں اس لئے آپ اس یونیک ایجاد کو صرف اور صرف ایکریمیا کے مفاد میں استعمال کرنے کے خواہش مند ہیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہ سب کیسے کہہ سکتے ہو"...... پروفیسر ڈک نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی گفتگو کا انداز۔ آپ کی باتیں۔ ان سب میں بے حد جھول ہے۔ میں نے آپ کی باتوں سے یہ بھی اندازہ لگا لیا ہے کہ آپ مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس میں میرا کیا مفاد ہے۔ کیا اندازہ ہے تمہارا کیوں بتایا ہے میں نے تمہیں یہ سب کچھ بولو"...... پروفیسر ڈک نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ایجنسی کو اس سائنس دان کی بیٹی کی تلاش ہے جس کے پاس فارمولے کا دوسرا حصہ ہے۔ یہاں لارڈ ایجنسی کے تمام ایجنٹ اس لڑکی کو تلاش کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں اور انہیں فارمولا اپنے ہاتھ سے نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس لئے انہوں نے آپ کو آگے لانے کا فیصلہ کیا تھا۔ کسی اور کو کچھ معلوم ہو نہ ہو لارڈ ایجنسی کو یہ ضرور معلوم ہے کہ پروفیسر ڈک کرسٹن نہ صرف مسلمان ہو چکا ہے بلکہ اس کے دل میں پاکیشیا کے لئے کیا جذبات پنپ رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہاں ایک نیا کھیل کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے کہ آپ کے ذریعے بلیو لائٹ اور اس کے موجد کی اصل حقیقت اگر عیاں کر دی جائے تو اس سے پاکیشیائی حکومت ہل جائے گی اور اپنی تمام ایجنسیاں بشمول پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی سائنس دان کی بیٹی اور اس کے پاس موجود فارمولے کی تلاش میں لگا دیا جائے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گا اور کوئی اور ایجنسی اس فارمولے تک پہنچے یا نہ پہنچے پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً لڑکی اور فارمولا حاصل کر لے گی۔ لارڈ ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور دوسری تمام ایجنسیوں کی سائنسی آلات سے نگرانی کرے گی اور جب فارمولا مل جائے گا تو لارڈ ایجنسی فوراً حرکت میں آئے گی اور وہ فارمولا ان سے چھین کر لے اُڑے گی کیونکہ لارڈ ایجنسی کا خیال ہے کہ اس کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا سکے اور ان سے فارمولا حاصل کر سکے۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا“...... عمران نے کہا اور پروفیسر ڈک کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

”ہونہہ۔ یہ تمہاری محض ذاتی رائے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے“...... پروفیسر ڈک نے سر جھٹک کر کہا۔

”اگر یہ میری ذاتی رائے ہے تو پھر پروفیسر ڈک کرسٹن کے میک اپ میں لارڈ ایجنسی کا ماسٹر مائینڈ کرنل رچرڈ یہاں کیا کر رہا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر ڈک اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے پیروں کے پاس کوئی بم زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

وہ چند لمحے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی جانب دیکھتا رہا جیسے اس کے سامنے بیٹھا ہوا عمران انسان نہ ہو بلکہ کسی

دوسری دنیا کی مخلوق ہو۔ وہ فوراً اٹھا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے کمال مہارت سے جیب سے ایک چھوٹا اور چپٹا سا پسٹل نکال کر اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے ساتھ یکلخت شرارے سے ناچنے لگے تھے اور اس کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو گیا تھا۔

اس کے ہاتھ میں چپٹا پسٹل دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوٹھی میں تمام نقاب پوش بے ہوش پڑے تھے۔ ان کی تعداد چار نہیں بلکہ چھ تھی اور جولیا کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا کہ کشف نے وہاں صرف چار افراد کو دیکھا تھا جبکہ دو سیاہ پوش اس کی نظروں میں نہیں آئے تھے۔

کوٹھی کے اندرونی حصے میں واقعی کئی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن میں چند نوجوان اور کچھ ادھیڑ عمر مرد اور خواتین بھی تھیں۔ ان کے لباس دیکھ کر جولیا واضح طور پر یہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ ان میں کون گھر کے فرد تھے اور کون گھریلو ملازم اور کون سے سیکورٹی کے اہلکار۔ ان سب کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں رہائشی حصے کے اندر لا کر پھینک دی گئی تھیں۔ ان میں ایک لاش ایسی بھی تھی جو ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑی ہوئی تھی اور اس کا سارا جسم زخموں سے بھرا ہوا تھا جیسے ہلاک کرنے سے پہلے اس پر بے حد اور انتہائی

خوفناک تشدد کیا گیا ہو۔ وہ ایک ادھیڑ عمر شخص تھا جو شکل وصورت سے ہی سائنس دان معلوم ہو رہا تھا۔ جولیا وہ لاش دیکھ کر سمجھ گئی کہ وہ کشف کے والد سر جاسف کی لاش تھی جس سے اس فارمولے کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے بے پناہ تشدد کیا گیا تھا جو کشف کے پاس تھا۔

وہاں چونکہ سب ہلاک ہو چکے تھے۔ صرف کشف زندہ تھی اس لئے جولیا کو سب سے زیادہ اسی کی فکر تھی۔ کشف پر بھی چونکہ انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا تھا جس سے اس کی حالت بے حد مخدوش ہو گئی تھی اس لئے جولیا سب سے پہلے اسے دیکھنا چاہتی تھی اور وہ اسے جلد سے جلد طبی امداد مہیا کرنا چاہتی تھی تاکہ اس کی جان بچائی جا سکے۔

جولیا کوٹھی کے مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں دو سیاہ پوش اور ایک طرف کشف بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ کشف کو دیکھتے ہی جولیا تیزی سے اس کی طرف لپکی۔ اسے سیاہ پوشوں کی کوئی فکر نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ جس گیس کے اثر سے وہ سب بے ہوش ہوئے تھے انہیں چار پانچ گھنٹوں سے پہلے کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آ سکتا تھا چاہے ان کی قوت مدافعت کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔

کشف کے قریب آ کر جولیا اس پر جھکی اور اس کی نبض اور دل کی دھڑکنیں چیک کرنے لگی۔ کشف کی سانسیں چل رہی تھیں۔

ندیم
PAKISTANI VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسے زندہ دیکھ کر جولیا کے چہرے پر سکون آ گیا۔ البتہ وہ کشف کے زخم دیکھ کر پریشان ہوگئی تھی۔ کشف کا جسم کسی تیز دھار آلے سے بری طرح سے اور جگہ جگہ سے زخمی کیا گیا تھا اور یہ زخم ایسے تھے جن کی اسٹیچنگ ہونی بے حد ضروری تھی اور چونکہ کشف کا بہت خون ضائع ہوگیا تھا اس لئے اس کی زندگی بچانے کے لئے اسے مزید خون کی ضرورت پڑ سکتی تھی اور یہ کام جولیا نہیں کرسکتی تھی اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ کشف کو اسی حالت میں اٹھا کر کسی نزدیکی ہسپتال میں لے جاتی۔

جولیا چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے اپنی مدد کے لئے صفدر اور تنویر کو بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کشف کو اس حال میں وہاں نہیں چھوڑ سکتی تھی اور وہاں چھ نقاب پوش بھی موجود تھے جو نہ جانے کس ایجنسی سے تعلق رکھتے تھے جنھوں نے سر جاسف کی رہائش گاہ میں داخل ہوکر بربریت کی انتہا کر دی تھی اور وہاں موجود ایک ایک فرد کو انتہائی بے رحمی اور بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ جولیا انہیں یہاں سے ایسے ہی نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ کشف کو یا تو کسی ہسپتال میں لے جائے گی یا پھر اپنے فلیٹ میں تاکہ وہ وہاں کشف کا بہتر طور پر علاج کر سکے۔ اس کے فلیٹ میں ایسا تمام سامان موجود تھا جو کشف کے زخموں کو ٹانکے لگانے اور اس کی جان بچانے کے کام آ سکتا تھا۔ خون کی کمی پوری کرنے کے لئے جولیا کے پاس چند انجکشن موجود تھے جنہیں لگانے سے خون کی

کمی کو دور کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے جولیا نے کشف کو فاروقی ہسپتال لے جانے کا سوچا تھا جہاں کشف کی بہتر طور پر ٹریٹمنٹ ہوسکتی تھی اور ڈاکٹر فاروقی جیسے جہاندیدہ اور سینئر ڈاکٹر اس کی جان بچانے کی بھرپور کوشش کر سکتے تھے۔ چنانچہ جولیا نے سب سے پہلے وہاں موجود بیڈ پر پڑی ہوئی ایک چادر پھاڑی اور اس کی پٹیاں بنائیں اور پھر وہ پٹیاں کشف کے زخموں پر مخصوص انداز میں باندھنے لگی تاکہ کشف کے خون کا اخراج رک سکے۔ کشف کا تقریباً سارا جسم ہی ان پٹیوں سے ڈھک گیا تھا۔ جب جولیا کو اطمینان ہو گیا کہ اب کشف کے زخموں سے خون کا مزید اخراج رک گیا ہے تو اس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کمرے میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس نے باری باری صفدر اور تنویر کو فون کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ان دونوں کو سر جاسف کی رہائش گاہ کا ایڈریس بتا کر جلد سے جلد وہاں پہنچنے کی ہدایات دی تھیں اور ان سے کہا تھا کہ وہ دونوں ایک ساتھ آئیں اور اپنے ساتھ بند باڈی والی وین بھی لیتے آئیں۔ یہاں چھ بے ہوش افراد موجود تھے جو قاتل ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ملکی ایجنٹ بھی ہو سکتے تھے اس لئے وہ انہیں خفیہ طور پر یہاں سے نکال کر کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں بعد میں ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ جولیا نے مختصر طور پر انہیں کشف اور سر جاسف کے بارے میں بتا دیا تھا اور انہیں اس کوٹھی کی سچوئیشن سے بھی آگاہ کر دیا تھا تاکہ وہ کسی کنفوژن کا شکار نہ ہوں اور اپنا کام

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

بہتر طور پر سرانجام دے سکیں۔ جب صفدر اور تنویر نے وہاں پہنچنے کی حامی بھر لی تو جولیا نے دوسرے بیڈ کی ایک اور چادر پھاڑی اور اس کی لمبی لمبی پٹیاں بنالیں پھر اس نے ان پٹیوں کو بل دے کر رسیوں جیسا بنایا اور پھر وہ ان رسیوں سے ان سیاہ پوشوں کو باندھنا شروع ہو گئی۔ گو کہ ان سیاہ پوشوں کا ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں تھا لیکن جولیا کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔ وہ کون تھے اور انہوں نے اس رہائش گاہ میں اس قدر ہلاکتیں کیوں کی تھیں اس کے بارے میں وہ ہر حال میں جاننا چاہتی تھی۔

سیاہ پوشوں کو باندھ کر اور پھر انہیں ایک ایک کر کے اٹھا کر وہ ایک ہی کمرے میں لے آئی تھی تا کہ صفدر اور تنویر یہاں آئیں تو وہ آسانی سے ان تک پہنچ جائیں۔ آخری سیاہ پوش کو لا کر جولیا نے وہاں ڈالا تو اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا وہ ایک سیاہ پوش پر جھکی اور پھر اس نے اس کا نقاب کھینچ لیا۔

نقاب کے پیچھے ایک مقامی آدمی کا چہرہ تھا لیکن وہ چہرہ ایسا تھا جسے جولیا کی تیز نظروں نے فوراً پہچان لیا تھا کہ اس نے ماسک میک اپ کر رکھا ہے۔ جولیا نے اس شخص کا سر اونچا کیا تو اسے اس کی گردن کے پاس ایک جگہ ہلکی سی کھال الگ ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ جولیا نے چٹکی بھری اور پھر اس کا ہاتھ حرکت میں آیا تو اس کے چہرے پر سے انسانی کھال اترتی چلی گئی۔ یہ ماسک تھا جو اس شخص کے سکن کلر اور جلد جیسا تھا۔ جیسے ہی اس شخص کے چہرے پر

سے ماسک اترا جولیا کے سامنے ایک غیر ملکی کا چہرہ آ گیا اور اس غیر ملکی پر نظر پڑتے ہی جولیا یوں اچھل پڑی جیسے اچانک اس غیر ملکی نے آنکھیں کھول دی ہوں اور اس نے جولیا پر تیز دھار خنجر سے حملہ کر دیا ہو اور جولیا بے اختیار اس کے حملے سے بچنے کے لئے اچھل کر پیچھے ہٹ گئی ہو۔

”پرائٹ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ تو پرائٹ ہے“...... جولیا کے منہ سے کھوئی کھوئی سی آواز نکلی۔ اس کی نظریں جیسے اس غیر ملکی نوجوان پر گڑ سی گئی تھیں اور اس کی آنکھوں میں اس غیر ملکی کے لئے شناسائی کی رمق ابھر آئی تھی۔

”یہ پرائٹ یہاں کیا کر رہا ہے“...... جولیا کے منہ سے انتہائی حیرت بھری آواز نکلی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے وہاں موجود دوسرے سیاہ پوشوں کے بھی نقاب اتارنے شروع کر دیئے۔ نقاب اتار کر اس نے ان تمام افراد کے چہروں سے سکن ماسک اتار دیئے۔ وہ سب غیر ملکی تھے جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔ ان سب کو دیکھ کر جولیا کا دماغ جیسے سن ہونا شروع ہو گیا تھا۔ وہ ان سب کو جانتی تھی۔ اسے پرائٹ اور اس لڑکی کا نام یاد تھا جو وہاں بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ لڑکی کا نام جینا تھا جبکہ باقی افراد کے نام بھی اس کے ذہن میں لہرا سے رہے تھے۔

”اوہ اوہ۔ یہ سب تو کارمن کی بی ایم ایجنسی کے ایجنٹ ہیں۔ یہ یہاں کیسے آ گئے“...... جولیا نے حیرت زدہ انداز میں بڑبڑاتے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ ان تمام افراد کو وہاں دیکھ کر قدرے خوف بھی نمایاں ہو گیا تھا جیسے وہ ان کی بے رحمی، سفاکی اور ظلم کرنے کے انداز سے بخوبی واقف ہو اور بی ایم ایجنسی کے ایجنٹوں کو وہاں دیکھ کر اسے زبردست شاک لگا ہو۔

"اوہ۔ تو یہ ساری بربریت بی ایم ایجنسی کے ایجنٹوں نے پھیلائی ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ عمران نے تو کہا تھا کہ بی ایم ایجنسی کب کی ختم ہو چکی ہے اور اس ایجنسی کا چیف مارشل ہیگرڈ بھی غائب ہے۔ لیکن یہ ایجنٹ یہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا اور بی ایم ایجنسی اب بھی موجود ہے اور ان ایجنٹوں کے ایک ساتھ ہونے کا یہی مطلب ہے کہ سر جاسف کی نئی ایجاد کے پیچھے کارمن کی بی ایم ایجنسی ہی لگی ہوئی ہے اور یہاں جو کچھ بھی ہوا ہے ایجنسی کے چیف، مارشل ہیگرڈ کی ایماء پر ہوا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ بی ایم ایجنسی اور اس کے تمام ایجنٹوں سے بخوبی واقف تھی۔

چند لمحے جولیا ان سب کو دیکھ کر غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتی رہی پھر اسے کشف کا خیال آیا جس کی حالت واقعی بہت خراب تھی۔ جولیا نے تنویر اور صفدر کو فون کر دیا تھا وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے تھے اور جولیا جانتی تھی کہ تنویر اور صفدر میں اتنی ہمت ہے کہ وہ بی ایم ایجنسی کے ان خطرناک ایجنٹوں کو سنبھال سکیں۔ جولیا نے صفدر سے کہا تھا کہ وہ ان سیاہ پوشوں کے بارے میں ابھی

چیف کو اطلاع نہ کرے اور ان سب کو کسی محفوظ ٹھکانے پر لے جائیں۔ پھر وہ خود وہاں آئے گی اور ان سے پوچھ گچھ کرے گی۔ جولیا نے بی ایم ایجنسی کے ایجنٹوں کی رسیاں ایک بار پھر چیک کیں کہ اگر ان میں سے کسی کو ہوش آ بھی گیا تو وہ ان رسیوں سے آزاد نہ ہو سکے اور صفدر اور تنویر آ کر انہیں یہاں سے آسانی سے لے جائیں۔

اپنا اطمینان کرنے کے بعد جولیا نے کشف کو اٹھایا اور اسے لے کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔ وہ چونکہ اس قدر شدید زخمی حالت میں باہر نہیں لے جا سکتی تھی اس لئے اس نے کشف کو گیٹ کے پاس موجود گارڈ کے کیبن میں رکھے ہوئے بنچ پر ڈالا اور پھر وہ گیٹ کھول کر تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار لے کر واپس آ گئی۔ وہ کار کوٹھی کے اندر لے آئی تھی۔ کار اندر لا کر اس نے کوٹھی کا گیٹ بند کیا اور پھر وہ کیبن میں چلی گئی اور کشف کو اٹھا کر اپنی کار کے پاس لے آئی۔ اس نے کشف کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالا اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ گیٹ کی طرف گئی اور اس نے ایک بار پھر گیٹ کھول دیا اور پھر وہ بھاگتی ہوئی کار کی فرنٹ سیٹ پر آ گئی۔ کار کا انجن سٹارٹ تھا۔ جولیا نے کار ریورس کی اور اسے تیزی سے باہر نکالتی لے گئی۔ گیٹ سے باہر آتے ہی اس نے کار موڑی اور پھر گیئر بدل کر اس نے سامنے موجود سڑک پر کار تیزی سے دوڑانی شروع کر دی۔ اس نے فون کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے صفدر اور تنویر کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ ایک لڑکی کو فاروقی ہسپتال لے جا رہی ہے اس لئے وہ ان کے انتظار میں وہاں نہیں رک سکتی۔ وہ دونوں کوٹھی میں جا کر ان سیاہ پوشوں کو اٹھائیں اور انہیں لے جائیں۔ اس کے بعد وہ خود ان سے رابطہ کرے گی۔

جولیا نے کار میں ڈالنے سے پہلے کشف کو ایک بار پھر چیک کیا تھا جس کی نبضیں اب ڈوبتی جا رہی تھیں اور اس کے دل کی دھڑکنیں بھی معدوم ہو رہی تھیں۔ اس لئے جولیا جلد سے جلد اسے وہاں سے نکال کر لے جانا چاہتی تھی تاکہ اس کا فوری ٹریٹمنٹ کیا جا سکے۔ اگر کشف کو فوری طور پر طاقت کے انجکشن نہ لگا دیئے جاتے تو اس کا بچنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا۔

جولیا جس کا اصل نام جولیانا فٹز واٹر تھا گو کہ پاکیشیا میں رہتی تھی اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف تھی لیکن اس کا اصل وطن سوئٹزر لینڈ تھا جہاں وہ پیدا ہوئی تھی اور پلی بڑھی تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ جسے اس کے ماں باپ نے بڑے لاڈ پیار سے پالا تھا۔ جولیا نے ابتدائی تعلیم سوئٹزر لینڈ میں ہی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کارمن چلی گئی تھی جہاں اس نے کارمن کی ایک بڑی اور نامور یونیورسٹی میں اپنی تعلیم کرمنالوجی میں ماسٹر کر کے مکمل کی تھی۔ جولیا کو شروع سے ہی جاسوسی اور سراغ رسانی کا بے حد شوق تھا۔ وہ بچپن سے ہی مسٹری اور سپائی موویز دیکھتی تھی جن میں شرلاک ہومز اور جیمز بانڈ سیریز

اسے بے حد پسند تھی۔ سوئٹزر لینڈ میں ٹی وی پر ایک لیڈی سپائی سیریز چلتی تھی جسے جولیا کبھی مس نہیں کرتی تھی۔ اس سیریز کی ہیروئن ایک بہادر اور انتہائی باہمت لڑکی تھی جو بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔ سیریز میں لڑکی کا نام ڈینجرس گرل تھا جو واقعی جرائم پیشہ افراد اور خاص طور پر غیر ملکی ایجنٹوں کے لئے انتہائی ڈینجرس ثابت ہوتی تھی اور اس کے سامنے بڑے سے بڑا مجرم بھی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ ڈینجرس گرل ہر طرح کا اسلحہ چلانے میں ماہر تھی اور وہ مارشل آرٹس کی ایسی ماہر تھی کہ اس کے مقابلے پر بڑے سے بڑا بھی سورما آ جاتا تو وہ ڈینجرس گرل کے سامنے چند لمحوں کے لئے بھی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔

ڈینجرس گرل کو انتہائی محب وطن دکھایا جاتا تھا جو ملک وقوم کے مفاد کے لئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتی تھی اور بلا خوف و خطر آگ کے سمندر میں بھی کود جاتی تھی۔ وہ ہمت اور بہادری سے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتی تھی جسے دیکھنے والا عش عش کر اٹھتا تھا۔ جولیا اس سیریز اور سیریز کی ڈینجرس گرل کو اپنا آئیڈیل سمجھتی تھی اور وہ ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ وہ بڑی ہو کر ڈینجرس گرل ہی بننا پسند کرے گی اور اپنے ملک سے ہر قسم کے جرائم اور جرائم کرنے والے افراد کے خلاف ڈینجرس گرل بن کر حقیقی طور پر اپنے ملک کو جرائم اور جرائم کرنے والے افراد سے پاک کر دے گی۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سکول، کالج اور پھر یونیورسٹی کے زمانے میں بھی وہ ایسی ہی فرینڈز بناتی تھی جو اس کی طرح جاسوسی اور سراغ رسانی میں دلچسپی رکھتی ہوں۔

کرمنالوجی میں ماسٹر کرنے کے بعد جولیا نے خصوصی طور پر کارمن میں ایک پرائیویٹ ایجنسی گولڈن سمتھ میں شمولیت اختیار کر لی تھی جو قتل، چوری اور ڈکیتی کے چھوٹے موٹے کیس حاصل کرتی تھی اور ان کی تہہ تک پہنچ کر ان مجرموں تک پہنچنے کی کوشش کرتی تھی جو ان جرائم کا ارتکاب کرتے تھے اور پھر گولڈن سمتھ کے ایجنٹ انہیں کیفر کردار تک پہنچاتے تھے۔

گولڈن سمتھ ایجنسی اپنی ذہانت اور کوششوں سے مجرموں کے چھوڑے ہوئے چھوٹے سے چھوٹے ثبوت کو بنیاد بنا کر ان کے پیچھے لگ جاتی تھی اور پھر وہ جب تک اصل مجرم تک یا جرم کے محرک تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو جاتی اس وقت تک یہ ایجنسی دوسرا کوئی کیس نہیں لیتی تھی۔ جولیا کے اس ایجنسی میں آنے کے بعد تو جیسے اس ایجنسی کی چاندی ہی ہو گئی تھی۔ جولیا کی ذہانت، ہمت اور شب و روز کی محنت سے ایجنسی کے دوسرے افراد جو بعض اوقات چھوٹے چھوٹے کلیو کو نظر انداز کر دیتے تھے جولیا انہی کلیوز کی مدد سے اپنی سوچ کا پہیہ گھماتی تھی اور پھر وہ اپنی ذہانت اور ڈینجرس گرل کی تکنیک کو اپناتے ہوئے بہت جلد نہ صرف جرم کرنے والے کا سراغ لگا لیتی تھی بلکہ وہ اکیلی ایسے مجرموں اور

غنڈوں سے بھی ٹکرا جاتی تھی جو نہ صرف مسلح ہوتے تھے بلکہ انتہائی خطرناک اور سفاک بھی ہوتے تھے۔

گولڈن سمتھ ایجنسی میں شامل ہونے کے بعد جولیا نے اس شہر میں موجود ایک جاپانی مارشل آرٹ کے سکول میں بھی داخلہ لے لیا تھا اور اس نے نہایت ذہانت اور ہمت سے مارشل آرٹ کا فن بھی سیکھنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ایک اچھے جاسوس کے لئے ہر قسم کے اسلحے کے بارے میں جاننا اور اسے چلانے کے فن کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹس کا ماہر ہونا بھی بے حد ضروری تھا تاکہ بغیر کسی اسلحے کے اگر وہ کسی بڑے اور خطرناک گینگ اور غنڈوں میں پھنس جائے تو وہ انہیں مارشل آرٹس سے نہ صرف چت کر سکے بلکہ ان کی ایسی حالت کر دے کہ وہ اٹھنے کے بھی قابل نہ رہیں۔

جولیا نے مارشل آرٹس سیکھنے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگایا تھا۔ بلیک بیلٹ حاصل کرنے میں جہاں دوسرے کھلاڑی برسوں لگا دیتے تھے جولیا نے اپنی ہمت سے وہی بلیک بیلٹ چند ماہ میں ہی حاصل کر لی تھی اور وہ مارشل آرٹ کے فن میں اس قدر ماہر ہو گئی تھی کہ سکول کے ماسٹرز بھی اس کا مقابلہ کرنے سے کنی کترانا شروع ہو گئے تھے۔

جب جولیا نے بلیک بیلٹ حاصل کر لی تو اس نے گولڈن سمتھ چھوڑ دی اور کارمن کی ایک اور ایجنسی میں شامل ہو گئی جو غیر ملکی ایجنٹوں کے خلاف کام کرتی تھی۔ اس ایجنسی میں بھی جولیا نے اپنی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مہارت اور اپنے فن کے ایسے جوہر دکھائے کہ کارمن کی کئی فعال ایجنسیاں اس کی طرف متوجہ ہو گئیں اور پھر جولیا کی ذہانت، اس کی ہمت اور اس کا حوصلہ دیکھتے ہوئے کارمن کی ایک بڑی اور فعال ایجنسی بلیک ٹریک نے اسے اپنی ایجنسی میں شامل کر لیا۔ اس ایجنسی میں بھی جولیا نے کچھ ہی عرصے میں اپنی ذہانت کی دھاک جما لی تھی اور اس کا شمار ٹاپ لیڈی ایجنٹوں میں ہونے لگا تھا۔

جولیا کی مقبولیت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی لیکن اس کے باوجود ابھی تک اسے ملک کے اندر ہی رہ کر کام کرنے دیا جاتا تھا جبکہ جولیا دوسرے ایجنٹوں کے ساتھ فارن مشنز پر جانا چاہتی تھی لیکن اس کا تعلق چونکہ سوئٹزر لینڈ سے تھا اس لئے کارمن حکومت اسے کسی فارن مشن پر نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔

بلیک ٹریک کا چیف کرنل فرانک جولیا کی ذہانت، اس کی پھرتی اور اس کی ہمت کا بے حد مداح ہو گیا تھا اس نے جولیا کو اپنی بیٹی بنا لیا تھا اور وہ جولیا کے کام کرنے کے انداز سے بے حد خوش تھا۔ جولیا ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت باکردار لڑکی تھی۔ اس نے کبھی کسی میل سے دوستی نہیں کی تھی وہ بس اپنے بچپن کا خواب پورا کرنا چاہتی تھی اور اس ڈینجرس گرل جیسا بننا چاہتی تھی جو اس کا آئیڈیل تھی۔

جولیا کی ہمت اور اس کی شب و روز محنت دیکھ کر کرنل فرانک اس سے بہت خوش ہوتا تھا اور اس نے جولیا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ

اسے کارمن کی سب سے بڑی اور فعال بی ایم ایجنسی میں بھیجنے کی کوشش کرے گا جہاں وہ اور زیادہ کھل کر کام کر سکے گی اور اسے اپنی صلاحیتیں منوانے کے بہت سے مواقع مل سکیں گے۔ کارمن میں بی ایم ایجنسی تھی جو دوسری تمام سرکاری ایجنسیوں سے زیادہ پاور فل، باوسائل اور انتہائی فعال سمجھی جاتی تھی اور کارمن کی تمام ایجنسیوں کے ایجنٹوں کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ کسی طرح سے بی ایم ایجنسی میں شامل ہو سکیں۔ اس ایجنسی کا چیف مارشل ہیگرڈ تھا۔

کرنل فرانک کے مارشل ایجنسی کے چیف مارشل ہیگرڈ سے کافی مراسم تھے۔ مارشل ہیگرڈ حقیقت میں بلائنڈ تھا اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن اس کی اندھی آنکھوں کے پیچھے اس کا ایسا روشن دماغ چھپا ہوا تھا جو ہر خطرے کو فوراً بھانپ لیتا تھا اور دور سے بھی خطرے کی بو سونگھ سکتا تھا۔ مارشل ہیگرڈ اس دور کا گریٹ لینڈ کے بعد ایکریمیا کا دوسرا شرلاک ہومز تھا جس کے سامنے جب بھی کسی جرم کی تفصیل بتائی جاتی اور اسے جرم کے ارد گرد موجود کلیوز کا بتایا جاتا تو وہ اپنی ذہانت سے جرم کے پیچھے چھپے ہوئے خفیہ ہاتھوں تک آسانی سے پہنچ جاتا تھا اور وہ ملک میں ہونے والے ایسے ایسے جرائم اور جرائم کرنے والوں کا سراغ لگا لیتا تھا جو کارمن کے قانون کے رکھوالوں کے لئے دردِ سر بنے ہوتے تھے۔

مارشل ہیگرڈ چونکہ لینڈ لارڈ تھا اور اسے کارمن میں ہی نہیں پوری دنیا میں سب سے زیادہ دولتمند ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس لئے اس نے اپنی ایک ایجنسی بھی بنا رکھی تھی جس میں اس نے چن چن کر ذہین اور انتہائی تیز طرار افراد بھرتی کر رکھے تھے جو ہر خطرے کا مقابلہ کرنا جانتے تھے اور ملک کے مفاد کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر سکتے تھے۔ مارشل ہیگرڈ نے اپنی ایجنسی کو بلائنڈ مارشل کا ہی نام دیا تھا جسے کوڈ میں بی ایم اے یا بی ایم ایجنسی کہا جاتا تھا اور اس کی ایجنسی میں جو بھی ایجنٹ آتے تھے وہ اپنی مثال آپ ہوتے تھے جن کی ذہانت اور فطانت کا کسی بھی ایجنسی کا کوئی ایجنٹ مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

مارشل ہیگرڈ نے لارڈ ہونے کی وجہ سے اور اپنے مخصوص ذرائع سے بی ایم ایجنسی کو باقاعدہ سرکاری حیثیت دلا دی تھی جس سے اس کی ایجنسی کے ایجنٹ کارمن کے مفاد کے لئے فارن مشن بھی پورا کرتے تھے اور کارمن کے لئے بڑے سے بڑے طوفان سے بھی ٹکرا جاتے تھے اور اس وقت تک چین نہیں لیتے تھے جب تک کہ وہ اپنے کسی بھی مشن میں کامیابی حاصل نہ کر لیتے۔

کارمن میں بی ایم ایجنسی کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور اس ایجنسی کی پوری دنیا میں دھاک بھی بیٹھتی جا رہی تھی جس سے پوری دنیا کی ایجنسیاں اور ایجنٹ خوف کھانے لگے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بی ایم ایجنسی نے ہر طرح کے مشن حاصل کرنے شروع کر دیئے تھے اور کارمن میں تمام ایجنسیوں سے بڑی اور انتہائی فعال ایجنسی بن گئی تھی جس کے مقابلے پر کوئی ایجنسی بھی

نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ اس قدر فعال اور طاقتور ایجنسی کی مقبولیت کی وجہ سے ہی دوسری ایجنسیوں کے ایجنٹوں کی بھی یہی خواہش ہونے لگی تھی کہ وہ بی ایم ایجنسی میں شامل ہو جائیں۔

مارشل ہیگرڈ اپنے ایجنٹوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔ وہ اپنے ایجنٹوں کو دل کھول کر معاوضہ دیتا تھا اور اس کے ایجنٹ جس مشن پر بھی جاتے تھے ان کے پاس نہ صرف ہر قسم کا اسلحہ ہوتا تھا بلکہ مارشل ہیگرڈ انہیں خصوصی طور پر تیار کرائے گئے سائنسی آلات بھی دیتا تھا جن سے ان ایجنٹوں کے نہ صرف کام کرنے کی رفتار بڑھ جاتی تھی بلکہ وہ ان آلات کی مدد سے اپنے لئے آگے بڑھنے کے مشکل سے مشکل راستے بھی ہموار کر لیتے تھے۔

بلیک ٹریک کا کرنل فرانک جولیا کے سلسلے میں اکثر مارشل ہیگرڈ کو بتاتا رہتا تھا لیکن مارشل ہیگرڈ نے چونکہ اپنی ایجنسی میں ابھی تک کسی لیڈی ایجنٹ کو شامل نہیں تھا اس لئے وہ کرنل فرانک کو ہر بار ہنس کر ٹال دیتا تھا۔ پھر ایک دن مارشل ہیگرڈ نے کرنل فرانک کو فون کیا اور اسے جولیا سمیت اپنے ہیڈ کوارٹر میں آنے کے لئے کہا تو کرنل فرانک، جولیا کو لے کر فوراً مارشل ہیگرڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔

مارشل ہیگرڈ چونکہ دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اس کے سونگھنے کی حس بے حد تیز تھی اور وہ ایک ماہر نشانے باز تھا۔ اندھا ہونے کے باوجود وہ اُڑتے ہوئے کسی بھی پرندے کو اپنی گولی کا نشانہ بنا سکتا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا اور وہ خنجر کے استعمال میں اس حد تک مہارت رکھتا تھا کہ اُڑتی چڑیا کے پر کاٹ سکتا تھا کہ چڑیا بھی ہلاک نہ ہو۔

مارشل ہیگرڈ کا ہیڈ کوارٹر کسی فوجی قلعے سے کم نہیں تھا۔ جولیا کرنل فرانک کے ساتھ جب اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئی تو اسے وہاں ہر طرف مسلح افراد کی فوج دکھائی دی۔ اس قلعے کی حفاظت کا انتہائی سخت اور فول پروف بندوبست کیا گیا تھا۔ مسلح افراد قلعے کے چاروں طرف موجود تھے ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی پرندہ بھی اس قلعے میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ قلعے کے چاروں طرف فصیلوں جیسے بڑے بڑے ٹاورز بھی بنائے گئے تھے جہاں سے چاروں طرف آسانی سے نظر رکھی جا سکتی تھی۔ اس کے علاوہ قلعے کے اطراف میں طیارہ شکن توپیں، گنیں اور میزائل لانچرز بھی لگے ہوئے تھے۔ چونکہ وہاں مارشل ہیگرڈ کا راج تھا اس لئے اس قلعے کے کئی کلو میٹر دور تک کے ایریئے کو نو فلائی زون قرار دے دیا تھا اس لئے اس قلعے کے اوپر سے دوسرے ممالک میں جانے والے پیسنجر طیارے بھی نہیں گزر سکتے تھے اور اس قلعے کے قریب ایک ایئر بیس بھی تھا جو مارشل ہیگرڈ کے ہی انڈر کام کرتا تھا جہاں فائٹر طیاروں کے ساتھ جنگی ساز و سامان کے حامل جنگی ہیلی کاپٹر بھی موجود رہتے تھے اور مارشل ہیگرڈ کے حکم پر استعمال کئے جاتے تھے۔ مارشل ہیگرڈ اس قلعے میں واقعی شہنشاہوں جیسی زندگی بسر کر رہا تھا اور اس نے اپنی جو فورس بنا رکھی تھی وہ رائل فورس کی طرح

ہی کام کرتی تھی۔

جولیا قلعے کے مختلف چیک پوسٹس اور مراحل سے گزرتی ہوئی کرنل فرانک کے ساتھ ایک رہائشی حصے میں آ گئی جہاں مارشل ہیگرڈ سے جولیا کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ کرنل فرانک نے مارشل ہیگرڈ سے جولیا کو اپنی ایجنسی میں شامل کرنے کی بھرپور سفارش کی تھی لیکن مارشل ہیگرڈ نے کہا تھا کہ جب تک وہ جولیا کی صلاحیتوں کے ٹیسٹ نہیں لے گا وہ اسے اپنی ایجنسی میں شامل نہیں کرے گا۔ جولیا، کرنل ہیگرڈ کو اپنی صلاحیتوں کے ٹیسٹ دینے کے لئے آمادہ ہو گئی پھر مارشل ہیگرڈ نے جولیا کے انتہائی سخت اور انتہائی خطرناک ٹیسٹ لئے۔ ان ٹیسٹوں میں کئی بار جولیا کی جان جاتے جاتے بچی تھی لیکن وہ اپنی بھرپور صلاحیتوں اور ذہانت سے نہ صرف ٹیسٹ پاس کرنے میں کامیاب ہو گئی بلکہ اس نے مارشل ہیگرڈ کے سامنے اپنی ذہانت کا لوہا بھی منوا لیا۔ جولیا کی ذہانت اور اس کی بھرپور صلاحیتیں دیکھ کر مارشل ہیگرڈ بے حد خوش ہوا تھا اور اس نے جولیا کو اپنی ایجنسی میں فرسٹ لیڈی ایجنٹ کے طور پر شامل کر لیا۔

جولیا نے بی ایم ایجنسی میں بھی آ کر اپنی صلاحیتوں کے بھرپور جوہر دکھائے۔ اس نے اپنی کارکردگی سے اس ایجنسی کے کئی گروپس اور کئی ایجنٹوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا جس سے مارشل ہیگرڈ، جولیا کی ذہانت، اس کی ہمت اور اس کی صلاحیتوں کا معترف ہو گیا تھا۔

جولیا ہر ناممکن کو ممکن کر دیتی تھی۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا نے بہت جلد پی ایم ایجنسی میں اپنا ایک الگ اور منفرد مقام بنا لیا تھا جس کی وجہ سے وہ ایجنسی میں ڈینجرس جولیانا کے نام سے مشہور ہو گئی تھی۔ اس کا نام سن کر نہ صرف کارمن کی کئی ایجنسیاں بلکہ دوسرے ممالک کے سیکرٹ ایجنٹ بھی تھرا اٹھتے تھے۔ مارشل ہیگرڈ نے جولیا کا مزاج اور اس کی صلاحیتوں کو مدِ نظر رکھ کر ایک الگ گروپ بنا دیا تھا جو ڈینجرس جولیانا گروپ کہلاتا تھا اور اس گروپ کا کوڈ نام ڈی جے گروپ تھا اور اس گروپ کی سربراہ ظاہر ہے جولیا ہی تھی جو جولیانا ہی کہلاتی تھی۔ جولیانا کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مارشل ہیگرڈ اسے انتہائی ٹف مشن دیتا تھا۔ جسے جولیانا اپنی بھرپور صلاحیتوں، ذہانت اور برق رفتاری سے سرانجام دیتی تھی اور ہر ممکن طریقے سے کامیابی حاصل کرتی تھی۔ ڈینجرس جولیانا اور اس کے گروپ کی کارکردگی سے مارشل ہیگرڈ بے حد مطمئن تھا۔ اس نے زیادہ تر انحصار جولیانا اور اس کے گروپ پر ہی کرنا شروع کر دیا تھا۔ لوکل مشن ہوتا یا کوئی فارن مشن، مارشل ہیگرڈ سو فیصد کامیابی کے لئے جولیانا کو ہی کال کرتا تھا اور جولیانا نے اسے کبھی مایوس نہیں کیا تھا، ٹف اور ناممکن کام کو بھی وہ نہایت مہارت اور بہترین ہنرمندی سے سرانجام دیتی تھی۔

ایک مرتبہ مارشل ہیگرڈ نے جولیانا اور اس کے گروپ کو پاکیشیا کے ایک مشن کے لئے منتخب کیا۔ اس مشن میں جولیانا کو پاکیشیا کی ایک لیبارٹری سے دنیا کے تیز رفتار اور انتہائی جدید میزائل کا فارمولا

حاصل کرنا تھا اور اس تجربہ گاہ کو بھی تباہ کرنا تھا جہاں اسی فارمولے کے تحت پاکیشیا جدید میزائل بنا رہا تھا۔ جسے پاکیشیا نے پاور میزائل کا نام دیا تھا اور اس میزائل کو کوڈ میں پی میزائل کہا جاتا تھا۔ جولیانا اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا پہنچی اور اس نے نہایت برق رفتاری سے کام کرنا شروع کر دیا۔ ڈی جے گروپ میں جولیانا سمیت دس افراد تھے جو اس کے ہم پلہ بھی تھے اور ان میں بھی جولیانا کی طرح بے پناہ صلاحیتیں، جوش اور جذبہ تھا جو ہر حال میں اپنا مشن مکمل کرنے کا حوصلہ بھی رکھتے تھے۔ جولیانا کے کہنے پر وہ سب پاکیشیا میں پھیل گئے اور انہوں نے اپنے اپنے طور پر اس خفیہ لیبارٹری کو تلاش کرنا شروع کر دیا جہاں پاکیشیا کا پی میزائل تیار کیا جا رہا تھا۔

جولیانا اور اس کے گروپ نے چند ہی روز میں پی میزائل کی لیبارٹری ٹریس کر لی۔ اس لیبارٹری کی حفاظت پر پاکیشیا سیکرٹ سروس مامور تھی جس کا لیڈر عمران تھا۔ جولیانا نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی معلومات اکٹھی کر لی تھیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پوری تیاری سے پی میزائل کی لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئی۔ جولیانا کو معلوم تھا کہ اس کے راستے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دیوار ہے لیکن جولیانا کو خود پر اور اپنے ساتھیوں پر پورا بھروسہ تھا کہ ان کے سامنے فولادی دیواریں بھی آ جائیں تو وہ انہیں بھی گرا کر یا کاٹ کر اپنا راستہ بنا کر آگے بڑھ سکتے ہیں تو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھر ان کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بھلا کیا حیثیت تھی۔

بی ایم ایجنسی نے بھی جولیانا کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا گیا تھا اور بی ایم ایجنسی کی طرف سے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران کی خصوصی طور پر فائلیں بھی مہیا کی گئی تھیں جن میں عمران اور اس کے چند گنے چنے ساتھیوں کے بارے میں بڑھا چڑھا کر بتایا گیا تھا کہ وہ ہر فن مولا ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین اور انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں جن کے مقابلے میں دنیا کی بڑی بڑی ایجنسیاں اور خطرناک سے خطرناک ایجنٹ بھی شکست کھا چکے ہیں اور پاکیشیا میں دنیا کا کوئی بھی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اپنا کوئی بھی مشن مکمل نہیں کر سکا تھا یہاں تک کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھنے والا زیرو لینڈ جس کے پاس ایک سے بڑھ کر ایک طاقتور، ذہین اور خطرناک ایجنٹ اور انتہائی زہریلی ناگنیں تھیں وہ بھی پاکیشیا میں کبھی کوئی مشن مکمل نہیں کر سکے تھے بلکہ عمران کے ہاتھوں زیرو لینڈ کے بھی کئی طاقتور اور خطرناک ایجنٹ مارے جا چکے تھے۔

جولیانا میں ایک خصوصیت بدرجہ اتم موجود تھی اور وہ خصوصیت یہ تھی کہ اس نے اپنے کسی دشمن کو خود سے کم تر نہیں سمجھا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ ڈینجرس ہو سکتی ہے تو اس دنیا میں ایسے افراد کی کوئی کمی نہیں ہے جو اس سے زیادہ ذہین اور تربیت یافتہ ہونے

کے ساتھ ساتھ اپنی صلاحیتوں میں مہارت تامہ کا درجہ رکھتے ہوں گے۔ اس لئے جولیانا جب بھی کسی فارن مشن پر جاتی تھی تو وہ ان ایجنسیوں کے بارے میں خاص طور پر معلومات حاصل کرتی تھی جو اس کے راستے کی رکاوٹ بن سکتی تھی یا جس ایجنسی کا اس سے اور اس کے گروپ سے سامنا ہونے کا امکان ہو سکتا تھا۔ جولیانا ان ایجنسیوں اور ایجنٹوں کے کمزور پہلوؤں کو تلاش کرتی تھی کہ وہ کس طرح سے دوسرے ممالک کی ایجنسیوں اور ایجنٹوں سے خود کو اور اپنے گروپ کو بچا کر یا ان کا مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کر سکتی ہے اور پھر اس کی یہی سوچ اور اس کی یہی ذہانت اس کے گروپ کی کامیابی کا ذریعہ بن جاتی تھی۔

جولیانا کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کمزوریوں کا تو پتہ نہیں چلا تھا لیکن اس نے اچھے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے بارے میں جان کر وہ حیران رہ گئی تھی۔ عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران انتہائی باکردار افراد تھے۔ عمران کے سوا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی بھی ممبر ایسا نہیں تھا جس کے ماں باپ زندہ ہوں یا ان کے بہن بھائی ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف جو سات پردوں میں چھپا ہوا تھا اس نے اپنی سروس میں صرف ان افراد کو ہی جگہ دے رکھی تھی جو اکیلے، باکردار، اعلیٰ اوصاف کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی محب وطن اور غیر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں میں یہ خوبی بھی تھی کہ وہ اپنے ملک اور اپنی قوم کی بھلائی اور مفاد کے لئے اپنی جانوں کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے اور ملک و قوم کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی بھی لگا دیتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ فارن مشنز پر بھی اپنے سروں پر کفن باندھ کر جاتے تھے اور انہیں سوائے اس کے کسی بات کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ انہیں اپنے ملک اور اپنے ملک کے افراد کے مفاد کے لئے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جذبۂ حب الوطنی اور ان کے اعلیٰ اوصاف کے بارے میں جان کر جولیانا بے حد متاثر ہوئی تھی اور اس کے دل میں ایسی خواہش پیدا ہوگئی تھی کہ وہ ان سے ایک بار تو ضرور ٹکرائے گی۔ وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ حقیقت پر مبنی بھی ہیں یا محض من گھڑت اور افسانوی باتیں ہیں۔

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کی حفاظت پر مامور تھی جہاں پی میزائل بنایا جا رہا تھا اس لئے جولیانا وہاں پوری تیاری سے گئی تھی تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکست بھی دے سکے اور اپنا مشن بھی پورا کر سکے پھر ایسا ہی ہوا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی اس کے راستے کی سب سے بڑی اور ٹھوس دیوار بن گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور عمران،

جولیانا اور اس کے گروپ میں زبردست معرکہ ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی جولیانا اور اس کے گروپ کو ایک انچ بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دے رہے تھے لیکن جولیانا بھی کم نہیں تھی۔ جولیانا اور اس کے ساتھیوں نے بڑی دلیری سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا تھا۔ جولیانا اور عمران کی زبردست اور خونی فائٹ بھی ہوئی تھی۔ جولیانا کو عمران سے فائٹ کر کے محسوس ہو گیا تھا کہ عمران واقعی اس کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ہے اور عمران کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ جولیانا فٹز واٹر کسی بھی طرح فائٹنگ کرنے میں اس سے کم نہیں ہے۔

جولیانا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس نے لیبارٹری میں گھس کر نہ صرف فارمولا حاصل کر لیا تھا بلکہ وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی جہاں میزائل تیار کیا جا رہا تھا۔ جولیانا کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ وہ اس وقت تک کسی کا خون نہیں بہاتی تھی جب تک اس کی اشد ضرورت نہ ہو یا کسی کو ہلاک کرنے کا اسے مارشل ہیگرڈ خصوصی حکم نہ دے دے یا پھر کوئی اس کے لئے یا اس کے گروپ کے لئے انتہائی حد تک خطرہ نہ بن جائے۔ لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے اس نے وہاں کام کرنے والے تمام افراد کو بے ہوش کر کے باہر نکال دیا تھا۔

اپنا مشن مکمل کر کے جولیانا جلد سے جلد پاکیشیا سے نکل جاتا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چاہتی تھی۔ اس کے لئے جولیانا نے مکمل انتظام بھی کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پاکیشیا سے نکلتی اس کے ایک ساتھی جس کا نام گریک تھا۔ اس نے جولیانا پر فائرنگ کر دی اور اس سے میزائل کا فارمولا لے کر دوسرے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔

گریک جولیانا کا ساتھی ضرور تھا اور اس کے ہر حکم پر عمل بھی کرتا تھا لیکن وہ اندر ہی اندر اس بات سے خار کھاتا تھا کہ جولیانا ایک لڑکی ہو کر اس کی لیڈر ہے۔ وہ جولیانا کی جگہ لینا چاہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے جولیانا سے چھپ کر دوسرے افراد کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ وہ اس موقع کی تلاش میں تھا کہ اسے جب بھی جولیانا کی سربراہی میں کسی فارن مشن پر بھیجا جائے گا تو وہ جولیانا کو اپنے راستے سے ہٹا دے گا اور اسے پاکیشیا میں یہ موقع مل گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ جولیانا کو ہلاک کر کے وہ فارمولا لے جائے گا اور مارشل ہیگرڈ کو بتائے گا کہ جولیانا فنز واٹر، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی ہے اور اس نے ہی اپنی ذہانت سے اور اپنی کوششوں سے فارمولا بھی حاصل کیا تھا اور وہ لیبارٹری بھی تباہ کی تھی جس میں پی میزائل تیار کیا جا رہا تھا۔

گریک نے جولیانا پر مشین گن کا برسٹ مارا تھا۔ اس نے جولیانا کے سامنے آ کر اچانک اس پر فائرنگ کی تھی جولیانا نے بچنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے باوجود اسے کئی گولیاں لگ گئی تھیں۔

گریک اپنی طرف سے جولیانا کو ہلاک کر کے اپنے ساتھیوں

سمیت وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس دوران عمران جولیانا اور اس کے گروپ کا سراغ لگاتا ہوا وہاں پہنچ گیا جہاں جولیانا موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا تھی۔

گریک اور اس کے ساتھی تو عمران کو نہ ملے لیکن جولیانا کی لحظہ بہ لحظہ بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر عمران کا دل پسیج گیا تھا۔ جولیانا کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسے کسی ہسپتال لے جایا جا سکتا اس لئے عمران نے ہی جولیانا کا آپریشن کیا تھا اور اس کے جسم میں لگی ہوئی تمام گولیاں اس نے نکال دی تھیں۔ صفدر اور تنویر، عمران کے حکم پر باہر جا کر جولیانا کے لئے فوری طور پر طاقت کے انجکشن اور ضروری سامان لے آئے تھے۔ جولیانا کا چونکہ بہت خون بہہ چکا تھا۔ عمران نے انسٹنٹ چیکر سے جولیانا کے خون کے گروپ کا نمونہ حاصل کیا۔ جولیانا کے خون کا گروپ تنویر کے خون سے ملتا تھا۔ وہاں چونکہ تنویر کا خون جولیانا کی رگوں میں پہنچاتے کا کوئی انتظام نہیں تھا اس لئے عمران نے تنویر کے حامی بھرنے پر ایک خالی سرنج سے اس کی رگوں سے خون نکال نکال کر جولیانا کی رگوں میں ڈائریکٹ انجیکٹ کرنا شروع کر دیا یہ صورتحال خطرناک بھی ہو سکتی تھی لیکن اس وقت جولیانا کی جو حالت تھی اسے اگر بروقت خون نہ دیا جاتا تو اس کی زندگی بچنا محال ہو سکتی تھی۔ عمران سمیت اس کے تقریباً تمام ساتھیوں نے جولیانا کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ جب جولیانا کی طبیعت قدرے سنبھلی تو عمران اسے فوری طور پر ایک نجی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہسپتال میں لے گیا اور اس نے اپنی نگرانی میں جولیانا کی ٹریٹمنٹ کرانی شروع کر دی۔

جولیانا فٹز واٹر جو ڈینجرس جولیانا کے روپ میں پاکیشیا میں آئی تھی اور اس نے نہ صرف پاکیشیا کا ایک اہم فارمولا حاصل کر لیا تھا بلکہ وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی تھی جہاں پاکیشیا کا انتہائی قیمتی اور اہم پی میزائل بنایا جا رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی جولیانا کی جان بچانے پر تلے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جولیانا کی جان بچانے میں کوئی مفاد نہیں تھا۔ یہ سب انہوں نے انسانیت کے طور پر کیا تھا۔ عمران سمیت ہسپتال سے اس وقت تک کوئی نہیں گیا تھا جب تک ڈاکٹرز نے جولیانا کے بارے میں انہیں تسلی نہ دے دی کہ اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔

جولیانا کو جب ہوش آیا اور اسے جب یہ معلوم ہوا کہ اس کی جان انہی افراد نے بچائی ہے جن سے وہ یہاں نبرد آزما ہونے کے لئے آئی تھی تو وہ حیران رہ گئی۔ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اس کے دشمن ہی اس کی زندگی بچا سکتے ہیں جنہیں اس نے ہلاک کرنے اور راستے سے ہٹانے کے لئے سب کچھ کیا تھا۔ ان میں عمران اور اس کے سبھی ساتھی شامل تھے۔ جولیانا کے ہوش میں آنے کے بعد تنویر سب سے پہلے اس سے ملا تھا اور اس نے ہی جولیانا کو بتایا تھا کہ عمران نے اس کی جان بچانے کے لئے کیا کچھ کیا تھا۔ عمران کی کسی دشمن پر اس قدر رحمدلی کا سن کر جولیانا

ششدر رہ گئی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ جس عمران کی دشمن بنی ہوئی تھی اسی عمران نے نہ صرف اس کا آپریشن کیا تھا بلکہ اسے اپنے ایک ساتھی کا خون بھی دیا تھا اور ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق اگر عمران نے بروقت اس کا آپریشن کر کے اس کے جسم سے گولیاں نہ نکالی ہوتیں اور اسے خون نہ دیا ہوتا تو جولیانا کا زندہ بچنا ناممکنات میں سے تھا۔

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی اس انوکھی اور حیرت انگیز دردمندی کے احساس نے جولیانا کے دل میں ان کے لئے بے پناہ عقیدت اور محبت بھر دی تھی۔ اسے اپنے ساتھیوں پر بے پناہ غصہ تھا جو نہ صرف اسے گولیاں مار گئے تھے بلکہ اسے چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔ جولیانا عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے بے حد شرمندہ تھی کہ انہوں نے اس کی جان بچائی تھی اور اس نے ان کے ملک کو بے پناہ نقصان پہنچایا تھا۔ ایک تو اس نے میزائل بنانے والی لیبارٹری تباہ کر دی تھی اور وہاں سے پی میزائل کا فارمولا بھی حاصل کر لیا تھا جو اس کے ساتھی ایکریمیا لے گئے تھے۔ جولیانا کی بات سن کر عمران ہنس پڑا تھا اور جب اس نے جولیانا کو بتایا کہ اس نے جو لیبارٹری تباہ کی تھی وہ ایک عارضی اور نقلی لیبارٹری تھی اور وہاں جس میزائل پر کام کیا جا رہا تھا وہ بھی نقلی میزائل تھا تو جولیانا حیران رہ گئی۔ عمران کے کہنے کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہلے سے ہی یہ اطلاعات مل گئی تھیں کہ پی ایم

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایجنسی کا فاسٹ اور خطرناک گروپ جو ڈی جے کے نام سے مشہور تھا پاکیشیا، پی میزائل اور لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے پہنچ رہا ہے۔ عمران کو ڈینجرس جولیانا اور اس کے گروپ کی کارکردگی کے بارے میں تمام معلومات حاصل تھیں۔ اس لئے اس نے ڈی جے گروپ کو ڈاج دینے کے لئے ایک عارضی لیبارٹری بنوا لی تھی جہاں ایک نقلی میزائل پر کام کیا جا رہا تھا اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو اسی لیبارٹری کی نگرانی پر مامور کر دیا تھا تاکہ جولیانا اور اس کے گروپ کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ وہی لیبارٹری ہے جہاں پی میزائل پر کام کیا جا رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی نقلی لیبارٹری کا ڈاج دے کر جولیانا اور اس کے گروپ کو دھوکہ دینا چاہتے تھے اور انہیں گھیرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جولیانا اور اس کا گروپ اس نقلی لیبارٹری تک پہنچ گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کے لئے فول پروف جال پھیلا رکھا تھا۔ جولیانا اور اس کے ساتھی عمران کے پھیلائے ہوئے جال میں آ گئے تھے اور پھر وہ اس لیبارٹری تک پہنچ گئے گو کہ عمران اور اس کے ساتھی جولیانا اور اس کے گروپ کو پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے لیکن عمران کی پلاننگ کے مطابق جولیانا اپنے مقصد میں کامیاب ہو بھی جاتی تو نہ وہ اصلی لیبارٹری تباہ کر سکتی تھی اور نہ ہی اسے وہاں سے اصلی فارمولا ملتا اور یہی ہوا تھا۔ جولیانا اور اس کے ساتھیوں نے لیبارٹری بھی عارضی تباہ کی تھی اور اسے جو فارمولا ملا تھا وہ بھی نقلی تھا جو

جولیانا کے ساتھی اصلی سمجھ کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی ذہانت دیکھ کر جولیانا حیران رہ گئی تھی۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب واقعی کسی نے اس جیسی ذہین اور تیز طرار لڑکی کو اس آسانی سے دھوکہ دے دیا تھا۔

جولیانا کو جب یہ معلوم ہوا کہ اس نے جو فارمولا حاصل کیا تھا وہ نقلی تھا تو وہ پریشان ہو گئی تھی۔ اس نے عمران کو بتایا کہ اگر وہ نقلی فارمولا لے کر کارمن جاتی تو مارشل ہیگرڈ اسے کبھی بھی زندہ نہ چھوڑتا وہ نقلی فارمولا دیکھ کر اس قدر سیخ پا ہو جاتا کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دیتا۔ اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس کے ساتھیوں کی نیتوں میں فتور آ گیا تھا اور وہ اسے یہیں گولیاں مار کر پھینک گئے تھے ورنہ مارشل ہیگرڈ اسے گولیاں مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا چکا ہوتا جبکہ یہاں گولیاں لگنے کے باوجود جولیانا کی جان بچ گئی تھی اور وہ بھی ان دشمنوں کے ہاتھوں جنہیں اس نے زک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ اس لحاظ سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے جولیانا کی ایک بار نہیں بلکہ دو بار زندگی بچائی تھی جس کے لئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے حد احسان مند ہو گئی تھی۔

عمران نے جولیانا کو بتایا کہ اس کے ساتھی جس پیکٹ میں فارمولا لے گئے تھے اس پیکٹ میں ایک سائنسی آلہ لگا ہوا تھا جس کی مدد سے عمران دور رہ کر بھی یہ معلوم کر سکتا تھا کہ فارمولا کہاں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لے جایا جا رہا ہے اور بی ایم ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس آلے کی مدد سے وہ ڈی جے گروپ کی مسلسل مانیٹرنگ کرتا رہا تھا۔

ڈی جے گروپ نے فارمولا ہیڈ کوارٹر پہنچا کر یہی بتایا تھا کہ جولیانا کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا ہے اور گریک نے اپنے ساتھیوں سے مل کر اور اپنی جانوں پر کھیل کر پی میزائل کا فارمولا حاصل کیا ہے جس پر مارشل ہیگرڈ بے حد خوش ہوا تھا اسے اس بات کا کوئی غم نہیں تھا کہ اس کی ایک ٹاپ اور انتہائی جینئیس لیڈی ایجنٹ جولیانا ہلاک ہو گئی تھی۔ اسے صرف فارمولے سے مطلب تھا جو اسے مل چکا تھا۔ مارشل ہیگرڈ نے فارمولا ملنے کی خوشی میں گریک کو ہی ڈی جے گروپ کا فرسٹ انچارج بنا دیا تھا اور پورے گروپ کے افراد کو خصوصی انعامات دینے کا اعلان کیا تھا جس پر گروپ بے حد خوش تھا لیکن پھر اگلے ہی دن مارشل ہیگرڈ نے گروپ کے تمام افراد کو ہیڈ کوارٹر بلا لیا تھا۔ مارشل ہیگرڈ کو معلوم ہو گیا تھا کہ ڈی جے گروپ جو فارمولا لایا ہے وہ نقلی ہے۔ مارشل ہیگرڈ ان کی ناکامی پر انتہائی ناخوش تھا اس نے گریک سمیت گروپ کے تمام افراد کا کورٹ مارشل کر دیا تھا اور انہیں فائرنگ اسکواڈ کے سامنے کھڑا کر کے گولیوں سے ہلاک کرا دیا تھا۔

یہ سب جان کر جولیانا بے حد پریشان ہوئی تھی اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب کبھی ایکریمیا نہیں جائے گی لیکن بی ایم ایجنسی واقعی بے حد فعال اور انتہائی خطرناک ایجنسی تھی۔ بی ایم کو

جلد ہی اس حقیقت کا علم ہو گیا کہ جولیانا کو اس کے گروپ نے ہی دھوکہ دیا تھا اور اسے گولیاں مار کر پاکیشیا چھوڑ آئے تھے۔ لیکن جولیانا ہلاک نہیں ہوئی تھی اور جولیانا کی جان عمران اور اس کے ساتھیوں نے بچا لی تھی۔ اس لئے مارشل ہیگرڈ نے فوری طور پر چند مخصوص ایجنٹ پاکیشیا بھیجے جو جولیانا سے ملے اور اسے واپس ایکریمیا لے جانے پر مجبور کرنے لگے۔ لیکن جولیانا کو مارشل ہیگرڈ سے شدید نفرت ہو گئی تھی جس نے اس کی ہلاکت کی خبر سن کر بھی کسی تردد کا اظہار نہیں کیا تھا اور اصل حقیقت جانے بغیر گریک کو ڈی جے گروپ کا انچارج بنا دیا تھا۔ جولیانا چونکہ مستقل طور پر پاکیشیا رہنے کا فیصلہ کر چکی تھی اس لئے اس نے بی ایم کے ایجنٹوں کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ مارشل ہیگرڈ نے جولیانا کو واپس بلانے کی ہر ممکن کوششیں کی تھیں لیکن جولیانا نے چونکہ کارمن واپس نہ جانے کا قطعی فیصلہ کر لیا تھا اس لئے مارشل ہیگرڈ کو بے حد غصہ آ گیا تھا اور اس نے اپنے ایجنٹوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ جولیانا کو ہلاک کر دیں۔

بی ایم کے تیز رفتار ایجنٹ فوراً حرکت میں آ گئے اور انہوں نے جولیانا پر پے در پے حملے کرنے شروع کر دیئے لیکن یہاں بھی عمران اور اس کے ساتھی جولیانا کی جان بچانے کے لئے اس کی ڈھال بن گئے تھے اور انہوں نے متعدد بار بی ایم کے خطرناک ایجنٹوں سے جولیانا کی جان بچائی تھی جس سے جولیانا کے دل میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

روز بروز عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدر بڑھتی جا رہی تھی۔

جب بی ایم کے کئی ایجنٹ جولیانا کو ہلاک کرنے کے سلسلے میں مارے جاتے رہے تو مارشل ہیگرڈ نے جولیانا کے خلاف کارروائیاں روکنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جولیانا مستقل طور پر پاکیشیا کی ہی ہو کر رہ گئی تھی۔ صحت مند ہونے کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب وہ نہ صرف پاکیشیا میں رہے گی بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ اس کے لئے وہ سوئٹزر لینڈ اور کارمن کا خیال تک ہمیشہ کے لئے اپنے دل سے نکال دے گی اور پھر اس نے ایسا ہی کیا۔ ایکسٹو نے پہلے تو اسے سیکرٹ سروس میں شامل کرنے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ لیکن جب جولیانا نے پاکیشیا کی فلاح کے لئے کام کئے اور کئی جرائم پیشہ گروپس کے خلاف اکیلی ہونے کے باوجود کام کر کے ان کی جڑیں تک ختم کر دیں تو ایکسٹو نے عمران اور ممبران کی سفارش پر اسے عارضی طور پر سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا۔ اس کے بعد جولیانا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر جب پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام کرنا شروع کیا تو اس کی کارکردگی اور اس کی ذہانت سے نہ صرف ممبران بلکہ ایکسٹو بھی حیران رہ گیا تھا۔ جولیانا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے مقابلے میں واقعی کئی درجہ آگے تھی۔ خود کو منوانے کے لئے جولیانا نے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے تھے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے لئے وہ جیسے ایک لازمی حصہ بن گئی تھی۔ کئی موقعوں پر جولیانا کی جان جاتے جاتے بچی تھی اور وہ شدید زخمی بھی ہوئی تھی لیکن وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتی تھی جب تک کہ وہ اپنا مشن پورا نہیں کر لیتی تھی۔ یہ جولیانا کی صلاحیتیں اور اس کی ذہانت ہی تھی کہ اس نے بہت جلد پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اپنے لئے جگہ بنا لی تھی اور اس کی کارکردگی، اس کی ذہانت اور اس کے دل میں پاکیشیا کی محبت کے لئے پیدا ہونے والا جذبہ اس قدر قابل ستائش تھا کہ عمران سمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران نے اسے اپنا ساتھی تسلیم کر لیا تھا اور اس وقت سے جولیانا اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس میں تھی اور ایک محب وطن اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بن کر پاکیشیا کے لئے خدمات سرانجام دے رہی تھی۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کے بعد بھی بی ایم کی جانب سے جولیانا کو کئی بار آفرز ملی تھیں اور اس پر قاتلانہ حملے بھی کئے گئے تھے لیکن جولیانا نے ان تمام آفرز کو ٹھکرا دیا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ان میں سے کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ زندہ نہیں بچ سکا تھا جس نے جولیانا پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ ڈینجرس جولیانا پاکیشیا میں آ کر جولیانا سے صرف جولیا بن گئی تھی۔ جولیا کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ اس پر حملے کرانے کے ساتھ ساتھ مارشل ہیگرڈ نے سوئٹزر لینڈ میں اس کے خاندان کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ ایک ایک کر کے بی ایم کے ایجنٹوں نے جولیا کے ماں باپ اور اس کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تمام رشتہ داروں کو قتل کرا دیا تھا جس پر جولیا کے دل میں غم و غصے کے ساتھ ساتھ بی ایم کے لئے نفرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ جولیا اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ وہ کبھی کبھار ان سے ملنے سوئٹزر لینڈ جاتی رہتی تھی لیکن اب جب وہ بھی نہیں رہے تھے تو جولیا کے لئے بھلا سوئٹزر لینڈ جانے کا کیا مقصد رہ جاتا تھا اس لئے وہ خود کو پاکیشیائی ہی کہلاتی تھی اور اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ مل کر کارمن میں بی ایم ایجنسی کے خلاف بھی کئی بار کام کیا تھا اور جولیا ہی کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بی ایم ایجنسی کے خلاف بہت سی کامیابیاں بھی حاصل ہوئی تھیں کیونکہ جولیا بلائنڈ مارشل ہیگرڈ، اس کی ایجنسی کی کارکردگی اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بہت سی معلومات رکھتی تھی۔

جولیا اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کی ہلاکت کا بی ایم ایجنسی سے کھل کر بدلہ لے رہی تھی اور اس نے بی ایم ایجنسی کے کئی گروپس اور کئی سیکشن تباہ کر دیئے تھے یہاں تک کہ جولیا کے غصے کا یہ عالم تھا کہ وہ بی ایم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں بھی گھس گئی تھی اور اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر بی ایم ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں اس قدر تباہی پھیلائی تھی کہ بی ایم ایجنسی کا بلائنڈ مارشل ہیگرڈ جیسا انسان بھی جولیا کی درندگی دیکھ کر دہل گیا تھا۔ جولیا کی وجہ سے بی ایم ایجنسی کی ساکھ بری طرح سے متاثر ہو رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے جولیا کے ساتھ مل کر بی

ایم ایجنسی کو بے حد نقصان پہنچایا تھا جس سے بی ایم ایجنسی کا شیرازہ بکھر گیا تھا اور اس ایجنسی کے سیکشنوں اور گروپس نے بی ایم ایجنسی چھوڑنا شروع کر دی تھی۔ پھر ایسا وقت آیا کہ بلائنڈ مارشل ہیگرڈ نے بی ایم ایجنسی کو مکمل طور پر ختم کرنے کا اعلان کر دیا اور پھر کارمن سے بی ایم ایجنسی کا نام مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ لارڈ اور بلائنڈ مارشل ہیگرڈ نے مکمل طور پر خاموشی اختیار کر لی تھی اس کے بعد اس کا کیا ہوا وہ کہاں گیا اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا تھا۔ اب کئی برس بعد جولیا نے ان افراد کے چہرے دیکھے تھے جو کسی زمانے میں کارمن میں بی ایم ایجنسی میں اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔ گو کہ ان افراد کا تعلق ڈی جے گروپ سے نہیں تھا۔ وہ تمام افراد بی ایم ایجنسی کے ایک الگ ریڈ سیکشن سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن جولیا انہیں اچھی طرح سے پہچانتی تھی۔ ان افراد نے کشف جیسی معصوم اور نوجوان لڑکی کے ساتھ انتہائی ظلم کیا تھا اور اس کے سامنے اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور اس پر بھی انتہائی بدترین تشدد کیا تھا۔ اگر جولیا وقت پر وہاں نہ پہنچ جاتی تو وہ لوگ کشف کو بھی ہلاک کر دیتے اور شاید وہ لوگ وہاں سے وہ فارمولا بھی لے جاتے جس کے لئے انہوں نے سر جاسف کی رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا۔

جولیا کو ابھی تک یہ معلوم نہیں تھا کہ سر جاسف کے فارمولے کا نام کیا تھا اور وہ اس فارمولے کے تحت کیا ایجاد کر رہے تھے۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کشف اسے بہت کچھ بتاتی تھی لیکن اس نے کبھی فارمولے یا ایجاد کے بارے میں اس سے کھل کر بات نہیں کی تھی۔ کشف کو بچانے کے لئے جولیا جو کچھ کر سکتی تھی وہ کر رہی تھی اور اب وہ اسے ہسپتال لے جا رہی تھی تاکہ کشف کا باقاعدہ اور مکمل علاج کرایا جا سکے۔ کشف کی حالت بے حد خراب تھی اس لئے جولیا اسے جلد سے جلد فاروقی ہسپتال لے جانا چاہتی تھی۔ لیکن کشف کی حالت بگڑتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے جولیا بے حد پریشان تھی۔ اس نے کشف کی حالت دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ اگر کشف کو جلد سے جلد طبی امداد نہ دی گئی تو وہ ہلاک ہو سکتی تھی جبکہ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے فاروقی ہسپتال پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا تھا۔

پھر جولیا کو اپنی ایک دوست کا خیال آیا جو لیڈی ڈاکٹر تھی۔ وہ لیڈی ماہر سرجن ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت نفیس خاتون بھی تھیں۔ جولیا نے اس لیڈی ڈاکٹر کی بھی ایک بار چند غنڈوں سے جان بچائی تھی جنہوں نے ایک خالی سڑک پر لیڈی ڈاکٹر کو روک کر اسے لوٹنا چاہا تھا۔ اتفاق سے جولیا اپنی کار میں وہاں سے گزر رہی تھی تو اس نے ایک خاتون کو چند مسلح افراد میں گھرے دیکھا تو جولیا سے رہا نہ گیا اور وہ فوراً انسانیت کے ناطے اس خاتون کی مدد کے لئے میدان میں کود پڑی اور پھر اس نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان غنڈوں سے نہ صرف لیڈی ڈاکٹر کی جان بچائی بلکہ ان غنڈوں کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر جولیا کی

بہادری اور اس کے انسانیت کے جذبے کو دیکھ کر اس سے بے حد متاثر ہوئی تھی اور اس نے جولیا کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر چونکہ غنڈوں کے ہاتھوں خاصی زخمی ہو چکی تھی اس لئے جولیا اسے اپنے ساتھ اس کے کلینک میں لے گئی تھی۔ لیڈی ڈاکٹر نے جولیا کے لئے اپنے دل کے ساتھ کلینک کے بھی تمام دروازے کھول دیئے تھے اور اس سے کہا تھا کہ اسے جب بھی ضرورت ہو اور جس چیز کی بھی ضرورت ہو وہ اس کے پاس آ سکتی ہے۔ جولیا کو پہلے تو اس لیڈی ڈاکٹر کی کوئی ضرورت نہیں محسوس ہوئی تھی لیکن اب وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کشف کو کہیں اور لے جانے کی بجائے اسی لیڈی ڈاکٹر کے کلینک میں لے جائے جو زیادہ دور بھی نہیں تھا۔

لیڈی ڈاکٹر کا نام سنبل آفریدی تھا۔ وہ جولیا کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور اس کے ساتھ زخمی حالت میں کشف کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ جولیا نے اسے اصل بات بتانے سے گریز کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ یہ لڑکی اسے ایک سڑک پر ملی تھی۔ اسے بھی لیڈی ڈاکٹر کی طرح چند غنڈوں نے گھیر رکھا تھا۔ جولیا نے اپنی جان پر کھیل کر اس لڑکی کی جان بچائی تھی۔ لیڈی ڈاکٹر کو فوراً اپنا وقت یاد آ گیا جب جولیا نے اس کی بھی چند غنڈوں سے جان بچائی تھی لیکن لڑکی کے جسم پر گھر کے بستر کی چادر کی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں اسے دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر سوچ میں پڑ گئی تھی کہ یہ چادر سڑک پر جولیا نے کہاں سے لی ہو گی اس کے ذہن میں آیا تھا کہ

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا اس سے کچھ چھپا رہی ہے لیکن چونکہ وہ جولیا کو جانتی تھی اس لئے اس نے اس بارے میں جولیا سے کچھ نہیں پوچھا تھا اور وہ فوری طور پر کشف کو او پی میں لے گئی اور اس نے کشف کا ایمرجنسی آپریشن شروع کر دیا۔ چار گھنٹوں تک کشف کا آپریشن ہوتا رہا پھر او پی سے جب لیڈی ڈاکٹر باہر آئی تو جولیا بڑی شدت اور پریشانی کے عالم میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیڈی ڈاکٹر کو دیکھتے ہی وہ بے تابی اور بڑی بے چینی سے اس کی طرف لپکی۔

''کیا ہوا۔ اس لڑکی کے بچنے کی کوئی امید باقی ہے یا نہیں''۔ جولیا نے پریشان لہجے میں کہا۔ لیڈی ڈاکٹر نے سبز ایپرن پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر نقاب تھا۔ اس نے نقاب اتارا تو جولیا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر پرسکون سی ہوگئی۔

''تم بہت حساس طبیعت کی مالک ہو شہانہ۔ دوسروں کی زندگیاں بچانے کے لئے ایک تو تم ہر خطرے میں کود پڑتی ہو اور دوسرا یہ کہ جب تک تم مدد کرنے والے کی زندگی نہ بچا لو تمہیں چین ہی نہیں آتا''...... لیڈی ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اسے اپنا نام شہانہ بتا رکھا تھا۔

''میں نے کچھ پوچھا ہے ڈاکٹر۔ مجھے بتاؤ۔ اب وہ لڑکی کیسی ہے''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کی کنڈیشن بے حد خطرناک تھی۔ تم نے اسے جو عارضی ٹریٹمنٹ دیا تھا اس کی وجہ سے اس کے خون کا اخراج رک گیا تھا

لیکن اسے جو زخم لگائے گئے ہیں وہ بے حد خطرناک ہیں جنہیں دیکھ کر میرا دل بھی دہل گیا تھا۔ میں نے اپنی سی کوشش کر دی ہے۔ اب لڑکی کی زندگی کو بظاہر تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ بے ہوش ہے اور اگر اسے اگلے دو گھنٹوں تک ہوش آ جائے تو اس کے سر پر لہراتا ہوا موت کا خطرہ ٹل سکتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو شاید پھر میں بھی کچھ نہ کر سکوں''...... لیڈی ڈاکٹر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا تجربہ کیا کہتا ہے کیا اسے اگلے دو گھنٹوں تک ہوش آ جائے گا''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ مجھ سے جو ہو سکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اب زندگی اور موت کا اختیار تو اللہ تعالٰی کے ہاتھ میں ہے اگر اللہ تعالٰی کو اس کی زندگی منظور ہوئی تو اسے دو گھنٹوں سے پہلے ہی ہوش آ جائے گا ورنہ......'' لیڈی ڈاکٹر نے نہایت سنجیدگی سے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''کیا وہ ابھی تک آپریشن تھیٹر میں ہی ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسے دوسرے راستے سے آئی سی یو میں بھیج دیا ہے۔ ایک گھنٹے تک اس کا آئی سی یو میں رہنا بے حد ضروری ہے اس کے بعد اگر اس کی حالت میں مزید سدھار آیا تو میں اسے کسی پرائیویٹ روم میں شفٹ کرا دوں گی''...... لیڈی ڈاکٹر نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اس کا مطلب ہے کہ اس کے بچنے کی امید ہے بھی اور نہیں بھی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اُمید کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے شہانہ۔ تم اسے یہاں مسیحا بن کر لائی ہو اور تم جیسے دردمند انسان جب کسی کے لئے اتنا سب کچھ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کبھی بھی نا امید نہیں کرتا۔ تم بس دعا کرو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں سے یقیناً بچ جائے گی"...... لیڈی ڈاکٹر نے کہا۔

"میں اس کے لئے دعا ضرور کروں گی۔ اس لڑکی کا زندہ بچنا بے حد ضروری ہے"...... جولیا نے کہا۔

"بے حد ضروری۔ کیا مطلب"...... لیڈی ڈاکٹر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں کچھ نہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں کسی کو بے موت مرتا نہیں دیکھ سکتی۔ اس لڑکی کو میں یہاں لائی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ تم جیسے بھی ہو اس کی جان بچاؤ"...... جولیا نے بات بنا کر کہا۔

"ڈونٹ وری۔ آئی سی یو میں تمہاری خاطر خود جا کر اس لڑکی کی کیئر کروں گی"...... لیڈی ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اپنا نمبر دے دیتی ہوں۔ تم اسے اپنے سیل فون میں فیڈ کر لو۔ مجھے ایک ضروری کام کے لئے جانا ہے۔ اس وقت تک ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی کو ہوش آ جائے۔ جیسے ہی اسے ہوش آئے تم فوری طور پر مجھے کال کر لینا۔ میں فوراً یہاں آ

جاؤں گی"...... جولیا نے کہا تو لیڈی ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور ایپرن کی جیب سے اپنا سیل فون نکال لیا۔ جولیا اسے نمبر بتانے لگی جسے لیڈی ڈاکٹر اپنے سیل فون میں فیڈ کرنا شروع ہو گئی۔

جولیا نے کشف کی تلاشی لی تھی لیکن اسے کشف کے لباس میں سے مائیکرو فلم یا کوئی فارمولا نہیں ملا تھا اس لئے اسے اب کشف کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا کہ وہ فارمولا کہاں ہے اور وہ فارمولا ہے کیا جس کے لئے بی ایم ایجنسی میں کام کرنے والے خطرناک ایجنٹوں نے اس کی رہائش گاہ میں حملہ کیا تھا۔

جب تک کشف کو ہوش نہ آ جاتا اس وقت تک جولیا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ان ایجنٹوں کے پاس جانا چاہتی تھی جنہیں اس نے بے ہوشی کی حالت میں صفدر اور تنویر کے ذریعے سر جاسف کی کوٹھی سے نکال لے جانے کا کہا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر کو اس نے چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ تیزی سے کلینک سے نکلتی چلی گئی۔ باہر آتے ہی وہ اپنی کار میں آئی اور پھر وہ کار وہاں سے نکالتی لے گئی۔ اپنا سیل فون جولیا نے کلینک پر چارج کرا لیا تھا اور پھر اس نے راستے میں سیل فون پر صفدر سے رابطہ کیا اور اس سے پوچھا کہ وہ ان سیاہ پوشوں کو کہاں لے گئے ہیں۔ صفدر نے اسے ایک ایڈریس بتایا تو جولیا نے اس سے رابطہ ختم کیا اور کار کو تیزی سے صفدر کے بتائے ہوئے پتے کی جانب دوڑانا شروع کر دیا۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تو تم نے مجھے پہچان لیا ہے"...... ادھیڑ عمر پروفیسر ڈک کرسٹن کے حلق سے اچانک بدلی ہوئی اور غراہٹ بھری آواز نکلی۔ وہ چپٹا پسٹل عمران کی جانب کیے اسے نہایت غضبناک اور خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

"نن۔نن۔نہیں۔ میں نے تمہیں کب پہچانا ہے۔ وہ تو مجھے تمہاری آنکھوں پر شک ہوا تھا جو کرنل رچرڈ سے ملتی جلتی تھیں۔ اس پسٹل کو نکالنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم کہو تو میں آنکھوں سے، کانوں سے، ناک سے، دل سے دماغ سے اور اپنے دونوں گردوں سے تمہیں پروفیسر ڈک ماننے کے لئے تیار ہوں"...... عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے اداکاری مت کرو سمجھے تم"...... کرنل رچرڈ نے غرا کر کہا۔

"اچھ۔ چھا"...... عمران نے اچھا کے ٹکڑے کرتے ہوئے کہا۔

"تم آخر ہو کیا چیز"...... کرنل رچرڈ نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"چیز۔ نن نن۔ نہیں میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہوں۔ میں تو جیتا جاگتا ایک عام سا انسان ہوں۔ تمہاری طرح میری دو آنکھیں ہیں۔ دو۔ نن۔ نن۔ نہیں ایک ناک ہے۔ دو کان ہیں۔ دو ہاتھ ہیں اور دو ہی ٹانگیں ہیں۔ یقین نہیں آتا تو دیکھ لو"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"میں نے اپنے طور پر انتہائی کامیاب میک اپ کیا تھا کہ تم مجھے کسی بھی صورت میں پہچان نہیں سکو گے۔ لیکن تم۔ ہونہہ۔ تم تو واقعی عقابی نظریں رکھتے ہو۔ آخر کار تم نے مجھے پہچان ہی لیا ہے کہ میں پروفیسر ڈک کرسٹن نہیں بلکہ کرنل رچرڈ ہوں"...... کرنل رچرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اس نے چپٹا پسٹل واپس جیب میں رکھا اور ایک طویل سانس لیتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"عقاب کی نہیں میری چیتے کی سی نظریں ہیں۔ تم نے واقعی کامیاب میک اپ کر رکھا ہے۔ میں نے تمہیں میک اپ سے نہیں بلکہ تمہاری آنکھوں سے پہچانا ہے۔ تم نے آنکھوں میں بھی لینز لگائے ہوئے ہیں لیکن تم آنکھوں کے دونوں کناروں پر موجود ان ابھری ہوئی سرخ رگوں کو بھول گئے جو تمہاری شناخت آسان بنا دیتی ہیں اور خاص طور پر مجھ جیسے سیدھے سادے اور عام انسان کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تو تمہاری پہچان صاف طور پر بتا دیتی ہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم اور سیدھے سادے انسان۔ تم جیسے دو چار اور سیدھے سادے انسان اس دنیا میں پیدا ہو جائیں تو اس دنیا کا سارا نظام ہی نہ بدل جائے"...... کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"نظام بدلے نہ بدلے۔ لیکن دنیا سے کرائم اور کریمنلز ضرور ختم ہو جائیں گے اگر میرے جیسے دو چار اور اس دنیا میں آ گئے تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو تم نے مجھے تو پہچان لیا ہے لیکن تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں یہاں تمہارے ذریعے اس سائنس دان کی تلاش میں آیا ہوں جس نے ہمیں ادھورا فارمولا بیچا تھا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تم نے چونکہ پسٹل جیب میں رکھ لیا ہے اور مجھ سے دوستانہ انداز میں بات کر رہے ہو اس لئے میں بھی تم سے دوستانہ انداز میں ہی بات کروں گا۔ ملاؤ ہاتھ"...... عمران نے کہا اور اپنا ہاتھ کرنل رچرڈ کی جانب بڑھا دیا۔ کرنل رچرڈ چند لمحے اس کی جانب غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور اس نے ہاتھ آگے بڑھا دیا لیکن عمران نے اس سے ہاتھ ملانے کی بجائے سامنے رکھا ہوا کافی کا مگ اٹھا لیا اور کرنل رچرڈ کا ہاتھ وہیں کا وہیں رہ گیا۔

"چلو ہاتھ بعد میں ملا لیں گے۔ پہلے کافی پی لی جائے ورنہ

بے چاری پڑی پڑی ٹھنڈی ہو جائے گی اور مجھے کولڈ کافی پینے کا کوئی شوق نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور کرنل رچرڈ اسے گھور کر رہ گیا اور اس نے خفت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کافی کے سپ لینے لگا۔ اسے کافی پیتے دیکھ کر کرنل رچرڈ نے بھی ہاتھ بڑھا کر اپنا مگ اٹھایا اور وہ بھی کافی کے سپ لینے لگا۔

"کافی پینے کے ساتھ تم مجھ سے بات کر سکتے ہو۔ میری مرضی ہوئی تو تمہیں جواب دے دوں گا۔ ورنہ تمہیں میرے جواب کا کافی ختم ہونے تک کا انتظار کرنا پڑے گا اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں کافی مزے سے چسکیاں لے لے کر پینے کا عادی ہوں۔ ہو سکتا ہے میں مگ دو گھنٹوں تک خالی نہ کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ۔ تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ میں یہاں تمہارے ذریعے سے وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"سیدھی سی بات ہے پیارے۔ تم لارڈ ایجنسی سے تعلق رکھتے ہو اور تمہارے کہنے کے مطابق اس سائنس دان نے بلیو لائٹ کا ادھورا فارمولا تمہاری ہی ایجنسی کو بیچا ہے تو پھر تم بھلا کیسے چاہو گے کہ باقی آدھا فارمولا اس سائنس دان یا پھر پاکیشیا کے پاس رہے۔ تم اور تمہارے ایجنٹ واقعی اس سائنس دان اور اس کی بیٹی کو

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تلاش کر کر کے تھک گئے ہیں اس لئے تمہیں یہی ایک آسان راستہ نظر آیا تھا کہ تم پروفیسر ڈک کا روپ دھار لو اور تم سر داور سے بات کرو اور سر داور ظاہر ہے اس سلسلے میں مجھ سے ہی بات کریں گے۔ یہ معاملہ چونکہ پاکیشیائی سائنس دان سے تعلق رکھتا ہے اس لئے میں بھلا نچلا کیسے بیٹھا رہوں گا۔ میں فوری طور پر اس سائنس دان اور اس کی بیٹی کی تلاش شروع کر دیتا۔ تم اور تمہارے ساتھی سائنسی آلات سے میری نگرانی کرتے رہتے اور پھر ہم جیسے ہی پاکیشیائی سائنس دان یا اس کی بیٹی تک پہنچتے تم فوراً ہمارے سروں پر پہنچ جاتے اور یہ بھی قرین از قیاس نہیں کہ اس فارمولے کے لئے تم ہمیں ہلاک بھی کر دیتے''...... عمران نے بڑے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

''دنیا تمہاری ذہانت کی بلاوجہ تعریف نہیں کرتے۔ تم واقعی انتہائی خطرناک حد تک ذہین دماغ رکھنے والے انسان ہو''...... کرنل رچرڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''کیوں کیا تمہارے سر میں دماغ نہیں ہے''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا اور کرنل رچرڈ اسے گھور کر رہ گیا۔

''ہے۔ مگر تم جیسا نہیں ہے''...... کرنل رچرڈ نے صاف گوئی سے کہا۔

''میرے جیسا بننے کی کوشش بھی مت کرنا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں''...... کرنل رچرڈ نے بے اختیار پوچھا۔

''اگر تم میرے جیسے بن گئے تو تمہیں بھی میری طرح ہمیشہ کنوارہ ہی رہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا اور کرنل رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں کنوارہ نہیں ہوں۔ میری چار بیویاں ہیں''...... کرنل رچرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لو ادھر میں ایک کے لئے ترس رہا ہوں اور تم چار چار لئے پھر رہے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور کرنل رچرڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''یہ تو اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔ کسی کے پاس ایک بھی نہیں اور کوئی چار چار رکھتا ہے۔ میری طرح''...... کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''بیویاں چار ہیں تو پھر تمہارے بچوں کی تعداد بھی کم نہیں ہو گی۔ اب تک تم بیس پچیس بچوں کے باپ تو بن ہی چکے ہو گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ میں اتنے بچوں کا جھمیلا نہیں پال سکتا۔ میری چاروں بیویوں سے ایک ایک ہی اولاد ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''شادی کے معاملے میں فراخ دلی اور بچوں کے معاملے میں اتنی کنجوسی۔ چاروں میں صرف ایک ایک، ان سب کے ہاں چار چار تو ہونے چاہئے تھے''...... عمران نے کہا تو کرنل رچرڈ ایک بار

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پھر ہنسنے لگا۔

"نہیں۔ میں نے کہا ہے نا میں زیادہ بچوں کا جھمیلا برداشت نہیں کر سکتا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اب مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"وہی جو تم سمجھ چکے ہو"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یعنی میں تمہیں فارمولا لا دوں یا کم از کم اس سائنس دان کی بیٹی تک پہنچا دوں۔ تم اس سے فارمولا حاصل کرو اور پھر تم میرا اوپر جانے کا ٹکٹ کاٹ سکو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تو پھر کیسا ہے"...... عمران نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں پہلے ایسا ہی خیال تھا کہ میں پروفیسر ڈک بن کر تمہیں اپنے جال میں پھنسا لوں گا اور اس قدر اہم اور یونیک فارمولے کا سن کر یقیناً تمہارے کان کھڑے ہو جائیں گے اور تم اپنی پوری فورس کے ساتھ فارمولے یا اس سائنس دان کی بیٹی کی تلاش شروع کر دو گے جس کے پاس فارمولے کا دوسرا حصہ ہے۔ میں کسی سیٹلائٹ کے ذریعے تم پر نگاہ رکھوں گا اور جیسے ہی تم اس سائنس دان کی بیٹی تک پہنچو گے میں تم پر حملہ کر دوں گا اور تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس سائنس دان کی بیٹی سے فارمولا حاصل کر لوں گا"...... کرنل رچرڈ نے صاف گوئی سے کہا۔

"تو کیا اب تمہارا پروگرام بدل گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اب تم سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"کیسا سودا"...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اگر تم مجھے وہ فارمولا لا دو یا کسی طرح سے تم مجھے سائنس دان کی بیٹی تک پہنچا دو تو میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں تمہیں دوں گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"کیا دے سکتے ہو تم مجھے"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جو تم کہو۔ میں تمہیں اپنی ایجنسی سے لاکھوں ڈالرز دلا سکتا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ڈالرز کا میں نے کیا کرنا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ چلو ٹھیک ہے جو تم مانگو گے میں تمہیں دوں گا"...... کرنل رچرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو میں کہوں گا دو گے"...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ جو تم مانگو گے میں دوں گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم نے انکار کر دیا تو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کرنل رچرڈ اپنی زبان کا پکا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس سے نہیں بدلتا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''تو پھر زبردستی فارمولا یا لڑکی حاصل کر کے مجھے ہلاک کرنے کے فیصلے سے کیوں بدل گئے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''وہ اس صورت میں تھا جب تم مجھے نہ پہچانتے''...... کرنل رچرڈ نے جواباً مسکرا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس سائنس دان کا نام بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں اس سائنس دان نے پہلے اپنا نام ڈاکٹر اقبال بتایا تھا اور اس نے ہمیں ایسے دستاویزی ثبوت بھی دیئے تھے جن میں اس کا نام ڈاکٹر اقبال ہی تھا اور وہ کسی زیرو لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ اب ہمیں اس سائنس دان اور اس کی لڑکی کا اصل نام معلوم ہو گیا ہے۔ سائنس دان کا نام سر جاسف ہے جو پاکیشیا کی کسی ڈبل ون لیبارٹری میں کام کرتا ہے اور اس کی بیٹی کا نام کشف ہے۔ کشف جاسف''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''سر جاسف۔ کشف''...... عمران نے کہا اور اسے حیران ہوتا دیکھ کر کرنل رچرڈ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اس کا مطلب ہے تم انہیں جانتے ہو''...... کرنل رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ لارڈ ایجنسی کے ساتھ سر جاسف نے ہی اپنے فارمولے کا سودا کیا تھا''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ وہ سر جاسف ہی تھا۔ جب اس نے ہمارے ساتھ پہلی ڈیلنگ کی تھی تو ہم نے خفیہ طور پر اس کی تصویریں بھی بنا لی تھیں تاکہ وہ اگر کسی میک اپ میں ہوتا تو ہمیں اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ اس وقت ہمیں جو تصویریں ملی تھیں ان کے مطابق وہ میک اپ میں نہیں تھا لیکن بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ سر جاسف کے پاس ایک ایسا سائنسی آلہ تھا جو وہ خاص طور پر ڈیلنگ کے وقت اپنے ساتھ لایا تھا تاکہ اگر ہم خفیہ طور پر اس کی تصویریں اتار بھی لیں تو ہمیں اس کا وہی چہرہ دکھائی دے جس میں وہ ہمیں نظر آ رہا تھا۔ وہ میک اپ میں ہی تھا لیکن اس سائنسی آلے کی وجہ سے ہمیں اس کی اصلی تصویریں نہیں ملی تھیں۔ یہ تو اس کی بیٹی کی وجہ سے میرے ساتھیوں کا اس تک پہنچنا ممکن ہوا تھا جو واقعی بے حد باتونی تھی اور نہ چاہتے ہوئے بھی سب سے اپنا تعارف کرا دیتی تھی۔ جب میرے ساتھی کشف کے ذریعے اس کی رہائش گاہ تک پہنچے اور جب انہوں نے سر جاسف کی تصویریں لیں تو پکچر اسکیل کے تحت اس سائنس دان کا قد کاٹھ وہی تھا جس نے ہم سے ڈیل کی تھی۔ اس سائنس دان کے دائیں ہاتھ کی ایک چھنگلی کا ناخن بھی نہیں تھا جسے ہم پہلے ہی مارک کر چکے تھے۔ اس لئے ہمیں یقین ہو گیا کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہ وہی سائنس دان ہے جس کی ہمیں تلاش تھی اور پھر جب میرے ساتھیوں نے اس پر تشدد کیا تو اس نے اقرار کر لیا تھا کہ وہی ہمارا مجرم ہے جو ہم سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا''...... کرنل رچرڈ نے کہا اور عمران نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''تمہارے ساتھیوں نے سر جاسف سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس نے تم لوگوں کو دھوکہ کیوں دیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''پوچھا تھا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''تو کیا جواب دیا تھا انہوں نے''...... عمران نے کہا۔

''سر جاسف کا کہنا تھا کہ اس فارمولے کے پیچھے کچھ اور ایجنٹ بھی لگے ہوئے تھے جن سے بچنے کے لئے وہ چھپ گیا تھا تاکہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ دوبارہ ہم سے رابطہ کرتا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''پہلے تو تم کچھ اور کہہ رہے تھے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ سب تو میں تمہیں پروفیسر ڈک بن کر بتا رہا تھا''...... کرنل رچرڈ نے مسکرا کر کہا۔

''اب پوری بات بتاؤ''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ اس کے چہرے پر سے حماقت کا نقاب غائب ہو چکا تھا اور اب اس کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''پوری بات وہی ہے جو میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ ان میں بس چند باتیں بدلی ہوئی ہیں جو تم جان چکے ہو جیسے میں پروفیسر ڈک

نہیں بلکہ کرنل رچرڈ ہوں اور یہاں فارمولے کا دوسرا حصہ لینے کے لئے آیا ہوں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ جب سر جاسف نے مان لیا تھا کہ وہ لارڈ ایجنسی سے نہیں بلکہ دوسرے ایجنٹوں سے چھپا تھا تو پھر تمہارے ساتھیوں کو اس پر تشدد کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اس نے رقم کے عیوض تمہیں فارمولا کیوں نہیں دیا''...... عمران نے پوچھا۔

''سر جاسف کی نیت بدل گئی تھی۔ وہ طے شدہ رقم سے دوگنی رقم کا مطالبہ کر رہا تھا''...... کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

''تو دے دیتے۔ لارڈ ایجنسی کے پاس دولت کیا کمی ہے''۔

عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ لارڈ کا اصول ہے کہ وہ ایک بار جس رقم میں سودا کرتا ہے اس سے زیادہ ایک پیسہ بھی نہیں دیتا۔ میرے ساتھیوں نے جب مجھے بتایا کہ سر جاسف مزید رقم کی بات کر رہا ہے تو میں نے لارڈ سے بات کی تھی جس پر لارڈ کو غصہ آ گیا تھا اور اس نے ہی ہمیں حکم دیا تھا کہ اب ہم سر جاسف کو ایک ڈالر بھی نہ دیں اور اس سے زبردستی فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کریں اس کے لئے چاہے ہمیں سر جاسف کی ساری کھال کیوں نہ ادھیڑنی پڑے''...... کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

''اور تمہارے ساتھیوں نے اسی سفاکی کا مظاہرہ کیا تھا''۔

عمران نے غرا کر کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تو وہ اور کیا کرتے۔ اگر ہم لارڈ کے احکامات کی تعمیل نہ کریں تو لارڈ واپس جاتے ہی ہمارا کورٹ مارشل کر دیتا اور وہ ہمیں ہلاک کر کے ہماری لاشیں برقی بھٹیوں میں جلا دیتا"...... کرنل رچرڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں کیوں نہیں گئے تھے۔ کہاں تھے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"میں تم پر نظر رکھ رہا تھا تاکہ تمہیں اس معاملے کی بھنک نہ پڑے اور میرے ساتھی آسانی سے فارمولا حاصل کر لیں"...... کرنل رچرڈ نے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں یہ ڈر تھا کہ مجھے اس سب کا پتہ چل گیا تو میں فارمولے کے حصول میں تمہارے لئے مسئلہ بن سکتا ہوں اور تم سے فارمولا حاصل کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم ایک بار جس کے پیچھے پڑ جاؤ۔ آسانی سے اس کا پیچھا کہاں چھوڑتے ہو"...... کرنل رچرڈ نے ہنس کر کہا۔

"تمہیں میرا اتنا ڈر ہوتا تو اس طرح مجھے اپنے پاس نہ بلاتے۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ سب کچھ جاننے کے بعد میں تمہیں یا تمہارے گروپ کو یہاں سے جانے دوں گا اور وہ بھی فارمولے سمیت"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا ہمیں روکنے یا اس فارمولے کو اپنے پاس رکھنے کا تمہیں کوئی فائدہ ہو گا جبکہ اس فارمولے کا پہلا حصہ ہم حاصل کر چکے

ہیں اور وہ فارمولا ہم نے زبردستی حاصل نہیں کیا۔ پاکیشیائی سائنس دان نے اس فارمولے کے لئے ہم سے بھاری معاوضہ لیا ہے اور اس نے خود ہی لارڈ ایجنسی سے اس سلسلے میں رابطہ کیا تھا۔ اس نظریئے سے دیکھو تو یہ ہمارا کوئی جرم نہیں ہے جس کی بناء پر تم ہمیں یہاں روک سکو۔ یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں یہ سب کچھ اور فارمولے کے بارے میں بتا رہا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"سر جاسف ہلاک ہو چکے ہیں اور تم اسے ہلاک کرنے کا اقرار کر چکے ہو کیا تمہارا یہ جرم نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"سر جاسف کو میں نے نہیں میرے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے اور کیوں ہلاک کیا ہے یہ بھی میں تمہیں بتا چکا ہوں"...... کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

"جو بھی ہے وہ تمہارے ساتھی تھے اور انہوں نے تمہارے حکم سے ہی سر جاسف کو ہلاک کیا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میرے نہیں چیف کے حکم سے اور تم بھول رہے ہو میں نے تمہیں یہ بھی بتایا ہے کہ میرے وہ ساتھی بھی اب لاپتہ ہیں۔ چھ ساتھی"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تمہارا کب سے ان سے رابطہ نہیں ہوا"...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

"پچھلے بیس گھنٹوں سے میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نجانے وہ کہاں ہیں''...... کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

''تم نے انہیں کہاں کہاں تلاش کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہر جگہ۔ وہ یہاں میرے ساتھ ٹھہرے تھے۔ ان کے پاس ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں وہ خود جا کر رہ سکیں۔ میں نے سر جاسف کی رہائش گاہ میں بھی جا کر چیک کیا تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھے''۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اور وہ لڑکی''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''کیا تمہارے ساتھی اس لڑکی کو کہیں لے جا سکتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے تمہارے ساتھیوں کی نیت بدل گئی ہو اور وہ فارمولا تم سے بالا ہی بالا حاصل کر کے لے گئے ہوں''...... عمران نے کہا۔ پہلے تو کرنل رچرڈ اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم شاید یہ بات جولیانا اور اس کے ڈی جے گروپ کے حوالے سے کہہ رہے ہو۔ جولیانا جو کبھی کارمن کی پی ایم ایجنسی کے ڈی جے گروپ کی انچارج ہوا کرتی تھی اور پاکیشیا میں ایک فارمولے کے حصول کے لئے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آئی تھی۔ اس نے فارمولا بھی حاصل کر لیا تھا اور وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی تھی جہاں پی نامی کوئی میزائل بنانا جا رہا تھا اور پھر جولیانا

کے نمبر ٹو ٹریک کی نیت بدل گئی تھی اور اس نے جولیانا کو یہیں پاکیشیا میں ہی گولیاں مار دی تھیں اور اس سے فارمولا لے کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس چلا گیا تھا''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ کیا تمہارا کوئی ایسا ساتھی یہ سب نہیں کر سکتا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''نہیں۔ میرے ساتھیوں میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ مجھے ڈاج دے سکیں اور پھر اگر انہوں نے ایسا کرنا ہوتا تو میں تمہارے سامنے اس طرح زندہ نہ بیٹھا ہوتا''...... کرنل رچرڈ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے سر جاسف کی بیٹی کو ڈھونڈوں اور اس سے تمہیں فارمولا حاصل کر کے دوں''...... عمران نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس فارمولے پر ہمارا حق ہے ہم اس کے لئے بھاری رقم دے چکے ہیں''...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

''میرے سامنے رقم کی بات مت کرو۔ تم لوگوں نے سر جاسف کو ہلاک بھی کیا ہے۔ وہ ہمارے ملک کے ایک بہت بڑے سائنس دان تھے۔ میں تو یہ سوچ سوچ کر حیران ہو رہا ہوں کہ یہ سب انہوں نے کیا کیوں تھا۔ اپنی اتنی بڑی ایجاد انہوں نے ایکریمیا کو کیوں فروخت کر دی۔ اس ملک میں انہیں کس چیز کی کمی تھی کہ انہوں نے دولت کے لئے ملک سے غداری کرنے کا فیصلہ کر لیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا''......عمران نے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا''......کرنل رچرڈ نے کہا۔

''بہر حال۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا ہو سکتا ہے۔ تم جیسا سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا میں ہو اس سے بڑی بدبختی پاکیشیا کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ سر جاسف کو تمہارے گروپ نے ہلاک کیا ہے میں اس جرم کے لئے تمہیں ابھی اور اسی وقت حراست میں لے سکتا ہوں لیکن سر جاسف نے اگر واقعی ملک سے غداری کی ہے تو پھر ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ غلط نہیں ہے۔ غداروں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے''......عمران نے کہا۔

''تو کیا تم میری مدد کرو گے''......کرنل رچرڈ نے کہا۔

''سر جاسف نے بلیو لائٹ کی ایجاد پاکیشیا میں کی تھی اس ایجاد کا حق صرف اور صرف پاکیشیا کا ہے۔ اس نے آدھا فارمولا لارڈ ایجنسی کو فروخت کیا ہے اس کے لئے بین الاقوامی قانون کے تحت حکومتی سطح پر لارڈ ایجنسی سے بات کی جائے گی اگر لارڈ ایجنسی وہ فارمولا اسی قیمت پر یا اس سے زیادہ قیمت پر پاکیشیا کو واپس دینے کے لئے تیار ہو گئی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اس فارمولے کے لئے میں ایکریمیا جاؤں گا اور لارڈ ایجنسی سے وہ فارمولا کیسے حاصل کرنا ہے یہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں''......عمران نے کہا۔

''تو کیا تم اس فارمولے کے لئے لارڈ ایجنسی سے ٹکراؤ گے''......کرنل رچرڈ نے زیر لب حقارت بھرے انداز میں مسکراتے

ہوئے کہا۔

''ٹکر برابر والوں سے لی جاتی ہے کرنل رچرڈ اور لارڈ ایجنسی میں چہرے پرانے ضرور ہیں لیکن ان میں پی ایم ایجنسی جیسا دم نہیں ہے۔ تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ لارڈ مارشل ہیگرڈ کی پی ایم ایجنسی کا کیا حشر ہوا تھا اور وہ حشر کس نے کیا تھا''......عمران نے کرنل رچرڈ کے حقارت بھرے انداز کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ایکریمیا کی لارڈ ایجنسی ہے عمران۔ لارڈ ایجنسی، کارمن کی پی ایم ایجنسی سے زیادہ فعال اور زیادہ طاقتور ہے۔ اب یہ ایسی ایجنسی نہیں ہے جس تک تم یا تمہارے ساتھی آسانی سے پہنچ سکیں۔ مارشل ہیگرڈ نے لارڈ ایجنسی بناتے وقت ان تمام کمزوریوں کا خاتمہ کر دیا تھا جو پی ایم ایجنسی میں تھیں اسی لئے اس نے کارمن کی بجائے ایکریمیا میں اس ایجنسی کی تشکیل کی تھی۔ اب اگر تم نے یا تمہاری ٹیم نے لارڈ ایجنسی سے ٹکرانے کی کوشش کی تو تمہاری یہ کوشش نہ صرف بیکار ہو گی بلکہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول ہو گی۔ میں تمہیں لارڈ ایجنسی کا ایک اہم حصہ ہونے کی وجہ سے ایک بار پھر آفر دے رہا ہوں۔ ادھورا فارمولا حاصل کرنے میں ہماری مدد کرو اور ہم نے اس فارمولے کے لئے جو رقم سر جاسف کو دینی تھی وہ تم لے لو''......کرنل رچرڈ نے کہا۔

''اگر میں تمہاری آفر ٹھکرا دوں تو''......عمران نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کوئی بات نہیں۔ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ میں پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی کو ڈھونڈ کر اس سے فارمولا حاصل نہیں کر لیتا اور اپنے چھ ساتھیوں کو تلاش نہیں کر لیتا۔ اس میں مجھے وقت تو لگے گا لیکن اگر تم میرے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ کرنل رچرڈ کے لئے جب کوئی کام مشکل ہی نہیں ہوتا تو ناممکن کیسے ہو سکتا ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تم نے مجھ سے سودے کی بات کی تھی"...... اچانک عمران نے کہا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا تھا۔

"ہاں۔ سودا کرنا ہے تو کر لو۔ لیکن رقم تمہیں اتنی ہی ملے گی جو لارڈ نے پاکیشیائی سائنس دان کو دینے کا کہا تھا وہ سائنس دان چونکہ اب اس دنیا میں نہیں ہے اس لئے فارمولے کے بدلے وہ رقم تم لے سکتے ہو اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ رقم پچاس بلین ڈالرز ہے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تم نے کہا ہے کہ تمہارے لئے نہ کوئی کام مشکل ہوتا ہے اور نہ ہی ناممکن"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی کہا ہے میں نے"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ ادھورا فارمولا تلاش کرنے کی کوشش تم بھی کرو اور میں بھی کرتا ہوں۔ اگر مجھ سے پہلے تم اس فارمولے تک پہنچ گئے تو میں تمہیں فارمولا یہاں سے لے جانے سے نہیں روکوں گا اور اگر میں تم سے پہلے اس فارمولے تک پہنچ گیا یا کسی بھی ذریعے سے وہ فارمولا میرے ہاتھ لگ گیا تو پھر تمہیں یہاں سے خالی ہاتھ لوٹنا پڑے گا۔ بولو منظور ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ میں اگر خالی ہاتھ یہاں سے گیا تو لارڈ مجھے کسی بھی حال میں زندہ نہیں چھوڑے گا"...... کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے میرا نہیں"...... عمران نے لاپرواہی سے کہا اور کرنل رچرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم یا تمہارے ساتھی میرے راستے میں آنے کی کوشش کریں گے"...... کرنل رچرڈ نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں۔ میں اور میرے ساتھی اس وقت تک تمہیں کچھ نہیں کہیں گے جب تک تم یہاں ناحق کسی کا خون نہیں بہاؤ گے۔ میں تمہیں یہاں لاشوں کی سیڑھیاں نہیں بنانے دوں گا جن پر چڑھ کر تم اپنی منزل تک پہنچ سکو۔ فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں بغیر کسی کو نقصان پہنچائے آگے بڑھنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہاں کسی کو ہلاک نہیں کروں گا لیکن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دوسروں کی زبانیں کھلوانے کے لئے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا"......کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہ کام تم سائنسی آلات سے بھی کر سکتے ہو۔ ضروری نہیں کہ اس کے لئے تم کسی پر تشدد کرو"......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ کام بھی بغیر تشدد کے پورا ہو جائے"......کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہ یاد رکھنا کہ تم میری نگاہوں سے چھپے نہیں رہو گے۔ میری نظریں ہر وقت تم پر ہی رہیں گی جیسے ہی تم نے معاہدے سے انحراف کیا تو تمہاری جان کی کوئی ضمانت نہیں ہو گی۔ میں اور میرے ساتھی تمہاری راہ میں رکاوٹ نہیں بنیں گے لیکن اگر تمہاری موجودگی کا پاکیشیا کی کسی دوسری ایجنسی کو پتہ لگ گیا اور وہ تمہارے پیچھے لگ گئے تو تمہارا وہ کیا کریں گے اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں ہو گا"......عمران نے کہا۔

"مجھے دوسری کسی ایجنسی کی پرواہ نہیں ہے۔ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ میں یہاں کسی اور کی نظروں میں نہ آؤں"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا"......عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جا رہے ہو"......کرنل رچرڈ نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا اور خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔ مجھے دوسروں کے انڈوں پر بیٹھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ تمہارے انڈے تمہیں مبارک تم بیٹھو ان پر۔ میں تو انڈے کھانے کا شوقین ہوں۔ چاہے وہ بوائلڈ ہوں، ہاف بوائلڈ ہوں یا ان کا آملیٹ بنا دیا جائے"......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"......کرنل رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تم نہیں سمجھ سکتے"......عمران نے مسکرا کر کہا اور کرنل رچرڈ بے اختیار اپنا سر کھجانے لگا جیسے واقعی عمران کی یہ بات اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی ہو۔

"تو تم سمجھا دو"......کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اپنے گنجے سر پر دو چار انڈے پھوڑ کر دیکھو تو تمہیں میری بات کا مطلب خود ہی سمجھ میں آ جائے گا۔ ٹاٹا"......عمران نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ کرنل رچرڈ حیرت سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جسے نہایت خوبصورت انداز میں سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز پڑی ہوئی تھی جس کے پیچھے ایک اونچی نشست والی کرسی موجود تھی اور اس کرسی پر ایک دبلا مگر لمبے قد والا ادھیڑ عمر شخص بیٹھا ہوا تھا۔

اس ادھیڑ عمر نے لبادے نما سیاہ لباس پہن رکھا تھا اور اس کے دونوں ہاتھوں پر دستانے چڑھے ہوئے تھے۔ ادھیڑ عمر کا سر گنجا تھا اور اس نے آنکھوں پر سیاہ رنگ کے شیشوں والی گاگل لگا رکھی تھی۔ ادھیڑ عمر کے سامنے جو میز تھی وہاں ایک چھوٹا سا کنٹرول پینل سا بنا ہوا تھا جہاں کمپیوٹر آپریٹ کرنے والا کی بورڈ بھی تھا اور کئی سوئچ، بٹن اور ڈائل دکھائی دے رہے تھے۔ میز پر نہ کمپیوٹر دکھائی دے رہا تھا اور نہ کوئی کمپیوٹر سکرین البتہ دائیں بائیں دو بڑے سپیکر

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ضرور رکھے ہوئے تھے۔

میز کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا ریک بنا ہوا تھا جہاں باریک دھاروں والے بے شمار خنجر دکھائی دے رہے تھے جو ریک میں ایک خاص ترتیب سے لگے ہوئے تھے۔ ایک باریک دھار والا لمبا خنجر ادھیڑ عمر کے ہاتھ میں تھا جس کی دھار پر وہ آہستہ آہستہ ایک انگلی پھیر رہا تھا۔ سامنے دیوار پر ایک سیاہ رنگ کا بورڈ لگا ہوا تھا جہاں دنیا کا نقشہ پھیلا ہوا تھا۔ اس نقشے پر جگہ جگہ ایسے ہی خنجر گڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جیسا خنجر اس ادھیڑ عمر کے ہاتھ میں تھا۔ شاید وہ اس نقشے پر اپنی نشانے بازی کی پریکٹس کرتا رہتا تھا۔ اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ سیٹی کی آواز ان سپیکروں سے نکل رہی تھی۔ اس کا ہاتھ آگے بڑھا اور اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سیٹی کی آواز بند ہوگئی۔

''یس لارڈ ہیئر''...... ادھیڑ عمر نے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔

''لارڈ۔ بلیک ہاؤس سے ایرج بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کوئی رپورٹ دینی ہے''...... ادھیڑ عمر لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ پاکیشیا کے حوالے سے چند اہم رپورٹس ہیں۔ اگر آپ کا حکم ہو تو''...... دوسری طرف سے ایرج نے جواب دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوکے بولو۔ میں سن رہا ہوں"...... لارڈ نے اسی طرح بے حد کرخت آواز میں کہا۔

"پی ایل فارمولے کے لئے کرنل رچرڈ اور اس کی چھ رکنی ٹیم پاکیشیا گئی ہوئی ہے۔ میں اس ٹیم کی نگرانی کر رہا ہوں اور ٹیم ورک کی باقاعدہ سیٹلائٹ سسٹم سے نگرانی بھی کر رہا ہوں۔ میں ان کی لمحے لمحے کی ریکارڈنگ کر رہا تھا تاکہ مجھے ان کی ورکنگ کے ایک ایک لمحے کا پتہ چل سکے"...... دوسری طرف سے ایرج نے کہا۔

"تو پھر کیا پتہ چلا ہے۔ وہ پی ایل فارمولے تک پہنچے ہیں یا نہیں"...... لارڈ نے پوچھا۔

"لیس لارڈ وہ پاکیشیائی سائنس دان تک پہنچ گئے تھے مگر۔" دوسری طرف سے ایرج کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر۔ مگر کیا۔ تم جانتے ہو ایرج کہ میں اگر مگر پسند نہیں کرتا۔ جو کہنا ہے صاف کہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ اگر مگر تمہاری زندگی کے آخری الفاظ بن جائیں"...... لارڈ نے کسی خونخوار درندے کی طرح سے غرا کر کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری لارڈ۔ میں آپ کو تفصیل بتانا چاہتا تھا"۔ ایرج نے لارڈ کی غراہٹ سن کر بری طرح سے سہم کر کہا۔

"جو بولنا ہے جلدی بولو اور بغیر کسی تمہید کے بولو"...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا تو دوسری طرف سے ایرج اسے بتانے لگا کہ کرنل رچرڈ کے ساتھی کس طرح سے سر جاسف کی رہائش گاہ پہنچے تھے اور

انہوں نے وہاں کیا کارروائی کی تھی۔ ایرج نے لارڈ کو بتایا کہ کرنل رچرڈ کے ساتھیوں نے سر جاسف کی رہائش گاہ کے ایک پرانے اور خشک گٹر میں چھپی ہوئی سر جاسف کی بیٹی کو بھی سائنسی آلات کی مدد سے تلاش کر لیا تھا۔ جس پر کرنل رچرڈ کے ساتھیوں نے سر جاسف کی بیٹی پر انتہائی تشدد کیا تھا لیکن سر جاسف کی بیٹی بے حد سخت جان ثابت ہو رہی تھی اور وہ انہیں فارمولے کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہی تھی۔ یہ سب بتا کر ایرج ایک لمحے کے لئے سانس لینے کے لئے رک گیا۔

"پھر کیا ہوا۔ کیا سر جاسف کی بیٹی نے بتایا کہ فارمولا کہاں ہے"...... ایرج کے خاموش ہوتے پر لارڈ نے انتہائی بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

"میں بتا رہا ہوں لارڈ۔ میں مسلسل بولتے بولتے تھک گیا تھا اس لئے سانس لینے کے لئے رکا تھا"...... ایرج نے جواب دیا۔

"لے لیا سانس۔ اب بتاؤ"...... لارڈ نے غرایا۔

"کرنل رچرڈ پاکیشیائی سائنس دان کی رہائش گاہ میں نہیں گیا تھا اس نے پرائٹ اور جینا کے ساتھ وہاں اپنے باقی ساتھی بھیجے تھے۔ ابھی پرائٹ پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اچانک وہ سب وہاں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ میں نے بے ہوش ہونے سے پہلے انہیں بری طرح سے چونکتے اور ادھر ادھر دوڑتے دیکھا تھا

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جیسے انہیں کوئی عجیب سی بات محسوس ہوئی ہو لیکن انہیں زیادہ وقت نہیں ملا تھا اور وہ سب ہی وہاں بے ہوش ہو گئے تھے۔ ان کے پاس سٹار رینگ ہیں جن سے میں انہیں مسلسل مانیٹر کر سکتا تھا اس لئے میں ابھی حیران ہو کر یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ سب کیسے بے ہوش ہوئے ہیں تو اچانک ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی وہاں آ گئی۔ شکل وصورت سے وہ لڑکی غیر ملکی ہی معلوم ہو رہی تھی۔ لڑکی کے پاس منی گن تھی۔ وہ ساری رہائش گاہ میں گھومتی پھر رہی تھی۔ چونکہ پرائٹ اور اس کے ساتھی رہائش گاہ کے اندرونی حصے میں تھے اور سٹار رینگ کی کوریج ان سے اردگرد کے ماحول تک ہی ہو سکتی ہے اس لئے میں یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ لڑکی کہاں سے آئی تھی۔ لڑکی نے پہلے پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی کو چیک کیا۔ اس لڑکی کو دیکھ کر وہ بے حد پریشان ہو رہی تھی۔ اس کے بعد اس غیر ملکی لڑکی نے سائنس دان کی بیٹی کے زخموں سے خون روکنے کے لئے اس کے زخموں پر پٹیاں باندھیں اور پھر وہ ان سیاہ پوشوں کی طرف متوجہ ہو گئی جو پرائٹ، جینا اور اس کے ساتھی تھے۔ لڑکی نے جب پرائٹ کے چہرے پر سے نقاب ہٹایا تو وہ چونک پڑی اور جب اس نے پرائٹ کا ماسک میک اپ اتارا تو میں حیران رہ گیا کہ اس غیر ملکی لڑکی کو پرائٹ کے ماسک میک اپ کا کیسے پتہ چلا تھا۔ پرائٹ کا چہرہ دیکھ کر غیر ملکی لڑکی بری طرح سے چونک پڑی اور پھر اس نے جینا کا بھی نقاب اتارا اور اس نے جینا کا ماسک

میک اپ اتارا تو میں نے اس غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر اور زیادہ حیرانی کے تاثرات دیکھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے غیر ملکی لڑکی پرائٹ اور جینا کو پہلے سے جانتی ہو۔ ان دونوں کے چہرے دیکھ کر غیر ملکی لڑکی نے باقی چار افراد کے بھی نقاب اور ماسک اتار دیئے تھے اور اس کے چہرے پر ایسے ہی تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ ان سب کو بخوبی پہچانتی ہو۔ اس کے بعد غیر ملکی لڑکی نے وہاں موجود فون سے کسی کو کال کی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں دو اور نوجوان آ گئے۔ لڑکی پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی کو اٹھا کر لے گئی تھی جبکہ اس کے دونوں ساتھی اس کے جانے کے بعد آئے تھے اور جو اپنے ساتھ ایک بند باڈی والی وین لائے تھے انہوں نے پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھیوں کو اٹھا اٹھا کر اس وین میں ڈالنا شروع کر دیا۔ تمام افراد کو انہوں نے وین میں ڈالا اور پھر وین وہاں سے روانہ ہو گئی۔ پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھی چونکہ بند باڈی کی گاڑی میں تھے اس لئے میں سٹار رنگ کی وجہ سے باہر نہیں دیکھ سکتا تھا کہ غیر ملکی لڑکی کے ساتھی انہیں کہاں لے جا رہے ہیں۔ وین تقریباً ایک گھنٹے تک سفر کرتی رہی تھی۔ اس کے بعد وین رکی اور پھر وین کا پچھلا دروازہ کھلا اور انہی دونوں نوجوانوں نے پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھیوں کو باری باری وین سے نکالنا شروع کر دیا جو انہیں پاکیشیائی سائنس دان کی رہائش گاہ سے نکال کر لائے تھے۔

دونوں نوجوان، پرائٹ جینا اور ان کے ساتھیوں کو ایک کمرے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں لے گئے اور انہوں نے ان سب کو کمرے میں موجود کرسیوں پر رسیوں سے جکڑ دیا۔ پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھی مسلسل بے ہوش تھے۔ میرے پاس ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا کہ میں ان کی کچھ مدد کر سکتا۔ ان کے ساتھ چونکہ کرنل رچرڈ نہیں تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں اس سے بات کروں اور اسے بتاؤں کہ پرائٹ جینا اور ان کے ساتھی کس پوزیشن میں ہیں۔ میں نے کرنل رچرڈ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کرنل رچرڈ کا سیل فون مسلسل آف جا رہا تھا۔ میں نے اسے مانیٹر کیا تو وہ ایک بوڑھے شخص کے روپ میں تھا اور ایک ہوٹل کے کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا۔

میں چونکہ اس سے صرف سیل فون پر ہی کال کر کے بتا سکتا تھا اس لئے میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کرنل رچرڈ سے کیسے بات کروں اور اسے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں کیسے بتاؤں۔ میں نے آپ کے آفس بھی کال کی تھی لیکن آنسرنگ مشین سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ ریسٹ کرنے کے لئے ریسٹ روم میں گئے ہیں اور ریسٹ روم میں آپ سے بات کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا تھا اور پھر میں نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا کہ وہ غیر ملکی لڑکی اور اس کے دو نوجوان ساتھی کون تھے اور انہوں نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش، کیوں کیا تھا اور انہیں کہاں لے گئے تھے۔

دونوں آدمیوں نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش ہونے کے باوجود کرسیوں سے باندھ دیا تھا اور پھر وہ کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔ پھر چند گھنٹوں کے بعد اس کمرے میں وہی غیر ملکی لڑکی داخل ہوئی جسے میں نے سر جاسف کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ غیر ملکی لڑکی کمرے میں اکیلی آئی تھی اس کے دونوں ساتھی شاید باہر ہی رک گئے تھے۔ غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی غصہ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھی بدستور بے ہوش تھے وہ آگے آ کر چند لمحے انہیں غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور پھر ڈبیہ سے اس نے ایک سرنج اور ایک انجکشن نکال لیا“...... دوسری طرف سے ایرج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ“...... لارڈ جو خاموشی سے یہ سب سن رہا تھا، اس نے اچانک ایرج کو روکتے ہوئے کہا۔

”یس لارڈ“...... ایرج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم جس لڑکی کے بارے میں بتا رہے ہو کیا وہ کسی میک اپ میں تھی“...... لارڈ نے پوچھا۔

”یس چیف اس نے ہلکا سا ماسک میک اپ کیا ہوا تھا لیکن میں نے پرائٹ کا سٹار رنگ مزید چارج کر دیا تھا جس سے اس رنگ سے نکلنے والی الٹرا ساؤنڈ ریز میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔

ندیم
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس ریزز کی وجہ سے مجھے اس لڑکی کا اصلی چہرہ دکھائی دے گیا تھا وہ کوئی سوئس نژاد لڑکی ہے۔ اس کے جو ساتھی وہاں آئے تھے۔ وہ بھی میک اپ میں تھے۔ لیکن میں نے ان کے بھی اصلی چہرے دیکھ لئے ہیں''...... ایرج نے جواب دیا۔

''تم کہہ رہے ہو کہ لڑکی پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بری طرح سے چونکی تھی جیسے وہ انہیں پہلے سے ہی جانتی ہو۔ کیا پرائٹ اور اس کے ساتھیوں نے عام سے میک اپ کئے تھے اور ایسے ہی وہ سر جاسف کی رہائش گاہ میں پہنچ گئے تھے''...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں لارڈ۔ ایسا نہیں ہے۔ پرائٹ اور اس کے سبھی ساتھی جدید اور انتہائی فول پروف ماسک میک اپ میں تھے لیکن اس لڑکی نے چیک کر لیا تھا کہ پرائٹ اور اس کے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ اس نے ان سب کے چہروں پر سے ماسک اتار دیئے تھے''...... دوسری طرف سے ایرج نے کہا۔

''حیرت ہے۔ بڑی ذہین لڑکی ہے کہ اس نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ بھی چیک کر لئے تھے۔ اور کیا کہا تم نے لڑکی سوئس نژاد ہے''...... لارڈ نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر اچانک جیسے اسے کوئی خیال آیا تو اس نے چونک کر کہا۔

''یس لارڈ۔ شکل وصورت سے تو وہ سوئس نژاد ہی معلوم ہو رہی تھی''...... ایرج نے جواب دیا۔

''مجھے اس کا حلیہ بتاؤ۔ جلدی''...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ایرج اسے جولیا کا حلیہ بتانے لگا اور جولیا کا حلیہ سن کر لارڈ یکلخت اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی تردد کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''جولیانا۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو جولیانا فٹز واٹر کا حلیہ ہے''...... لارڈ نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

''جولیانا فٹز واٹر''...... ایرج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ اس کے لئے نیا نام ہو۔

''ہاں۔ تم چونکہ اس ایجنسی میں نئے آئے ہو اس لئے تم جولیانا کے بارے میں نہیں جانتے۔ اب تم مجھے ان دونوں نوجوانوں کے بارے میں بتاؤ جو پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھیوں کو لے گئے تھے''...... لارڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا اور ایرج اسے صفدر اور تنویر کے حلیئے بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ پرائٹ اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قبضے میں ہیں''...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ تو وہ تینوں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں''...... دوسری طرف سے ایرج نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے مجھے جو حلیئے بتائے ہیں۔ ان حلیوں کے مطابق

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سوئس نژاد لڑکی اور اس کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سر جاسف کی رہائش گاہ تک کیسے پہنچ گئی۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ کرنل رچرڈ کے ساتھی سر جاسف کی رہائش گاہ میں کارروائی کر رہے ہیں''...... لارڈ نے حیرت اور غصے سے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا ہے لارڈ''...... ایرج نے جواب دیا۔

''بہرحال پھر کیا ہوا۔ جولیانا اور اس کے ساتھیوں نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا کیا تھا''...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس لڑکی نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں سے بات چیت کی تھی لارڈ۔ سٹار رنگ میں چونکہ ایسا سسٹم نہیں ہے کہ میں ان کی بات چیت سن سکوں اس لئے مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ جولیانا نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں سے کیا بات کی ہے البتہ جولیانا نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے اپنا میک اپ اتار دیا تھا اور اس نے شو کر دیا تھا کہ وہ جولیانا ہے جس پر پرائٹ اور اس کے ساتھی بے حد حیران نظر آ رہے تھے۔ جولیانا کافی دیر تک ان سے بات کرتی رہی۔ پھر وہ وہاں سے چلی گئی۔ جب جولیانا وہاں سے گئی تو وہ دونوں نوجوان دوبارہ اندر آ گئے جو پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھیوں کو وہاں لائے تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین

پسٹل تھے۔ انہوں نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور ان کا سارا سامان اپنے قبضے میں لے لیا''...... ایرج نے کہا۔

''تو جولیانا نے خود مارنے کی بجائے اپنے ساتھیوں کے ذریعے پرائٹ، جینا اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرایا ہے''...... لارڈ نے ساری بات سن کر غراتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ۔ میرے سامنے جو سچویشن تھی اسے دیکھ کر تو ایسا ہی لگتا تھا کہ وہ دونوں جولیانا کے کہنے پر ہی اندر آئے تھے اور انہوں نے اندر آتے ہی پرائٹ، جینا اور ان کے چاروں ساتھیوں پر فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی''...... ایرج نے کہا۔

''پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جب جولیانا بات چیت کر رہی تھی تو اس کا رویہ کیسا تھا کیا وہ غصے میں دکھائی دے رہی تھی''...... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''اس کا ملا جلا رویہ دکھائی دے رہا تھا لارڈ کبھی وہ غصے میں نظر آتی تھی اور کبھی اس کے چہرے پر بے پناہ ملائمت دکھائی دیتی تھی۔ ایسا ہی پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کا حال بھی تھا کبھی وہ جولیانا کی بات پر بھڑک اٹھتے تھے اور کبھی وہ جولیانا سے جیسے نہایت نرم لہجے میں بات کرتے دکھائی دیتے تھے''...... ایرج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کرنل رچرڈ کو یہ سب معلوم ہوا ہے یا نہیں''...... لارڈ نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسی انداز میں پوچھا۔

"ساری سچوئیشن دیکھ کر میں نے ایک بار پھر کرنل رچرڈ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن لارڈ ان کا نمبر بدستور آف تھا۔ میں نے اسے دوبارہ سٹار رنگ سے چیک کیا۔ کرنل رچرڈ اسی ہوٹل کے کمرے میں تھا اور اس کے سامنے ایک بھکاری ٹائپ کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے کرنل رچرڈ یوں باتیں کر رہا تھا جیسے وہ بھکاری اس کا جاننے والا ہو"...... ایرج نے جواب دیا۔

"بھکاری اور کرنل رچرڈ کے کمرے میں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... لارڈ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں بھی بھکاری کو اس طرح کرنل رچرڈ کے سامنے بیٹھا دیکھ کر حیران ہوا تھا پھر میں نے اس بھکاری کا کلوز لیا اور اسے سپیشل کیمرے سے چیک کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ بھکاری نہیں بلکہ عمران تھا۔ وہ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ناک سمجھا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے ایرج نے کہا اور عمران کا نام سن کر لارڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ تو عمران کرنل رچرڈ تک بھی پہنچ گیا ہے"...... لارڈ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یس لارڈ۔ لیکن عمران اور کرنل رچرڈ ایک دوسرے سے یوں بات چیت کر رہے تھے جیسے وہ ایک دوسرے کو بخوبی جانتے ہوں۔ کرنل رچرڈ نے جس بوڑھے انسان کا میک اپ کر رکھا تھا شاید اسی

وجہ سے عمران اس کے سامنے نہایت اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اگر اسے معلوم ہوتا کہ اس کے سامنے لارڈ ایجنسی کا کرنل رچرڈ موجود ہے تو اس کے چہرے کے تاثرات کچھ اور ہوتے۔ اس نے شاید کرنل رچرڈ کو پہچانا نہیں تھا"...... ایرج نے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں اس کی نظریں چیتے کی نظروں سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ وہ ایک لمحے میں میک اپ کی تہوں میں چھپے ہوئے انسان کو پہچان جاتا ہے۔ اس کا کرنل رچرڈ کے سامنے ہونا بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ ادھر جولیانا اور اس کے ساتھیوں نے کرنل رچرڈ کے گروپ کو ختم کر دیا ہے ادھر عمران، کرنل رچرڈ کے سامنے ہے اس کا مطلب ہے کہ رچرڈ گروپ، پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ گیا ہے اب ان کا وہاں سے زندہ واپس آنا ناممکن ہی تھا۔ گروپ ختم تو کرنل رچرڈ بھی ختم ہو جائے گا عمران اسے کسی بھی حال میں زندہ نہیں چھوڑے گا"۔ لارڈ نے کہا۔

"نو لارڈ۔ ایسا کچھ نہیں ہوا ہے۔ میں کافی دیر تک کرنل رچرڈ اور عمران کو دیکھتا رہا تھا۔ عمران اور کرنل رچرڈ نے ایک ساتھ وہاں کافی پی تھی اور پھر عمران اسے ٹاٹا کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد کرنل رچرڈ بے حد مطمئن اور فریش دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ عمران کو آسانی سے ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا ہو"...... ایرج نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ کرنل رچرڈ کا یہ اطمینان عارضی ثابت ہو گا۔ عمران اتنی آسانی سے اس کا پیچھا چھوڑنے والا انسان نہیں ہے۔ وہ شیطانی دماغ رکھنے والا انسان ہے وہ کب کیا کر گزرے اس کا کچھ پتہ نہیں ہوتا"...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ"...... ایرج نے کہا۔

"تم کرنل رچرڈ سے دوبارہ رابطہ کرو اور اسے فوری طور پر واپس بلا لو۔ اس کا گروپ تو ختم ہو چکا ہے اب وہ اکیلا وہاں رہ کر کیا کر سکتا ہے۔ جولیانا اس لڑکی کو نجانے کہاں لے گئی ہے۔ وہ لڑکی اب پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہتھے لگ چکی ہے اور اب اس لڑکی کے ساتھ ساتھ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا پڑے گا ورنہ بی ایل فارمولے کا دوسرا حصہ کبھی مجھے نہیں مل سکے گا۔ میں اس فارمولے کے لئے بہت بڑا معاوضہ ادا کر چکا ہوں اور یہ فارمولا میرے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مجھے اس فارمولے کے دوسرے حصے کے لئے اب کسی اور کو پاکیشیا بھیجنا پڑے گا جو نہ صرف پاکیشیائی سائنس دان کی بیٹی سے فارمولا حاصل کر سکے بلکہ اپنے راستے میں آنے والی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دیوار بھی گرا سکے"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ"...... ایرج نے کہا۔

"مجھے سوچ سمجھ کر پاکیشیا میں ایسا سیکشن بھیجنا پڑے گا جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتا ہو اور ہر حال

میں اپنا مشن پورا کرنے کی صلاحیتوں کا حامل ہو"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ مجھے جس گروپ کے بارے میں احکامات دیں گے میں اسے فوراً پاکیشیا روانہ کر دوں گا"...... دوسری طرف سے ایرج نے جواب دیا اور لارڈ نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا اور سپیکر آف کر دیا۔

"ہونہہ تو آخر کار عمران اور اس کے ساتھیوں کو پتہ چل ہی گیا ہے کہ لارڈ ایجنسی پاکیشیا میں کام کر رہی تھی۔ میں نے کرنل رچرڈ کو تاکید بھی کی تھی کہ وہ پاکیشیا میں ہاتھ پیر بچا کر اور خاموشی سے کام کرے لیکن کرنل رچرڈ اور اس کا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظروں میں آ گیا ہے اب بلیو لائٹ کا فارمولا حاصل کرنا میرے لئے اور مشکل ہو جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ بلیو لائٹ فارمولے کا پہلا حصہ حاصل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھی یہاں آنے کی کوشش کریں اور وہ لارڈ ایجنسی سے فارمولا واپس لے جانے کی کوشش کریں۔ اس لئے مجھے پہلے سے ہی تیار رہنا پڑے گا۔ فارمولے کی اہمیت کے پیش نظر عمران اس معاملے کو کبھی پس پشت نہیں ڈالے گا۔ پاکیشیائی سائنس دان سے وہ فارمولا میں نے خریدا ہے لیکن اس کے باوجود عمران اس فارمولے کو ایکریمیا اور خاص طور پر میرے پاس کسی بھی صورت

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں نہیں رہنے دے گا اور وہ اس فارمولے کے حصول کے لئے یہاں ضرور آئے گا''...... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسی وقت ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آن کر دیا۔

''یس''...... لارڈ نے مخصوص غراہٹ بھرے انداز میں کہا۔

''ایرج بول رہا ہوں لارڈ''...... دوسری طرف سے ایرج کی آواز سنائی دی۔

''اب کیا خبر ہے۔ کیا عمران نے کرنل رچرڈ کو ہلاک کر دیا ہے''...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو چیف۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں کرنل رچرڈ سے رابطہ کر رہا ہوں لیکن ابھی تک اس کا سیل فون آف ہے۔ شاید وہ سیل فون آف کر کے اسے آن کرنا بھول گیا ہے''...... ایرج نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو کیا یہ بتانے کے لئے تم نے مجھے کال کی ہے نانسنس''...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نو لارڈ۔ پاکیشیا سے آپ کے لئے ایک کال ہے۔ میں اس کال کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں''...... دوسری طرف سے ایرج نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سے کال۔ کس کی کال ہے''...... لارڈ نے چونک کر

کہا۔

''اس نے اپنا نام جولیانا فٹز واٹر بتایا ہے لارڈ۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے''...... دوسری طرف سے ایرج نے کہا اور جولیانا کی کال کا سن کر لارڈ یوں اچھلا جیسے اچانک اس کی کرسی میں تیز کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

''جولیانا فٹز واٹر کی کال پاکیشیا سے۔ کیا مطلب۔ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ اسے یہاں کا نمبر کیسے معلوم ہوا اور وہ مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتی ہے''...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا لارڈ۔ اس کی اچانک کال آئی ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ پاکیشیا سے جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہے اور وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے''...... ایرج نے کہا۔

''ہونہہ۔ اسے منع کر دو۔ اس سے کہو میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ میں کہہ دیتا ہوں''...... ایرج نے کہا۔

''کوئی اور بات کی ہے اس نے''...... لارڈ نے پوچھا۔

''یس لارڈ۔ وہ کہہ رہی ہے کہ پی ایل کے فارمولے کا دوسرا حصہ اس کے پاس ہے اور وہ اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہے''...... ایرج نے جواب دیا اور لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ میری اس سے بات"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے ایرج نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے لائن کلیئر ہو گئی۔

"یس۔ لارڈ بول رہا ہوں"...... لائن کلیئر ہوتے ہی لارڈ نے انتہائی ٹھہرے ہوئے اور دبنگ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ جولیانا۔ تم۔ اتنے عرصے بعد تمہیں لارڈ کی یاد کیسے آ گئی۔ تم تو میری ایجنسی اور مجھے کب کی چھوڑ چکی ہو اور پاکیشیائی بن کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کر رہی ہو۔ پھر اچانک تمہیں میں کیسے یاد آ گیا اور تمہیں میرا نمبر کیسے معلوم ہوا ہے"...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ سب باتیں میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی مارشل ہیگرڈ۔ میں تم سے بلیو لائٹ کے فارمولے کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"بلیو لائٹ۔ کیا مطلب۔ یہ بلیو لائٹ کیا ہے اور تم کس فارمولے کی بات کر رہی ہو"...... لارڈ نے اپنے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تمہیں اگر بلیو لائٹ اور اس کے فارمولے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو پھر میرا تم سے اس سلسلے میں بات کرنا فضول ہے۔ سوری۔ میں نے تمہیں خواہ مخواہ ڈسٹرب کیا ہے۔ او کے بائے"...... دوسری طرف سے جولیا نے روکھے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ ایک منٹ سنو۔ میری بات سنو۔ فون بند نہ کرنا"...... لارڈ نے جولیا کا روکھا لہجہ سن کر تیز لہجے میں کہا۔

"بولو"...... دوسری طرف سے جولیا نے اسی طرح بے حد روکھے اور کڑوے لہجے میں کہا۔

"کیا بتانا چاہتی ہو تم مجھے بی ایل فارمولے کے بارے میں"...... لارڈ نے پوچھا۔

"تمہیں جب اس فارمولے کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تو میں تمہیں کیا بتاؤں"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"جولیانا۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم جانتی ہو کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تمہارا کتنا بڑا دشمن ہوں۔ وہ تم ہی تھی جس کی وجہ سے مجھے کارمن میں اپنی بی ایم ایجنسی ختم کرنا پڑی تھی۔ تم نے بی ایم ایجنسی چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس جوائن کر لی تھی اور پھر تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مجھے اور میری ایجنسی کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے وہ میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ میں نے تمہیں ہلاک کرانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن تم ہر بار بچ نکلی تھی۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کرانا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

چاہتا تھا لیکن بی ایم ایجنسی کا چیف ہونے کے ناطے میں انتہائی اصول پسند انسان ہوں اور تم جانتی ہو کہ ایجنسیاں طاقت کے ساتھ ساتھ اصولوں پر ہی قائم رہتی ہیں۔ اس وقت ایجنسی کی ساکھ اور مفاد کے لئے مجھے یہی بہتر معلوم ہوا تھا کہ یا تو تم ایجنسی میں واپس آ جاؤ یا پھر''...... لارڈ نے کہتے کہتے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''میں نے تمہیں گڑے مردے اکھاڑنے کے لئے فون نہیں کیا ہے۔ میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تمہیں بی ایل فارمولے میں انٹرسٹ ہے یا نہیں''...... جولیا نے دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جب تمہیں سب معلوم ہے تو تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو کہ مجھے اس فارمولے میں انٹرسٹ ہے یا نہیں''...... لارڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''میں جانتا ہوں جولیانا فٹزواٹر۔ بی ایل فارمولا تمہارے پاس ہے اور وہ فارمولا تم تک کیسے پہنچا ہے مجھ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے''...... لارڈ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ تو تم مجھ پر نظر رکھ رہے تھے''...... دوسری طرف سے جولیا نے غرا کر کہا۔

''نہیں تم پر نہیں۔ میری اپنے ساتھیوں پر نگاہ تھی جنہیں تم نے

پہلے سر جاسف کی رہائش گاہ میں بے ہوش کیا تھا اور پھر تم انہیں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اٹھا کر وہاں سے لے گئی تھی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے میرے ساتھیوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور پھر تمہارے کہنے پر تمہارے ساتھیوں نے ان سب کو وہیں گولیاں مار دی تھیں۔ تم وہاں سے سر جاسف کی بیٹی کو بھی اٹھا کر لے گئی تھی جس کے پاس بی ایل فارمولا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اب وہ فارمولا اس لڑکی کے پاس نہیں بلکہ تمہارے پاس ہے''...... لارڈ کہتا چلا گیا۔

''بہت خوب۔ تم تو سب کچھ جانتے ہو''...... دوسری طرف سے جولیا نے داد بھرے لہجے میں کہا۔

''گو کہ میں آنکھوں سے اندھا ضرور ہوں جولیانا لیکن تم جانتی ہو کہ میری ایک نہیں ہزاروں آنکھیں ہیں جو ہر طرف بخوبی نگاہ رکھ سکتی ہیں اور دنیا میں کیا ہوتا ہے مجھے اس کی پل پل کی خبر رہتی ہے''...... لارڈ نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

''میں سب جانتی ہوں تمہارے بارے میں بلائنڈ مارشل۔ بہرحال اب بتاؤ۔ کیا میں وہ فارمولا اپنے چیف کے حوالے کر دوں یا''...... دوسری طرف سے جولیا نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔

''اوہ نہیں نہیں۔ فارمولا چیف کے حوالے مت کرنا۔ اگر تم نے فارمولا ایکسٹو کو دے دیا تو میں اس سے وہ فارمولا کبھی حاصل نہیں کر سکوں گا۔ جو انسان پہلے سے ہی سات پردوں میں چھپا ہوا ہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں اسے کہاں تلاش کرتا پھروں گا''...... لارڈ نے بوکھلا کر کہا۔

''تو کیا تم چاہتے ہو کہ وہ فارمولا میں لا کر تمہارے حوالے کر دوں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ میرے لئے اس فارمولے کا حصول بے حد ضروری ہے۔ تم جان ہی چکی ہو گی کہ اس فارمولے کا پہلا حصہ میرے پاس ہے اور وہ فارمولا میں نے زبردستی حاصل نہیں کیا ہے۔ اس فارمولے کے لئے میں نے سر جاسف کو کروڑوں ڈالرز دیئے ہیں''...... لارڈ نے کہا۔

''میں جانتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''پھر تو تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ میں نے فارمولے کے دوسرے حصے کے حصول کے لئے سر جاسف کو ابھی مزید معاوضہ ادا کرنا تھا لیکن اس کی نیت میں فتور آ گیا تھا اور وہ فارمولے سمیت غائب ہو گیا تھا۔ وہ فارمولے کے عیوض مجھے بلیک میل کر رہا تھا کہ میں اسے طے شدہ معاوضے سے زیادہ معاوضہ ادا کروں اور میں اپنے اصولوں سے منحرف نہیں ہو سکتا اسی لئے مجھے اس کے خلاف کارروائی کرانا پڑی''...... لارڈ نے کہا۔

''مجھے ان سب باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہے مارشل ہیگرڈ۔ میں نے تو تمہیں کسی اور مقصد کے لئے کال کی ہے''...... دوسری طرف سے جولیا نے اس کی باتوں سے بیزار ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تم بولو۔ اس فارمولے کے بدلے تم کیا چاہتی ہو۔ تم جو

مانگو گی میں تمہیں دوں گا۔ میں تمہیں وہ سارا معاوضہ دے سکتا ہوں جو میں نے اس فارمولے کے لئے سر جاسف کو دینے کا کہا تھا''...... لارڈ نے کہا۔

''تم جانتے ہو مارشل ہیگرڈ کہ میرے لئے دولت کی کوئی اہمیت نہیں ہے''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ بولو۔ تم بولو۔ تم کیا چاہتی ہو''۔ لارڈ نے فوراً کہا۔

''میں پاکیشیا چھوڑنا چاہتی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور لارڈ ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا جیسے وہ جولیا کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ پاکیشیا چھوڑنے سے تمہاری کیا مراد ہے''...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک وقت تھا جب میں نے پاکیشیا رہنے کے لئے کارمن چھوڑ دیا تھا اور کارمن کی سب سے بڑی، فعال اور رائل ایجنسی چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس جوائن کر لی تھی۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں جوائن کی تھی تم سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ جب بی ایم ایجنسی کے مختلف سیکشنوں کے انچارج مجھے یہاں سے واپس لے جانے کے لئے آتے تھے تو میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا۔ میرے گروپ نے مجھے دھوکہ دیا تھا اور گریک مجھے ائی طرف سے ہلاک کر کے وہیں پھینک آیا تھا۔ میں ہلاک ہو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جاتی اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے میری جان نہ بچائی ہوتی۔ ان کا یہ احسان ایسا تھا جو میں کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔ اس لئے میں نے یہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور جب تم نے مجھے ہلاک کرنے کے لئے ایجنٹ بھیجے تو میرا فیصلہ اور زیادہ پختہ ہو گیا کہ میں کسی بھی صورت میں کارمن نہیں جاؤں گی اور نہ ہی بی ایم ایجنسی جوائن کروں گی۔ تم جوں جوں میرے خلاف کام کرتے رہے میرا جنون بڑھتا گیا اور پھر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر تمہاری ایجنسی کا شیرازہ بکھیرنا شروع کر دیا۔ تم میرے ساتھ دشمنی میں ذاتیات پر اتر آئے تھے اور تم نے نہ صرف میرے ماں باپ کو اغوا کر کے یرغمال بنا لیا تھا بلکہ میرے واپس نہ آنے پر غصے میں آ کر انہیں ہلاک بھی کر دیا تھا۔ جس سے میرا غم و غصہ اور بڑھ گیا تھا اور میں نے تم سمیت تمہاری ساری ایجنسی کے خاتمے کا بیڑا اٹھا لیا تھا۔ اگر تم اس وقت میرے ہاتھ آ جاتے تو میں تمہارے ٹکڑے کر دیتی۔ لیکن تمہاری قسمت اچھی تھی کہ تم بچ گئے۔ پھر تمہاری بی ایم ایجنسی ختم ہو گئی اور اس کے بعد تم کہاں گئے اور تم نے اب کب ایکریمیا میں لارڈ ایجنسی کی بنیاد رکھی اس کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ میرا چونکہ تمہارے ساتھ پرانا تعلق تھا اس لئے تمہارا نام سن کر ایک بار تو میرے دل میں تمہارے لئے نفرت اور بدلہ لینے کے خیالات تو ضرور پیدا ہوئے تھے لیکن چونکہ بی ایم ایجنسی قصہ پارینہ ہو چکا تھا اس لئے میں نے سب کچھ بھلا

دیا تھا ورنہ تم جانتے ہو کہ میں ایک بار موت بن کر جس کے پیچھے لگ جاؤں تو اسے مجھ سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ تم اگر ایجنسی چھوڑ کر کارمن سے بھاگ نہ گئے ہوتے تو اب تک تمہارا بھی نام و نشان مٹ گیا ہوتا۔ بہرحال یہ سب باتیں چونکہ اب پرانی ہو چکی ہیں اس لئے میں تمہاری دشمنی بھول چکی ہوں۔ پاکیشیا میں رہ رہ کر میرا دل اکتا چکا ہے۔ میں سوئٹزر لینڈ اور کارمن میں بھی اکیلی تھی یہاں بھی اکیلی ہی ہوں۔ یہاں عزت اور مرتبہ تو ہے لیکن اس ملک میں میرے لئے کسی کے دل میں اپنائیت کے جذبات نہیں ہیں۔ یہاں دلوں کی بات تو ہر کوئی کرتا ہے لیکن اس دل کی زبان کو سمجھنے والا یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں رہتے ہوئے میں شادی بھی نہیں کر سکتی اور نہ ہی کسی کو اپنے جذبات سے آگاہ کر سکتی ہوں اس لئے میں یہاں رہ رہ کر اکتا سی گئی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس ملک اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے“...... جولیا کہتی چلی گئی۔

”اوہ۔ اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ تم پاکیشیا کے لئے بنی ہی نہیں تھی۔ تمہیں کارمن میں جو عزت اور جو شہرت ملی تھی وہ تو یہاں ایکریمیا میں بھی کسی کے پاس نہیں ہے۔ تم خود ہی سب کچھ چھوڑ کر یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی گئی تھی۔ سوئٹزر لینڈ کے بعد تم کارمن کی ہی شہری تھی اور کارمن ہی تمہارے لئے تمہارا آبائی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وطن ہو سکتا تھا جہاں تمہیں وہ سب کچھ مل سکتا تھا جس کی تم توقع بھی نہ کر سکتی تھی“...... لارڈ نے کہا۔

”میں جانتی ہوں۔ اسی لئے تو میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ سوئٹزر لینڈ اور کارمن میں اب چونکہ میرا کوئی نہیں ہے اس لئے میں ایکریمیا میں تمہارے پاس واپس آنا چاہتی ہوں“...... جولیا نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”آ جاؤ۔ ایکریمیا آنے پر میں تمہیں خود ویلکم کہوں گا“۔ لارڈ نے کہا۔

”کیا تم مجھے اپنی ایجنسی میں جگہ بھی دو گے“...... دوسری طرف سے جولیا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا اور لارڈ کے ہونٹوں پر یکلخت زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

”تم پہلے ایکریمیا آؤ۔ فارمولا میرے حوالے کرو۔ مجھے یقین دلاؤ کہ تم کارمن کی بی ایم ایجنسی کی وہی جولیانا فٹنر واٹر ہو جس نے کارمن سمیت پوری دنیا میں دھوم مچا دی تھی تو میں تمہیں لارڈ ایجنسی میں اس سے بھی بڑا عہدہ اور بڑا گروپ بنا کر دے سکتا ہوں جو کارمن میں بی ایم ایجنسی سے کہیں زیادہ طاقتور اور فعال ہو گا“...... لارڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ایکریمیا آ رہی ہوں۔ ایکریمیا آ کر میں اس سلسلے میں تم سے بات کروں گی“...... جولیا نے کہا۔

”ایکریمیا آنے سے پہلے تمہیں کرنل رچرڈ سے ملنا ہو گا۔ تم پی

ایل فارمولا کرنل رچرڈ کے حوالے کرو اور پھر اس کے ساتھ ہی ایکریمیا آ جاؤ“...... لارڈ نے کہا۔

”کرنل رچرڈ۔ یہ وہی کرنل رچرڈ ہے نا جو کبھی بی ایم ایجنسی کے فاسٹ سیکشن کا انچارج ہوا کرتا تھا اور اب وہ لارڈ ایجنسی کے فارن گروپ کا انچارج ہے جو پی ایل فارمولا حاصل کرنے کے لئے اپنے گروپ کے ساتھ آیا ہوا ہے“...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ تم نے کرنل رچرڈ کے گروپ کے چھ افراد کو تو ختم کر دیا ہے لیکن کرنل رچرڈ ابھی زندہ ہے۔ تم بتاؤ تم کہاں مل سکتی ہو۔ کرنل رچرڈ خود تمہارے پاس پہنچ جائے گا پھر تم فارمولا اس کے حوالے کر دینا“...... لارڈ نے کہا۔

”میں کرنل رچرڈ سے ضرور ملوں گی اور تم کہو گے تو میں اس کے ساتھ ایکریمیا آنے کے لئے بھی تیار ہوں لیکن میں پی ایل فارمولا کرنل رچرڈ کے حوالے نہیں کروں گی۔ فارمولا اس وقت تک میرے پاس رہے گا جب تک کہ میری تم سے ملاقات نہیں ہو جاتی اور تم مجھے لارڈ ایجنسی میں شامل کرنے کے ایگریمنٹ پر میری آنکھوں کے سامنے دستخط نہیں کر دیتے“...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ میں بنا تمہیں پرکھے یہ سب کیسے کر سکتا ہوں۔ تم کئی برس سے پاکیشیا میں ہو۔ میں نے پاکیشیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سیکرٹ سروس کا جہاں نام سنا ہے وہاں تمہارے بارے میں بھی مجھے معلومات حاصل ہوتی رہتی ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس طرح عمران کے بغیر نامکمل ہوتی ہے اسی طرح تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے لازم و ملزوم کی سی حیثیت اختیار کر چکی ہو۔ بی ایم ایجنسی میں تمہاری ذہانت اور تمہاری صلاحیتوں کے میں جو نمونے دیکھتا رہا تھا اب معلوم نہیں کہ تم وہ سب کچھ کر بھی سکتی ہو یا نہیں۔ پاکیشیا میں جا کر جہاں تم اپنی نیچر تبدیل کر چکی ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہاری ان صلاحیتوں اور ذہانت کو زنگ لگ چکا ہو اور میں یہ کیسے مان لوں کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس چھوڑ کر ایکریمیا آنا چاہتی ہو اور وہ بھی میری ایجنسی میں جبکہ تم نے کرنل رچرڈ کے چھ افراد کو بھی ہلاک کرا دیا ہے۔ اگر تم نے لارڈ ایجنسی میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو پھر تم نے ان سب کو کیوں ہلاک کیا تھا۔ تم انہیں زندہ بھی تو چھوڑ سکتی تھی۔ وہ سب تمہارے جانے پہچانے چہرے تھے“...... لارڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”گھبراؤ نہیں۔ نہ میری صلاحیتوں کو زنگ لگا ہے اور نہ میری ذہانت میں کوئی کمی آئی ہے۔ میں نے ان سب کو کیوں ہلاک کیا ہے اس کا جواب میں تمہیں وہاں آ کر دوں گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کر کے نہ صرف میری صلاحیتیں نکھر چکی ہیں بلکہ میری ذہانت میں بھی بے پناہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت میں

تمہیں اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کا نمونہ تو نہیں دکھا سکتی لیکن تم ایک موقع دو تو تمہیں یقین آ جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کام کرنے والی جولیا صرف نام کی جولیا ہے جبکہ حقیقت میں ڈینجرس جولیانا ہے۔ ڈینجرس جولیانا فٹز واٹر“...... جولیا نے کہا۔

”اس بات کا فیصلہ تو تمہارا امتحان لے کر ہی کیا جا سکتا ہے“...... لارڈ نے کہا۔

”ایکریمیا واپس آنے اور لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کے لئے میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ کسی بھی امتحان سے گزر سکتی ہوں“...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ دیکھتے ہیں اگر تم وہی ڈینجرس جولیانا ہو تو مجھے لارڈ ایجنسی میں تمہیں دوبارہ شامل کر کے سب سے زیادہ خوشی ہو گی“...... لارڈ نے کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہی ہوں“...... جولیا نے کہا۔

”اکیلی آؤ گی یا کرنل رچرڈ کے ساتھ ہی آؤ گی“...... لارڈ نے پوچھا۔

”جیسے تم کہو۔ کرنل رچرڈ کے ساتھ کہو تو اس کے ساتھ بھی آ سکتی ہوں اور اکیلی بھی“...... جولیا نے کہا۔

”اگر تم نے فارمولا کرنل رچرڈ کے حوالے نہیں کرنا تو بہتر ہے کہ تم اکیلی ہی آ جاؤ“...... لارڈ نے کہا۔

”اوکے۔ میں پہنچ جاؤں گی اور مجھے یہ کہنے کی ضرورت تو ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں کہ میرے ایکریمیا میں آنے کا تمہیں علم نہیں ہو گا لیکن پھر بھی ایکریمیا آ کر میں تمہیں انفارم ضرور کر دوں گی“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جب تم یہاں آؤ گی تو میں ایئر پورٹ پر تمہیں لینے کے لئے کسی کو بھیج دوں گا“...... لارڈ نے کہا۔

”اوکے“...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جیسے ہی دوسری طرف سے جولیا نے رابطہ ختم کیا لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مکارانہ اور عیاری سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

”میں لارڈ ہوں جولیانا فٹز واٹر۔ لارڈ مارشل ہیگرڈ۔ تم مجھے اتنی آسانی سے احمق نہیں بنا سکتی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ایکریمیا کیوں آنا چاہتی ہو۔ میری ایجنسی میں شامل ہو کر تم مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرنا چاہتی ہو اور تمہاری اس کوشش کے پیچھے تمہارا جو مقصد ہے میں اس سے بھی بخوبی واقف ہوں۔ تم جو مرضی کر لو لیکن تمہارے لئے لارڈ تک پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ تم میری اجازت کے بغیر میرے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ تم لارڈ ایجنسی میں شامل ہونا چاہتی ہو میں تمہیں اس کا موقع ضرور دوں گا اور اس بار تم اتنی جرأت نہیں کر پاؤ گی کہ تم لارڈ ایجنسی کو چھوڑ کر واپس جا سکو۔ تمہیں اس بار لارڈ ایجنسی میں جگہ ضرور ملے گی لیکن ایک نئے طریقے اور ایک نئے انداز میں۔ تم جولیا سے ایک بار پھر

ڈینجرس جولیانا بنو گی اور اس بار میں تمہیں اس قدر ڈینجرس جولیانا بنا دوں گا کہ تمہارا نام سن کر دنیا کی دوسری ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی لرز کر رہ جائے گی۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ تمہارے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی بھی ضرور آئیں گے اور وہ مجھ سے بی ایل کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے آئیں گے مگر اس بار وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیونکہ اس بار لارڈ ایجنسی کا سب سے طاقتور اور سب سے خطرناک ڈینجرس جولیانا گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ روکے گا اور ڈی جے گروپ ہی اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا موجب بنے گا۔ آؤ جولیانا آؤ۔ میں تمہارا شدت سے واپس آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ تمہارے جانے سے بی ایم ایجنسی میں جو خلاء پیدا ہو گیا تھا وہ خلاء لارڈ ایجنسی میں بھی موجود ہے لیکن اب وہ خلاء پُر ہو جائے گا اور اس خلاء کو کوئی اور نہیں تم پُر کرو گی۔ صرف تم جولیانا فٹز واٹر اور وہ بھی پہلے جیسی ڈینجرس جولیانا بن کر“...... لارڈ غراہٹ بھرے انداز میں بولتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر مکاری کے ساتھ اب شیطانیت کے سائے بھی ثبت ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور ایرج سے بات کر کے اسے فوری طور پر کرنل رچرڈ سے رابطہ کرنے اور اسے ایکریمیا واپس آنے کی ہدایات دینے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ایک بار پھر سوچ لیں مس جولیا۔ آپ نے ایکریمیا جا کر لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے کیا یہ درست فیصلہ ہے اور کیا لارڈ اتنی آسانی سے آپ کو اپنی ایجنسی میں شامل کر لے گا جبکہ وہ جانتا ہے کہ آپ اس کی کتنی بڑی دشمن ہیں"...... صفدر نے جولیا کی جانب دیکھتے ہوئے پریشان اور حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ سب اس وقت دانش منزل کی میٹنگ ہال میں موجود تھے۔

میٹنگ ہال میں سوائے عمران کے سب ممبران موجود تھے۔

جولیا نے سب سے پہلے بی ایم ایجنسی کے افراد سے بات چیت کی تھی۔ پہلے پرائٹ اور اس کے ساتھی اس کے سامنے کوئی بات ہی نہیں کر رہے تھے لیکن جب جولیا نے ان کے سامنے اپنا ماسک میک اپ اتارا اور اصلی روپ میں آئی تو وہ سب اسے پہچان کر حیران رہ گئے۔ جولیا نے انہیں بتایا کہ اسی نے ان سب کو

سر جاسف کی کوٹھی میں گیس بم سے بے ہوش کیا تھا اور پھر وہ بے ہوشی کی ہی حالت میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ انہیں یہاں لے آئی تھی۔

پرائٹ اور اس کے ساتھی اپنی پرانی ساتھی جولیانا کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران بھی ہو رہے تھے اور خوش بھی۔ جولیانا واقعی ان سب کے سامنے کئی سالوں بعد آئی تھی۔ اصلی حالت میں آ کر جولیا نے ان سے بات چیت کی تو پرائٹ نے اس سے کچھ نہیں چھپایا تھا اور اسے بتا دیا تھا کہ وہ یہاں کس مشن پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے جولیا کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان کا تعلق اب کارمن کی بی ایم ایجنسی سے نہیں بلکہ لارڈ ایجنسی سے ہے۔ البتہ کارمن کی بی ایم ایجنسی کا جو بلائنڈ مارشل ہیگرڈ چیف تھا وہی لارڈ ایجنسی کا بھی چیف ہے جس نے کارمن چھوڑ کر ایکریمیا میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے اور اس نے ایکریمیا میں ہی لارڈ ایجنسی بنائی ہے اور وہ سب اب کارمن کے لئے نہیں بلکہ ایکریمیا کے لئے کام کرتے ہیں۔ جولیا یہ سب جان کر بے حد حیران ہوئی تھی اسے اس بات کی بھی حیرت تھی کہ کشف کے باپ سر جاسف نے آدھا فارمولا ایکریمیا کی لارڈ ایجنسی کو فروخت کر دیا ہے اور پرائٹ اور اس کے ساتھی اب کارمن کی بی ایم ایجنسی میں نہیں بلکہ ایکریمیا کی لارڈ ایجنسی میں کام کرتے ہیں اور ان کا چیف کارمن کی بی ایم ایجنسی کا بلائنڈ مارشل ہیگرڈ ہی ہے۔ جس نے عرصہ دراز بعد اس

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یار ایکریمیا میں لارڈ ایجنسی کی بنیاد رکھی ہے اور اس نے یہی کوشش کی ہے کہ جو ایجنٹ کارمن کی بی ایم ایجنسی میں کام کرتے تھے وہی ایجنٹ اس کی نئی ایکریمین لارڈ ایجنسی میں بھی شامل ہو جائیں اسی لئے وہ سب ایک ساتھ دکھائی دے رہے ہیں اور ان کے گروپ کا انچارج کرنل رچرڈ ہے جو ان کے ساتھ ہی آیا ہوا ہے لیکن وہ دوسری جگہ موجود ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ سر جاسف کی رہائش گاہ میں نہیں آیا تھا۔

پرائٹ نے جولیا کو یہ بھی بتایا تھا سر جاسف انہیں کسی بھی طرح سے بی ایل فارمولا دینے کے لئے تیار نہیں ہو رہا تھا جس کی وجہ سے انہیں سر جاسف پر تشدد کرنا پڑا اور ان کا مقصد چونکہ ہر حال میں فارمولا حاصل کرنا تھا اس لئے انہوں نے سر جاسف پر ضرورت سے زیادہ ہی تشدد کر دیا تھا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ ہلاک ہونے سے پہلے البتہ سر جاسف نے انہیں بتا دیا تھا کہ فارمولا اس کی بیٹی کشف کے پاس ہے جو اسی رہائش گاہ میں کہیں چھپی ہوئی ہے۔ پرائٹ اور اس کے ساتھیوں نے اس لڑکی کو بھی ڈھونڈ لیا تھا۔ انہوں نے لڑکی سے جب فارمولے کے بارے میں پوچھا تو لڑکی نے فارمولا انہیں دینے سے صاف انکار کر دیا تھا جس پر انہوں نے اس لڑکی پر بھی تشدد کیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ لڑکی سے فارمولا حاصل کرتے وہ اچانک ایک تیز اور انتہائی ناگوار بو سے بے ہوش ہو گئے تھے۔

پرائٹ اور اس کے ساتھی جانتے تھے کہ جولیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے اور اس کا سوئٹزر لینڈ اور کارمن سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہیں علم تھا کہ اگر انہوں نے جولیا سے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو جولیا ان کی زبان کھلوانے کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہے اس لئے انہوں نے جولیا سے کوئی بات نہیں چھپائی تھی۔

جولیا نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں سے کرنل رچرڈ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کرنل رچرڈ کہاں ہے اور وہ کیا کر رہا ہے اس کے بارے میں وہ قطعی لاعلم ہیں وہ ان سے سیل فون پر یا پھر ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ رکھتا ہے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

جولیا نے ان سے لارڈ ایجنسی کے بارے میں پوچھا تو پرائٹ نے اسے بتایا کہ بی ایم ایجنسی کے چیف بلائنڈ مارشل ہیگرڈ نے ایکریمیا میں لارڈ ایجنسی کو انتہائی طاقتور اور خطرناک ایجنسی بنا دیا ہے۔ لارڈ ایجنسی کی شاخیں مکڑی کے جالے کی طرح پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جس سے لارڈ ایجنسی کی طاقت اور وسعت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ پرائٹ نے جولیا کو مشورہ دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چھوڑ دے اور ان کے ساتھ واپس ایکریمیا آ جائے۔ وہ کرنل رچرڈ سے بات کریں گے اور مارشل ہیگرڈ، کرنل رچرڈ کی بات آسانی سے مان لیتا ہے اور اگر کرنل رچرڈ چاہے تو

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا کو لارڈ ایجنسی میں دوبارہ لیا جا سکتا ہے اور اس کا مقام ویسا ہی بن سکتا ہے جیسا کہ پی ایم ایجنسی میں تھا۔

جولیا دیر تک ان سے باتیں کرتی رہی اس نے باتوں باتوں میں پرائٹ سے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ جب سر جاسف سے بی ایل فارمولے کا سودا کیا جا رہا تھا تو وہ اور کرنل رچرڈ ہی، سر جاسف سے ملا تھا اور سر جاسف نے اس سے معاوضہ وصول کر کے فارمولے کا پہلا حصہ کرنل رچرڈ کو فراہم کر دیا تھا جو وہ ایکریمیا لے گیا تھا اور کرنل رچرڈ نے وہ فارمولا لارڈ کے حوالے کر دیا تھا۔

جولیا نے پرائٹ اور دوسرے افراد سے لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن پرائٹ اور اس کے ساتھی لارڈ ایجنسی کے مین ہیڈ کوارٹر سے لاعلم تھے اور وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ لارڈ یعنی مارشل ہیگرڈ کا ٹھکانہ کہاں ہے۔

البتہ پرائٹ نے جولیا کو ایکریمیا کا ایک فون نمبر دیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ اگر وہ چاہے تو اس نمبر پر کال کر کے لارڈ سے بھی بات کر سکتی ہے۔ جولیا ان سے جس اطمینان سے باتیں کر رہی تھی اس سے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو یہی گمان ہوا تھا کہ جولیا لارڈ ایجنسی کے بارے میں سن کر بے حد مرعوب ہو گئی ہے اور وہ یقیناً پاکیشیا میں رہ رہ کر بور ہو چکی ہے اور اب اس کا بس نہیں چل رہا ہے کہ وہ کسی طرح سے سوئٹزر لینڈ یا کارمن واپس لوٹ جائے۔

پرائٹ سے جولیا نے وعدہ لیا تھا کہ اس کے پاس جو بھی معلومات

ہوں گی وہ اسے سب کچھ بتا دے گا لیکن بدلے میں جولیا کو اس کی اور اس کے ساتھیوں کی جان بخشی کرنی ہو گی۔ جولیا نے پرائٹ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کرے گی۔

پرائٹ اور اس کے ساتھیوں سے باتیں کرتے ہوئے جولیا کے دماغ میں ایک انوکھا خیال آیا تھا۔ بی ایل فارمولے کا پہلا حصہ چونکہ لارڈ کے پاس پہنچ چکا تھا اور لارڈ کہاں تھا اور اس کا خفیہ ہیڈ کوارٹر کہاں تھا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس لئے جولیا نے سوچا تھا کہ اگر وہ لارڈ سے بات کرے اور کسی طرح اسے یہ یقین دلا دے کہ وہ پاکیشیا میں خوش نہیں ہے اور وہ واپس سوئٹزر لینڈ یا ایکریمیا آنا چاہتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ لارڈ اس کی بات مان جائے اور وہ اسے اپنی ایجنسی میں شامل کر لے۔ جولیا نے سوچا تھا کہ ایک بار وہ لارڈ ایجنسی میں شامل ہو جائے تو پھر اس کا لارڈ ایجنسی کے خفیہ ہیڈ کوارٹر اور لارڈ تک پہنچنا مشکل نہیں ہو گا اور وہ نہ صرف لارڈ سے بی ایل فارمولا حاصل کر لے گی بلکہ وہ مارشل ہیگرڈ سے اپنا سابقہ بدلہ بھی لینے میں کامیاب ہو جائے گی جس نے اس کے ماں باپ کو ہلاک کیا تھا۔

جولیا کے ذہن میں یہ خیال پختہ ہوتا جا رہا تھا کہ لارڈ سے بی ایل فارمولا حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ کسی طرح سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کی ایجنسی میں جگہ حاصل کی جائے اور پھر وہ لارڈ ایجنسی کے تناور درخت کو اندر ہی اندر کھوکھلا کرتی ہوئی اس کی جڑوں تک پہنچ جائے گی اور جس دن وہ لارڈ ایجنسی کی جڑ تک پہنچ گئی وہ دن لارڈ ایجنسی کے پلانٹڈ مارشل ہیگرڈ کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔

پرائٹ اور اس کے ساتھیوں سے بات کرنے کے بعد جولیا کمرے سے باہر آ گئی تھی اور اس نے کمرے سے باہر آتے ہی تنویر اور صفدر سے کہا تھا کہ وہ اندر جا کر پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے۔ صفدر اور تنویر حیران تھے کہ جولیا یہ سب کیوں کر رہی ہے۔ ان افراد سے بات چیت کرنے کے لئے اس نے انہیں کمرے سے باہر رکنے کو کیوں کہا تھا اور اب باہر آتے ہی اس نے ان تمام افراد کو ہلاک کرنے کا کہا تھا۔ صفدر نے جولیا سے پوچھنا چاہا لیکن جولیا نے اسے ابھی کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ صفدر اور تنویر کو چونکہ جولیا پر بھروسہ تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئے تھے اور انہوں نے اندر جا کر پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں مار دی تھیں۔

جولیا نے پرائٹ اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ایک پلان پر عمل کرنے کے لئے ہلاک کرایا تھا۔ ان سب کو ہلاک کرانے کے بعد وہ دوبارہ اپنی فرینڈ کے کلینک پر گئی تو لیڈی ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ اس نے کشف کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن کشف کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اسے بچانے کی لیڈی ڈاکٹر اور اس

کے ساتھیوں کی تمام کوششیں بے کار چلی گئی تھیں۔ کشف کو کچھ دیر کے لئے ہوش آیا تھا تو وہ بار بار آنچل کا نام لے رہی تھی۔ جس پر جولیا نے اسے بتایا کہ جب وہ اسے کلینک لا رہی تھی تو اسے کچھ دیر کے لئے ہوش آیا تھا اور اس نے جولیا سے اس کا نام پوچھا تو جولیا نے اسے اپنا نام آنچل بتایا تھا جس سے لیڈی ڈاکٹر مطمئن ہو گئی اور پھر اس نے جولیا کو ایک مائیکرو فلم دیتے ہوئے کہا کہ کشف کو جب ہوش آیا تو اس نے بالوں میں چھپی ہوئی یہ مائیکرو فلم نکال کر اسے دی تھی اور اس سے کہا تھا کہ جب مس آنچل یہاں آئے تو وہ یہ فلم اسے دے دے۔ اس کے علاوہ کشف نے لیڈی ڈاکٹر سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی رہائش گاہ میں اس کے کمرے کی ایک کرسی کے نچلے حصے میں ایک خانہ بنا ہوا ہے جہاں اس کی ایک پرسنل ڈائری ہے۔ اس مائیکرو فلم میں کیا ہے اور اس کے گھر جن افراد نے حملہ کیا تھا اس کے بارے میں اس نے پہلے سے ہی اپنی ڈائری میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ جولیا جا کر اس کے روم میں وہ کرسی تلاش کرے اور اس کی پرسنل ڈائری حاصل کر لے اسے پڑھ کر اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

کشف کی ہلاکت کا سن کر جولیا بے حد مغموم ہو گئی تھی۔ وہ لیڈی ڈاکٹر سے مائیکرو فلم لے کر ایک بار پھر سر جاسف کی رہائش گاہ میں گئی۔ اسے کشف کا کمرہ اور کمرے میں موجود وہ کرسی تلاش کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا جس کے نیچے واقعی ایک خفیہ خانہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بنا ہوا تھا۔ جولیا نے اس خانے سے وہ ڈائری نکال لی اور پھر اس نے ڈائری وہیں پڑھنی شروع کر دی۔

ڈائری کشف کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تھی اور اس نے بی ایل فارمولے سمیت ڈائری میں وہ تمام باتیں تحریر کی تھیں جو اسے پرائٹ پہلے ہی بتا چکا تھا۔ کشف نے ڈائری میں اپنے باپ سر جاسف کی غداری کے حوالے سے لکھا تھا کہ انہوں نے محض دولت کے عوض بی ایل کا آدھا فارمولا ایکریمیا کی لارڈ ایجنسی کو فروخت کیا ہے۔ اتفاق سے فارمولے کا دوسرا حصہ کشف کے ہاتھ لگ گیا تھا جسے اس نے چھپا لیا تھا۔ جب سر جاسف کو علم ہوا کہ آدھا فارمولا کشف کے پاس ہے تو انہوں نے کشف پر بہت زور دیا تھا کہ وہ فارمولا اسے دے دے لیکن کشف محبِّ وطن تھی۔ اس نے اپنے باپ کے ساتھ دن رات محنت کر کے وہ فارمولا پاکیشیا کی فلاح اور دفاع کے لئے بنایا تھا وہ بھلا یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ اس کا باپ پاکیشیا سے غداری کرے اور محض دولت کے لئے فارمولا ایکریمیا کے حوالے کر دے۔ اس بات پر اس کے سر جاسف کے ساتھ شدید اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ سر جاسف الٹا سے فارمولے کا دوسرا حصہ مانگ رہا تھا جبکہ کشف اپنے باپ کو اس بات کا زور دیتی تھی کہ وہ لارڈ ایجنسی سے لی ہوئی دولت انہیں واپس کرے اور بی ایل فارمولے کا پہلا حصہ اس سے واپس لے لیکن سر جاسف اس کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھے

ان کے اختلافات کی وجہ سے کشف نے فارمولا چھپا دیا تھا اور سر جاسف پر روز بروز لارڈ ایجنسی کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا اس لئے سر جاسف نے نہ صرف لارڈ ایجنسی سے رابطہ ختم کر دیا تھا بلکہ انہوں نے اپنی ساری فیملی کے ساتھ اپنی رہائش گاہ بھی بدل دی تھی۔ جب تک کشف انہیں فارمولے کا دوسرا حصہ نہ دے دیتی اس وقت تک وہ لارڈ ایجنسی سے دور ہی رہنا چاہتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ لارڈ ایجنسی کو زیادہ دنوں تک خاموش رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے تھے اور وہ لارڈ ایجنسی والوں کو یہ بھی نہیں بتانا چاہتے تھے کہ ان کی نادان بیٹی کے سر پر محب وطنی کا بھوت سوار ہو گیا ہے اور فارمولا اس کے پاس ہے۔ اگر وہ لارڈ ایجنسی والوں کو یہ سب بتا دیتے تو لارڈ ایجنسی کے ایجنٹ کشف کو کسی بھی حالت میں زندہ نہ چھوڑتے۔ لاکھ اختلافات کے باوجود کشف سر جاسف کی بیٹی تھی اور سر جاسف اسے ہلاک ہوتے ہوئے بھلا کیسے دیکھ سکتے تھے۔

سر جاسف کی کشف کو سمجھانے اور اسے ڈرانے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی تھیں وہ کسی بھی طرح سے کشف سے بی ایل فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل نہیں کر سکے تھے۔ کشف بھی اپنے باپ سے بے حد محبت کرتی تھی۔ وہ سر جاسف کو موقع دے رہی تھی کہ وہ جیسے بھی ممکن ہو لارڈ ایجنسی سے رابطہ کریں اور ان سے حاصل کیا ہوا معاوضہ انہیں لوٹا کر ان سے اپنا فارمولا واپس حاصل کر لیں لیکن سر جاسف جانتے تھے کہ اب یہ ناممکن تھا۔ لارڈ ایجنسی کا تعلق

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایکریمیا سے تھا اور بی ایل کا فارمولا نیا اور اس قدر یونیک تھا جسے ایکریمیا والے کسی بھی صورت میں واپس نہیں کریں گے بلکہ اس کے اچانک منظر سے غائب ہونے پر وہ فارمولے کے دوسرے حصے کے حصول کے لئے پاکیشیا میں قیامت برپا کر دیں گے لیکن اس کے باوجود کشف اپنے باپ کو فارمولے کا دوسرا حصہ دینے کے لئے تیار نہیں تھی۔ یہ بھی اتفاق تھا کہ فارمولے کا دوسرا حصہ کشف نے ہی ترتیب دیا تھا اس لئے سر جاسف کو اس کے بارے میں بہت کم معلومات تھیں ورنہ وہ فارمولے کے دوسرے حصے کو دوبارہ ترتیب دے کر اپنا کام پورا کر سکتے تھے۔

کشف نے اپنی ڈائری میں لکھا تھا کہ اس کے باپ نے یہ عقلمندی ضرور کی تھی کہ وہ لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں سے اپنے اصلی حلئیے اور نام سے نہیں ملے تھے بلکہ فرضی نام اور میک اپ میں ملے تھے۔ لارڈ ایجنسی والے انہیں اسی فرضی نام سے جانتے تھے اور جب تک وہ انہیں ٹریس نہ کر لیتے اس وقت تک وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ لیکن اپنے باپ کی بتائی ہوئی باتوں کے تحت کشف نے یہ ضرور لکھا تھا کہ کسی نہ کسی دن لارڈ ایجنسی کے ایجنٹ ان تک ضرور پہنچ جائیں گے اور جس دن ایسا ہوا اس دن نہ اس کا باپ زندہ بچے گا اور نہ وہ۔ اس لئے اس نے فارمولے کے دوسرا حصے کی ایک مائیکروفلم بنا لی تھی جسے وہ اپنے بالوں میں چھپا کر رکھتی تھی۔

سر جاسف کی غداری سے جولیا کو بے حد دکھ ہوا تھا اور اسی کی بیٹی کی حب الوطنی سے وہ بے حد مرعوب بھی ہوئی تھی جس نے اپنی جان تو دے دی تھی لیکن بی ایل فارمولا لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کے حوالے نہیں کیا تھا۔

جولیا کو اب چونکہ تمام صورتحال معلوم ہو چکی تھی اس لئے اس نے یہ سب کچھ چیف کو بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ویسے بھی وہ بلائنڈ مارشل ہیگرڈ سے بی ایل فارمولے کا پہلا حصہ لانے کے لئے ایکریمیا جانا چاہتی تھی اس کے لئے ظاہر ہے اسے چیف سے اجازت تو لینی ہی تھی۔ یہ چیف کی ہی صوابدید پر منحصر تھا کہ وہ اسے ایکریمیا بھیج کر لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کی اجازت دیتا یا پھر وہ لارڈ ایجنسی کے خلاف کام کرنے کے لئے عمران کی سربراہی میں پوری ٹیم ہی ایکریمیا روانہ کر دیتا۔

جولیا نے اپنے فلیٹ میں جا کر چیف سے رابطہ کیا اور پھر اس نے کشف کے فون آنے اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام واقعات سے چیف کو آگاہ کر دیا۔ ایکسٹو کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ سر جاسف نے بلیو لائٹ نامی ایک ایجاد کا آدھا فارمولا ایکریمیا کی ایک خطرناک لارڈ ایجنسی کو فروخت کیا ہے۔ جولیا نے جب ایکسٹو کو بتایا کہ بی ایل فارمولے کا دوسرا حصہ اس کے پاس ہے تو ایکسٹو بے حد خوش ہوا تھا۔ جولیا نے چیف سے اپنے خیالات کا بھی اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ چیف اگر اسے اجازت

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دے تو وہ ایکریمیا میں جا کر لارڈ ایجنسی کے خلاف اکیلی کام کر سکتی ہے۔ اس کے لئے اسے لارڈ ایجنسی میں شامل ہونا پڑے گا اور وقتی طور پر اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے علیحدگی اختیار کرنی پڑے گی۔ چیف نے اس سلسلے میں جولیا کو کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ چیف نے جولیا کو حکم دیا کہ وہ تمام ممبروں کو کال کرے اور ان کے ساتھ میٹنگ روم میں آ جائے۔ میٹنگ روم میں اس ساری صورتحال پر ڈسکس کی جائے گی اور پھر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ لارڈ ایجنسی سے بی ایل کا فارمولا کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جولیا نے صفدر اور باقی سب ممبران کو کال کی اور انہیں دانش منزل پہنچنے کا کہہ کر خود بھی وہاں پہنچ گئی۔

کچھ ہی دیر میں تمام ممبران وہاں پہنچ گئے لیکن ان میں عمران نہیں تھا۔ چیف نے ٹرانسمیٹر پر جولیا سے کہا کہ وہ ممبران کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دے تو جولیا نے انہیں ساری تفصیل بتا دی اور انہیں اپنے خیالات سے بھی آگاہ کر دیا کہ اگر چیف اسے اجازت دے دے تو وہ ایکریمیا جا کر لارڈ ایجنسی سے بی ایل کا فارمولا حاصل کر کے لا سکتی ہے۔ جب جولیا انہیں تفصیلات بتا چکی تو صفدر نے جولیا سے وہ سوال کیا کہ کیا اس کا لارڈ ایجنسی میں جانا مناسب ہوگا اور لارڈ اسے دشمنی کے باوجود اپنی ایجنسی میں شامل کر لے گا۔

”میں مارشل ہیگرڈ کے ساتھ پہلے بھی کام کر چکی ہوں۔ میں

اس کی بہت سی کمزوریوں کے بارے میں جانتی ہوں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات ضرور مان لے گا اور مجھے اپنی ایجنسی میں ضرور شامل کر لے گا“...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں لگتا کہ لارڈ اتنی آسانی سے آپ کو اپنی ایجنسی میں جگہ دے دے گا جبکہ اسے معلوم ہے کہ آپ دل و جان سے پاکیشیائی ہو چکی ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”اسے سب کچھ معلوم ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے اپنی ایجنسی میں ضرور شامل کر لے گا“...... جولیا نے کہا۔

”اگر آپ نے لارڈ ایجنسی میں جانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا تو پھر آپ نے لارڈ ایجنسی کے ان چھ افراد کو ہمارے ہاتھوں ہلاک کیوں کرا دیا تھا۔ آپ کو تو انہیں زندہ رکھنا چاہئے تھا تاکہ لارڈ ایجنسی میں آپ کو جگہ بنانے میں آسانی ہوتی“...... تنویر نے کہا۔

”اس وقت میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ میں لارڈ ایجنسی میں واپس جانے کا سوچوں گی۔ یہ فیصلہ میں نے کشف سے فارمولا ملنے اور اس کی ڈائری پڑھنے کے بعد کیا تھا اور اگر میں نے پہلے سے بھی یہ فیصلہ کیا ہوتا تب بھی میں انہیں زندہ نہ چھوڑتی انہوں نے سر جاسف اور ان کی فیملی کو جس بے دردی اور بے رحمی سے ہلاک کیا تھا میں انہیں کیسے زندہ چھوڑ سکتی تھی“...... جولیا نے کہا تو انہوں نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیئے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آپ اگر لارڈ ایجنسی میں جائیں گی تو اس بات کا مارشل ہیگرڈ کو کیا جواب دیں گی کہ آپ نے اس کے ساتھیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ مارشل ہیگرڈ کو کیسے پتہ چلے گا کہ اس کے ساتھیوں کو مس جولیا نے ہلاک کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ مس جولیا کا لارڈ ایجنسی میں جانا نامناسب ہو گا۔ ہمیں لارڈ ایجنسی سے فارمولا ہی تو حاصل کرنا ہے یہ کام ہم ٹیم ورک کے طور پر بھی تو کر سکتے ہیں۔ ایکریمیا میں جا کر ہمیں لارڈ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر کے اس سے ٹکرانا ہی تو ہو گا اور یہ کام آپ اکیلی کریں اور آپ کو کوئی نقصان ہو یہ ہم میں سے کوئی برداشت نہیں کر سکے گا"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے مس جولیا۔ مارشل ہیگرڈ وہی اندھا انسان ہے جس نے آپ کے ماں باپ کو ہلاک کیا تھا جس کا بدلہ لینے کے لئے ہم سب نے آپ کے ساتھ مل کر کارمن میں بی ایم ایجنسی کا شیرازہ بکھیر دیا تھا۔ اس بات کا مارشل ہیگرڈ کو شدید غصہ ہو گا۔ وہ پہلے بھی آپ کو ہلاک کرانے کے لئے کئی ایجنٹ یہاں بھیج چکا ہے آپ وہاں جائیں گی تو اسے تو اور زیادہ آسانی سے آپ کو ہٹ کرنے کا موقع مل جائے گا"...... چوہان نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مارشل ہیگرڈ میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں

کرے گا اور اگر اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر میں بھی اسے آڑے ہاتھوں لینے کا فن جانتی ہوں۔ میں جانے سے پہلے ایک بار مارشل ہیگرڈ سے بات کروں گی اور جب اسے معلوم ہو گا کہ بی ایل فارمولے کا دوسرا حصہ میرے پاس ہے تو وہ مجھے کسی بھی صورت میں ہلاک کرنے یا کرانے کی کوشش نہیں کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ تو کیا وہ فارمولا آپ ساتھ لے جائیں گی"...... نعمانی نے چونکتے ہوئے کہا باقی سب بھی جولیا کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

"ہاں۔ اس فارمولے کے بغیر تو مجھے لارڈ ایجنسی میں جانے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ مجھے مارشل ہیگرڈ تک پہنچنے کے لئے فارمولے کا دوسرا حصہ اپنے ساتھ لے جانا ہی پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا اس سلسلے میں آپ کی چیف سے بات ہوئی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جو اتنی دیر سے جولیا اور ان سب کی باتیں سن رہا تھا۔

"ہاں۔ میں نے چیف کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔ چیف نے ہمیں اسی لئے یہاں بلایا ہے تاکہ وہ ہمیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر سکیں کہ بی ایل فارمولے کے لئے میرا اکیلی جانا مناسب ہو گا یا ہم سب ایک ساتھ جائیں گے"...... جولیا نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا آپ نے عمران صاحب کو کال نہیں کی تھی"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ چیف نے مجھے صرف تم سب کو بلانے کا کہا تھا انہوں نے عمران کا نام نہیں لیا تھا۔ یہ اچھا ہی ہے کہ عمران یہاں نہیں ہے ورنہ اس نے تو میرا اکیلے جانے کے سلسلے میں مخالفت ہی کرنی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب نہایت ذہین انسان ہیں مس جولیا۔ وہ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہوتا ہے اور اس کے دور رس نتائج نکلتے ہیں۔ اگر انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا گیا ہوتا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں آپ کو بہتر مشورہ دے دیتے"...... صدیقی نے کہا۔

"عمران سے زیادہ چیف جینیئس ہیں۔ ان کا فیصلہ عمران سے زیادہ پائیدار اور دور اندیشی پر مبنی ہوتا ہے۔ عمران بھلا چیف کی ذہانت کا کیا مقابلہ کرے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میں چیف کی ذہانت کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا لیکن میرا اور اس کا مقابلہ تو ہو ہی سکتا ہے نا"...... اچانک کھلے ہوئے دروازے سے عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے تنویر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اس نے شاید تنویر کی بات سن لی تھی۔ عمران کو دیکھ کر ان سب کے چہرے کھل اٹھے تھے جبکہ تنویر کا منہ

بن گیا تھا اور جولیا نے عمران کو آتے دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران آگے بڑھا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا اور یوں منہ چلانے لگا جیسے چیونگم چبا رہا ہو۔ اس کے چہرے پر حماقتوں کے ڈونگرے برس رہے تھے اور وہ باری باری ان سب کی جانب احمقانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیسا مقابلہ۔ کون سا مقابلہ"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"بہت سے مقابلے ہوتے ہیں۔ کس مقابلے کا بتاؤں۔ مقابلے کھیلوں میں بھی ہوتے ہیں۔ میدانوں میں بھی ہوتے ہیں اور آج کل تو ہر گلی، بازار اور محلوں میں بھی مقابلے دیکھنے کے آسانی سے مواقع مل جاتے ہیں۔ مرد حضرات لڑیں یا نہ لڑیں، گھریلو عورتیں بھی جب ایک دوسرے کے مقابلے پر آ جائیں تو ان کے منہ سے نکلنے والے جملے اس قدر ثقیل اور خطرناک ہوتے ہیں کہ راہ چلتے ہوئے شریف آدمی کو شدید سردی میں بھی پسینہ آ جاتا ہے۔ بعض اوقات خواتین جب جھپٹ جھپٹ کر ایک دوسرے پر حملے کرتی ہیں تو لوگوں کو مفت میں لیڈیز فری اسٹائل ریسلنگ دیکھنے کو مل جاتی ہے اور یہ فری اسٹائل ریسلنگ ایسی ہوتی ہے کہ جس کے لئے نہ کسی رنگ کی ضرورت پڑتی ہے۔ نہ کوئی ریفری ہوتا ہے اور نہ دیکھنے والوں کو ٹکٹیں خریدنی پڑتی ہیں"...... عمران بولنے پر آیا تو نان سٹاپ بولتا چلا گیا اور وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"خواتین کی فری اسٹائل ریسلنگ سے میرے اور تمہارے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مقابلے کا کیا تعلق''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تعلق ہے تو کہہ رہا ہوں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ تمہارا اور میرا مقابلہ خواتین کے لئے نہیں لیکن ایک خاتون کے لئے تو ہو ہی سکتا ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے جولیا کی جانب شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنسنے لگے۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... تنویر نے جیسے عمران کی بات نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔ اس کے لہجے میں قدرے غصے کا عنصر تھا۔

''کہنا کیا ہے پیارے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایک بار تم میرے مقابلے پر آ ہی جاؤں۔ جو جیتے گا شادی کا لڈو وہی کھائے گا''...... عمران نے کہا۔

''شادی کا لڈو۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''مطلب۔ جس لڑکی کے لئے تنویر میرا رقیب رو سفید بنا ہوا ہے۔ مقابلے کے بعد یا تو اس لڑکی کو تنویر لے جائے گا یا پھر میں''...... عمران نے کہا اور وہ ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اس کے لئے آپ تنویر سے کون سا مقابلہ کرنا پسند کریں گے''...... خاور نے مسکرا کر پوچھا۔

''جو یہ چاہے۔ ویسے خواتین کو جیتنے کے لئے پرانے زمانے میں بے شمار مقابلے ہوا کرتے تھے جن میں سب سے زیادہ اہمیت ڈوئل کو دی جاتی تھی۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایک بار میرا اور تنویر کا

ڈوئل ہو ہی جائے''...... عمران نے کہا۔

''ڈوئل۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ اور تنویر کے ہاتھ میں ایک ایک ریوالور دے دیا جائے اور دونوں ریوالوروں میں ایک ایک گولی ڈال کر آپ دونوں کے منہ مخالف سمتوں میں کر دیئے جائیں اور پھر بیس سے تیس قدم اٹھاتے ہی جو پہلے مڑ کر دوسرے پر فائر کر دے جیت اسی کی ہوگی۔ یہی ہے نا ڈوئل سسٹم''...... خاور نے کہا۔

''سسٹم کا تو مجھے پتہ نہیں لیکن اس مقابلے میں ایک ساتھ چلنے والی گولیاں دونوں کو ہی لے ڈوبتی ہیں۔ ورنہ ایک کی ہلاکت تو طے ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا تم مجھ سے ڈوئل کرنا چاہتے ہو''...... تنویر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اپنے ریوالور میں گولی نہ ڈالنے کا وعدہ کرو تو مجھے تم سے ڈوئل کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے''...... عمران نے اس قدر معصومانہ لہجے میں کہا کہ وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

''اچھا بس۔ اب سنجیدہ ہو جاؤ''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''او کے''...... عمران نے بڑی سعادت مندی سے کہا اور اس نے مسکینوں جیسا منہ بنا لیا جسے دیکھ کر ان سب کی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی اسی لمحے جولیا کے سامنے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے سیٹی کی

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آواز سنائی دی۔

سیٹی کی آواز سن کر ان کی ہنسی کو وہیں بریک لگ گئے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز آنا بند ہو گئی۔

"جولیا"...... ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"لیس چیف"...... جولیا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ممبران کو سب کچھ بتا دیا ہے"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"لیس چیف۔ میں نے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن عمران چونکہ ابھی آیا ہے اس لئے اسے کچھ معلوم نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران کو میں نے خود ہی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے۔ جس طرح تم سر جاسف اور اس کی بیٹی کشف کے معاملے میں ملوث ہو گئی تھی اسی طرح عمران بھی اتفاقیہ طور پر پی ایل فارمولے کے بارے میں جان گیا تھا۔ تم نے لارڈ ایجنسی کے جس رچرڈ گروپ کو ہلاک کیا تھا اس کا سربراہ کرنل رچرڈ خود ہی عمران کے سامنے آ گیا تھا اور اس نے خود ہی عمران کو پی ایل فارمولے کی حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا"...... ایکسٹو نے کہا اور پھر ایکسٹو نے انہیں عمران کے سرداور کے فون آنے سے لے کر کرنل رچرڈ سے ملنے تک کی تمام تفصیلات بتا دیں۔

"جب عمران نے مجھے کرنل رچرڈ کے بارے میں رپورٹ دی

تو میں نے اسے تمہاری دی ہوئی رپورٹ سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔ میں نے عمران کو تمہارے ایکریمیا جانے اور لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کے سلسلے میں بھی ڈسکس کی تھی۔ اب چونکہ عمران یہاں آ گیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سب مل کر ایک بار پھر آپس میں ڈسکس کر لو۔ ہمارے لئے پی ایل فارمولا بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ لارڈ ایجنسی نے وہ فارمولا قیتاً حاصل کیا تھا لیکن وہ فارمولا یہاں سے غیر قانونی طور پر لے جایا گیا تھا۔ میں نے اس سلسلے میں سر سلطان سے بات کی تھی۔ سر سلطان نے ایکریمی سفارت خانے سے بات کر کے سفارتی طور پر اس فارمولے کی واپسی کی کوششیں بھی کی تھیں اور لارڈ ایجنسی کو یہ آفر بھی کی گئی تھی کہ لارڈ ایجنسی نے فارمولے کے لئے جو معاوضہ سر جاسف کو دیا تھا ہم اس سے دوگنا معاوضہ اسے ادا کر سکتے ہیں لیکن لارڈ ایجنسی کے چیف مارشل ہیگرڈ نے وہ فارمولا کسی بھی قیمت پر پاکیشیا کو دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس فارمولے کا دوسرا اور اہم حصہ ہمارے پاس ہے۔ جب تک فارمولوں کے دونوں حصے یکجا نہیں ہو جاتے اس کا فائدہ نہ ایکریمیا اٹھا سکتا ہے اور نہ پاکیشیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یا تو مکمل طور پر یہ فارمولا ایکریمیا کو دے دیا جائے یا پھر فارمولے کا پہلا حصہ واپس لایا جائے اور پی ایل جس نوعیت کی ایجاد ہے اس کی پاکیشیا کو اشد ضرورت ہے۔ پاکیشیا جس طرح ہر طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اور آئے دن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پاکیشیا پر بیرونی طاقتوں کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر اسرائیل جو پاکیشیا کا ازلی دشمن ہے اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ پاکیشیا کو مٹانے کے لئے کبھی بھی اینٹی میزائل پاکیشیا پر فائر کر دے۔ اگر پاکیشیا کے پاس بی ایل جیسی خصوصی ایجاد ہو گی تو اسرائیل تو کیا دنیا کی کوئی طاقت پاکیشیا پر ایٹمی حملے کرنے کا خواب بھی نہیں دیکھ سکے گی۔ پاکیشیا دشمن ممالک کے ایٹمی حملوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا اور اس سے پاکیشیا کا نہ صرف وقار بلند ہو گا بلکہ پاکیشیا کی معیشت پر بھی بے حد اچھے اثرات پڑیں گے جس سے پاکیشیا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر سکتا ہے اور پاکیشیا پوری دنیا میں ایک الگ اور منفرد مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے جب تک بی ایل فارمولا پاکیشیا میں نہ آ جائے میں چین سے بیٹھا نہیں رہ سکتا۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے تمہیں کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ میں تم سب پر اور عمران پر چھوڑتا ہوں۔ تم سب آپس میں مل کر ڈسکس کرو اور پھر جس فیصلے پر پہنچو اس سے مجھے آگاہ کر دینا میں اسی وقت تمہیں فیصلے پر عملدرآمد کی اجازت دے دوں گا“...... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ جولیا اگر اکیلی جا کر لارڈ ایجنسی سے ٹکرانا چاہتی ہے تو میں اس کے حق میں ووٹ دوں گا“...... اس سے پہلے کہ کوئی اور کچھ کہتا عمران نے اونچی آواز میں کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی جانب دیکھنے لگے جبکہ عمران کی بات سن کر جولیا کے

چہرے پر حیرت ابھر آئی۔ حالانکہ وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ عمران اسے کسی طور پر اکیلی نہیں جانے دے گا۔

”کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو“...... ایکسٹو نے کہا۔

”یس چیف میں اس وقت مر جانے کی حد تک سنجیدہ ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو بے شک میرے رقیب رو سفید۔ مم۔ مم میرا مطلب ہے ممبران سے پوچھ لیں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

”فضول باتیں مت کرو عمران۔ معاملے کی حساسیت کو سمجھو“...... ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

”یس چیف۔ میں سب سمجھ رہا ہوں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جولیا ایک سلجھی ہوئی اور انتہائی زیرک لیڈی ایجنٹ ہے۔ یہ پہلے بھی کارمن میں مارشل ہیگرڈ کی بی ایم ایجنسی میں کام کر چکی ہے۔ بی ایم ایجنسی کا صرف نام اور ملک ہی بدلا ہے۔ اس ایجنسی میں سوائے چند نئے چہروں کے باقی سب پرانے چہرے ہیں جو جولیا کے دیکھے بھالے ہیں۔ جولیا نے ان کے ساتھ کافی وقت گزارا ہے۔ وہ ان سب کے مزاج اور ان کی کارکردگی کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ اگر جولیا کو یقین ہے کہ مارشل ہیگرڈ اسے واپس اپنی ایجنسی میں لے لے گا تو آپ کو میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جولیا اپنے مقصد میں کامیاب رہے گی“...... عمران نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سنجیدگی سے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"جولیا اور مارشل ہیگرڈ کے درمیان جو دشمنی چلی آ رہی ہے اس کے باوجود تم یہ بات یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ مارشل ہیگرڈ جولیا کو اپنی ایجنسی میں جگہ دے دے گا"...... ایکسٹو نے کہا۔

"لارڈ ایجنسی ابھی حال ہی میں معرض وجود میں آئی ہے چیف اور جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس ایجنسی کا صرف نام ہی نیا ہے جبکہ چہرے پرانے ہیں۔ اس میں ایک بات کا میں اور اضافہ کر دیتا ہوں کہ لارڈ ایجنسی میں جتنے بھی گروپ اور جتنے بھی سیکشن ہیں وہ ایک سے بڑھ کر ایک ہیں لیکن ان میں ڈی جے گروپ نہیں ہے جو کارمن میں پی ایم ایجنسی کی جان ہوا کرتا تھا اور پی ایم ایجنسی کو شہرت کی بلندیوں پر لے جانے کا سب سے بڑا کریڈیٹ ڈی جے گروپ کو حاصل تھا۔ جولیا کے پاکیشیا آ جانے کے بعد اس کی کمی کارمن کی پی ایم ایجنسی کو بھی محسوس ہو رہی تھی اور اب ایکریمیا کی لارڈ ایجنسی کو بھی ہے۔ میں نے لارڈ ایجنسی کے بارے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں۔ مارشل ہیگرڈ اب بھی ڈی جے گروپ، خاص طور پر اپنی ڈیجرس جولیانا کو بہت یاد کرتا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اگر جولیانا فٹز واٹر کسی طرح اس کی لارڈ ایجنسی میں لوٹ آئے تو اس کی ایجنسی پی ایم ایجنسی سے بھی زیادہ نام اور شہرت حاصل کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بار مارشل ہیگرڈ نے

خود کو اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو سات پردوں میں چھپا لیا ہے۔ اس کی ایجنسی کا کوئی سیکشن، کوئی گروپ اور کوئی ایجنٹ یہ نہیں جانتا کہ لارڈ مارشل ہیگرڈ کہاں ہے اور اس نے اس بار اپنا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کس ریاست میں اور کہاں بنایا ہے۔ اگر ہم اس سلسلے میں ایکریمیا جا کر کام کریں تو لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے میں شاید ہمیں بہت عرصہ لگ جائے جبکہ جولیا اگر اس ایجنسی میں چلی جائے گی تو یہ اپنی ذہانت کو بروئے کار لا کر اور لارڈ ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹوں کی لاشوں کے پل پر چلتی ہوئی آسانی سے مین ہیڈ کوارٹر اور مارشل ہیگرڈ تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کے لئے جولیا کو مارشل ہیگرڈ پر ثابت کرنا ہو گا کہ اس نے واقعی پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چھوڑ دیا ہے اور وہ دل و جان سے ایکریمین بن کر لارڈ ایجنسی میں شامل ہو گئی ہے اور یہ کام جولیا آسانی سے کر سکتی ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ مس جولیا کو مارشل ہیگرڈ کو یقین دلانے کے لئے پی ایل فارمولے کا دوسرا حصہ بھی تو اس کے حوالے کرنا پڑے گا۔ فارمولے کا دوسرا حصہ اگر مارشل ہیگرڈ کو مل گیا اور پھر اس نے مس جولیا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو پھر کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک آسان حل ہے کہ فارمولے کے دوسرے حصے میں چند بنیادی کلیئے تبدیل کر دیئے جائیں۔ اگر فارمولا لازمی طور

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر مارشل ہیگرڈ کے حوالے کرنا بھی پڑے تو اس سے وہ کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے اور پھر یہ بھی تو سوچو کہ کچھ حاصل کرنے کے لئے کچھ کھونا تو پڑتا ہی ہے۔ اگر ہم فارمولے کا دوسرا حصہ کھو بھی دیں تو کیا ہو گا اس کے بدلے ہمیں فارمولے کا پہلا حصہ بھی تو مل جائے گا''.....عمران نے کہا۔

''اس کے لئے تو ہمیں فارمولے کے دوسرے حصے کی ایک آدھ کاپی بھی بنانی پڑے گی تاکہ جب فارمولے کا پہلا حصہ ملے تو ہم اس پر آسانی سے کام کر سکیں''.....کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ کام میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔ رہی بات فارمولے میں تکنیکی تبدیلیوں کی تو یہ کام عمران آسانی سے کر سکتا ہے''.....ایکسٹو نے کہا۔

''چیف۔ میں مس جولیا کے اکیلے مشن پر جانے کے حق میں نہیں ہوں''.....تنویر نے کہا اور جولیا چونک کر اور غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''نہیں تنویر۔ تم اکیلے اس معاملے میں اختلاف مت کرو۔ ہمارا مقصد فارمولے کا حصول ہے جس کی پاکیشیا کو اشد ضرورت ہے۔ اس فارمولے پر جولیا تو کیا تم خود بھی اکیلے جانے کے لئے تیار ہو سکتے ہو۔ تم سب محبِ وطن ہو اور پاکیشیا کے مفاد اور سلامتی کے لئے تم سب اپنی جانیں بھی قربان کر سکتے ہو۔ جولیا اس سے پہلے بھی پاکیشیا کے لئے اکیلی کئی مشنز پر کام کر چکی ہے۔ مجھے جولیا کی

صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ مارشل ہیگرڈ کی لارڈ ایجنسی دنیا کے لئے طاقتور اور خطرناک ہو سکتی ہے لیکن یہ مت بھولو کہ جولیا بھی اسی ایجنسی سے تعلق رکھتی تھی اور کارمن میں اسی ایجنسی کے سب سے بڑے اور سب سے خطرناک ڈینجرس جولیانا گروپ کی انچارج تھی۔ اس سے زیادہ مارشل ہیگرڈ اور اس کی لارڈ ایجنسی کے ایجنٹوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جائے گی''.....ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور جولیا کا کھلا ہوا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔ پہلے عمران نے اس کی ذہانت کی تعریف کی تھی اور اب چیف بھی اس کے حق میں کھل کر بات کر رہا تھا جس سے جولیا کو اپنے جسم میں سیروں خون بڑھتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ چیف کی بات سن کر تنویر خاموش ہو گیا۔

''لارڈ ایجنسی سے اکیلی جولیا کے ٹکرانے کے ہمیں دو فائدے اور بھی ہوں گے''.....عمران نے کہا۔

''وہ کیا''.....ایکسٹو نے پوچھا۔

''ایک تو یہ کہ اس بار مجھے خواہ مخواہ ممبران کے ساتھ دیس پردیس جا کر اپنی جوتیاں نہیں گھسانی پڑیں گی اور دوسرا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اس مشن کی کامیابی پر جولیا کو ممبران کی جگہ اکیلی کام کرنے کی وجہ سے تمام ممبران کو دیا جانے والا خرچہ بھی مل جائے گا جو کم از کم جولیا کی شادی کے لئے کافی ہو گا اور اس شادی میں جو بھی اس کا دولہا بنے گا اسے اپنے پلے سے ایک پیسہ بھی

ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خرچ نہیں کرنا پڑے گا جو جولیا کی سب سے بڑی نیکی ہو گی اور جولیا جانتی ہے کہ اگر وہ کسی غریب اور مسکین سے شادی کرے گی تو اس کی نیکی ستر گنا بلکہ ستر ہزار گنا بڑھ جائے گی اور جولیا کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس دنیا میں سب سے بڑا غریب اور مسکین انسان کون ہے۔ کیوں جولیا جانتی ہو نا''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور وہ سب مسکرا دیئے۔

''تم کسی غلط فہمی میں مت رہو عمران''...... ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

''غلط فہمی۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ کیا جولیا کی کامیابی پر آپ جولیا سے۔ ارے چپ۔ مم مم۔ مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے آپ بھی پردہ نشین اور جولیا بھی پھر''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ممبران کے پیٹوں میں بے اختیار قہقہے مچل اٹھے لیکن انہوں نے خود کو قہقہے لگانے سے روک لیا تھا کیونکہ چیف آن لائن تھا۔ عمران کے کہنے کا صاف مقصد تھا کہ ایکسٹو جولیا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم جب بھی بولتے ہو فضول ہی بولتے ہو''...... ایکسٹو نے غرا کر کہا اور عمران بے اختیار سہم گیا۔

''سس۔ سس۔ سوری چیف۔ میں سمجھا تھا کہ میرا پہلے ہی ایک رقیب رو سفید ہے اور اب''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''بکواس بند کرو۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی لفظ نکلا تو میں تمہیں تنویر کے ہاتھوں گولی مروا دوں گا''...... ایکسٹو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اس کے علاوہ اور ہونا ہی کیا ہے۔ آج میرا رقیب و روسفید مجھے گولی مارے گا اور کل اسے آپ کے ہاتھوں ہلاک ہونا پڑے گا۔ بھول جاؤ تنویر میاں۔ اب ہم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا''...... عمران نے تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے معصوم لہجے میں کہا اور وہ سب دنگ رہ گئے۔ ایکسٹو کے غصے میں ہونے کے باوجود عمران اپنی حرکتوں سے باز نہیں آ رہا تھا اور بار بار ایکسٹو پر جملے کسنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''جولیا''...... ایکسٹو نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا چیف کا غصہ دیکھ کر نہ صرف وہ بلکہ باقی ممبران کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''میں تمہیں اپنے طور پر کام کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ تم ایکریمیا جاؤ اور وہاں جا کر جیسے بھی ممکن ہو لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کی کوشش کرو۔ اس کے لئے تمہیں کیا کرنا پڑے گا یہ تم اپنی صوابدید پر سوچ سکتی ہو۔ مجھے صرف فارمولا چاہئے۔ وہ فارمولا تم کیسے حاصل کرتی ہو یہ بھی میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ تم ایکریمیا جا کر اپنے طور پر کام کرو گی اور دوسری طرف عمران اور اس کی ٹیم بھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اکریمیا جائے گی جو لارڈ ایجنسی کو اپنی طرف الجھانے کی کوشش کرے گی۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہی کوشش کریں گے کہ یہ کسی طرح سے لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر اور مارشل ہیگرڈ تک پہنچ جائیں۔ ضرورت کے وقت تم عمران اور اس کے ساتھیوں سے مدد بھی حاصل کر سکتی ہو اور لارڈ ایجنسی میں ہونے کی وجہ سے تم عمران کو بھی گائیڈ لائن مہیا کر سکتی ہو''...... ایکسٹو نے کہا۔

''مطلب یہ کہ میری قسمت میں آرام اور چین کی زندگی نہیں ہے''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''تم سب اکریمیا جانے کی تیاری کرو اور جولیا تم جانے سے پہلے ایک بار لارڈ سے بات کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہیں وہاں سے گرین سگنل مل جائے تو بہتر ہوگا ورنہ تم بھی ان سب کے ساتھ چلی جانا''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے کہا۔

''اب تم سب مل کر لارڈ ایجنسی کے خلاف کام کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرو۔ مجھے یقین ہے کہ معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے عمران سنجیدگی اور بردباری کو مدِ نظر رکھے گا اور اب احمقانہ باتوں سے پرہیز کرے گا اور اگر اب بھی اس کے سر سے حماقت کا بھوت نہ اترا تو مجھے یہ بھوت اتارنا آتا ہے''...... ایکسٹو نے آخری الفاظ انتہائی سخت لہجے میں کہے۔

''بھھ بھھ۔ بھوت''...... عمران نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ اور تم جانتے ہو کہ میں ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہوں اس پر ہر حال میں عمل بھی کرتا ہوں''...... ایکسٹو نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ بھوت کا سن کر میں تو کیا میرے فرشتے بھی سنجیدہ ہو گئے ہوں گے''...... عمران نے کہا اور نہ چاہتے ہوئے بھی ان سب کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

''اوکے''...... ایکسٹو نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر سے اس کی آواز آنی بند ہو گئی اور ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اب کیا کہتے ہو''...... جولیا نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

''میں نے کیا کہنا ہے۔ چیف نے مجھے سنجیدہ ہونے کا حکم دیا ہے اور انسان سنجیدہ صرف دو ہی حالتوں میں ہو سکتا ہے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور وہ دو حالتیں کون سی ہوتی ہیں جب انسان سنجیدہ ہوتا ہے''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ایک تو جب کسی کی محبوبہ کی جنس تبدیل ہو جائے اور دوسرا یہ کہ جب عین شادی کے وقت دلہن شادی سے انکار کر دے''۔ عمران نے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ ایکسٹو کے حکم دینے کے باوجود عمران اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا تھا اور وہ سنجیدہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہو کر بھی اپنے مخصوص انداز میں بات کر گیا تھا۔

"عمران صاحب"...... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو یوں منہ لٹکا کر بیٹھا ہوا تھا جیسے واقعی اس کی محبوبہ کی جنس تبدیل ہو گئی ہو۔

"کون عمران صاحب۔ اب میں عمران صاحب نہیں سنجیدہ صاحب ہوں۔ چیف کا حکم ہے اس لئے مجبوراً مجھے سنجیدہ بننا پڑ رہا ہے حالانکہ سنجیدہ مونث ہوتی ہے اور میں مذکروں کے زمرے میں ہوں لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق چیف کا حکم تو ماننا ہی پڑے گا۔ اگر تم مجھے صرف سنجیدہ کہو گے تو مجھے کنواری دلہنوں کی طرح شرمانا پڑے گا جبکہ سنجیدہ کے ساتھ اگر تم صاحب لگا دو گے تو میں فخر سے نہ سہی مروت سے ہی اپنی گردن اٹھا لیا کروں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور میٹنگ روم میں ممبران کے قہقہے گونج اٹھے۔

"میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوچھو سب کچھ پوچھو مگر یہ مت پوچھنا کہ میرے ہونے والے بچوں کی ماں کا جنس تبدیل ہونے کے بعد اس کا نیا نام کیا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"مس جولیا کے پاس اگر لارڈ ایجنسی کا نمبر ہے تو کیا ہم اس نمبر سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اب تو جدید ٹریکنگ ٹیکنالوجی

کا دور ہے جس سے کسی بھی نمبر کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس سسٹم سے اس لوکیشن کا بھی پتہ چل جاتا ہے جہاں فون ایکٹیو ہو اور دنیا کے کسی بھی حصے میں کام کر رہا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"لارڈ ایجنسی صرف نام کی ہی نہیں حقیقت میں بھی لارڈ ہے۔ مارشل ہیگرڈ کی کارمن میں موجود پہلی ایجنسی جو بی ایم کے نام سے تھی اس وقت بھی اس ایجنسی نے اپنا ذاتی مواصلاتی سیارہ فضا میں چھوڑا ہوا تھا۔ اس ایجنسی کے جتنے بھی ٹرانسمیٹر اور فون ایکٹیویٹ ہوتے تھے وہ اسی سیٹلائٹ سے لنکڈ ہوتے تھے جس کی وجہ سے ان کی کبھی کوئی کال ٹریس نہیں کی جا سکی تھی اور اب تو وہ ایکریمیا جیسے سپر پاور ملک میں موجود ہے اور وہ ایکریمیا کے لئے کام کرتا ہے اس لئے اس کی لارڈ ایجنسی پہلے سے زیادہ فعال اور فریش انداز میں سامنے آئی ہے تو اس کے لئے انہوں نے ذاتی سیٹلائٹس ہی فضا میں چھوڑ رکھے ہوں گے تاکہ ان کے مواصلاتی نظام میں کوئی ڈسٹربنس نہ ہو۔ نہ ان کی کالز چیک کی جا سکیں اور نہ ہی کسی ٹریکنگ سسٹم سے کالز کرنے والے کی لوکیشن کا پتہ لگایا جا سکے"...... عمران کی بجائے جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے پرائٹ نے آپ کو آسانی سے لارڈ کا نمبر دے دیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس نمبر سے جولیا لارڈ سے صرف بات ہی کر سکتی ہے۔ وہ بھی اگر لارڈ چاہے تو۔ اگر وہ جولیا سے بات کرنے سے انکار کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دے تو اس کے پاس ایسے سسٹم ہیں کہ وہ پاکیشیا کے لئے اپنے اس مخصوص نمبر کو بلاک بھی کر سکتا ہے۔ اس کا وہ نمبر پوری دنیا کے لئے کارآمد رہے گا لیکن پاکیشیا کے کسی بھی نمبر سے اس نمبر پر کال نہیں کی جا سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو وہ نمبر ہمارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ ہم اس نمبر کو ٹریک کر کے اس جگہ پہنچ سکتے ہیں جہاں وہ نمبر ایکٹیو ہے اور وہ جگہ لارڈ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر یا مارشل ہیگرڈ کا ٹھکانہ بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے لئے ہمیں بہت کام کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے ہمیں ایکریمیا کی تمام ریاستوں کی خاک چھاننی پڑے"...... عمران نے کہا۔

"خاک چھاننے کے بعد بھی ہمیں ہیڈ کوارٹر نہ ملا تو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تب پھر جولیا ہی اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتی ہے اور وہ بھی اسی صورت میں جب یہ لارڈ ایجنسی کا حصہ بن جائے اور یہ مارشل ہیگرڈ کا اس قدر اعتماد حاصل کر لے کہ مارشل ہیگرڈ اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے جائے"...... عمران نے کہا۔

"اس میں تو بہت وقت لگ سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ وقت تو لگے گا لیکن ہمیں بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہمارا یہ مشن ایمرجنسی نہیں ہے کہ ہمیں جلد سے جلد لارڈ ایجنسی کے ہیڈ

کوارٹر تک پہنچنا پڑے۔ لارڈ ایجنسی کے پاس پی ایل فارمولے کا ایک حصہ ہے جبکہ دوسرا حصہ ہمارے پاس ہے۔ جب تک فارمولے کا دوسرا حصہ ہمارے پاس ہے اس وقت تک لارڈ ایجنسی یا ایکریمیا کے بڑے سے بڑے سائنس دان اس فارمولے پر کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے اس لئے ہم اطمینان سے لارڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں اپنا وقت برباد کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے آخری الفاظ جان بوجھ کر الٹ انداز میں کہے تھے تاکہ ممبران کے چہروں پر چھائے ہوئے سنجیدگی کے بادل چھٹ جائیں جو جولیا اور اس کی باتیں سن کر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی گھبرے ہو گئے تھے اور واقعی عمران کی اس بات پر ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئی تھیں۔

"لیکن یہ مت بھولنا کہ لارڈ ایجنسی کو جیسے ہی اس بات کا علم ہو گا کہ ہم فارمولے اور خاص طور پر اس ایجنسی کے خلاف کام کرنے کے لئے پہنچے ہیں تو اس ایجنسی کے تمام گروپس اور سیکشن ہمارے خلاف حرکت میں آ جائیں گے اور جب وہ حرکت میں آئے تو پھر ہمیں ان کے تیر اور جان لیوا حملوں سے بچنے کے لئے شاید پناہ گاہ تلاش کرنے میں بھی مشکل ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"وہ عمران ہی کیا جو کسی مشکل سے گھبرا جائے"...... چوہان نے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ چوہان کے جملے پر عمران

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی ہنس دیا تھا۔

"مس جولیا آپ کا کیا پروگرام ہے۔ آپ کب لارڈ سے بات کریں گی اور ایکریمیا کے لئے کب روانہ ہوں گی"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"چیف نے جولیا کو صوابدیدی اختیارات دے دیئے ہیں اس لئے ہمیں اس کے معاملے میں مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیا کرتی ہے اور ایکریمیا کب روانہ ہوتی ہے یہ اب اسی کا سر درد ہے۔ ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے"...... عمران نے جان بوجھ کر روکھا لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"کیا تم میرے اکیلے جانے پر خوش نہیں ہو"...... جولیا نے اسے گھور کر پوچھا۔

"اس دنیا میں جو آتا ہے وہ اکیلا ہی آتا ہے اور اسے واپس بھی اکیلے ہی جانا ہوتا ہے اس لئے کوئی خوش ہو یا نہ ہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اپنا یہ پروگرام موخر کر دیتی ہوں۔ میں تم سب کے ساتھ بھی جانے کے لئے تیار ہوں"...... جولیا نے عمران کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ یہ چاہتی ہو کہ ایک بار عمران اسے اکیلی جانے سے روک لے تو وہ فوراً رک جائے گی۔

"کہتے ہیں کہ چلتی گاڑی کے سامنے آ کر اسے روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے ورنہ وہ گاڑی روکنے والے کو کچل کر بھی آگے بڑھ جاتی ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور جولیا کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"سیدھا سادا سا مطلب ہے جب تم یہاں نہیں ہو گی تو میں بھی چین اور سکون سے زندگی گزار سکوں گا پھر نہ میرا کوئی رقیب رو سیاہ ہو گا اور نہ رقیب روسفید"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور اس کا جواب سن کر جولیا کا جیسے ایک لمحے کے لئے دل دھڑکنا بھول گیا۔ اس کا چہرہ بجھ سا گیا تھا اور آنکھوں میں نمی سی آ گئی۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں یہاں سے چلی جاؤں"...... جولیا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا لیکن اس کے باوجود اس کا لہجہ لرز رہا تھا جیسے وہ غصے سے پھٹ پڑے گی۔

"چلی جاؤ۔ تمہارے جانے یا نہ جانے سے تنویر کی صحت پر بھلا کیا اثر پڑے گا"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور تنویر بے اختیار بھڑک اٹھا۔

"کیا مطلب۔ میری صحت پر کیوں اثر نہیں پڑے گا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم چپ رہو تنویر۔ مجھے اس سے بات کرنے دو"...... جولیا

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے بھڑک کر تنویر کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر غصے سے ہونٹ چباتا ہوا خاموش ہو گیا۔

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں۔ تم بتاؤ"...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں"......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں واقعی یہاں سے چلی جاؤں"۔ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"جانے کا فیصلہ تمہارا اپنا ہے۔ اس کے لئے نہ میں نے تمہیں مجبور کیا ہے اور نہ کسی اور نے"......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر تم ایسے لہجے میں بات کیوں کر رہے تھے"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے نہ ایسے لہجے میں بات کی ہے نہ ویسے لہجے میں۔ تم خواہ مخواہ الٹی قلابازیاں لگانا نہ شروع کر دیا کرو۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کا تم ریزن کیا بناؤ گی۔ اگر تمہاری مارشل ہیگرڈ سے بات ہو گئی تو تم اس سے کیا کہو گی کہ تم پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں چھوڑنا چاہتی ہو"......عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ عمران صاحب جان بوجھ کر مس جولیا سے ایسے لہجے میں بات کر رہے ہیں تاکہ مس جولیا، مارشل ہیگرڈ کے سامنے یہ جواز پیش کر سکیں کہ پاکیشیا میں ان کی کوئی قدر نہیں ہے۔ اپنا

وطن چھوڑنے کے بعد سے مس جولیا پاکیشیا میں تنہا رہ رہی ہیں اور نہ ان کی کوئی عزت کرتا ہے اور نہ کوئی ان سے سیدھے منہ بات کرتا ہے اور مس جولیا کا دل پاکیشیا سے بھر چکا ہے اور یہ یہاں رہ رہ کر تنگ آ گئی ہیں۔ اگر مس جولیا، مارشل ہیگرڈ کو یہ سب بتائیں گی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مس جولیا کی بات مان جائے۔ کیوں عمران صاحب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"......کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم غلط کہہ بھی نہیں سکتے پیارے کیونکہ تم جانتے ہو کہ جس دن تم غلط ہوئے اس دن تم گنجے ہو جاؤ گے"......عمران نے مسکرا کر کہا اور وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

"تو یہ بات تم مجھے آسان لفظوں میں بھی تو سمجھا سکتے تھے"۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو میں نے کون سے ثقیل لفظ استعمال کئے ہیں بڑے آسان انداز میں تو تم سے موڈ بنا کر بات کی ہے"......عمران نے کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تم سے باتوں میں واقعی کوئی نہیں جیت سکتا"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ مارشل ہیگرڈ، مس جولیا کے اس جواز سے کوئی خاص متاثر نہیں ہو گا"......صفدر نے کہا۔

"تو تم ہی بتا دو کہ ایسا کون سا خاص جواز ہونا چاہئے جس سے مارشل ہیگرڈ مطمئن ہو جائے اور جولیا کو اپنی ایجنسی میں شامل کر

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لے“...... عمران نے کہا۔

”مس جولیا کے پاس پی ایل فارمولا ہے۔ اگر سر جاسف جیسے سائنس دان کی نیت دولت کے لئے بدل سکتی ہے تو مس جولیا کے لئے کیوں نہیں“...... صفدر نے کہا۔

”کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”یہ فارمولا آپ کو سر جاسف کی بیٹی سے ملا ہے اور آپ نے اس کی پرسنل ڈائری پڑھی تھی جس سے آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ لارڈ ایجنسی اس فارمولے کے لئے سر جاسف کو کتنا معاوضہ دے چکی ہے اور کتنا دینے والی ہے۔ اس معاوضے کو دیکھ کر آپ کے دل میں بھی لالچ پیدا ہو گیا ہے اور آپ بھی فارمولے کے عوض دولت حاصل کرنا چاہتی ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ مارشل ہیگرڈ، جولیا کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ جولیا نہ لالچی ہے اور نہ ہی اسے دولت کی ہوس ہے۔ لارڈ ایجنسی کے چیف ہونے کی وجہ سے اسے جولیا کے بنک بیلنس کا بھی علم ہو گا جو جولیا نے سوئٹزر لینڈ اور کارمن سے پاکیشیا کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرایا تھا۔ وہ کبھی نہیں یقین کرے گا کہ جولیا معاوضہ کے لئے فارمولا اسے دینا چاہتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ بتائیں۔ ایسا کون سا طریقہ ہونا چاہئے کہ مارشل

ہیگرڈ کو مس جولیا کی باتوں پر یقین آ جائے کہ انہوں نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کے لئے پاکیشیا بھی چھوڑ دیا ہے“...... خاور نے کہا۔

”یہ سوچنا جولیا کا کام ہے۔ چیف نے اسے مکمل اختیارات دیئے ہیں۔ اب یہ ایکریمیا جا کر لارڈ ایجنسی سے کس طرح رابطہ کرتی ہے اور اس کی مارشل ہیگرڈ سے کیا بات ہوتی ہے اس کے لئے خود جولیا کو ہی پلاننگ کرنی پڑے گی۔ مذاق ایک طرف لیکن ایک بات میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جولیا کی ایک بار مارشل ہیگرڈ سے بات ہو گئی تو سمجھ لو کہ وہ اسے اپنی ایجنسی میں شامل کرنے کے لئے لازماً مان جائے گا“...... عمران نے کہا اور عمران کے ریمارکس سن کر جولیا کا چہرہ ایک بار پھر فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔

”اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ہمیں بھلا فکر کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے“...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

”کسی اور کو فکر ہو یا نہ ہو مگر میں تو ابھی سے اس فکر سے دبلا ہوا جا رہا ہوں کہ اگر جولیا نے واقعی ہمیشہ کے لئے ایکریمیا رہنے کا فیصلہ کر لیا تو میرا کیا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”کیوں۔ تم میرے لئے فکر کیوں کر رہے ہو“...... جولیا نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر کئی رنگ سے بکھر گئے تھے۔

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''میں تمہارے لئے نہیں بلکہ اس چیک کے لئے فکر مند ہو رہا ہوں جو تمہیں اس مشن کے اخراجات کے لئے ملے گا۔ چیک تمہیں ملے گا لیکن اسے کیش میں کراؤں گا اور ایک بار وہ چیک کیش ہو گیا تو پھر میری شادی پکی سمجھو''...... عمران نے کہا۔

''کس سے کرو گے شادی''...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''کسی ایسی لڑکی سے جو تمہاری طرح تنک چڑھی اور غصیلی نہ ہو''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور جولیا اس کی بات سن کر غصے سے غرا کر رہ گئی جبکہ باقی سب بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

حصہ اول ختم شد

40 B

عمران سیریز نمبر

ڈینجرس جولیانا

حصہ دوم

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ------ ظہیر احمد
ناشران ------ محمد ارسلان قریشی
------------ محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

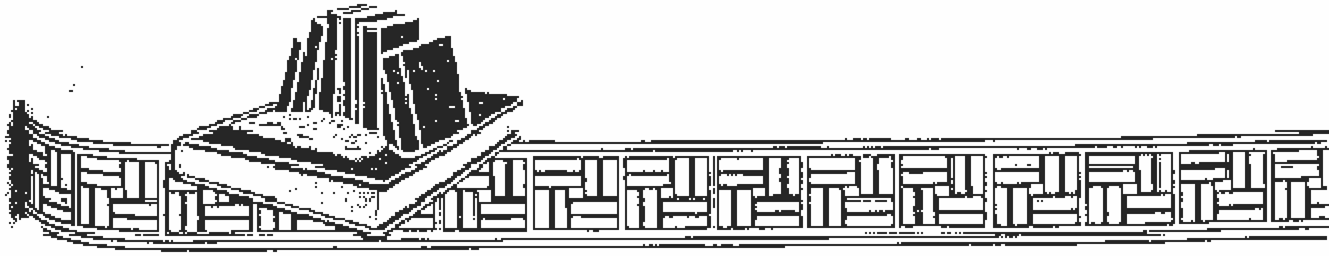

سیٹی کی آواز سن کر لارڈ چونک پڑا اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کیا تو سپیکروں سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

''یس لارڈ بول رہا ہوں''...... لارڈ نے اپنے مخصوص غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''لارڈ۔ مشی گن سے سیکشن فائیو کا انچارج ہیرس آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے ایرج کی آواز سنائی دی۔

''کیوں۔ وہ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتا ہے''...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

''اس نے کہا ہے کہ اس کے پاس پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک رپورٹ ہے''...... ایرج نے جواب دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ"...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

"ہیرس نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے مشی گن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند ایجنٹوں کو دیکھا ہے جن میں عمران بھی موجود ہے"...... ایرج نے کہا اور لارڈ کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

"اوہ اوہ۔ تو عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں پہنچ گیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ ہیرس کا تو یہی کہنا ہے"...... ایرج نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میری اس سے بات کراؤ"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... ایرج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سپیکروں سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے تیز ہوائیں چل رہی ہوں۔

"یس"...... لارڈ نے تیز آواز میں کہا۔

"لارڈ میں ہیرس بول رہا ہوں۔ سیکشن فائیو کا فرسٹ انچارج"...... دوسری طرف سے ایک بھاری مگر انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیا رپورٹ ہے تمہارے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں"...... لارڈ نے اپنے مخصوص کرخت انداز

میں کہا۔

"لارڈ میں اس وقت مشی گن کے نواحی علاقے میں ہوں۔ میں نے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو دیکھا ہے جن میں علی عمران بھی موجود ہے"...... دوسری طرف سے ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں عمران بھی موجود ہے"...... لارڈ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"لارڈ۔ میں مشی گن کے نواحی علاقے ڈاگور کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں میری جیپ خراب ہو گئی۔ اتفاق سے جیپ ایسی جگہ بند ہوئی تھی جہاں قریب ہی ایک ورکشاپ تھا۔ میں نے جیپ وہاں چھوڑ دی۔ ورکشاپ سے کچھ فاصلے پر ایک ریسٹورنٹ تھا میں وہاں کھانا کھانے کے لئے چلا گیا۔ جب میں ہال میں داخل ہوا تو مجھے وہاں ایک بڑی میز کے گرد آٹھ مصری اور دو سیاہ فام حبشی بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کے قریب ہی ایک میز خالی تھی میں وہاں بیٹھ گیا۔ میں نے کھانے کا آرڈر دیا تو اچانک میرے کانوں میں پیچھے بیٹھے ہوئے ایک شخص کی آواز سنائی دی۔ وہ آپس میں لاطینی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید وہاں لاطینی زبان کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میں وہ آواز پہلے بھی کہیں سن چکا ہوں۔ وہ سب کھانا کھا رہے تھے۔ پھر اچانک ان

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں سے ایک شخص نے پاکیشیا اور پھر عمران کا نام لیا تو میرے کان کھڑے ہو گئے۔ جس شخص نے عمران کا نام لیا تھا اسے دوسرے شخص نے بری طرح سے جھڑک دیا کہ پبلک مقام پر اس طرح وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا نام نہ لے۔ میں نے احتیاط سے ان کی طرف دیکھا تو مجھے صاف معلوم ہو گیا کہ وہ مصری میک اپ میں ہیں۔ میں نے ان کی باتیں سننے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اب لاطینی کی بجائے انہوں نے عبرانی زبان میں باتیں کرنا شروع کر دی تھیں۔ جو میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن وہ آواز، عمران، پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نام کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جن کا تعلق پاکیشیا سے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... ہیرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا بتایا ہے تم نے کتنے افراد ہیں وہ''...... لارڈ نے ہیرس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

''دس افراد ہیں لارڈ۔ جن میں دو سیاہ فام حبشی بھی ہیں''۔ ہیرس نے جواب دیا۔

''کیا ان کے ساتھ کوئی لڑکی بھی تھی''...... لارڈ نے پوچھا۔

''نو لارڈ۔ ان کے ساتھ کوئی لڑکی نہیں تھی''...... ہیرس نے جواب دیا۔

''پھر تم نے کیا کیا۔ ان کی نگرانی کا کوئی انتظام کیا تھا یا نہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''یس لارڈ۔ میں وہاں چونکہ اکیلا تھا اور اگر میں اپنے ساتھیوں کو وہاں بلانے کی کوشش کرتا تو مجھے خاصی دیر ہو سکتی تھی اس لئے میں فوری طور پر ریسٹورنٹ سے باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس ریسٹورنٹ میں کاروں یا پھر جیپوں پر ہی آئے ہوں گے اس لئے میں سیدھا پارکنگ میں چلا گیا اور پھر میں نے جب پارکنگ بوائے سے پوچھا تو اس نے مجھے ان دو کاروں کے بارے میں بتا دیا جن میں عمران اور اس کے ساتھی آئے تھے۔ میرے پاس ڈبلیو ایل سی ڈیوائس موجود تھی۔ میں نے وہ ڈیوائس ایک کار کے بمپر پر لگا دی۔ اس ڈیوائس کا چارجر میری جیپ میں تھا جو ورکشاپ میں موجود تھی لیکن ڈیوائس لگنے پر میں مطمئن ہو گیا کہ اب میں جب بھی ڈیوائس چارج کروں گا مجھے معلوم ہو جائے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی ان کاروں میں کہاں جاتے ہیں۔ چنانچہ میں واپس ریسٹورنٹ میں آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کھانا کھا کر وہاں سے نکل رہے تھے۔ میں نے ہوٹل کی کھڑکیوں سے انہیں ان کاروں میں جاتے دیکھا جن میں سے ایک کار کے بمپر پر میں نے ڈیوائس لگائی تھی تو میں مطمئن ہو گیا اور پھر میں کھانا کھا کر واپس ورکشاپ چلا گیا۔ میری جیپ میں معمولی خرابی تھی جسے مکینک ٹھیک کر چکے تھے۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی فکر تھی میں نے جیپ ٹھیک کرنے کا بل ادا کیا اور جیپ ورکشاپ سے باہر نکال لی اور پھر میں نے کچھ دور آ کر جیپ سڑک کے کنارے پر روکی اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جیب سے چارجر نکال لیا جس سے میں کار کے بمپر پر لگی ہوئی ڈیوائس آن کر سکتا تھا۔ ڈیوائس آن ہوتے ہی میں نے اس کا لنک ایک کمپیوٹرائزڈ سکرین سے کیا اور پھر میں چیک کرنا شروع ہو گیا کہ وہ دونوں کاریں کہاں جا رہی تھیں۔ دونوں کاریں ڈاگور کی جانب ہی جا رہی تھیں۔ مجھے بھی چونکہ ڈاگور ہی جانا تھا اس لئے میں بھی فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو گیا اور میں نے راستے میں اپنے سیکشن کے آدمیوں کو ڈاگور پہنچنے کا حکم دے دیا۔ کمپیوٹرائزڈ ڈیوائس کی وجہ سے مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ڈاگور کے کس علاقے میں ہیں اور کس عمارت میں گئے ہیں۔ اب میں اور میرے ساتھی اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ میں چونکہ اپنی مرضی سے کوئی ایکشن نہیں کر سکتا تھا اس لئے میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے تاکہ آپ سے ان کے بارے میں ہدایات لے سکوں''...... ہیرس نے کہا۔

''کون سی عمارت ہے وہ جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''ایک نجی رہائش گاہ ہے لارڈ۔ یہاں عموماً ایسی رہائش گاہیں موجود ہیں جو بیرون ملک سے آنے والے سیاح رینٹ پر حاصل کرتے ہیں''...... ہیرس نے کہا۔

''کیا اس رہائش گاہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اور افراد بھی موجود ہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''میں نے رہائش گاہ پر ڈبل ایم چیکر کیمرہ لگا دیا ہے۔ اس کیمرے سے مجھے رہائش گاہ کے اندر کی بھی تصویریں مل رہی ہیں۔ ان تصویروں میں چار اور افراد بھی موجود ہیں لارڈ جو مقامی معلوم ہو رہے ہیں۔ اس کیمرے سے مجھے ان مصریوں کی بھی تصویریں مل گئی ہیں جو واقعی میک اپ میں ہیں اور میں نے انہیں پہچان لیا ہے وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ یہ کنفرم ہونے کے بعد کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں تب ہی میں نے آپ سے رابطہ کیا ہے''...... ہیرس نے جواب دیا۔

''تمہارے ساتھ کتنے افراد ہیں''...... لارڈ نے پوچھا۔

''بیس افراد ہیں لارڈ''...... ہیرس نے جواب دیا۔

''کیا تم اور تمہارے ساتھی اس عمارت کو تباہ کر سکتے ہیں جس میں وہ سب موجود ہیں''...... لارڈ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو تیار ہو کر آنے کے لئے کہا تھا وہ اپنے ساتھ ہر قسم کا اسلحہ لائے ہیں جن میں تباہ کن بم اور میزائل بھی موجود ہیں۔ ہمارے پاس ڈبل سکس میزائل بھی موجود ہیں جن میں سے ایک میزائل بھی اگر ہم اس عمارت پر فائر کر دیں تو عمارت تنکوں کی طرح سے بکھر جائے گی''...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ تم اس عمارت کو اڑا دو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کسی بھی حالت میں اس عمارت سے باہر نہیں آنا چاہیے۔ انہیں اس عمارت کے ساتھ ہی ختم کر دو''...... لارڈ نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے ہیرس کی مسرت بھری آواز سنائی دی جیسے لارڈ نے اس کی توقع کے مطابق فیصلہ دیا ہو۔

''مجھے ان سب کی ہلاکت کی کنفرم رپورٹ چاہیے۔ سمجھے تم''...... لارڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ آپ فکر نہ کریں وہ مسلسل میری نگاہ میں ہیں۔ میں نے ڈبل ایم کیمرے ویڈیو سیٹنگ پر ایڈجسٹ کر رکھے ہیں۔ جس سے وہ سب ہمیں لائیو دکھائی دے رہے ہیں۔ عمارت پر جب ڈبل سکس میزائل گریں گے تو عمارت کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی ٹکڑے ہونے کی تمام ریکارڈنگ ہو جائے گی۔ وہ ہم سے کسی بھی صورت میں یہاں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے''...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں پروموشن بھی دوں گا اور انعام بھی اور وہ انعام تمہاری سوچ سے بھی زیادہ اور بڑا ہو گا''...... لارڈ نے کہا۔

''اوہ یس۔ یس لارڈ۔ میں جانتا ہوں۔ انعام دینے میں آپ سے بڑا فراخ دل اور کوئی نہیں ہے۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر

لفظ پتھر کی لکیر ہوتا ہے جو میرے لئے قابل احترام ہوتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آج کا دن عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔ میں انہیں ہر صورت اور ہر حال میں ہلاک کر دوں گا''...... ہیرس نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں تمہاری کامیابی کی خبر سننے کا منتظر ہوں''...... لارڈ نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا اور ہیرس سے رابطہ ختم کر دیا۔

ابھی اس نے ہیرس سے رابطہ ختم کیا ہی تھا کہ اچانک ایک بار پھر سیٹی کی آواز ابھری۔

''یس''...... لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر پھر بٹن آن کرتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔

''مس جولیانا فٹز واٹر آن لائن ہیں لارڈ''...... دوسری طرف سے ایریج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جولیانا۔ اوہ۔ ٹھیک ہے کراؤ بات''...... لارڈ نے کہا تو ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''یس جولیانا۔ لارڈ بول رہا ہوں''...... کلک کی آواز سنتے ہی لارڈ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''میں ایکریمیا پہنچ گئی ہوں لارڈ''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''گڈ۔ کہاں ہو تم اس وقت''...... لارڈ نے پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"میں اس وقت اری زونا کے ایئر پورٹ کے نزدیک ایک ریسٹورنٹ میں موجود ہوں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اری زونا۔ تم اری زونا کیوں چلی گئی ہو تمہیں تو سیدھا مشی گن آنا چاہئے تھا"...... لارڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں ڈائریکٹ مشی گن نہیں آ سکتی تھی۔ میری معلومات کے مطابق وہ لوگ میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اس لئے میں انہیں ڈاج دے کر مشی گن کی بجائے اری ڈزونا آ گئی ہوں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"تم سمجھ سکتے ہو لارڈ کہ میں کن کی بات کر رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے جولیا نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی"...... لارڈ نے کہا۔

"ان کے علاوہ میرے پیچھے اور کون آ سکتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ وہ ایکریمیا آ گئے ہیں۔ میں نے ان کا انتظام کر دیا ہے۔ لیکن تمہارے آنے کی مجھے ابھی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔ کیا تم میک اپ میں ہو"...... لارڈ نے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ مجھے یہاں چھپ کر آنا تھا اس لئے میں نے خصوصی میک اپ کیا تھا تاکہ ایکریمیا کے کسی بھی ایئر پورٹ پر

لگے اینٹی میک اپ کیمرے مجھے چیک نہ کر سکیں۔ اسی لئے ایئر پورٹ پر موجود تمہاری ایجنسی کے آدمیوں کو میرے بارے میں پتہ نہیں چلا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ لگتا ہے کہ تم میں اب بھی وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو مجھے پسند تھیں کہ تم آسانی سے کسی کے ہاتھ نہیں آتی تھی"۔ لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں یہاں آئی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی بھی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کس ریسٹورنٹ میں ہو تم۔ میں ابھی وہاں کسی کو بھیج دیتا ہوں"...... لارڈ نے کہا تو دوسری طرف سے جولیا نے اسے بتا دیا کہ وہ کس ریسٹورنٹ میں موجود ہے۔

"اوکے۔ تم وہاں انتظار کرو۔ اری زونا میں لارڈ ایجنسی کا بلیک سیکشن موجود ہے۔ اس ایجنسی کا انچارج کیپٹن ساگرڈ ہے۔ وہ تمہیں خود لینے کے لئے وہاں پہنچ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کیپٹن ساگرڈ کو جانتی ہوں۔ وہ یہاں آئے گا تو میں اسے پہچان لوں گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے تمہارے پاس آنے میں کچھ وقت لگے گا لیکن بہرحال وہ تمہارے پاس آ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"کیپٹن ساگرڈ کو بھیجنے کی بجائے تم مجھے ہیڈ کوارٹر کا ایڈریس دے دو میں خود ہی وہاں پہنچ جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ اری زونا میں بلیک سیکشن کا ہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ تم کیپٹن ساگرڈ کے ساتھ وہاں چلی جانا پھر وہ میرے حکم پر تمہیں سپیشل ہیلی کاپٹر میں یہاں میرے پاس لے آئے گا"...... لارڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جیسا تم مناسب سمجھو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا تم"...... جولیا نے کہا۔

"میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ تمہیں یہ ڈر ہے نا کہ کیپٹن ساگرڈ اور اس کا سیکشن تم سے بی ایل کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے تمہارے خلاف ایکشن نہ کر دیں"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ڈر کی بات نہیں کر رہی۔ کیپٹن ساگرڈ جانتا ہے کہ اگر اس نے اور اس کے سیکشن نے مجھ پر حملہ کیا تو اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ میں اکیلی انہیں تہس نہس کر سکتی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تم بے فکر رہو جولیانا۔ ایکریمیا تم میری اجازت سے آئی ہو۔ میری اجازت کے بغیر لارڈ ایجنسی کے سیکشن تو کیا ایکریمیا کی کوئی بھی ایجنسی تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے گی۔ تمہارا دل میرے لئے صاف ہے تو پھر سمجھ لو کہ میرا بھی دل تمہارے لئے صاف ہے اور میں خود بھی چاہتا ہوں کہ تم دوبارہ میری ایجنسی میں شمولیت اختیار کرو میری ایجنسی کو تم جیسی قابل اور باصلاحیت لیڈی

ایجنٹ کی یقیناً ضرورت ہے۔ اور میں تم جیسی ذہین لیڈی ایجنٹ کو کھونا نہیں چاہتا"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے۔ بھیج دو کیپٹن ساگرڈ کو"...... جولیا نے کہا۔

"وہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں تمہارے پاس پہنچ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹہ انتظار کر لوں گی"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا کے رابطہ ختم کرتے ہی لارڈ نے پینل کا ایک اور بٹن پریس کیا۔

"یس لارڈ"...... بٹن پریس ہوتے ہی ایرج کی آواز سنائی دی۔

"اری زونا میں بلیک سیکشن کے انچارج کیپٹن ساگرڈ سے میری بات کراؤ"...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... ایرج نے کہا۔ چند لمحوں کے لئے سپیکر خاموش رہے پھر اچانک سیٹی کی آواز سنائی دی اور لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"کیپٹن ساگرڈ فرام بلیک سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... بٹن پریس ہوتے ہی ایک بھاری اور تیز آواز سنائی دی۔

"لارڈ سپیکنگ"...... لارڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس لارڈ۔ حکم"...... لارڈ کی آواز سن کر دوسری طرف کیپٹن ساگرڈ نے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جولیانا کو جانتے ہو"...... لارڈ نے پوچھا۔

"جولیانا۔ کون جولیانا"...... کیپٹن ساگرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں جولیانا فٹز واٹر کی بات کر رہا ہوں۔ نانسنس"...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ جولیانا فٹز واٹر جو کارمن میں بی ایم ایجنسی کے ڈی جے گروپ کی انچارج تھی"...... کیپٹن ساگرڈ کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ وہ اب پاکیشیا میں ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے"...... کیپٹن ساگرڈ نے جواب دیا۔

"وہ اس وقت ایکریمیا میں موجود ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"جولیانا فٹز واٹر ایکریمیا میں ہے۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ لارڈ۔ مجھے بتائیں میں ابھی اپنے سیکشن کے ساتھ جاتا ہوں اور اسے ہلاک کر دیتا ہوں"...... کیپٹن ساگرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ ہر وقت اپنی مت ہانکتے رہا کرو۔ میں نے تمہیں اسے ہلاک کرنے کا آرڈر نہیں دیا ہے۔ وہ اس وقت اری زونا کے ایئر پورٹ کے قریب ایک ریسٹورنٹ میں موجود ہے۔ ریسٹورنٹ کا نام گولڈن پرل ہے۔ تم فوراً وہاں جاؤ اور جولیانا کو نہایت عزت

اور احترام سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے جاؤ۔ جب وہ تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے تو مجھے کال کر کے بتا دینا پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یس لارڈ۔ جیسا آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے کیپٹن ساگرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ جولیانا فٹز واٹر جو کارمن کی بی ایم ایجنسی چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہو چکی تھی اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کئی بار نہ صرف کارمن کو شدید نقصان پہنچایا تھا بلکہ لارڈ کی سابقہ بی ایم ایجنسی بھی ختم کرا دی تھی اور لارڈ اسی جولیانا فٹز واٹر کو عزت و احترام کے ساتھ اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانے کا حکم دے رہا تھا۔

"گولڈن پرل ریسٹورنٹ میں تم اکیلے جانا۔ جولیانا میک اپ میں ہے۔ تم بھی میک اپ کر کے جانا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ جولیانا تمہیں یا تم جولیانا کو پہچان سکتے ہو یا نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں خصوصی میک اپ کر کے جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ جولیانا مجھے نہیں پہچان سکے گی جبکہ میں اسے ہر قسم کے میک اپ میں ہونے کے باوجود آسانی سے پہچان لوں گا"...... کیپٹن ساگرڈ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں یہی دیکھنا چاہتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنا کام کرنا بخوبی جانتا

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوں''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا اور لارڈ نے اس سے رابطہ ختم کر دیا۔ رابطہ ختم ہوا تو ایک بار پھر سیٹی بج اٹھی۔

''یس''...... لارڈ نے بٹن پریس کر کے مخصوص آواز میں کہا۔

''ہیرس کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے ایرج کی آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ''...... ایرج نے کہا اور پھر دوسرے لمحے اس نے ہیرس کی کال لارڈ کو ٹرانسفر کر دی۔

''یس ہیرس۔ کیا رپورٹ ہے''...... رابطہ ملتے ہی لارڈ نے اپنی مخصوص آواز میں کہا۔

''وکٹری لارڈ۔ گرینڈ وکٹری۔ میں نے اس عمارت پر چار ڈبل سکس میزائل فائر کئے تھے جس سے عمارت تنکوں کی طرح بکھر گئی ہے اور اس عمارت میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ دھماکوں کے وقت وہ سب عمارت کے اندر ہی تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ میزائلوں نے عمارت سمیت ان سب کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے''...... دوسری طرف سے ہیرس نے فاتحانہ اور لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کیا تم نے اپنی آنکھوں سے انہیں ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا ہے''...... لارڈ نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''یس لارڈ۔ ڈبل ایم کیمروں سے میں انہیں لائیو چیک کر رہا

تھا۔ میں نے ان کے ہلاک ہوتے کی تمام ریکارڈنگ بھی کر لی ہے''...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن ہیرس۔ ویری ویل ڈن۔ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی لارڈ ایجنسی کے انتہائی زیرک، باصلاحیت اور طاقتور ایجنٹ ہو۔ ویل ڈن''...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو لارڈ۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے کسی بھی اعزاز سے کم نہیں ہیں''...... ہیرس نے اسی انداز میں کہا۔

''تم وہ فوٹیج فوری طور پر لارڈ ہیڈ کوارٹر ٹرانسفر کر دو۔ میں سپیشل سکریننگ سے چیک کرانا چاہتا ہوں کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں یا کوئی اور''...... لارڈ نے کہا۔

''اوہ۔ یس لارڈ۔ میں واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہا ہوں۔ وہاں جاتے ہی میں تمام فوٹیج لارڈ ہیڈ کوارٹر ٹرانسفر کر دوں گا۔ آپ بے شک سکریننگ کرا لیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اس بار ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سکریننگ کا سن کر اس کے لہجے میں قدرے مایوسی آ گئی تھی۔ اسے صاف محسوس ہو رہا تھا جیسے لارڈ کو ابھی تک اس بات کا یقین نہیں ہے کہ اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اپنے تو ساتھیوں کے ساتھ اس وقت ایکریمیا کی ریاست مشی گن کے ایک نواحی علاقے ڈاگور کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس بار عمران اپنی ٹیم کے ساتھ جوزف اور جوانا کو بھی لایا تھا۔

اس بار عمران اپنی ٹیم کو ایک ساتھ نہیں لایا تھا بلکہ اس نے ان سب کو دو دو افراد کی صورت میں مختلف فلائٹس سے ایکریمیا بھیجا تھا اور پھر ان سب کے جانے کے بعد وہ جوزف اور جوانا کے ساتھ ایکریمیا پہنچ گیا تھا۔ اس کے تمام ساتھی الگ الگ ریاستوں میں گئے تھے جہاں انہیں ایکریمیا کے فارن ایجنٹس سے ملنا تھا اور پھر وہ ان فارن ایجنٹس کے توسط سے مشی گن پہنچ جاتے۔

مشی گن میں موجود فارن ایجنٹ جس کا نام جیگر تھا، عمران سیدھا اسی کے پاس پہنچا تھا۔ جیگر کو عمران نے اپنے آنے کی پہلے

ہی اطلاع دے دی تھی۔ جیگر اسے اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ایک خفیہ ٹھکانے پر لے گیا تھا۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو وہیں چھوڑا اور خود جیگر کے ساتھ لارڈ ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے نکل گیا۔

عمران کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مسلسل رابطہ تھا وہ انہیں گائیڈ کر رہا تھا کہ انہیں کن راستوں سے مشی گن پہنچنا ہے۔ چنانچہ چند ہی دنوں میں اس کے سارے ساتھی وہاں آ گئے۔ انہوں نے ایک روز جیگر کے خفیہ ٹھکانے پر آرام کیا اور پھر عمران کے کہنے پر وہ سب ڈاگور کی طرف روانہ ہو گئے۔ ڈاگور ایک پر فضا مقام تھا۔ ایکریمیا میں آنے والے سیاح زیادہ تر اسی علاقے میں رہائش پذیر ہوتے تھے۔ اس علاقے میں سیاحوں کی جانچ پڑتال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت کی بھی اس ریاست کی ذمہ داری ہوتی تھی۔

ویسے تو جیگر کے چند ساتھی لارڈ ایجنسی کے چند گروپس میں بھی کام کر رہے تھے جو اسے وقتاً فوقتاً معلومات فراہم کرتے رہتے تھے لیکن وہ گروپس چونکہ مقامی تھے اس لئے جیگر کے کہنے کے مطابق وہ گروپس اور گروپس کے سربراہ لارڈ ایجنسی کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے البتہ عمران نے ان افراد کے ساتھ ملاقات کر کے ان سے لارڈ ایجنسی کے بارے میں کافی معلومات حاصل کر لی تھی۔ ان ایجنٹوں کی بتائی ہوئی معلومات کے

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مطابق لارڈ ایجنسی کے چند خاص اور ٹاپ ایجنٹ ڈاگور میں بھی موجود تھے جو نہ صرف لارڈ سے ملتے بھی تھے بلکہ اس کے ہیڈ کوارٹر بھی جاتے رہتے تھے۔ عمران نے سوچا کہ اگر ان میں سے کوئی ایجنٹ اس کے ہاتھ لگ جائے تو اسے لارڈ ایجنسی کے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں خاصی معلومات مل سکتی تھیں۔ اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈاگور جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
ڈاگور میں بھی جیگر کا خاصا ہولڈ تھا۔ اس کے کئی ساتھی گائیڈز بن کر وہاں اپنا کام کر رہے تھے۔

جیگر کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ڈاگور میں ایک الگ رہائش گاہ کا انتظام کر دیا تھا۔ مشی گن سے ڈاگور کا فاصلہ کافی زیادہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار ہو کر وہاں پہنچے تھے۔ راستے میں انہیں جب بھوک لگی تو انہوں نے ایک مقامی ریسٹورنٹ میں رک کر کھانا کھایا اور پھر وہ دوبارہ ڈاگور کی جانب روانہ ہو گئے۔

جیگر نے ان کے لئے ڈاگور میں جس رہائش گاہ کا انتظام کیا تھا وہ ایک فرنشڈ اور بڑی کوٹھی تھی جس میں چار بڑے بڑے کمرے اور ایک تہہ خانہ بھی تھا۔ تہہ خانہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ مشکل وقت میں وہ سب وہاں چھپ سکتے لیکن رہائش گاہ میں ان کی ضرورت کا ہر سامان موجود تھا جسے دیکھ کر وہ خوش ہو گئے تھے۔ اس سامان میں ان کے لئے ایک سے بڑھ کر ایک جدید اسلحہ موجود تھا۔ جو مشکل

وقت میں ان کے کام آ سکتا تھا۔ رہائش گاہ میں چار افراد پہلے سے ہی موجود تھے جو جیگر کے کہنے پر ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے وہاں پہنچے تھے۔ ان میں سے دو افراد رہائش گاہ کی حفاظت پر مامور تھے۔ ایک باورچی تھا اور ایک آدمی عام گھریلو ملازم۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن جیگر نے چونکہ انہیں پہلے سے ہی وہاں پہنچا دیا تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئے تھے۔

اس وقت عمران اور اس کے ساتھی ایک ہال نما کمرے میں موجود تھے۔ ملازم نے انہیں چائے سرو کی تھی جسے پینے کے ساتھ ساتھ وہ مشن کے بارے میں عمران سے بات چیت کر رہے تھے۔ ابھی ان کے درمیان باتیں ہو رہی تھیں کہ اچانک عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا۔ سیل فون پر ایک کوڈ نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے جیگر کال کر رہا ہے۔

"ایک منٹ۔ جیگر کی کال ہے۔ وہ سپیشل نمبر سے کال کر رہا ہے۔ ضرور کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران نے سیل فون کا رسیونگ بٹن آن کرنے کی بجائے نمبرنگ پیڈ کے وہ کوڈ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو ڈسپلے ہو رہے تھے۔ ایسا کرنے سے فون ایک ایسے ہیڈن سیٹلائٹ سے لنکڈ ہو جاتا تھا جس کی کال نہ تو کہیں ٹریس کی جا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سکتی تھی اور نہ سنی جا سکتی تھی۔

"یس"...... نمبر پریس کر کے عمران نے سیل فون کا لاؤڈر بٹن پریس کرتے ہوئے کہا تاکہ اس کی باتیں اس کے ساتھی بھی سن سکیں۔

"جیگر بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے جیگر کی پریشان آواز سنائی دی۔

"ہولو بھائی۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ تمہاری مدھ بھری آواز سننے کو تو کب سے میرے کان ترس رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

"عمران صاحب۔ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں"...... دوسری طرف سے جیگر کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران سمیت اس کے تمام ساتھی چونک پڑے۔

"کیوں کیا ہوا ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"لارڈ ایجنسی والوں کو آپ کے یہاں آنے کا علم ہو گیا ہے۔ انہیں اس بات کا بھی پتہ ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس وقت کہاں ہیں"...... جیگر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ انہیں ہمارے بارے میں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جب آپ ڈاگور کی طرف آ رہے تھے تو اس وقت آپ سب

کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے لئے رکے تھے۔ وہاں میک اپ میں ہونے کے باوجود آپ کے کسی ساتھی نے آپ کا، پاکیشیا کا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا تھا۔ اس وقت آپ لاطینی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ وہاں لارڈ ایجنسی کے سیکشن فائیو کا انچارج ہیرس موجود تھا اس نے آپ کی باتیں سن لی تھیں۔ آپ سب کی باتوں سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جیگر نے کہا اور پھر وہ عمران کو وہ تمام باتیں بتانے لگا جو ہیرس نے لارڈ کو کال کر کے بتائی تھیں۔

"تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا ہے۔ کیا تم نے ہیرس اور لارڈ کی باتیں سنی تھیں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہیرس کی جیپ خراب حالت میں جس ورکشاپ میں آئی تھی میں وہیں ہوتا ہوں۔ میں نے ہی ہیرس کی جیپ ٹھیک کی تھی۔ اس کے پاس سیل فون تو تھا لیکن اس کا شاید بیلنس ختم ہو گیا تھا اس لئے کال کرنے کے لئے اس نے مجھ سے سیل فون مانگ لیا تھا۔ میں نے اسے سیل فون دے دیا تو وہ سیل فون لے کر باہر چلا گیا۔ کافی دیر کے بعد اس نے میرا سیل فون مجھے واپس کیا تب تک میں اس کی جیپ ٹھیک کر چکا تھا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے سیل فون چیک کیا کہ اس نے کہاں کال کی تھی لیکن اس نے سیل فون سے کی ہوئی تمام کالیں ڈیلیٹ کر دی تھیں۔ پھر میں نے بیلنس چیک کیا تو اس نے میرا خاصا بیلنس ضائع کر دیا تھا۔ میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے اپنے سیل فون پر آٹو سیٹنگ کر رکھی تھی۔ اس سیل فون سے جب بھی کوئی کال کی جاتی تھی وہ سیل فون کی میموری میں ریکارڈ ہو جاتی تھی۔ میں چونکہ اس وقت فارغ تھا اس لئے میں نے میموری چیک کی تو اس میں ہیرس اور لارڈ کی تمام باتیں ریکارڈ تھیں“...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو اس ڈیوائس کی وجہ سے ہیرس کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم اس وقت کس رہائش گاہ میں موجود ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”جی ہاں۔ لارڈ نے آپ سب کی ہلاکت کے آرڈرز دے دیئے ہیں۔ ہیرس نے اپنے ساتھیوں کو بھی کال کی تھی جو مسلح ہو کر کبھی بھی یہاں آ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں۔ آپ فوراً یہاں سے نکل جائیں“...... جیگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ابھی جا کر کار کے بمپر سے وہ ڈیوائس ہٹا دیتا ہوں اور کاریں لے کر یہاں سے نکل جاتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اب اس ڈیوائس کو ہٹانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا عمران صاحب۔ ہیرس کاریں دیکھ چکا ہے۔ آپ اگر ان کاروں میں نکلے تب بھی اسے آپ کے بارے میں علم ہو جائے گا کہ آپ کہاں گئے ہیں۔ میں نے آپ کو وہاں سے دوسری جگہ شفٹ کرنے اور ہیرس کو ڈاج دینے کا ایک طریقہ سوچا ہے“...... جیگر

نے کہا۔

”کون سا طریقہ“...... عمران نے پوچھا۔

”رہائش گاہ کی عقبی سمت میں ایک اور راستہ ہے۔ وہاں ایک اسٹیشن ویگن موجود ہے جو میں نے ایمرجنسی کے طور پر وہاں رکھی تھی۔ آپ اس ویگن میں پچھلے راستے سے نکل جائیں۔ میں آپ کو ساتھ ساتھ گائیڈ کرتا جاؤں گا کہ آپ نے کہاں جانا ہے۔ اس علاقے میں میرے چند ساتھی اور بھی موجود ہیں۔ میں نے انہیں ڈبل میک اپ کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ آپ سب کے اصلی میک اپ کریں گے اور پھر اپنے چہروں پر دوسرے ماسک چڑھا لیں گے۔ ہیرس رہائش گاہ میں حملے سے پہلے رہائش گاہ کے اندر دیکھنے کی کوشش کرے گا اس کے پاس چونکہ ڈبل ایم کیمرے ہیں اس لئے اسے پتہ چل جائے گا کہ آپ رہائش گاہ میں ہیں یا نہیں۔ میرے ساتھی جو ڈبل میک اپ میں اندر ہوں گے۔ انہیں دیکھ کر ہیرس کو یہی لگے گا کہ آپ سب واقعی اندر ہیں۔ ہیرس اور اس کے ساتھیوں نے اگر انہیں زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی تو میرے ساتھی ان کے لئے تر نوالہ ثابت نہیں ہوں گے“...... جیگر نے کہا۔

”اور اگر ہیرس نے انہیں سنبھلنے کا موقع نہ دیا اور باہر سے ہی میزائل برسا کر اس رہائش گاہ کو اڑا دیا تو“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ایسی صورت میں میرے سب ساتھی مارے جائیں گے۔ لیکن

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی بات نہیں۔ میں یہاں جن افراد کو بھیج رہا ہوں جو مقامی ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد ہیں۔ وہ سب اپنے مفاد کے لئے قتل جیسے گھناؤنے جرائم کا بھی ارتکاب کر چکے ہیں۔ وہ کبھی کبھی بھاری معاوضہ لے کر میرے لئے بھی کام کرتے ہیں۔ اس لئے اگر لارڈ ایجنسی کے ہاتھوں وہ ہلاک بھی ہو جائیں تو اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ لارڈ ایجنسی کو ڈاج دینے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ ڈبل ایم کیمروں سے وہ یقیناً ہمارے ہلاک ہونے کی تصدیق کریں گے جب تک وہ یہ سب کریں گے ہم یہاں سے کافی دور نکل چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں''...... جیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم نکل رہے ہیں۔ اور ہاں یہاں باقی چار افراد کا کیا کرنا ہے کیا وہ بھی جرائم پیشہ افراد ہی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ آپ انہیں یہیں چھوڑ دیں''...... جیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اٹھے اور انہوں نے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔

ضرورت کا سامان اور اسلحہ لے کر وہ سب کمرے سے نکلے اور پھر تیز تیز چلتے ہوئے عمارت کے عقبی حصے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ عقبی حصے میں واقعی ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی اور دوسری طرف ایک بڑا سا دروازہ لگا ہوا تھا جہاں سے وہ آسانی سے ویگن نکال کر لے جا سکتے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے جلدی جلدی اپنا سامان اسٹیشن ویگن میں رکھا اور پھر وہ سب ویگن میں سوار ہوتے چلے گئے۔ جوانا نے گیٹ نما دروازہ کھول دیا تھا۔ عمران کے اشارے پر ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ جوزف نے سنبھال لی تھی۔
عمران جوزف کی سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور باقی سب ویگن کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے۔ جیسے ہی انہوں نے ویگن کا پچھلا دروازہ بند کیا جوزف نے ویگن آگے بڑھا دی اور جوزف ویگن باہر نکالتا لے گیا۔ جب ویگن گیٹ سے باہر آئی تو عمران نے جوزف کو رکنے کا کہا اور اسے حکم دیا کہ وہ جا کر گیٹ بند کر دے تاکہ جب لارڈ ایجنسی کا سیکشن فائیو وہاں آئے تو انہیں یہ پتہ نہ چل سکے کہ وہ سب پہلے سے ہی یہاں سے نکل چکے ہیں۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور ویگن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور اس نے گیٹ بند کر دیا اور پھر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ سیل فون بدستور عمران کے کان سے لگا ہوا تھا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ کس طرف جانا ہے''...... عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی بات نہیں۔ میں یہاں جن افراد کو بھیج رہا ہوں جو مقامی ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد ہیں۔ وہ سب اپنے مفاد کے لئے قتل جیسے گھناؤنے جرائم کا بھی ارتکاب کر چکے ہیں۔ وہ کبھی کبھی بھاری معاوضہ لے کر میرے لئے بھی کام کرتے ہیں۔ اس لئے اگر لارڈ ایجنسی کے ہاتھوں وہ ہلاک بھی ہو جائیں تو اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لارڈ ایجنسی کو ڈاج دینے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ ڈبل ایم کیمروں سے وہ یقیناً ہمارے ہلاک ہونے کی تصدیق کریں گے جب تک وہ یہ سب کریں گے ہم یہاں سے کافی دور نکل چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں"...... جیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نکل رہے ہیں۔ اور ہاں یہاں باقی چار افراد کا کیا کرنا ہے کیا وہ بھی جرائم پیشہ افراد ہی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ آپ انہیں یہیں چھوڑ دیں"...... جیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اٹھے اور انہوں نے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔

ضرورت کا سامان اور اسلحہ لے کر وہ سب کمرے سے نکلے اور پھر تیز تیز چلتے ہوئے عمارت کے عقبی حصے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ عقبی حصے میں واقعی ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی اور دوسری طرف ایک بڑا سا دروازہ لگا ہوا تھا جہاں سے وہ آسانی سے ویگن نکال کر لے جا سکتے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے جلدی جلدی اپنا سامان اسٹیشن ویگن میں رکھا اور پھر وہ سب ویگن میں سوار ہوتے چلے گئے۔ جوانا نے گیٹ نما دروازہ کھول دیا تھا۔ عمران کے اشارے پر ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ جوزف نے سنبھال لی تھی۔

عمران جوزف کی سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور باقی سب ویگن کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے۔ جیسے ہی انہوں نے ویگن کا پچھلا دروازہ بند کیا جوزف نے ویگن آگے بڑھا دی اور جوزف ویگن باہر نکالتا لے گیا۔ جب ویگن گیٹ سے باہر آئی تو عمران نے جوزف کو رکنے کا کہا اور اسے حکم دیا کہ وہ جا کر گیٹ بند کر دے تاکہ جب لارڈ ایجنسی کا سیکشن فائیو وہاں آئے تو انہیں یہ پتہ نہ چل سکے کہ وہ سب پہلے سے ہی یہاں سے نکل چکے ہیں۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور ویگن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور اس نے گیٹ بند کر دیا اور پھر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ سیل فون بدستور عمران کے کان سے لگا ہوا تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کس طرف جانا ہے"...... عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"دائیں طرف سڑک مڑ کر آپ آگے آ جائیں۔ اس سڑک کے آخر میں آپ کو ایک سرخ رنگ کی عمارت دکھائی دے گی۔ آپ سب اس عمارت کے باہر اپنی ویگن روک کر اتر جائیں اور آگے جا کر بائیں جانب مڑ جائیں۔ وہاں آپ کو سرخ رنگ کی ایک اور بند باڈی والی اسٹیشن ویگن ملے گی۔ آپ اس ویگن میں سوار ہو کر سیدھی سڑک پر بڑھ جانا۔ جب آپ مین سڑک پر آئیں تو مجھے کال کر لیں۔ اس وقت تک میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا اور میں آپ کو وہیں ملوں گا۔ وہاں سے میں آپ کو ایک اور بند باڈی کی گاڑی میں لے جاؤں گا"...... جیگر نے کہا۔

"خاصی احتیاط برت رہے ہو۔ کوئی بہت خاص بات ہے کیا"...... عمران نے جیگر کی باتیں سن کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ لارڈ ایجنسی کی نظروں میں آ گئے ہیں عمران صاحب۔ ان سے بچنے کے لئے ہم جس قدر احتیاط برتیں گے ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا"...... جیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مین سڑک پر پہنچ کر میں تمہیں خود کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس نے کال ڈسکنکٹ کر دی۔ عمران کے کہنے پر جوزف ویگن دائیں طرف موڑ کر سیدھا آگے بڑھاتا لے گیا۔ سڑک کے اختتام پر انہیں دائیں طرف سرخ رنگ کی ایک عمارت دکھائی دی۔ عمران کے کہنے پر جوزف نے ویگن وہیں روک

دی۔ پھر وہ سب ویگن سے باہر آ گئے۔ وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور پھر وہ بائیں طرف مڑتے چلے گئے۔ دائیں طرف مڑتے ہی انہیں دور سرخ رنگ کی ایک ویگن کھڑی دکھائی دی جو پہلی ویگن سے قدرے بڑی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی دائیں بائیں دیکھتے ہوئے سرخ ویگن کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سب سرخ رنگ کی ویگن میں بیٹھے اڑے جا رہے تھے۔ تقریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد وہ مین روڈ پر تھے۔ مین روڈ کے نزدیک آتے ہی عمران نے اسی نمبروں پر جیگر کو کال کر دی تھی۔ جب وہ مین روڈ پر پہنچے تو انہیں سڑک کے کنارے ایک ایسی ہی سرخ باڈی والی اسٹیشن ویگن دکھائی دی جس میں وہ سفر کر کے آئے تھے۔ سڑک پر کھڑی ویگن کے باہر ایک لمبا تڑنگا نوجوان ویگن سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ اس نوجوان کو دیکھتے ہی عمران پہچان گیا وہ فارن ایجنٹ جیگر ہی تھا۔

عمران کے کہنے پر جوزف نے ویگن سڑک پر کھڑی سرخ ویگن کے پیچھے لے جا کر روک دی۔ جیسے ہی جوزف نے ویگن روکی۔ سامنے کھڑے جیگر نے انہیں مخصوص انداز میں اپنی ویگن کی جانب آنے کا کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"چلو بھائی۔ اب ہم اس کے ساتھ لگ ہی گئے ہیں تو دیکھو یہ ہمیں کہاں تک بھگاتا ہے"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جوزف اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

باقی سب بھی اپنا سامان لے کر ویگن سے باہر نکل آئے۔

عمران نے آگے بڑھ کر جیگر سے ہاتھ ملایا۔ جیگر نے انہیں ویگن میں سوار ہونے کے لئے کہا تو وہ سب ویگن میں سوار ہو گئے۔ اس بار ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیگر بیٹھا اور عمران اس کی سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور جیگر نے ان سب کے ویگن میں سوار ہوتے ہی ویگن آگے بڑھا دی۔

''یہ ویگن ہم اس طرح یہاں خالی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ کیا اس سے ارد گرد موجود لوگوں کو شک نہیں ہوگا''...... عمران نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں معمولی سی بھی خراب ہونے والی گاڑیاں اسی طرح سڑکوں کے کناروں پر چھوڑ دی جاتی ہیں۔ جنہیں بعد میں کسی ورکشاپ کا کوئی نہ کوئی مکینک آ کر لے جاتا ہے''...... جیگر نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''پھر بھی ہم سرخ رنگ کی ایک ویگن سے آئے ہیں اور تمہاری بھی ویگن سرخ ہے۔ ارد گرد موجود لوگوں نے یہ ویگن دیکھ لی ہوگی اور ان سڑکوں پر سرخ رنگ کی ویگن کو تلاش کرنا کسی کے لئے کیا مشکل ہو سکتا ہے وہ بھی ہائی وے پر''...... عمران نے کہا۔

''یہ آٹو کلر ویگن ہے عمران صاحب۔ جیسے جیسے ہم آگے جائیں گے اس ویگن کا رنگ غیر محسوس انداز میں بدلتا جائے گا۔ کچھ ہی دیر میں ویگن کا رنگ پنک ہو جائے گا پھر ہلکا زرد اور پھر اس کی

رنگت نیلے رنگ میں تبدیل ہو جائے گی۔ یہ پراسس سلو ہے اس لئے کسی کو ویگن کے رنگ بدلنے کا احساس نہیں ہوگا''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ گرگٹ کے رنگ بدلنے کا تو سنا تھا۔ ویگن بھی رنگ بدلتی ہے یہ آج ہی سن رہا ہوں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اب ہمیں لے کر کہاں جا رہے ہو''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''میں آپ کو مشرقی علاقے کی طرف لے جا رہا ہوں۔ اس طرف پہاڑیوں کے دوسری طرف جنگل بھی ہے اور ایک دریا بھی۔ دریا کے دوسری طرف پھر پہاڑی اور میدانی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ میرے ساتھیوں نے لارڈ ایجنسی کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کی ہیں۔ جن کے مطابق لارڈ ایجنسی کا ایک ہیڈ کوارٹر دریا کے دوسری طرف پہاڑی یا میدانی علاقے میں بھی کہیں موجود ہے۔ اب وہ مین ہیڈ کوارٹر ہے یا لارڈ ایجنسی کا دوسرا کوئی خفیہ ہیڈ کوارٹر۔ اس کے بارے میں کنفرم نہیں ہو سکا ہے''...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ گڈ۔ دریا کے دوسری طرف ایکریمیا کا کون سا علاقہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ویوگن نامی علاقہ ہے۔ کافی بڑا اور دور تک پھیلا ہوا ہے۔

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسے آپ ایک بڑا شہر بھی کہہ سکتے ہیں''...... جیگر نے کہا۔

''دریا سے شہر کتنی دوری پر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''تیس کلو میٹر تک کے ایریئے میں میدانی علاقہ ہے اس کے بعد شہری علاقہ شروع ہو جاتا ہے''...... جیگر نے جواب دیا۔

''تو تم ہمیں اس طرف کیوں لے جا رہے ہو۔ اگر تمہاری اطلاع کے مطابق لارڈ ایجنسی کا کوئی ہیڈ کوارٹر دریا کے دوسری طرف ہے تو ہمیں دریا عبور کرنے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس سے تو اچھا ہے کہ ہم ویوگن چلے جائیں اور پھر چکر کاٹ کر دریا کے طرف آ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ شہر میں ایک تو سیکورٹی رسک ہے دوسرا دریا کے طرف آنے والے تمام راستوں کی سخت چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس طرف سے آپ دریا کے طرف جا تو سکتے ہیں لیکن اپنے ساتھ کم از کم اسلحہ نہیں لے جا سکتے''...... جیگر نے کہا۔

''تو کیا دریا کے اس طرف سیکورٹی نہیں ہے۔ اگر لارڈ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر یہاں ہے تو پھر دونوں اطراف کی سیکورٹی ٹائٹ ہونی چاہئے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''اس طرف سیکورٹی ہے۔ لیکن نہ ہونے کے برابر۔ اصل میں ویوگن نامی دریا انتہائی تیز رفتار ہے۔ اس دریا کا بہاؤ اتنا تیز ہے کہ اس کی زد میں آنے والا کسی بھی طریقے سے بچ نہیں سکتا۔ ان اطراف میں چونکہ نشیب زیادہ ہے اس لئے اس طرف عام کشتیوں

اور موٹر لانچوں کو بھی آنے کی اجازت نہیں ہوتی کیونکہ دریا کے تیز بہاؤ کی وجہ سے موٹر لانچوں کے انجن بھی فیل ہو جاتے ہیں اور دریا کے تیز لہریں انہیں چند لمحوں میں الٹ پلٹ دیتی ہیں''...... جیگر نے جواب دیا۔

''اس کے باوجود تم ہمیں اس طرف لے جا رہے ہو۔ کہاں کی عقلمندی ہے یہ۔ دوسری طرف جانے کے لئے ہمیں لامحالہ دریا عبور کرنا پڑے گا اور جب ہم دریا ہی عبور نہ کر سکیں گے تو دوسری طرف پہنچیں گے کیسے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ آپ ناممکن کو بھی ممکن بنانے کا فن جانتے ہیں پھر ویوگن جیسے تیز رفتار دریا کے آپ کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ وہ آپ کو آگے بڑھنے سے روک سکے''...... جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ دریا عبور کرانے کا تمہارے پاس کوئی خاص راستہ ہے''...... عمران نے جیگر کو مسکراتے دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں ایسے کسی راستے کے بارے میں نہیں جانتا جس سے نکل کر ہم دوسری طرف جا سکیں''...... جیگر نے کہا۔

''تو پھر''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''آپ میرے ساتھ ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اس مسئلے کا آپ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکال لیں گے۔ اس کے علاوہ اس طرف

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سیکورٹی کا خطرہ بھی کم ہے۔ ان اطراف میں ہم چھپ بھی سکتے ہیں اور مشکل وقت میں حملہ آوروں کے خلاف کھل کر جنگ بھی کر سکتے ہیں“...... جیگر نے کہا۔

”تو کیا اس طرف لارڈ ایجنسی کی کسی فورس کے آنے کا احتمال ہو سکتا ہے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”اگر واقعی لارڈ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اس علاقے میں کہیں موجود ہے تو انہوں نے اردگرد نظر رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات بھی کئے ہوں گے۔ ہمارے لئے یہ نئی جگہ ہوگی اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمیں ان انتظامات کا پتہ نہ چل سکے اور ہم ذرا سی بے احتیاطی سے ان کی نظروں میں آ جائیں۔ ایک بار ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو پھر آپ خود ہی سوچ سکتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے“...... جیگر نے جواب دیا۔

”کافی گہرائی تک سوچتے ہو۔ گڈ۔ ایک اچھے ایجنٹ کو اسی طرح ہر وقت اپنی آنکھوں کے ساتھ کان اور دماغ بھی کھلا رکھنا چاہئے“...... عمران نے کہا اور جیگر مسکرا دیا۔

”اب بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ ویگن کے راستے ہی دریا کی طرف جانا ہے تو میں ویگن موڑ لیتا ہوں“...... جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں بھائی۔ جہاں لے جانا ہے لے چلو۔ ہم تو دیار غیر میں ہیں اور تم یہاں کے باسی ہو۔ تم بہتر جانتے ہو کہ کون سا راستہ

جنت کی طرف جاتا ہے اور کون سا دوزخ کی طرف۔ دوزخ کی طرف جانے کا سوچ کر بھی ڈر آتا ہے اس لئے جو راستہ جنت کی طرف جاتا ہے اسی طرف لے چلو۔ اس دنیا میں تو میری شادی ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ڈائریکٹ جنت میں جا کر دو چار حوریں ہی پا لوں“...... عمران نے کہا اور جیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو پھر میں آپ کو جس طرف لے جا رہا ہوں اسی طرف جانا ہی بہتر رہے گا“...... جیگر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے ہی لمحے وہ خود کو بدلی ہوئی جگہ پا کر بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں یہاں کیسے آ گئی۔ میں تو......" جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ میں عجیب سی کشمکش سی ہو رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں کوئی مشین فٹ ہو گئی ہو اور اس کی گراریاں سی چل رہی ہوں۔ اس کے دماغ کے پردے پر بہت سی تصویریں بن رہی تھیں لیکن وہ تصویریں دھندلی سی تھیں جو صاف ہونے سے پہلے ہی مٹ رہی تھیں۔ وہ اپنے دماغ کو کنٹرول کر کے ان تصویروں کو اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کوئی بھی تصویر اس کے دماغ کے پردے پر ایڈجسٹ نہیں ہو رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا ہے۔ میں۔ میں کون ہوں۔ میرا نام کیا ہے اور اور"...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے اسی طرح حیرت زدہ انداز میں سوچتی رہی پھر اس نے کچھ سوچ کر اپنی آنکھیں بند کیں اپنا جسم ڈھیلا چھوڑا اور پھر وہ عمل تنفس کے ذریعے اپنا ذہن نارمل کرنے لگی۔ اس نے دماغ کے ایک نقطے پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے اپنے دماغ کو بلینک کرنا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے سے اس کا شعور اور لاشعور فوراً یکجا ہو سکتا تھا اور اس کے دماغ کی بند رگیں بھی کھل سکتی تھیں۔ یہ طریقہ ظاہر ہے اسے عمران نے ہی بتایا تھا تاکہ ایسی کسی چویشن میں وہ اور اس کے ساتھی خود پر نہ صرف قابو رکھ سکیں بلکہ ریلیکس رہ سکیں۔

جولیا کے دماغ میں کئی خیالات گڈ مڈ سے ہو رہے تھے وہ اپنی پوری توجہ اس نقطے پر مرکوز کئے ہوئے تھی جس سے وہ دماغ کے بند خانوں کو کھول سکتی تھی۔ وہ کافی دیر یہ عمل کرتی رہی لیکن جیسے اس کا دماغ کام کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ جولیا کافی دیر کوشش کرتی رہی پھر اس نے آنکھیں کھول کر سر جھٹکنا شروع کر دیا۔

"کیا مسئلہ ہے۔ مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے میں سب کچھ بھول رہی ہوں"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان مسکراتا ہوا اندر

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آ گیا۔ نوجوان غیر ملکی تھا اور اس نے نیلی جینز اور سیاہ رنگ کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ وہ کلین شیوڈ تھا اور اس کا چہرہ کافی حد تک لمبا تھا۔ اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں لیکن اس کے باوجود ان میں تیز چمک تھی جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

''کیپٹن ساگرڈ تم''...... نوجوان کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اب تمہاری طبعیت کیسی ہے''...... نوجوان جو کیپٹن ساگرڈ تھا، نے آگے بڑھ کر جولیا کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ کیوں۔ کیا ہوا تھا مجھے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم گولڈن پرل ریسٹورنٹ میں کھانے گئی تھی۔ میں بھی وہاں اتفاقاً پہنچ گیا تھا۔ تم نے میک اپ میں ہونے کے باوجود مجھے حیرت انگیز طور پر پہچان لیا تھا حالانکہ میں نے جدید اور انتہائی ایڈوانس میک اپ کیا تھا جس کا مجھے دعویٰ تھا کہ اس میک اپ میں مجھے کوئی نہیں پہچان سکتا۔ لیکن تم نے ایک نظر میں ہی پہچان لیا تھا کہ میں کیپٹن ساگرڈ ہوں''...... کیپٹن ساگرڈ نے سامنے پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر جولیا کے بیڈ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں تمہاری چال سے پہچانا تھا کیپٹن۔ تم نے واقعی شاندار میک اپ کیا تھا لیکن چونکہ تم اپنے دائیں پیر پر قدرے دباؤ ڈال کر چلتے ہو اور تمہاری تھوڑی ضرورت سے زیادہ لمبی ہے اس

لئے تمہیں پہچاننے میں مجھے کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں کوشش کے باوجود اپنی ان دو خامیوں پر قابو نہیں پا سکتا''...... کیپٹن ساگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جواب میں جولیا بھی مسکرا دی۔

''پھر کیا ہوا تھا''...... جولیا نے پوچھا۔

''کیوں تمہیں کچھ یاد نہیں ہے کیا''...... کیپٹن ساگرڈ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''تم بتا رہے ہو تو کچھ کچھ یاد آ رہا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''میں نے ریسٹورنٹ میں تمہارے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا اور پھر تم میرے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر آ گئی تھی۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی تم اچانک لہرا کر گری تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔ تمہیں اس طرح گرتے اور بے ہوش ہوتے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا تھا۔ میں نے تمہیں اٹھایا اور یہاں لے آیا۔ میں نے تمہیں ہوش دلانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن تمہیں کسی طرح سے ہوش ہی نہیں آ رہا تھا۔ پھر میں نے شہر کی ایک قابل لیڈی ڈاکٹر کو بلا لیا۔ اس نے تمہارا معائنہ کیا۔ تمہارے خون کا سیمپل لیا گیا اور اسے ٹیسٹ کے لئے بھیج دیا۔ ابتدائی معائنے کے مطابق لیڈی ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ تمہارے دماغ میں کوئی پرابلم ہے اور تمہارے دماغ کا کوئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خاص حصہ متاثر ہے جس کی وجہ سے تم بے ہوش ہوئی ہو اور تمہیں ہوش نہیں آ رہا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کے علاج کے باوجود جب تم ہوش میں نہ آئی تو اس لیڈی ڈاکٹر کے کہنے پر تمہیں میں نے اسی کے ہسپتال منتقل کر دیا تھا جہاں تمہارے باقی تمام ٹیسٹ لئے گئے اور تمہارا سٹی سکین کیا گیا۔ سٹی سکین سے پتہ چلا کہ تم برین ٹیومر کے موذی مرض میں مبتلا ہو''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا اور برین ٹیومر کا سن کر جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے سائے ابھر آئے تھے۔

''برین ٹیومر۔ کیا مطلب۔ میں برین ٹیومر کے مرض میں مبتلا ہوں''...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایک چھوٹا سا ٹیومر تمہارے دماغ کے اس حصے میں موجود ہے جسے میڈیکل زبان میں سیروبول کہا جاتا ہے۔ سیروبول دماغ کی یادداشت، دیکھنے، سننے اور سونگھنے کی حسیات کا خصوصی حصہ ہوتا ہے۔ اگر دماغ کا یہ حصہ کسی طرح سے خراب ہو جائے تو یا تو انسان کی یادداشت متاثر ہو جاتی ہے۔ یا پھر اس کے سونگھنے، سننے، بولنے یا پھر دیکھنے کی حسیں متاثر ہو جاتی ہیں۔ تمہارے دماغ کے اس حصے میں موجود ٹیومر ابتدائی مراحل میں ہے جسے اگر آپریشن کر کے ریموو کر دیا جائے تو تم مکمل طور پر صحت یاب ہو سکتی ہو۔ لیکن چونکہ یہ دماغ کا انتہائی نازک اور خطرناک حصہ ہے اس لئے یہ آپریشن رسکی ہو سکتا ہے جس میں مریض کی جان بھی جا

سکتی ہے۔ تمہارا ٹیومر چونکہ ابھی ابتدائی سٹیج پر ہے اس لئے لیڈی ڈاکٹر ابھی تمہارا آپریشن کرنے کا رسک نہیں لینا چاہتی۔ یہ چونکہ جدید دور ہے اور اس مرض پر میڈیسن کے ذریعے بھی قابو پایا جا سکتا ہے اس لئے لیڈی ڈاکٹر نے تمہارا میڈیسن کے ذریعے علاج کرنا ہی مناسب سمجھا تھا جس سے تمہیں ہوش بھی آ گیا ہے اور تمہاری زندگی کو لاحق خطرہ بھی کم ہو گیا ہے۔ تم ہوش میں تو آ گئی ہو اور تمہاری بولنے، سننے، سونگھنے اور دیکھنے کی صلاحیتیں تو متاثر نہیں ہوئی ہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹیومر کے اچانک اٹیک نے تمہیں بے ہوش کر دیا تھا اس لئے تمہاری یادداشت ضرور متاثر ہو گئی ہے۔ تمہیں اس وقت کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا کہ تم کون ہو۔ کہاں رہتی ہو اور کیا کرتی ہو''...... کیپٹن ساگرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''پھر''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ کیپٹن ساگرڈ کی باتیں یوں سن رہی تھی جیسے کیپٹن ساگرڈ سے کوئی انوکھی اور انتہائی سسپنس فل سٹوری سن رہی ہو۔

''پہلے تو تم مجھے بھی نہیں پہچان رہی تھی۔ لیڈی ڈاکٹر نے تمہاری حالت دیکھ کر تمہیں گہری نیند سلانے کے لئے تمہیں انجکشن لگا دیا تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ اب جب تم جاگو گی تو تم خود کو بہت حد تک نارمل پاؤ گی۔ کسی وقت تمہارا سیروبول مائنڈ تنگ کرے گا اور تم بھول جاؤ گی کہ تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے لیکن لیڈی ڈاکٹر نے تمہارے علاج کے لئے جو میڈیسن رکمنڈ کی ہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اگر ان میڈیسن کو تم ٹائمنگ سے لیتی رہو گی تو بہت جلد تمہارا ٹیومر ختم ہو جائے گا اور تم نارمل لائف میں واپس آ جاؤ گی اور پھر میں لیڈی ڈاکٹر سے اجازت لے کر تمہیں یہاں واپس لے آیا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد تم کافی حد تک نارمل ہو جاؤ گی اور دیکھ لو آخر تم نے کم از کم مجھے تو پہچان ہی لیا ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے میرے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔ میں برین ٹیومر کا شکار ہوں اس کا بھی مجھے کبھی اندازہ نہیں ہوا“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ مرض سائلنٹ ہوتا ہے۔ اچانک ہی نمودار ہوتا ہے اور اس کا کب اٹیک ہو جائے اس کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ تم اس وقت شاید کسی ذہنی دباؤ کا شکار تھی جب میں تمہیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا۔ اس وجہ سے تمہیں برین ٹیومر کا اٹیک آ گیا۔ بہر حال اب تمہارے چہرے پر سکون نظر آ رہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ تم واقعی نارمل ہو گئی ہو“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”ہاں۔ میں نارمل ہوں۔ لیکن اب بھی کئی باتیں ہیں جو میرے ذہن سے محو ہیں۔ بہت سے خیالات میرے دماغ میں گردش کر رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک خیال کو بھی میں اپنے دماغ کے پردے پر اجاگر کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہی اور ایسی بہت سی تصویریں ہیں جو میرے دماغ کے پردے پر ابھر تو رہی ہیں مگر

واضح نہیں ہو رہی ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”کوئی بات نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے لارڈ کو کال کر کے تمہاری کنڈیشن کے بارے میں بتا دیا ہے۔ لارڈ بھی تمہاری وجہ سے بے حد پریشان ہے۔ اس نے تمہیں مکمل طور پر ریسٹ کرنے کے لئے کہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارا خیال رکھوں اور تمہیں کوئی ذہنی ٹینشن نہ آنے دوں“...... کیپٹن ساگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سی مکاری اور پُراسراریت تھی جسے جولیا نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

”اوہ۔ مگر میں ریسٹ کیسے کر سکتی ہوں۔ لارڈ نے تو میرے ذمے بہت سے کام لگا رکھے ہیں۔ جب تک میں وہ تمام کام پورے نہ کر لوں میں چین سے کیسے بیٹھ سکتی ہوں“...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ لارڈ نے تمہیں دیئے ہوئے تمام کام مجھے سونپ دیئے ہیں۔ اب وہ تمام کام میں پورے کروں گا۔ تم میری اچھی کولیگ ہی نہیں ایک اچھی فرینڈ بھی ہو اس لئے تمہیں مجھ پر اعتماد ہونا چاہئے کہ میں وہ کام ویسے ہی کروں گا جیسے تم کرنا چاہتی تھی“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”ہاں مگر“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے دماغ کے عقبی حصے میں درد کا احساس ہوا تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ سر کے اس حصے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ اس تکلیف

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

''کیا ہوا''...... کیپٹن ساگرڈ نے اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ سر میں درد کا احساس ہوا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''رائٹ سائیڈ کا یہی حصہ سیروبول مائنڈ کہلاتا ہے''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

''کیا میں اس وقت تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہوں''...... جولیا نے درد کا احساس کم ہوتے ہی آنکھیں کھول کر کیپٹن ساگرڈ سے پوچھا۔

''ہاں۔ تم اس وقت میرے خصوصی بیڈ روم میں ہو۔ یہ بیڈ روم میں نے تمہارے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ میں اب دوسرے حصے میں شفٹ ہو گیا ہوں''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ اب بھی حیرت سے کمرے کو چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی الجھن اور پریشانی کے سائے لہرا رہے تھے اور اس کا دماغ ابھی تک قلابازیوں پر قلابازیاں کھا رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ کیا بھول رہی ہے یا کیا یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

''تمہیں ابھی آرام کی ضرورت ہے۔ تم ریسٹ کرو۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا دو میں خود جا کر لے آتا ہوں۔ میں تمہارے کسی کام آؤں اس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی بات

اور کیا ہو سکتی ہے''...... کیپٹن ساگرڈ نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں ابھی مجھے کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''اوکے۔ پھر تم ریسٹ کرو اور اگر تمہیں میری یا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بیڈ کے ساتھ میز پر انٹرکام پڑا ہے۔ نمبر پریس کرو گی تو میں ہی تمہاری کال رسیو کروں گا اور تمہیں جو بھی چاہئے ہو گا مجھے بتا دینا میں تمہیں فراہم کر دوں گا''...... کیپٹن ساگرڈ نے بیڈ کی دائیں سائیڈ پر پڑی ہوئی میز اور اس پر رکھے انٹرکام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر ایک رسیور تھا اور ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلایا تو کیپٹن ساگرڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب تم کہاں جا رہے ہو''...... جولیا نے اسے اٹھتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے کچھ ضروری کام ہیں اور مجھے تمہارے بارے میں لارڈ کو بھی بتانا ہے۔ لارڈ نے کہا تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد تمہاری جو کنڈیشن ہو اس کے بارے میں انہیں میں ضرور انفارم کروں''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

''میرا گروپ کہاں ہے۔ کیا میرے گروپ کو معلوم ہے کہ میں اس وقت تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہوں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ تمہارے سارے گروپ کو تمہارے بارے میں بتا دیا گیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے وہ بھی تمہارے برین ٹیومر کا سن کر پریشان ہیں لیکن لارڈ نے انہیں بتا دیا ہے کہ تم اب خطرے سے باہر ہو اور تمہارا یہ مرض لاعلاج بھی نہیں ہے جس سے وہ سب مطمئن ہو گئے ہیں"۔ کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

"کیا تم میری لارڈ سے بات کرا سکتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"اوکے۔ میں لارڈ سے پوچھوں گا اگر انہوں نے کہا تو میں یہیں اسی کمرے میں تمہاری لارڈ سے بات کرا دوں گا"...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن ساگرڈ نے جولیا کو ایک بار پھر تسلی دی کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے گی اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کا جولیا نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چند مزید باتیں کر کے کیپٹن ساگرڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلتا چلا گیا۔ دروازے سے باہر آ کر اس نے دروازہ بند کیا اور سامنے موجود ایک طویل راہداری کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پرسکون اور فاتحانہ چمک لہرا رہی تھی جیسے اس نے کوئی بہت بڑا معرکہ مارا ہو اور اس معرکے کا اسے بہت بڑا اور ناقابل یقین انعام ملنے کی توقع ہو۔

مختلف راستوں سے ہوتا ہوا کیپٹن ساگرڈ ایک دفتری انداز میں سجے ہوئے کمرے میں آ گیا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز تھی جس کے پیچھے ریوالونگ چیئر موجود تھی۔ کیپٹن ساگرڈ

تیز تیز چلتا ہوا میز کی دوسری طرف آیا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ بدستور چمک رہا تھا۔

میز پر دفتری سامان اور ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر کے ساتھ ایک ڈیجیٹل فون سیٹ بھی رکھا ہوا تھا۔ کیپٹن ساگرڈ چند لمحے کرسی پر بیٹھا اسی طرح پراسرار انداز میں مسکراتا رہا جیسے وہ خیالوں ہی خیالوں میں کسی انجانے سے جہان کی سیر کر رہا ہو اور وہاں ہر طرف رنگ برنگی تتلیاں سی منڈلاتی پھر رہی ہوں۔ اسی لمحے اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیپٹن ساگرڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فوراً فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا جیسے اگر اسے رسیور اٹھانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس"...... کیپٹن ساگرڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایرج بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایرج کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیپٹن ساگرڈ بول رہا ہوں"...... کیپٹن ساگرڈ نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ سے بات کرو"...... ایرج نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس۔ بات کراؤ"...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔ اسی لمحے رسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھائی اور پھر رسیور میں ایک انتہائی کرخت اور غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"لارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں کیپٹن ساگرڈ بول رہا ہوں"...... کیپٹن ساگرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیانا فٹز واٹر کے بارے میں تم نے ابھی تک رپورٹ کیوں نہیں کی۔ کیا اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے"...... لارڈ نے غراتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"اسے ہوش آ گیا ہے لارڈ۔ میں ابھی اس سے مل کر آ رہا ہوں۔ میں آپ کو رپورٹ دینے کے لئے کال کرنے ہی والا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے آپ کی کال آ گئی"...... کیپٹن ساگرڈ نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ جولیانا کی کیا کنڈیشن ہے۔ اسے کچھ معلوم تو نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا"...... لارڈ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نو لارڈ۔ وہ مکمل طور پر سٹارگم پلس کے زیر اثر آ چکی ہے۔ وہ اپنا ماضی بھول چکی ہے اور اب وہ وہی جولیانا فٹز واٹر بن چکی ہے جو کئی سال پہلے کارمن کی بی ایم ایجنسی کے لئے کام کرتی تھی۔ اس کے ذہن سے بہت سے خیالات نکال کر ان کی جگہ نئی فیڈنگ کر دی گئی ہے۔ اس کے ذہن میں یہ بھی ڈال دیا گیا ہے کہ کارمن کی بی ایم ایجنسی ختم ہو گئی ہے اور مارشل ہیگرڈ جو لینڈ لارڈ ہے اس نے ایکریمیا میں لارڈ ایجنسی کی بنیاد رکھی ہے جس میں

کارمن میں کام کرنے والے تمام ایجنٹ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد ضرور ہے اور اسے کچھ خیالات تنگ ضرور کرتے ہیں لیکن میں نے اسے بلیوکس پلز دے دی ہیں جن کے استعمال سے اس کے سر کا درد آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا اور اس کے ذہن میں آنے والے خیالات کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور وہ مکمل طور پر نہ صرف صحت یاب ہو جائے گی اور دوبارہ اپنے فارم میں آ کر پہلے جیسی جولیانا بن جائے گی۔ جولیانا فٹز واٹر جو آپ کے ڈی جے گروپ میں ڈینجرس جولیانا بن کر کام کرتی تھی"۔ کیپٹن ساگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ کیا تم نے اس کا میڈیکل ٹیسٹ لیا تھا۔ اس کا برین اور جسمانی اعضاء ٹھیک طور پر ورک کر رہے ہیں"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ۔ اس کے ہوش میں آنے سے پہلے میں نے اس کا چیک اپ کیا تھا۔ وہ مکمل طور پر فٹ ہے۔ سٹارگم پلس کی وجہ سے اس کے کسی جسمانی اعضاء پر کوئی دباؤ نہیں آیا ہے۔ تمام اعضاء نارمل انداز میں ورکنگ پوزیشن پر ہیں اور اس کا فشار خون بھی نارمل ہے"...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

"اور اس کی آنکھیں۔ کیا اس کی آنکھوں کی رنگت پر کوئی فرق پڑا ہے۔ جسے دیکھ کر کوئی اندازہ لگا سکے کہ اسے سٹارگم پلس کے زیر اثر کیا گیا ہے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"نو لارڈ۔ جولیانا کی قوت مدافعت بے حد زیادہ ہے۔ سٹارگم

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پلس کے پاور شاکس سے نہ تو جولیانا کے جسمانی اعضاؤں پر کوئی فرق پڑا ہے اور نہ ہی اس کی آنکھوں پر۔ اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ اسے سٹارگم پلس کے خصوصی عمل سے گزارا گیا ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیانا اب بھی وہی جولیانا فٹز واٹر ہے جو میری کارمن میں پی ایم ایجنسی کی سب سے ذہین اور انتہائی زیرک لیڈی ایجنٹ ہوا کرتی تھی“...... دوسری طرف سے لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس لارڈ۔ جولیانا فٹز واٹر پہلے جیسی ہی ہے جو ڈینجرس جولیانا کہلاتی تھی“...... کیپٹن ساگرڈ نے جواب دیا۔

”اب وہ کہاں ہے“...... لارڈ نے پوچھا۔

”وہ ریسٹ روم میں ہے اور لارڈ اس نے مجھے کہا ہے کہ وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی میں اس سے بات نہیں کروں گا۔ اسے میں نے سٹارگم پلس کے زیر اثر کر دیا ہے اور وہ پہلے جیسی ڈینجرس جولیانا بن چکی ہے لیکن میری تسلی اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک کہ میں اس کے باقاعدہ ٹیسٹ نہیں لے لیتا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اب بھی وہی ڈینجرس جولیانا ہے جسے میں ہر حال میں اپنی لارڈ ایجنسی میں واپس لانا چاہتا تھا اور جو میری سابقہ پی ایم ایجنسی کی ساکھ ہوا کرتی تھی۔ اسے رئیل ڈینجرس جولیانا بننے کے لئے

ابھی مزید چند مرحلوں سے گزرنا ہو گا۔ اگر وہ ان مرحلوں کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گئی تب ہی میں اسے باقاعدہ لارڈ ایجنسی میں شامل کروں گا اور اس کا ایک الگ گروپ بنا دوں گا جو پہلے جیسا ہی ہو گا ڈی جے گروپ“...... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”تم ایسا کرو اسے فوری طور پر ماؤک ہاؤس لے جاؤ۔ ماؤک ہاؤس میں شیرٹن ہے۔ میرے حکم سے شیرٹن نے جولیانا کے ٹیسٹ لینے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ جولیانا ماؤک ہاؤس کے ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد ہی ڈینجرس جولیانا بن کر میرے سامنے آ سکتی ہے ورنہ ماؤک ہاؤس ہی اس کا مدفن گاہ بن جائے گا۔ میں اسی جولیانا کو لارڈ ایجنسی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں جو پی ایم ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا تھی اور اس کے لئے جولیانا کو ماؤک ہاؤس میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانا ہو گا اور اسے ثابت کرنا ہو گا کہ اس کے جسم میں خون کی جگہ اب بھی پارہ دوڑتا ہے اور وہ ابھی تک کسی خونخوار شیرنی سے کم نہیں ہے اور وہ اب بھی پہلے کی طرح خطرناک سے خطرناک حالات کا بھی اکیلی مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے“۔

لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ میں اسے ماؤک ہاؤس لے جاتا ہوں“...... کیپٹن ساگرڈ نے بغیر کسی تاویل کے کہا۔

”اوکے۔ تم اسے وہاں چھوڑ کر واپس آ جانا۔ اس کے بعد

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیانا کا کیا ہوتا ہے یہ مَیں خود دیکھ لوں گا''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ''...... کیپٹن ساگرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لارڈ نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ لارڈ سے رابطہ ختم ہوتے ہی کیپٹن ساگرڈ نے ایک طویل سانس لیا اور اس نے فون کا رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر کچھ خیال آنے پر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ مارک سپیکنگ''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیپٹن ساگرڈ بول رہا ہوں''...... کیپٹن ساگرڈ نے قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم''...... کیپٹن ساگرڈ کی آواز پہچان کر دوسری طرف سے مارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سٹیفن سے کہو کہ وہ بلیو ہاک تیار کرے۔ مجھے جولیانا کو لے کر ابھی ماؤک ہاؤس جانا ہے''...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی کہہ دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے مارک نے کہا۔

''میں جولیانا کو خفیہ راستوں سے ہیلی پیڈ کی طرف لے جاؤں گا۔ کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ جولیانا یہاں تھی اور اب میں اسے کہاں لے جا رہا ہوں''...... کیپٹن ساگرڈ نے سخت

لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ میں جانتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں تمام افراد ان راستوں سے ہٹا دوں گا جہاں سے آپ مس جولیانا کو ہیلی پیڈ تک لے جائیں گے''...... مارک نے جواب دیا تو کیپٹن ساگرڈ نے اوکے کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا اور پھر وہ اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ جن راستوں سے چل کر وہ آیا تھا انہی راستوں سے ہوتا ہوا وہ کچھ ہی دیر میں اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں جولیا موجود تھی۔

جولیا کمرے میں نہایت بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور اس نے ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا جیسے وہ بدستور کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہو اور کوشش کے باوجود اسے کچھ یاد نہ آ رہا ہو۔

''آ گئے تم''...... کیپٹن ساگرڈ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر جولیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں کیا ہوا۔ تم کچھ پریشان سی دکھائی دے رہی ہو''...... کیپٹن ساگرڈ نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہی۔ میرے دماغ میں عجیب ہلچل سی ہو رہی ہے۔ کچھ سمجھ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر میں سوچنا کیا چاہتی ہوں۔ ایسی کون سی بات ہے جسے میں یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں اور وہ بات یاد ہی نہیں آ رہی ہے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”تم خواہ مخواہ اپنے مائنڈ پر دباؤ نہ ڈالو۔ میں نے کہا ہے نا کہ تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گی۔ یہ لو۔ یہ ایک ٹیبلٹ نگل لو۔ اس سے تمہارا مائنڈ کنٹرول میں آ جائے گا اور تمہارے مائنڈ سے تمام الٹے سیدھے خیالات نکل جائیں گے اور تم نارمل ہو جاؤ گی“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا اور اس نے جیب سے ایک پلاسٹک کی شیشی نکال کر جولیا کی جانب بڑھا دی جس میں نیلے رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں موجود تھیں۔ جولیا اس سے شیشی لینے میں ایک لمحے کے لئے ہچکچائی پھر اس نے سر جھٹک کر اس سے شیشی لے لی۔

”بے فکر رہو۔ ایک ٹیبلٹ کا ہی تم پر حیرت انگیز اثر ہو گا اور تمہاری یہ ساری بے چینی اور پریشانی دور ہو جائے گی“...... کیپٹن ساگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے شیشی کھولی اور اس میں سے ایک ٹیبلٹ نکال کر منہ میں ڈال لی۔ ٹیبلٹ شوگر کوٹڈ تھی جولیا نے اسے کیپٹن ساگرڈ کے کہنے پر سالم ہی نگل لیا۔

”تم نے لارڈ سے بات کی“...... جولیا نے شیشی بند کر کے اسے سامنے پڑی میز پر رکھتے ہوئے کیپٹن ساگرڈ سے پوچھا۔

”ہاں“...... کیپٹن ساگرڈ نے جواب دیا۔

”کیا کہا ہے اس نے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے لارڈ سے بات کرنی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”لارڈ نے کہا ہے کہ وہ تم سے فون پر بات نہیں کر سکتا ہے۔ اس نے تمہیں ماؤک ہاؤس میں بلایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہاری لارڈ سے وہیں ملاقات ہو جائے۔ تم تیار ہو جاؤ میں خود تمہیں اپنے ساتھ ماؤک ہاؤس لے چلتا ہوں“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”ماؤک ہاؤس۔ یہ کون سی جگہ ہے کیا یہ لارڈ کا ہیڈ کوارٹر ہے“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ ماؤک ہاؤس لارڈ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے یہ ایک سپیشل ہاؤس ہے۔ جہاں لارڈ مخصوص افراد سے مخصوص انداز میں ملتا ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے“...... جولیا نے کہا۔

”سامنے الماری میں تمہارے لئے میں نے چند لباس لا کر رکھ دیئے تھے۔ تم ان میں سے کوئی سلیکٹ کر کے واش روم میں جاؤ اور تیار ہو کر آ جاؤ۔ میں نے ہیلی کاپٹر تیار کرانے کا کہہ دیا ہے۔ ہم کچھ دیر میں یہاں سے نکل جائیں گے“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے موجود الماری کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں بہت سا سامان موجود تھا جس میں مخصوص اسلحہ، چند سائنسی آلات اور چند لباس بھی موجود تھے۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیا یہ سب سامان میرے لئے ہے"...... جولیا نے پلٹ کر کیپٹن ساگرڈ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔تمہارا ہی ہے۔ فی الحال باقی سامان چھوڑو اور اپنے لئے لباس منتخب کرو"...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے الماری سے ایک لباس منتخب کیا اور اسے لے کر کمرے کے بائیں طرف موجود واش روم کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کر واپس آ گئی۔

"تمہاری اس ٹیبلٹ نے تو واقعی جادو کا سا اثر کیا ہے۔ میری ساری پریشانی اور بے چینی ختم ہو گئی ہے اور میرے سر میں جو ہلکا ہلکا درد تھا وہ بھی ختم ہو گیا ہے"...... جولیا نے کیپٹن ساگرڈ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹیبلٹس اسی لیڈی ڈاکٹر نے ہی تمہارے لئے رکمنڈ کی تھیں جس نے تمہارے مرض کی تشخیص کی تھی۔ تم شیشی ہر وقت اپنے پاس رکھنا۔ جب بھی تمہیں پرابلم ہو یا تمہیں سر میں درد کا احساس ہو تو ایک ٹیبلٹ لیتے ہی تم نارمل ہو جایا کرو گی"...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر میز سے ٹیبلٹس کی شیشی اٹھا لی۔ الماری میں ایک ہینڈ بیگ بھی موجود تھا۔ جولیا نے الماری کے پاس جا کر ہینڈ بیگ نکالا اور اسے کھول کر دیکھنے لگی۔ ہینڈ بیگ میں منی پسٹل، ایک منی ریز گن اور چھوٹے چھوٹے کھلونے نما چند سائنسی ہتھیار موجود تھے۔ جولیا نے ایک ایک کر کے ان سب

چیزوں کو دیکھا پھر اس نے وہ سب چیزیں اور ٹیبلٹس کی شیشی ہینڈ بیگ میں ڈال لی۔

"چلیں"...... جولیا نے کہا تو کیپٹن ساگرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ کیپٹن ساگرڈ، جولیا کو مخصوص راستوں سے لیتا ہوا عمارت کے عقبی حصے میں آ گیا جہاں ایک کافی بڑا ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ ہیلی پیڈ پر ایک نیلے رنگ کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ بھی بیٹھا ہوا تھا جس نے کیپٹن ساگرڈ کو دیکھتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا اور انجن کے سٹارٹ ہوتے ہی ہیلی کاپٹر کے ہوٹرز گھومنا شروع ہو گئے۔ وہاں اور کوئی نہیں تھا۔ کیپٹن ساگرڈ جولیا کو لے کر ہیلی کاپٹر کی طرف آیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کا عقبی دروازہ کھول دیا اور جولیا کو اندر جانے کے لئے کہا۔ جولیا سر ہلا کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئی تو کیپٹن ساگرڈ بھی اس کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ بند کر دیا۔

ان دونوں کے بیٹھتے ہی پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اوپر اٹھا اور پھر خاصی بلندی پر آتے ہی اس کا رخ مڑا اور نہایت تیز رفتاری سے ایک جانب اڑتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر تقریباً ایک گھنٹے تک اڑتا رہا پھر ہیلی کاپٹر ایک بڑی عمارت کے کمپاؤنڈ میں موجود ہیلی پیڈ پر اترتا چلا گیا۔ اس کمپاؤنڈ میں چند سیاہ لباسوں والے افراد بھی موجود تھے۔ جن کے چہروں پر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی سیاہ نقاب چڑھے ہوئے تھے۔ ان نقاب پوشوں کے ہاتھوں میں ہلکی مگر جدید ساخت کی مشین گنیں تھیں۔

جیسے ہی ہیلی کاپٹر پیڈ پر اترا۔ کیپٹن ساگرڈ نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولا اور باہر کود گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بھی ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا کر باہر آ گئی اور پھر وہ دونوں جھکے جھکے انداز میں تیز تیز چلتے ہوئے سامنے موجود عمارت کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ مسلح افراد جہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔ ان میں سے کسی نے بھی آگے بڑھ کر کیپٹن ساگرڈ یا جولیا سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

کیپٹن ساگرڈ، جولیا کے ساتھ عمارت کے رہائشی حصے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ جولیا کو لے کر ایک ہال نما بڑے کمرے میں آ گیا جو سٹنگ روم کے طرز پر سجا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہاں ایک مسلح آدمی آیا۔ اس نے کیپٹن ساگرڈ کو ساتھ لیا اور وہاں سے چلا گیا۔ جولیا جو ایک صوفے پر بیٹھ گئی تھی، اٹھنے لگی تو مسلح شخص نے اسے وہیں رکنے کا کہا تو جولیا سر ہلا کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ کیپٹن ساگرڈ وہاں سے گیا تو جولیا وہاں اکیلی رہ گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کیپٹن ساگرڈ واپس آ گیا۔ جولیا نے اس سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن کیپٹن ساگرڈ نے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور اسے اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا۔ جولیا، کیپٹن ساگرڈ کے ساتھ چل پڑی تو کیپٹن ساگرڈ اسے مختلف

راستوں سے گزارتا ہوا ایک کمرے کے پاس لے آیا جس کا دروازہ تو کھلا ہوا تھا لیکن اندر اندھیرا تھا۔ کیپٹن ساگرڈ دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔

”تم اندر جاؤ“...... کیپٹن ساگرڈ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں اکیلی جاؤں۔ کیا تم میرے ساتھ نہیں چلو گے“...... جولیا نے حیرت سے پوچھا۔

”نہیں۔ لارڈ تم سے ملنے سے پہلے تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے کہا۔

”امتحان۔ کیا مطلب۔ کیسا امتحان“...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”تم جس بیماری سے گزری ہو اس سے لارڈ بے حد پریشان ہے۔ لارڈ کو فکر ہے کہ اس بیماری کی وجہ سے کہیں تمہاری صلاحیتوں میں کوئی کمی نہ آ گئی ہو اس لئے وہ تمہاری صلاحیتوں کو ایک بار پھر آزمانا چاہتا ہے“...... کیپٹن ساگرڈ نے سنجیدگی سے کہا اور جولیا حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگی لیکن کیپٹن ساگرڈ کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی تھی۔

”لارڈ مجھے آزمانا چاہتا ہے۔ حیرت ہے۔ کیسے آزمائے گا مجھے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم اندر جاؤ تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا“...... کیپٹن

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

سا گرڈ نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"او کے۔ میں چلی جاتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ اندر جانے سے پہلے اپنا یہ ہینڈ بیگ مجھے دے دو"...... کیپٹن سا گرڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر ہینڈ بیگ اسے دے دیا اور پھر وہ کمرے کی طرف بڑھی اور اندر داخل ہو گئی۔

جولیا اندر داخل ہوئی اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے عاری تھا اور ایک ہال جیسا دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام انسان کھڑا تھا اس سیاہ فام نے سیاہ رنگ کی چست پتلون اور چست شرٹ پہن رکھی تھی۔ جسامت اور اپنے ڈیل ڈول سے وہ دیو اور انتہائی ماہر لڑاکا ہی معلوم ہو رہا تھا۔ وہ تیز نظروں سے جولیا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جولیا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو اسے اپنے عقب میں دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ جولیا نے پلٹ کر دیکھا تو اسے کیپٹن سا گرڈ کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا دکھائی دیا۔

"ویلکم جولیانا فٹز واٹر۔ مجھے تمہارے واپس آنے پر بے حد خوشی ہو رہی ہے"...... اچانک ایک تیز اور کرخت آواز کمرے میں گونجی اور جولیا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ یہ آواز اس دیو قامت سیاہ فام کے منہ سے نہیں نکلی تھی بلکہ دیواروں سے نکلتی ہوئی معلوم ہوئی تھی۔

"لارڈ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تم سے مخاطب ہوں"...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کیا ہے لارڈ۔ کیپٹن سا گرڈ نے کہا ہے کہ تم مجھے آزمانا چاہتے ہو اور میرا کوئی امتحان لینا چاہتے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ چند دنوں کی اور ایک معمولی سی بیماری سے میں اس حد تک کمزور ہو گئی ہوں کہ اس سے میری صلاحیتیں کم ہو گئی ہیں اور میں پہلی جیسی جولیانا فٹز واٹر نہیں ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں جولیانا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تم سے ایک بے حد اہم کام لینا چاہتا ہوں۔ مجھے تم پر اور تمہاری صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے لیکن میں تم سے جو کام لینا چاہتا ہوں وہ بے حد اہم اور انتہائی نازک ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کام کے لئے تم پوری طرح سے تیار اور چاق و چوبند رہو"...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"میں ہر وقت تیار اور چاق و چوبند رہتی ہوں لارڈ۔ اس چھوٹی سی بیماری نے میری صحت اور میری صلاحیتوں پر کوئی اثر نہیں ڈالا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں کسی بھی قسم کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہوں اور بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کا بھی حوصلہ رکھتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم ماؤک ہاؤس میں آئی ہو۔ یہاں تم ان آزمائشوں کو اپنی ٹریننگ یا ری فریشمنٹ سمجھ لو۔ ان آزمائشوں سے

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گزر کر تم اور زیادہ زیرک اور انتہائی پاور فل ہو جاؤ گی''...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

''مجھے کسی آزمائش سے گزرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ لیکن اگر تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں ہر قسم کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوں۔ بولو۔ کیا کرنا ہے مجھے''...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا مگر اس کی نظریں اس سیاہ فام پر جمی ہوئی تھیں جو مسلسل اپنی جگہ پر خاموش کھڑا تھا جیسے وہ پتھر کا بُت ہو۔

''تم فکر مت کرو۔ وہ امتحان ایسے ہیں جن میں تم پہلے بھی کامیابی حاصل کر چکی ہو۔ یہ امتحان محض تمہاری صلاحیتیں پرکھنے کے لئے ہوگا اور کچھ نہیں''...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

''جو بھی ہے۔ میں ہر امتحان یا آزمائش سے گزرنے کے لئے تیار ہوں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی''...... لارڈ نے کہا۔

''اب بتاؤ۔ کیا ہے وہ آزمائش جس سے تم مجھے گزارنا چاہتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''تمہارے سامنے اس ریاست کا سب سے ہارڈ مین کھڑا ہے جولیانا۔ اس کا نام راگو ہے اور راگو کا کہنا ہے کہ اس سٹیٹ میں اس سے طاقتور اور ماہر لڑاکا اور کوئی نہیں ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ اسے کوئی ماہر ترین فائٹر بھی شکست نہیں دے سکتا۔ میں چاہتا

ہوں کہ تم اس ماہر اور طاقت کے نشے میں چور راگو کو اس کی اوقات بتا دو اور اسے بتا دو کہ ڈی جے گروپ کی ڈینجرس جولیانا کے سامنے راگو کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ڈینجرس جولیانا چند ہی لمحوں میں اس سورما کو چت کر سکتی ہے''...... لارڈ کی آواز سنائی دی اور لارڈ کی بات سن کر پہلی بار سیاہ فام کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی اور وہ جولیا کی جانب حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کیا میں اس سے فائٹ کروں''...... جولیا نے غور سے راگو نامی سیاہ فام کی جانب دیکھتے ہوئے لارڈ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ ڈینجرس جولیانا اپنی مخصوص فارم میں آ کر اس ماسٹر فائٹر کو ناکوں چنے چبوا دے''...... لارڈ نے جواب دیا۔

''کیا مجھے صرف اسے چت کرنے تک ہی محدود رہنا ہے یا''...... جولیا نے مخصوص انداز میں کہا۔

''نہیں۔ راگو خود کو ڈینجر مین سمجھتا ہے اور میں جولیانا فٹز واٹر کو ڈینجرس جولیانا سمجھتا ہوں۔ جس طرح سے ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اسی طرح ایک سٹیٹ میں دو ڈینجرس انسان کیسے رہ سکتے ہیں اس لئے تم اس کا بھرپور مقابلہ کرو اور اس پر موت بن کر جھپٹ پڑو۔ راگو بھی تم سے ڈیتھ فائٹ کرے گا۔ اس ڈیتھ فائٹ میں جیت اسی کی ہوگی جو زندہ رہے گا''...... لارڈ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ میں سمجھ گئی''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تم دونوں اس وقت ماؤک ہاؤس کے ہارڈ روم میں ہو۔ اس روم سے تم میں سے صرف ایک ہی زندہ واپس نکل سکتا ہے۔ دوسرے کی یہاں سے لاش ہی باہر جائے گی اب وہ لاش تمہاری ہو گی یا راگو کی۔ یہ تم دونوں کی ڈیتھ فائٹ پر منحصر ہوگا اور تم جانتی ہو کہ لارڈ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ میں نے خصوصی طور پر اس ہارڈ روم کو سیلڈ کرایا ہے اور میری یہی خواہش ہے کہ اس ہارڈ روم سے تم باہر نکلو راگو نہیں''...... لارڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ میں اسے ہلاک کروں۔ میں اس کے ہاتھ پیر توڑ کر بھی تو اسے شکست دے سکتی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں ڈیتھ فائٹ کا مطلب ڈیتھ فائٹ ہوتا ہے۔ تمہیں ہر حال میں راگو کو ہلاک کرنا ہو گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو راگو تمہیں ہلاک کر دے گا''...... لارڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''گڈ شو۔ گڈ شو جولیانا۔ تم نے جس ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ مجھے تمہاری اور راگو کی انوکھی فائٹ دیکھنے کا موقع ملے گا''...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کیا تم دیکھ سکتے ہو''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''میری دو آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہے جولیا۔ مگر میری ہزاروں آنکھیں ہیں جو ہر وقت کھلی رہتی ہیں''...... لارڈ نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تب تم سمجھ لو لارڈ کہ تمہارا یہ ماسٹر فائٹر کچھ دیر کا ہی مہمان ہے۔ یہ اس ہارڈ روم سے زندہ واپس نہیں جائے گا''...... جولیا نے سیاہ فام راگو کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اس کی بات سن کر راگو کی آنکھوں میں حقارت کے ساتھ ساتھ انتہائی نفرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تو کرو مقابلہ شروع اور ماسٹر فائٹر راگو کو آج اس کی اوقات بتا دو کہ یہ ڈیتھرس جولیانا کا پاسنگ بھی نہیں ہے''...... لارڈ نے کہا اور پھر کھڑکھڑاہٹ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے لارڈ نے دوسری طرف سے سپیکر آف کر دیئے ہوں جن سے اس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

راگو، جولیا کی جانب انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی سپیکروں سے لارڈ کی آواز آنی بند ہوئی اسی لمحے راگو کے پتھر کے بت بنے ہوئے جسم میں جیسے جان سی پڑ گئی۔ وہ گردن دائیں بائیں جھٹک کر ہڈیاں کڑکڑانے لگا اور دونوں ہاتھ ورزش کرنے والے انداز میں گھمانے لگا۔

''تو تم ماسٹر فائٹر ہو''...... جولیا نے اس کی جانب غور سے

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر فائٹر نہیں مس۔ میں سپریم ماسٹر فائٹر ہوں۔ میرے مقابلے پر مارشل آرٹس کے بڑے بڑے اور نامور بگ فائٹرز بھی آنے سے پہلے دس بار سوچتے ہیں"...... راگو کے منہ سے غراہٹ نما آواز نکلی۔

"سپریم فائٹر۔ ہونہہ۔ مجھے تو تم میں سپریم فائٹروں والی کوئی بات دکھائی نہیں دے رہی۔ تمہارا جسم پھولا ہوا ضرور ہے اور جو ضرورت سے زیادہ پھولا ہوا ہو اس میں جان نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اندر سے تم جیسے انسان کھوکھلے ہی ثابت ہوتے ہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میری طاقتوں کا اندازہ ہی نہیں ہے مس۔ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ میں ایک مکا مار کر بڑی سے بڑی چٹان توڑ سکتا ہوں اور تم جیسی نازک لڑکی تو میرے سامنے کانچ کی بنی ہوئی ایک گڑیا سے زیادہ حیثیت نہیں رکھی۔ میں ایک انگلی مار کر تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر سکتا ہوں"...... راگو نے انتہائی حقارت آمیز انداز میں کہا۔

"میں کانچ کی گڑیا ہوں اور تم انگلی مار کر میری کھوپڑی میں سوراخ کر سکتے ہو یہ محض تمہاری سوچ ہے مسٹر سپریم فائٹر۔ جب تم میرا مقابلہ کرو گے تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کس خونخوار شیرنی سے ٹکرائے ہو اور یہ شیرنی تمہارا ایسا بھیانک حشر

کرے گی کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... جولیا نے کسی شیرنی کی طرح سے غراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ دیکھتا ہوں کہ تم شیرنی ہو یا کسی گھر کی پلی ہوئی پالتو بلی"...... راگو نے طنزیہ لہجے میں کہا اور تیر کی طرح جولیا کی جانب بڑھا۔

راگو کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر جولیا نے اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت نہیں کی تھی البتہ اس کی نظریں راگو پر جمی ہوئی تھیں اور وہ اس کی جانب اب خونخوار نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی تھی۔

جولیا کے قریب آتے ہی سیاہ فام راگو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کی گھومتی ہوئی لات برق رفتاری سے جولیا کی طرف بڑھی۔ جولیا فوراً عقب کی طرف کسی کمان کی طرح مڑ گئی۔ راگو کی گھومتی ہوئی ٹانگ اس کے پیٹ سے محض ایک انچ کے فاصلے سے گزرتی چلی گئی۔ تیز رفتاری کی وجہ سے راگو بھی گھوم گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا۔ جولیا نے یکلخت سیدھی ہو کر اور اچھلتے ہوئے ایک زوردار لات راگو کی کمر پر مار دی۔ راگو کو زوردار جھٹکا لگا اور وہ قدرے لڑکھڑا گیا لیکن اس نے خود کو گرنے نہیں دیا تھا۔

"گڈ شو۔ جولیانا گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو"۔ لارڈ کی مسرت بھری آواز سنائی دی جیسے وہ جولیا اور راگو کی فائٹ دیکھ رہا ہو۔ اس نے مائیک اور سپیکر دوبارہ کب آن کیے تھے اس کا جولیا کو علم نہ ہو سکا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے لارڈ۔ دیکھو میں اس سیاہ چوہے کا کیا حال کرتی ہوں"...... جولیا نے مسکرا کر کہا اور اپنے بارے میں جولیا کے ریمارکس سن کر راگو غرا کر رہ گیا۔ اس نے اچانک دونوں ہاتھ پھیلائے اور حلق سے خوفناک آوازیں نکالتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے جولیا پر جھپٹا اور پھر کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومتا ہوا جولیا سے آ ٹکرایا۔ اس نے آگے بڑھتے ہی جولیا کے سر پر مکا مارنے کی کوشش کی تھی۔ جولیا نے سر فوراً ہٹا لیا تھا لیکن یہیں وہ مار کھا گئی۔ راگو نے اسے ڈاج دینے کے لئے اس کے سر پر مکا مارا تھا۔ جولیا نے جیسے ہی سر ہٹایا۔ راگو نے گھوم کر کہنی موڑتے ہوئے جولیا کے دائیں کاندھے پر مار دی۔ جولیا کا چہرہ تکلیف سے بگڑ گیا۔ وہ لڑکھڑائی۔ اسی لمحے راگو اچھلا اور اس کے سر کی ٹکر جولیا کی ناک پر پڑی۔ جولیا کا ذہن یکلخت خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گیا۔ زور دار سر کی ٹکر نے جیسے اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی اور جولیا کی ناک سے خون کا فوارہ سا چھوٹ پڑا۔ راگو نے ایک بار پھر اس کی ناک پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا فوراً الٹی قلابازی کھا گئی۔

قلابازی کھاتے ہوئے اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں راگو کے عین سینے پر پڑیں اور راگو جھٹکے سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جولیا نے جس انداز میں اسے ٹانگیں ماری تھیں اسے اچھل کر دور جا کر گرنا چاہئے تھا لیکن راگو کے جسم میں تو واقعی جیسے دیو کی سی طاقت بھری ہوئی تھی وہ صرف لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا۔ جولیا ابھی الٹی قلابازی

کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ راگو نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی اور کسی بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح سیدھا جولیا کی طرف آیا۔ جولیا فوراً نیچے جھک گئی۔ راگو کا تیز رفتاری سے اڑتا ہوا جسم عین جولیا کے اوپر سے گزرا۔ اس سے پہلے کہ راگو دوسری طرف گرتا جولیا نے فوراً زمین سے کمر لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں اوپر سے گزرتے ہوئے راگو کی کمر پر اس انداز سے پڑیں کہ راگو کا دیو قامت جسم جھٹکا کھا کر قدرے ترچھا ہو گیا۔ اسی لمحے جولیا کی ایک بار پھر ٹانگیں چلیں اور دوسرے لمحے راگو ہوا میں رول ہوتا ہوا دائیں طرف موجود ایک دیوار سے ٹکرایا اور دیوار سے ٹکرا کر دھب سے نیچے آ گرا۔

فرش پر گرتے ہی راگو اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے دیوار سے پوری قوت سے ٹکرانے کے باوجود اسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ وہ جولیا کی طرف خونی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جولیا نے اسے اس طرح اٹھتے دیکھ کر چھلانگ لگائی۔ ہوا میں آتے ہی اس کا جسم تیزی سے پلٹا اور پھر اس کی ٹانگیں پنکھے کے پروں کی طرح گھومتی ہوئی راگو کی طرف آئیں لیکن راگو کا ایک بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے چیتے کی سی تیزی سے جھپٹ کر جولیا کی ایک ٹانگ پکڑ لی۔ راگو نے جولیا کی ٹانگ کو زور دار انداز میں جھٹکا دیا تو جولیا کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم اور زیادہ ہوا میں اٹھ گیا۔ اسی لمحے راگو نے جولیا کی ٹانگ چھوڑ دی اور اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا۔ جولیا کا جسم دوسری

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طرف گر ہی رہا تھا کہ راگو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی بیک کک پوری قوت سے جولیا کے پہلو پر پڑی اور جولیا بری طرح سے رول ہوتی ہوئی اسی انداز میں سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائی جس طرح سے راگو، جولیا کے وار سے دیوار سے ٹکرایا تھا۔ جولیا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ وہ زمین پر گری ہی تھی کہ راگو چھلانگ لگا کر اس کے قریب آ گیا۔ جولیا کے دماغ میں زور دار دھماکے ہو رہے تھے۔ ناک کی ہڈی ٹوٹی ہونے کی وجہ سے اس کا منہ اور گردن خون سے بھر گئے تھے۔ راگو نے قریب آتے ہی زور دار ٹانگ جولیا کی پسلیوں پر ماری۔ جولیا یکلخت یوں اچھلی جیسے اسے زبردست الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔

راگو کی ٹانگ کی زور دار ضرب نے جیسے جولیا کی کئی پسلیاں توڑ دی تھیں۔ راگو اچھلا اس نے ہوا میں اٹھتے ہوئے دونوں ٹانگیں موڑ لیں۔ وہ گھٹنوں کے بل پوری قوت سے جولیا کی کمر پر گر کر اس کی ساری پسلیاں توڑنا چاہتا تھا لیکن اسی لمحے جولیا تیزی سے کروٹ بدل گئی اور راگو کے گھٹنے پوری قوت سے فرش سے ٹکرائے۔ کروٹیں بدلتی ہوئی جولیا سیدھی ہوئی اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ زمین پر گھٹنے ٹکرانے کے باوجود راگو کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے تکلیف کے تاثرات نمایاں ہوئے لیکن اس نے فوراً ہی خود کو نارمل کر لیا جیسے اسے کسی تکلیف کا احساس ہی نہ ہوا ہو۔ وہ واقعی بے پناہ طاقت اور قوت مدافعت کا مالک تھا۔ اس نے اٹھنے میں ایک

لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

"تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جولیانا۔ راگو میں جنوں اور دیوؤں کی سی طاقت ہے"...... لارڈ کی آواز سنائی دی

"یہ دیو آج میرے ہاتھوں مارا جائے گا لارڈ"...... جولیا نے غرا کر کہا۔ راگو، جولیا کو گھورتا ہوا اور قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ جولیا اپنی جگہ پر جمی اس کی طرف خشمگیں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ قریب آتے ہی راگو کا ایک بار پھر بازو گھوما۔ جولیا نے بچنے کی کوشش کی لیکن راگو نے اپنا جسم پھرکی کی طرح سے گھمایا اور پھر اس کا بھاری ہتھوڑے جیسا مکا ٹھیک جولیا کے سر پر لگا اور جولیا کے دماغ میں جیسے سینکڑوں رنگ برنگے ستارے ناچ اٹھے۔ وہ لڑکھڑائی۔ راگو نے اچھل کر ایک اور مکا جولیا کے سر پر مارنا چاہا لیکن جولیا بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا گئی۔ اس کے عقب میں کافی جگہ تھی وہ مسلسل الٹی قلابازیاں کھاتی ہوئی راگو سے دور ہٹتی چلی گئی۔ اسے الٹی قلابازیاں کھا کر پیچھے ہٹتا دیکھ کر راگو غرایا اور وہ بھاگتے ہوئے انداز میں جولیا کی طرف بڑھا۔ دیوار کے قریب جاتے ہی جولیا رک گئی تھی۔ اسے رکتا دیکھ کر راگو نے اونچی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ فلائنگ کک مارنے والے مخصوص انداز میں جولیا کی طرف بڑھا۔ وہ جولیا کے نزدیک پہنچا ہی تھا کہ جولیا نے فوراً اپنی جگہ چھوڑی اور دائیں طرف آ گئی۔ جولیا کے اچانک اپنی جگہ چھوڑنے کی وجہ سے راگو خود کو نہ سنبھال سکا تھا اس

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی فلائنگ کک دیوار پر پڑی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتا اسی لمحے جولیا اچھلی اور اس کی ایک ٹانگ راگو کے پہلو پر پڑی۔ راگو کے منہ سے اس بار زور دار چیخ نکلی اور وہ ایک بار پھر رول ہوتا ہوا فرش پر گرا اور دور تک گھسٹتا چلا گیا۔ جولیا کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ راگو کو ضرب لگا کر جولیا بھی پشت کے بل زمین پر گری۔ اس سے پہلے کہ جولیا اٹھتی راگو نے زمین پر ہی لوٹنیاں لگائیں اور وہ بجلی کی سی تیزی سے جولیا کی جانب آیا۔ اس نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر جولیا کے چہرے پر مارنی چاہیں لیکن جولیا چکنے فرش پر کسی لٹو کی طرح سے گھوم گئی اور راگو کو جسم چکنے فرش پر پھسلتا ہوا دوسری دیوار سے ٹکرایا۔

جولیا فوراً اٹھی اور اس نے آنکھوں پر پھیلا ہوا خون صاف کیا اور مچی مچی آنکھوں سے اس طرف دیکھنے لگا جس طرف راگو گرا تھا۔ راگو دوسری طرف گرتے ہی ایک بار پھر حیرت انگیز انداز میں تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور حلق سے غراہٹیں نکالتا ہوا دونوں ہاتھ پھیلا کر ایک بار پھر جولیا کی طرف بڑھا۔ آگے بڑھتے ہی اس نے چھلانگ لگائی اور بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح جولیا کی طرف آیا۔ جولیا کے قریب آتے ہی اس نے سر جھکایا جیسے وہ سر کی ٹکر پوری قوت سے جولیا کے پیٹ پر مارنا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ جولیا سے ٹکراتا جولیا اچھلی اور اس نے قلابازی کھائی اور سائیڈ پر ہو گئی۔ اس بار راگو کا سر عقبی دیوار سے ٹکرایا تھا۔

راگو کے منہ سے ایک بار پھر تیز چیخ نکلی۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اس نے حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال لیا۔ وہ فوراً مڑ کر سیدھا ہوا اور خونی نظروں سے جولیا کو گھورنے لگا۔ البتہ وہ بار بار یوں سر جھٹک رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرا آ رہا ہو۔ جولیا کے پیر قلابازی کھا کر جیسے ہی زمین سے لگے اس نے ایک اور قلابازی کھائی اور پھر گھومتی ہوئی پیروں کے بل راگو سے آ ٹکرائی۔ اس بار جولیا کی جڑی ہوئی ٹانگیں راگو کے چہرے پر پڑی تھیں اور راگو منہ پر ہاتھ رکھ کر لڑکھڑاتے قدموں تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسے لڑکھڑاتے دیکھ کر جولیا ایک بار پھر اچھلی اور اس بار اس کی فلائنگ کک ٹھیک راگو کے سینے پر پڑی اور راگو اچھل کر کمر کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔

راگو گر کر دوبارہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے جولیا چھلانگ لگا کر اس کے چوڑے سینے پر آ گئی۔ راگو نے اپنے جسم کو پلٹا کر جولیا کو گرانا چاہا مگر اسی لمحے جولیا کی ٹانگ چلی اور راگو کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اس بار جولیا کی ٹانگ راگو کی ناک پر لگی تھی جس سے راگو کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور اس کی ناک سے خون ابل پڑا۔ راگو نے تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا اسے اب کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔ راگو کی ناک کی ہڈی پر وار کرتے ہی جولیا اچھل کر اس کے سینے سے نیچے آ گئی اور پھر اس کی ٹانگیں راگو کی پسلیوں پر چلنے لگیں۔ راگو نے تڑپ کر اپنا جسم گھمایا اور اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے بجلی کی سی تیزی سے گھومتے ہوئے جولیا کی ٹانگوں پر اپنی ایک ٹانگ مار دی۔ جولیا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر پہلو کے بل گر گئی۔

جولیا کے گرتے ہی راگو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا کی طرح اب راگو کا چہرہ بھی خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ غصے سے اس کی آنکھیں جلتے ہوئے سرخ کوئلوں کی طرح سے دہک رہی تھیں۔ وہ غضبناک انداز میں ڈکراتا ہوا جولیا کی طرف آیا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر جولیا ایک ٹانگ پر گھومی اور اس کی دوسری ٹانگ نہایت تیزی سے گھومتی ہوئی ایک بار پھر راگو کے سینے پر پڑی اور راگو اچھل کر پیچھے جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جولیا نے چھلانگ لگائی اور عین اس کے سر پر پہنچ گئی۔ جولیا نے قریب جاتے ہی راگو کے سر کے پچھلے حصے پر ایک زور دار ٹھوکر ماری اور راگو کی چیخ کمرے میں گونج اٹھی۔ راگو دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسی لمحے جولیا کی پھر ٹانگ چلی اور راگو کی چیخیں بلند ہو گئیں۔ جولیا نے اس بار راگو کی پسلیوں پر بھرپور انداز میں ضرب لگائی تھی۔ جولیا نے ایک بار پھر اچھل کر راگو کی پسلیوں پر لات مارنی چاہی لیکن اس مرتبہ راگو فوراً دوسری طرف پلٹ گیا اور جولیا کی ٹانگ ہوا میں لہرا گئی۔ راگو رکنے کے بجائے تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا اور جولیا سے دور جاتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن جولیا اسے دور جاتے دیکھ کر رکے بغیر اس کی

جانب دوڑ پڑی اور پھر جیسے ہی راگو سیدھا ہوا جولیا کی زور دار ٹکر اس کے سینے پر پڑی۔ راگو اچھلا اور کمر کے بل دیوار سے ٹکرایا۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ جولیا کا زور دار پنچ اس کے منہ پر پڑا اور راگو حلق کے بل چیختا ہوا دائیں طرف گر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ جولیا نے اس کے سر پر تابڑ توڑ ٹھوکریں مارنی شروع کر دیں جس سے راگو جیسا طاقتور اور دیو قامت آدمی بھی بری طرح سے چیخ اٹھا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ آگے کر کے جولیا کی ٹھوکروں سے اپنا سر بچانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اب شاید جولیا اسے کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی اس نے اچھل اچھل کر راگو پر اس زور زور سے ٹھوکریں برسائیں کہ چند ہی لمحوں میں راگو چیں بول گیا اور نہ صرف اس کے منہ سے چیخیں نکلنا بند ہو گئیں بلکہ وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔

راگو کو ساکت ہوتے دیکھ کر بھی جولیا نہیں رکی تھی۔ وہ مشینی انداز میں راگو کے سر پر ٹھوکریں برسا رہی تھیں لیکن راگو کے جسم میں کوئی حرکت نہیں تھی۔

”سپریم فائٹر تو چیں بول گیا ہے لارڈ“...... جولیا نے راگو کو بے حس و حرکت دیکھ کر اس سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں“...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

”اب کیا کرنا ہے اس کا“...... جولیا نے پوچھا۔

”میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ ہارڈ روم سے ایک ہی زندہ

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نکل سکتا ہے۔ دوسرے کی یہاں سے لاش ہی باہر آئے گی"۔ لارڈ کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یہ بے ہوش ہے اور میں بے بس کو ہلاک کرنے کے حق میں نہیں ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں جولیانا۔ تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا۔ یا تو ہارڈ روم سے تمہاری لاش باہر آئے گی یا پھر راگو کی"...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا اور اسی لمحے سائیڈ کی دیوار میں ایک خانہ کھلا اور وہاں سے ایک مشین پسٹل نکل کر فرش پر آ گرا۔ مشین پسٹل دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔ مشین پسٹل راگو سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا تھا۔

"یہ مشین پسٹل اٹھاؤ اور راگو کو بھون دو"...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"لیکن لارڈ"...... جولیا نے کہنا چاہا۔

"جولیانا۔ یہ میرا حکم ہے۔ تم لارڈ کے حکم سے انحراف نہیں کر سکتی"...... لارڈ نے غرا کر کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ مشین پسٹل کی جانب بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل تک پہنچتی اسی لمحے بے ہوش پڑے ہوئے راگو کا جسم حرکت میں آیا اور وہ فوراً اٹھا اور اس نے اچانک مشین پسٹل کی طرف چھلانگ لگا دی۔ راگو کو اس طرح سے اٹھتے اور مشین پسٹل کی طرف چھلانگ لگاتے دیکھ کر جولیا وہیں ٹھٹھک گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی مشین پسٹل راگو کے ہاتھ میں تھا اور راگو کرتب

دکھانے والے ماہر انسان کی طرح اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بس۔ اب تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے لڑکی"...... راگو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی راگو نے ٹریگر دبا کر جولیا پر فائر کھول دیا۔ جیسے ہی راگو نے مشین پسٹل سے فائر کھولا جولیا نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور نہایت ماہرانہ انداز میں ادھر ادھر اچھل کود کرنے لگی۔ مشین پسٹل کی گولیاں کمرے کی دیواروں اور فرش کو ادھیڑ رہی تھیں۔ راگو کے ہاتھ مسلسل حرکت کر رہے تھے لیکن زخمی ہونے کے باوجود جولیا ادھر ادھر چھلانگیں لگاتی ہوئی گولیوں سے بچ رہی تھی جس سے راگو کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا وہ مسلسل جولیا پر فائرنگ کر رہا تھا اور کمرہ مشین پسٹل کی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے گونج رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں مشین پسٹل کا میگزین خالی ہو گیا اور مشین پسٹل سے کھٹ کھٹ کی آوازیں آنے لگیں۔ جیسے ہی مشین پسٹل کا میگزین خالی ہوا جولیا نے قلابازی کھائی اور ہوا میں لہراتی ہوئی اپنے پیروں کے بل زمین پر آ گئی۔

جولیا کو اس طرح حیرت انگیز طور پر گولیوں سے بچتے دیکھ کر راگو کا چہرہ غصے سے اور زیادہ بگڑا ہوا تھا۔ اس نے غصے میں خالی مشین پسٹل جولیا پر کھینچ مارا۔ جولیا فوراً جھک گئی۔ مشین پسٹل اس کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے جا گرا۔

راگو نے ایک زوردار دہاڑ ماری اور وہ بجلی کی سی تیزی سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا کی جانب بڑھا جیسے وہ جولیا پر انتہائی جارحانہ اور خوفناک حملہ کرنا چاہتا ہو۔ وہ بھاگتا ہوا جولیا کی جانب آیا تو جولیا بھی یکلخت اچھلی۔ اس کے اچھلنے کی وجہ سے راگو جو تیزی سے دوڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا وہ عین جولیا کے نیچے سے نکلتا چلا گیا۔ سامنے دیوار تھی۔ راگو نے خود کو دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے خود کو روکنے کی کوشش کی مگر رکتے رکتے بھی وہ دیوار سے ٹکرا گیا اور دیوار سے ٹکراتے ہی وہ الٹ کر گر پڑا۔ راگو کمر کے بل گرا تھا۔ اسے گرتے دیکھ کر جولیا نے اس کی طرف چھلانگ لگائی اور پھر ہوا میں بلند ہوتے ہی اس نے اپنے دونوں پیر موڑ لئے دوسرے لمحے کمرہ راگو کی انتہائی تیز اور دلخراش چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ جولیا کے گھٹنے پوری قوت سے راگو کے سر سے ٹکرائے تھے۔ راگو سر پکڑے بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا۔ جولیا اس کے سر پر گھٹنوں کی ضرب لگاتے ہی دائیں طرف لڑھک گئی تھی۔ اس نے اپنا جسم تیزی سے موڑا اور پھر وہ گھومتی ہوئی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ راگو ابھی تک سر پکڑے تڑپ رہا تھا۔ جولیا نے اس بار ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا تھا وہ ایک بار پھر اچھلی۔ اس کے گھٹنے مڑے اور وہ پوری قوت سے راگو کی عین گردن پر گری۔ اس بار راگو کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ جولیا کا ایک گھٹنا راگو کی شہ رگ پر پڑا تھا جس سے اس کا نرخرہ ٹوٹ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھانا شروع ہو گیا اور پھر وہ یکلخت ساکت ہوتا چلا گیا۔

"ویل ڈن جولیانا۔ ویل ڈن۔ تم نے راگو جیسے سپریم فائٹر کو ہلاک کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی وہی ڈینجرس جولیانا فٹز واٹر ہو جس کا دنیا کا کوئی بھی بڑے سے بڑا فائٹر مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے دیکھ لیا تھا۔ راگو بے ہوش نہیں ہوا تھا وہ تمہارے واروں سے بچنے کے لئے جان بوجھ کر بے ہوش بن گیا تھا۔ میں نے بھی اسے ایک اور موقع دینے کے لئے جان بوجھ کر اس کے قریب مشین پسٹل گرایا تھا تاکہ یہ تم سے پہلے مشین پسٹل اٹھا سکے۔ اس نے میری توقع کے مطابق مشین پسٹل اٹھا لیا تھا۔ میں یہی چاہتا تھا کہ یہ تم پر فائرنگ کرے اور تم اس کی اندھا دھند فائرنگ سے خود کو بچا سکو اور تم نے وہ سب کر دکھایا۔ تم نے آخر کار اس سپریم فائٹر کو خالی ہاتھوں ہلاک کر دیا ہے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں۔ ویل ڈن۔ ویل ڈن"..... لارڈ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس سپریم فائٹر میں جان تو تھی لیکن یہ مارشل آرٹس کے فن سے بہت دور تھا یہ عام فائٹروں کی طرح سے مجھ پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر یہ مارشل آرٹس کے مخصوص داؤ پیچ آزماتا تو ہو سکتا تھا کہ میں اس کے مقابلے میں کمزور پڑ جاتی لیکن اس نے فائٹنگ کے مخصوص انداز اپنانے کی بجائے مجھے حقیقت میں ایک نازک لڑکی سمجھ لیا تھا اور اس کی یہی غلطی اس پر بھاری پڑ گئی"۔ جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"جو بھی ہے۔ تم نے مجھے خوش کر دیا ہے جولیانا۔ تم واقعی اب

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی وہی جولیانا ہو جس کی مجھے ضرورت تھی۔ اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تمہیں میں اب جو بھی کام دوں گا تم اسے باخوش اسلوبی پورا کر سکتی ہو اور تمہارے سامنے جو بھی آجائے تم اس کا بھرپور اور انتہائی مہارت سے مقابلہ کر سکتی ہو۔ ویل ڈن۔ اگین ویل ڈن ڈینجرس جولیانا"..... لارڈ نے اسی انداز میں کہا تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"تھینکس لارڈ"..... جولیا نے کہا۔

"تم نے جس مہارت اور تیزی سے راگو جیسے پریم فائٹر کا مقابلہ کیا ہے وہ واقعی قابل ستائش تھا۔ راگو نے واقعی مارشل آرٹس کے اصولوں سے ہٹ کر تم سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے الٹے سیدھے واروں کی وجہ سے تم بھی زخمی ہو گئی تھی لیکن بہرحال تم نے نہایت عقلمندی اور ذہانت سے راگو جیسے دیو کو پچھاڑا ہے"..... لارڈ نے کہا۔

"کیا اب میں تمہارے اس امتحان میں پاس ہو گئی ہوں یا میرا کوئی اور امتحان لینا ابھی باقی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"بس ایک امتحان اور ہے۔ اس کے بعد تم میرے لئے وہی جولیانا فٹز واٹر بن جاؤ گی جس کی مجھے ضرورت ہے"..... لارڈ نے کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کمرے کی دیواروں میں چار دروازے کھلتے چلے گئے۔ جولیا نے چونک کر دیکھا تو ان کھلے

ہوئے دروازوں سے سفید لباس میں ملبوس افراد نکل نکل کر باہر آ رہے تھے۔ ان افراد کی تعداد چار تھی اور ان سب نے سفید رنگ کے لباس پہن رکھے تھے ان کے مخصوص سفید لباس دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے وہ ننجا ماسٹر ہوں۔ لبادے نما مخصوص ننجا لباسوں میں ان کے چہرے بھی چھپے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں پتلی دھاروں والی تلواریں بھی تھیں۔ وہ سب کھلے ہوئے دروازوں سے نکل کر کمرے کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے تھے اور ان کے اندر آتے ہی دروازے اسی طرح کٹاک کٹاک کی آوازوں سے بند ہو گئے تھے۔ سفید پوش ننجا ماسٹرز کی نظریں جولیا پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

اسی لمحے ایک اور دروازہ کھلا اور دروازہ کھلتے ہی دو سیاہ پوش اندر آ گئے۔ وہ دونوں خالی ہاتھ تھے۔ اندر آتے ہی وہ تیزی سے اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں راگو کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ دوسرے لمحے ان دونوں نے راگو کی لاش اٹھائی اور جس تیزی سے وہ کمرے میں آئے تھے اسی تیزی سے راگو کی لاش لئے کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے اور ان کے جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جیگر نے ایک پہاڑی علاقے میں جاتے ہی ویگن چھوڑ دی تھی اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لئے ہوئے ایک پہاڑی درے سے ہوتا ہوا جنگل نما ایک علاقے میں لے آیا تھا جہاں درختوں کی بہتات تھی اور اس علاقے کی ساری زمین خشک اور لمبی لمبی جھاڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔

جب وہ جنگل میں پہنچے تھے تو شام کے سائے ڈھلنا شروع ہو گئے تھے۔ اس جنگل کی دوسری طرف مزید چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جیگر کے کہنے کے مطابق ان پہاڑیوں کی دوسری طرف ویگن دریا تھا جو دنیا کے انتہائی تیز رفتار اور خوفناک دریاؤں میں شمار ہوتا تھا۔

جنگل میں داخل ہوتے ہی جیگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جھاڑیوں میں گھسنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ

جھاڑیوں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھیں تاکہ اگر ان جنگلوں میں لارڈ ایجنسی کا کوئی گروپ موجود ہو تو وہ ان کی نظروں سے بچ سکیں۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی جھاڑیوں میں گھس گئے تھے اور جھکے جھکے انداز میں سامنے موجود پہاڑیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان کی تیز نظریں وہاں موجود درختوں پر جمی ہوئی تھیں۔

عمران کے خیال کے مطابق اگر اس طرف لارڈ ایجنسی کا کوئی گروپ حفاظت کے لئے موجود تھا تو وہ جھاڑیوں کی دوسری طرف یا پھر درختوں پر ہی موجود ہو سکتا تھا تاکہ بلندی سے وہ اس طرف آنے والے افراد کو چیک کر سکیں۔

عمران کے پاس ایک چھوٹے سائز کی دوربین تھی۔ دیکھنے میں تو وہ عام سی اور بچوں کے کھلونے جیسی تھی لیکن اس دوربین میں جدید اور انتہائی طاقتور لینز لگے ہوئے تھے۔ جن کی مدد سے عمران اس سے ایک طاقتور دوربین کی طرح دور تک دیکھ سکتا تھا۔ اس دوربین سے وہ خاص طور پر وہاں موجود درختوں کا جائزہ لے رہا تھا تاکہ اگر وہاں کوئی موجود ہو تو اس کا پتہ چل سکے۔ پھر اچانک عمران کو جنگل کے درمیانی حصے میں کچھ درختوں پر چند افراد دکھائی دیئے۔ ان افراد کو دیکھتے ہی عمران فوراً نیچے جھک گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو فوراً وہیں رکنے کا ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

"کیا ہوا"...... جیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ عمران کے ساتھ تھا جبکہ عمران کے باقی ساتھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دوربین کو ایڈجسٹ کر کے درختوں پر موجود افراد کو کلوز کر کے دیکھنے لگا۔ ان افراد نے ہلکے سبز رنگ کے لباس پہن رکھے تھے جن کی وجہ سے وہ درختوں کے پتوں میں چھپ سے گئے تھے۔ اگر عمران کے پاس مخصوص دوربین نہ ہوتی تو وہ شاید اسے بھی آسانی سے دکھائی نہ دیتے۔

سبز لباسوں والے افراد نے چند درختوں پر مچانیں بھی بنا رکھی تھیں اور ان کے پاس جدید اسلحہ اور دوربینیں بھی دکھائی دے رہی تھیں جن سے وہ اردگرد کا جائزہ لے سکتے تھے۔ عمران نے دوربین گھما کر دوسرے درختوں کی جانب دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چند درختوں پر اسے ہیوی سرچ لائٹیں بھی لگی ہوئی دکھائی دی تھیں۔ عمران چند لمحے انہیں دیکھتا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر بندر کی سی پھرتی سے ایک قریبی درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اسے درخت پر چڑھتے دیکھ رہے تھے۔

عمران درخت پر چڑھ کر درختوں کی دوسری طرف دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر درختوں پر مچانیں اور مسلح افراد ہو سکتے ہیں تو جنگل کی دوسری طرف ان کے مزید ساتھی بھی موجود ہو سکتے تھے اور پھر اس نے درختوں کی دوسری طرف اور پہاڑیوں کے قریب چند کیمپ دیکھے تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پہاڑیوں کے پاس دس کیمپ موجود تھے۔ جہاں سبز یونیفارم میں خاصے مسلح افراد گھومتے پھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

درختوں پر موجود افراد اور کیمپوں کے پاس موجود مسلح افراد ان سے کافی فاصلے پر تھے۔ عمران کچھ دیر درخت پر چھپا انہیں دیکھتا رہا پھر وہ نہایت احتیاط سے درخت سے نیچے آ گیا اور جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا آگے کوئی خطرہ ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ جیگر کا خیال درست ہے۔ اس طرف ضرور کچھ خاص بات ہے۔ جنگل کے آخری سرے کی طرف درختوں پر اور پہاڑیوں کے پاس مسلح افراد موجود ہیں۔ جن کی تعداد بیس سے زائد ہے اور انہوں نے درختوں پر مچانیں بنانے کے ساتھ ساتھ پہاڑیوں کے پاس عارضی کیمپ بھی لگا رکھے ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مجھے پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ اس طرف مسلح افراد موجود ہو سکتے ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"اس طرف مسلح افراد کے ہونے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جیگر نے لارڈ ایجنسی کے جس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا تھا وہ واقعی جنگل میں یا پھر دریا کے دوسری طرف موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس طرف نہیں۔ ہیڈ کوارٹر دریا کے دوسری جانب ہو سکتا ہے۔ یہاں موجود افراد مسلح اور ہر قسم کے سامان سے ضرور آراستہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیں لیکن ان کی تعداد اتنی نہیں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ یہاں کسی ہیڈ کوارٹر کی حفاظت پر مامور ہیں''...... عمران نے کہا۔

''چلو یہ تو پتہ چلا کہ ہم غلط سمت میں نہیں جا رہے تھے۔ ہیڈ کوارٹر دریا کے اس طرف ہو یا اُس طرف ہمیں بہرحال وہاں پہنچنا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ تنویر بھائی ٹھیک کہہ رہا ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تنویر بھائی۔ یہ تنویر اچانک آپ کا بھائی کیسے ہو گیا''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پیارے۔ یہ جس کا بھائی ہے وہ تو اب اس کے بلکہ ہمارے ساتھ ہے نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ میں ہی اس کی کمی پوری کر دوں تاکہ اسے اپنی بہن کے ساتھ نہ ہونے کا احساس نہ ہو اور اس کا یہ احساس تب ہی ختم ہو سکتا ہے جب میں اسے تنویر بھائی کہوں گا۔ کیوں تنویر بھائی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔ وہ عمران کے کہنے کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ عمران اسے پھر جولیا سے نتھی کر رہا تھا کہ وہ اس کی بہن ہے اور اب چونکہ اس کی بہن ان کے ساتھ نہیں ہے تو عمران ہی اسے بھائی کہہ کر جولیا کی کمی دور کر دے۔ عمران کا جواب سن کر باقی سب بے اختیار مسکرا دیئے تھے۔ جبکہ جیگر ان کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں کچھ آیا ہی

نہ ہو۔

''تو کیا ہم یہ راستہ بدل دیں اور کسی دوسری طرف سے دریا کے طرف جانے کی کوشش کریں''...... جیگر نے پوچھا۔

''ہم جس طرف جا رہے ہیں اس طرف موجود پہاڑیاں زیادہ بلند نہیں ہیں۔ ہم ان پہاڑیوں پر چڑھ کر یا ان کے درمیان سے گزر کر آسانی سے دوسری طرف جا سکتے ہیں جبکہ ہم اس راستے کو چھوڑ کر آگے بڑھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں اونچے پہاڑوں اور کھائیوں سے بھرے ہوئے راستوں سے گزرنا پڑے۔ اس لئے ہمارے لئے یہی راستہ بہتر ہے جس سے ہم بڑھ رہے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''اس کے لئے تو ہمیں لارڈ ایجنسی کی اس فورس سے ٹکرانا پڑے گا جو اس جنگل میں موجود ہے''...... جیگر نے کہا۔

''ہاں۔ پہاڑیاں جنگل سے کافی فاصلے پر ہیں اور ہم جس طرف سے بھی جائیں گے پہاڑیوں کے پاس موجود افراد اور درختوں پر موجود افراد ہمیں لازمی طور پر دیکھ لیں گے۔ اس لئے ان سے نپٹے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''رات ہونے ہی والی ہے۔ کیا ہم اندھیرے میں بھی ان سے بچ کر آگے نہیں جا سکیں گے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''نہیں۔ انہوں نے یہاں ہر طرف نظر رکھنے کا مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ درختوں پر اور پہاڑیوں کی چند چٹانوں پر ہیوی سرچ

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لائٹیں بھی نصب ہیں جو یہ شاید رات ہوتے ہی روشن کر دیتے ہیں تاکہ اردگرد پر نگاہ رکھی جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''کتنی تعداد ہے ان کی''...... تنویر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''میں نے ان کی گنتی نہیں کی لیکن بہرحال بیس سے زائد افراد ہیں اور اگر ان میں سے کچھ افراد پہاڑیوں پر ہوئے تو ان کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو یہاں ہونے والی فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں دور دور تک گونجنا شروع ہو جائیں گی۔ تیز رفتار دریا کے شور کی وجہ سے دوسری طرف موجود ہیڈ کوارٹر والوں کو تو شاید اس کا پتہ نہ چلے لیکن ہم جس طرف سے آئے ہیں وہاں موجود علاقے والوں کو ضرور پتہ چل جائے گا کہ جنگل میں کچھ ہو رہا ہے پھر یہاں دوسری فورسز کو بھی آنے میں وقت نہیں لگے گا کیوں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ہمیں بہت احتیاط سے اور نہایت ہوشیاری سے آگے بڑھ کر ان مسلح افراد کو قابو کرنا پڑے گا وہ بھی کمانڈو ایکشن کر کے تاکہ ہمارے ساتھ ساتھ انہیں بھی بم پھینکنے اور فائرنگ کرنے کا موقع نہ مل سکے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہم کمانڈو ایکشن کے لئے تیار ہیں''...... تنویر نے فوراً کہا۔

''تم ڈشنگ ایجنٹ ہو تم تو ہر وقت ہی مار دھاڑ کے لئے تیار رہتے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ کمانڈو ایکشن کرنا ہے اور اب خود ہی منہ بنا رہے ہو''...... تنویر نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا۔

''میرا منہ ہے۔ میں بناؤں یا نہ بناؤں۔ تم کیوں بنا رہے ہو''...... عمران نے اس سے بھی زیادہ برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے اندھیرا ہونے سے پہلے کرنا ہے۔ اس وقت شام کے سائے ڈھل رہے ہیں۔ انہیں ہر طرف دھندلایا ہوا دکھائی دے رہا ہو گا۔ ہم اس موقع کا فائدہ اٹھا کر انہیں دبوچ سکتے ہیں۔ اگر رات ہو گئی اور انہوں نے سرچ لائٹیں آن کر دیں تو پھر انہیں جنگل میں گری ہوئی سوئی بھی دکھائی دے جائے گی''...... نعمانی نے کہا۔

''تمہیں اتنی جلدی ہے تو جاؤ اور کرو ان کا انتظام''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ میرا یہ کہنے کا مطلب نہیں تھا''...... نعمانی نے فوراً کہا۔

''تمہارا کہنے کو جو بھی مطلب ہے وہ میری سمجھ میں آ رہا ہے لیکن میں کچھ اور سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ آپ کچھ اور کیا سوچ رہے ہیں''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کہ ہاتھی انڈے دیتا ہے یا بچے''...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''یہ ہاتھی کب سے انڈے یا بچے دینا شروع ہو گیا ہے''۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب سے تنویر کی بہن اس سے جدا ہوئی ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تم بس ہر وقت میرے ہی پیچھے پڑے رہا کرو"...... تنویر نے بھنا کر کہا۔

"تو کیا کروں۔ اکیلے تم ہی تو ہو جس کی ایک معصوم سی اور پیاری سی بہن ہے ورنہ یہاں تو سب ہی اکلوتے اکلوتے موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور ان کی بمشکل ہنسی نکلتے نکلتے رک گئی۔ وہ جہاں موجود تھے وہاں دشمن بھی تھے اگر وہ یہاں ہنسنا شروع کر دیتے تو ان کی ہنسی کی آوازیں دشمن کے کانوں تک بھی پہنچ سکتی تھیں اس لئے وہ عمران کی باتوں پر مسکرانے پر ہی اکتفا کر رہے تھے۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ کیا سوچ رہے ہیں"...... صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر ہم جنگل میں موجود افراد پر کسی طرح قابو پالیں تو ان کے لباس ہمارے کام آ سکتے ہیں اور ہم ان کے لباسوں میں دریا کے طرف جائیں گے تو دریا پار اگر کوئی اور فورس ہوئی تو وہ ہم پر زیادہ توجہ نہیں دے گی ورنہ غیر متعلق افراد کو دیکھ کر وہ دور سے بھی ہم پر میزائلوں کی بارش کر سکتے ہیں۔ ان میزائلوں سے ہمارا کیا ہو گا یہ شاید میں بھی کسی کو کچھ نہ بتا

سکوں"...... عمران نے کہا تو ان کے چہروں پر عمران کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ عمران واقعی ہمیشہ دور کی ہی سوچتا تھا۔

"آپ نے چیک کیا ہے۔ درختوں پر کتنے افراد ہیں اور پہاڑیوں کے پاس جو افراد ہیں وہ ان سے کتنے فاصلے پر ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"درختوں پر دس سے بارہ افراد موجود ہیں اور پہاڑیوں کے پاس جو کیمپ لگے ہوئے ہیں وہ ان سے کافی فاصلے پر ہیں۔ ہم اگر جنگل میں خاموش کارروائی کریں گے تو اس کا کیمپوں کے پاس موجود افراد کو پتہ نہیں چل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ ہم کمانڈو ایکشن سے ہی ان پر قابو پا لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کمانڈو ایکشن خالی ہاتھوں سے ہو گا۔ اگر تم خنجر یا کوئی دوسرا ہتھیار استعمال کرو گے تو ان کے لباس سرخ ہو جائیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ ان مسلح افراد کے صاف ستھرے لباس ہمارے ہاتھ لگیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم خالی ہاتھوں ہی ان پر قابو پالیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں تمہیں ان درختوں کی پوزیشنیں بتا دیتا ہوں جن پر مچانیں اور مسلح افراد موجود ہیں۔ تم سب اسی حساب سے آگے بڑھو اور اپنے اپنے لئے ٹارگٹ منتخب کرلو تاکہ وہ سب ایک ساتھ ہمارے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قابو آ جائیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران انہیں درختوں پر موجود مسلح افراد کی پوزیشنوں کے بارے میں بتانے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم سب انہیں قابو کر لیں گے''...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

''اب کیا ہوا۔ اب اچانک کیا خیال آ گیا ہے تمہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ وہ سب درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کے پاس طاقتور دوربینیں بھی دیکھی ہیں۔ اگر تم کرالنگ کرتے ہوئے ان درختوں کی طرف جاؤ گے تو وہ جھاڑیاں ہلتی دیکھ کر چونک پڑیں گے۔ پھر انہیں قابو کرنے کے لئے تمہیں درختوں پر بھی چڑھنا ہو گا۔ ایسی صورت میں تم میں سے شاید ہی کوئی ان کی نظروں میں آنے سے بچ سکے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ بلندی کی وجہ سے وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر ہمیں کچھ دیر رک کر اندھیرا ہونے کا انتظار کر لینا چاہئے۔ ہم سرچ لائٹوں کی روشنی کا محور دیکھ کر ایسی جگہوں سے

آگے جائیں گے جہاں سرچ لائٹوں کی روشنی نہ آتی ہو''...... چوہان نے کہا۔

''اس طرح تم جھاڑیوں میں ہی چھپے رہ سکتے ہو۔ درختوں پر چڑھو گے تو سرچ لائٹوں سے کسی طور پر نہیں بچ سکو گے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیسے قابو کیا جا سکتا ہے انہیں''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ عمران کی باتیں اس کے دل کو لگ رہی تھیں اس لئے اسے بلکہ اس کے کسی ساتھی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو رہا تھا کہ وہ غلط کہہ رہا ہے۔

''میرا خیال ہے ان سب کو اکیلا تنویر ہی قابو کر سکتا ہے''۔ عمران نے سوچتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے۔ تنویر حیرت سے عمران کی شکل دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو۔

''اکیلا تنویر۔ وہ کیسے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہاں دس بارہ یا اس سے زیادہ افراد موجود ہیں۔ پھر کیا تنویر ان کی نظروں میں آنے سے بچ جائے گا''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تنویر کو اگر سلیمانی ٹوپی پہنا دی جائے تو یہ سرچ لائٹوں کی تو کیا درختوں پر موجود مسلح افراد کی نظروں میں بھی آنے سے بچ سکتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ایسی کوئی سلیمانی ٹوپی تمہارے پاس ہے تو دے دو مجھے"۔

تنویر نے برا منانے کی بجائے مسکرا کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں اسے پلاسٹک کا ایک چھوٹا سا بم نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا۔

"پلاسٹک بم۔ کیا مطلب"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کلائیو گیس کا بم ہے۔ اس بم کے پھٹنے سے آواز نہیں ہوتی۔ اس بم سے نکلنے والی کلائیو گیس سلیمانی ٹوپی کی طرح غیبی ہوتی ہے۔ جس کے پھیلنے کا پتہ بھی نہیں چلتا اور نہ ہی اس کی بو محسوس ہوتی ہے۔ جیسے ہی یہ بم پھٹے گا اس سے کلائیو گیس نکل کر پھیل جائے گی اور اس گیس کی جو بھی زد میں آئے گا یا تو وہ درخت پر ہی بے ہوش ہو جائے گا یا پھر وہ درخت سے پکے ہوئے پھل کی طرح نیچے آ گرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔ اس طرح سے یہ سب ایک ساتھ بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس طرح ان کے لباس بھی خون سے خراب نہیں ہوں گے اور سب ایک ساتھ ہمارے قابو میں آ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر انہیں گیس سے ہی بے ہوش کرنا ہے تو پھر تم یہ بم مجھے کیوں دے رہے ہو۔ خود ہی پھینک دو بم ان پر"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بم محدود دائرے تک کلائیو گیس پھیلاتا ہے۔ گیس کا پھیلاؤ دو سو میٹر کے دائرے کے قطر تک ہوتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اس قطر میں جو بھی زندہ مخلوق ہو وہ بے ہوش ہو جاتی ہے اور گیس چونکہ فوراً ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہے اس لئے یہ بم ایسی جگہوں پر ہی پھینکا جاتا ہے جہاں کسی جاندار کو بے ہوش کیا جانا مطلوب ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم چاہتے ہو کہ میں یہ بم لے جا کر ان درختوں کے پاس پھینکوں جہاں مسلح افراد موجود ہیں"...... تنویر نے عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر کہا۔

"ہاں۔ اور مسلح افراد اس دو سو میٹر کے قطر تک ہی محدود ہیں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جواب میں تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جاتا ہوں۔ وہ بے ہوش ہو گئے تو میں کسی جانور کی آواز میں تمہیں مطلع کر دوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"منہ سے الو کی آواز نہ نکالنا۔ الو ویسے بھی منحوس ہوتا ہے اور گدھے کی آواز تو مجھے ویسے ہی پسند نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں مخصوص انداز میں سیٹی مار دوں گا"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"دھیان سے مارنا۔ کسی کو لگ گئی تو وہ خواہ مخواہ زخمی ہو جائے گا"...... عمران نے اپنے خاص انداز میں کہا اور وہ سب مسکرا دیئے

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورتا ہوا جھاڑیوں میں آگے بڑھ گیا۔

جھاڑیوں میں آتے ہی تنویر دبک گیا تھا اور پھر وہ نہایت احتیاط سے جھاڑیوں میں رینگتا چلا گیا کہ اس کے رینگ کر آگے جانے سے زیادہ جھاڑیاں نہ ہلیں۔ جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے وہ ارد گرد موجود درختوں کی اوٹ میں چلا جاتا تھا تاکہ وہ خود کو مسلح دشمنوں سے زیادہ سے زیادہ چھپا سکے۔

کافی آگے جا کر اس نے جھاڑیوں سے سر اٹھایا تو اسے ایک درخت پر ایک مچان سی دکھائی دی۔ تنویر نے ارد گرد دوسرے درختوں کی جانب دیکھا تو اسے مختلف درختوں پر کئی مسلح افراد دکھائی دیئے۔ انہیں دیکھ کر تنویر فوراً جھاڑیوں میں دبک گیا۔ عمران کا دیا ہوا کلائیو گیس والا پلاسٹک بم اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس بم پر ایک بٹن لگا ہوا تھا جسے پریس کر کے پھینکا جاتا تو چند ہی لمحوں میں پلاسٹک پگھل جاتا تھا اور اس میں سے بے رنگ اور بے بو گیس نکلنے لگتی تھی جس کی زد میں آنے والے تمام جاندار ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتے تھے۔

تنویر نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے بم کا بٹن پریس کیا اور اسے ہاتھ اٹھا کر پوری قوت سے ان درختوں کی جانب اچھال دیا جہاں مسلح افراد موجود تھے۔ بم اس کے ہاتھ سے نکل کر اڑتا ہوا درختوں کے بیچ میں گرا۔ بم کے گرنے سے جو آواز پیدا ہوئی تھی

اس سے درختوں پر موجود مسلح افراد چونک پڑے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ بم دیکھتے یا ان کی کچھ سمجھ میں آتا اسی لمحے بم ہلکے سے دھماکے سے پھٹا اور پگھلنا شروع ہو گیا۔ بم کے پگھلتے ہی اس میں سے کلائیو گیس نکلی اور تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ تنویر نے بم پھینکتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ بم کی گیس کا اثر ہوا میں فوراً زائل ہو جاتا ہے اس لئے اسے زیادہ دیر سانس نہیں روکنا پڑا تھا۔

بم کے پھٹتے ہی درختوں پر موجود مسلح افراد لہراتے ہوئے درختوں سے نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ ان میں سے کچھ تو درختوں کے ٹہنوں پر ہی گر گئے تھے اور کچھ درختوں سے پکے ہوئے پھلوں کی طرح سے نیچے آ گرے تھے۔ مسلح افراد کو اس طرح سے گرتے دیکھ کر تنویر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آ گئی۔ وہ فوراً اٹھ کر گرے ہوئے مسلح افراد کی جانب جانے کی بجائے رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ گیس کا اثر محدود حد تک پھیلتا ہے اس لئے ممکن تھا کہ کوئی اس محدود حد سے باہر ہو اور وہ گیس سے بے ہوش ہونے سے بچ گیا ہو۔ اس لئے احتیاط ضروری تھی۔

تنویر رینگتا ہوا ایک مچان والے درخت کے پاس آیا اور پھر درخت کے تنے سے لگ کر اور سر نکال کر ارد گرد نظر ڈالی۔ لیکن وہاں کوئی ہلچل نہیں تھی۔ جس طرح سے مسلح افراد درختوں سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گرے تھے ان کے گرنے سے وہاں خاصی آواز پیدا ہوئی تھی۔ تنویر دیکھنا چاہتا تھا کہ ان کے گرنے کی آوازوں پر وہاں کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔ اگر دور نزدیک مزید افراد ہوئے تو وہ اپنے ساتھیوں کے اس طرح گرنے پر ضرور چونک سکتے تھے اور بھاگ کر اس طرف آ سکتے تھے۔ تنویر نے چند لمحے توقف کیا لیکن جب وہاں اور کوئی نہ آیا تو اس نے پلٹ کر اس طرف دیکھا جہاں اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ تنویر نے ایک پرندے کے مخصوص انداز میں سیٹی بجائی اور اٹھ کر ان مسلح افراد کی جانب بڑھ گیا جو زمین پر گرے ہوئے تھے۔ وہ سب بے حس و حرکت پڑے تھے۔ تنویر انہیں احتیاط سے اٹھا اٹھا کر گھنی جھاڑیوں کی طرف لاتا شروع ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

''اردگرد کا جائزہ لے لیا ہے نا۔ کوئی اور تو نہیں ہے یہاں''۔ عمران نے نزدیک آ کر تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جائزہ تو نہیں لیا ہے لیکن جس طرح سے یہ درختوں سے گرے تھے ان کے گرنے سے خاصی آواز پیدا ہوئی تھی۔ اگر ان کے مزید ساتھی اردگرد موجود ہوتے تو وہ ان کے گرنے کی آوازیں سن کر یقینی طور پر اس طرف آ جاتے میں نے کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد ہی تم سب کو یہاں بلایا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔

''گڈ۔ جنگل میں آ کر کافی عقلمند ہو گئے ہو۔ لگتا ہے جوزف کی طرح جنگلوں میں آ کر تمہارا دماغ بھی کام کرنا شروع ہو جاتا

ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جواب میں تنویر نے سر جھٹک دیا۔ وہ عمران کو کوئی جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے عمران کو کوئی جواب دیا تو عمران نے ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جانا ہے۔ اس سے بچنے کا بس یہی طریقہ تھا کہ وہ خاموش ہی رہے۔

''کیا ہم ان سے لباس بدل لیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ بدل لو۔ یہ درست ہے کہ ہم میں اب کوئی فی میل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود شرم و حیا کو ملحوظ خاطر رکھنا اور الگ الگ جا کر لباس بدلنا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔ عمران کے کہنے پر جوزف اور جوانا درختوں پر موجود افراد کو نیچے لے آئے تھے۔ عمران چاہتا تھا کہ اس کے ساتھی ان افراد کو اپنے لئے منتخب کریں جو ان کے قد کاٹھ کے ہوں اور ان کے لباس انہیں پورے آ جائیں۔ ان افراد کے لباس باقی سب کو تو پورے آ گئے تھے لیکن ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جو جوزف اور جوانا کے قد کاٹھ کا ہو اس لئے عمران نے انہیں لباس بدلنے سے روک لیا تھا بلکہ جوزف اور جوانا کو دیکھ کر اس کے دماغ میں ایک اور خیال آ گیا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ جوزف اور جوانا کو قیدی بنا کر پہاڑیوں کے پاس موجود کمپیوں کی طرف لے جائے گا تاکہ کیمپوں کے پاس موجود مسلح افراد انہیں جنگل سے نکل کر اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک نہ سکیں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے بھی اپنے قد کاٹھ کے آدمی کا مخصوص لباس پہن لیا تھا۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے ان بے ہوش افراد کو باندھ کر ان کے منہ میں کپڑے ٹھونسنا شروع کر دیئے تاکہ اگر ان کے جانے کے بعد انہیں ہوش بھی آ جاتا تو وہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر پاتے۔

ان افراد کا تعلق لارڈ ایجنسی سے تھا عمران چاہتا تو ان سب کی وہاں لاشیں گرا سکتا تھا لیکن عمران اپنے اصولوں سے منحرف ہونے والا انسان نہیں تھا وہ کبھی ناحق اور بے گناہ انسانوں کو ہلاک نہیں کرتا تھا چاہے وہ اس کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔

”میرا خیال ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا کر پوچھ لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی دریا کے دوسری طرف موجود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اس سے یہ تو پتہ چل ہی جائے گا کہ دریا کے دوسری طرف لارڈ ایجنسی کا مین ہیڈ کوارٹر ہے یا کوئی اور“...... کیپٹن شکیل نے عمران کے پاس آ کر اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا“...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”اگر تم کہو تو میں کسی کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کروں“...... تنویر نے کہا۔

”کر لو بھائی۔ تم پوچھ گچھ کر لو۔ میں درد مند دل رکھنے والا

انسان ہوں۔ آسانی سے دوسروں کی جھوٹی سچی باتوں پر یقین کر لیتا ہوں۔ کم از کم تم میں یہ خوبی تو ہے کہ تم سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکو۔ اگر کوئی تمہارے سامنے جھوٹ بولے تو تمہیں اس کا فوراً پتہ چل جاتا ہے اور تم اس کے منہ سے سچ اگلوا بھی لیتے ہو“۔ عمران نے کہا تو دوسروں کے ساتھ ساتھ اس بار تنویر بھی مسکرا دیا۔

”ان میں سے ایک شخص کے لباس پر ایک بیج لگا ہوا ہے جس پر اس کا نام ہارگ لکھا ہوا ہے۔ مجھے تو وہ ان سب کا انچارج معلوم ہوتا ہے۔ میں اسی سے پوچھ گچھ کروں گا اگر اسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہوا تو اس سے اگلوانا میرا کام ہے“...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تنویر تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جہاں بے ہوش اور بندھے ہوئے افراد پڑے تھے۔

”تم سب اردگرد اور پہاڑیوں کی طرف موجود کیمپوں کے پاس موجود مسلح افراد پر نظر رکھو۔ اگر کوئی اس طرف آتا دکھائی دے تو اسے قابو کر لینا“...... عمران نے اپنے باقی ساتھیوں سے کہا تو وہ سر ہلا کر تیزی سے ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔

عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں سے ایک ماچس کی ڈبیہ جیسا چھوٹا سا آلہ نکال لیا۔ اس آلے پر مختلف بٹن اور بلب سے لگے ہوئے تھے۔

عمران نے آلے کے چند بٹن پریس کئے تو آلے پر لگے دو سرخ بلب سپارک کرنا شروع ہو گئے۔ بلب سپارک ہوتے دیکھ کر

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے آلے کے چند اور بٹن پریس کئے تو سپارک کرتے ہوئے سرخ بلب بجھ گئے اور ان کی جگہ دو زرد رنگ کے بلب جلنے لگے۔

یہ ایک مائیکرو مگر جدید قسم کا وائرلیس تھا جو شارٹ کے ساتھ ساتھ لانگ رینج پر بھی کام کرتا تھا۔ اس آلے کی مدد سے ایک مخصوص رسیور تک سگنل بھیجے جاتے تھے جو عمران کے مطلوبہ شخص کو اس بات کا کاشن دیتے تھے کہ عمران اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔

عمران نے مخصوص سگنل جولیا کو بھیجے تھے۔ جولیا کے کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں تھیں جو ہر وقت اس کے کانوں میں رہتی تھیں۔ اس آلے کا رسیور ان بالیوں میں تھا۔ جو چارج ہوتے ہی مخصوص انداز میں وائبریٹ کرنا شروع ہو جاتی تھیں جس سے جولیا کو پتہ چل سکتا تھا کہ عمران اس سے بات کرنا چاہتا ہے اور اگر وہ فری ہوتی اور کسی ایسی جگہ نہ ہوتی جہاں سے وہ عمران کو جواب نہ دے سکتی ہو تو عمران کے پاس موجود آلے پر کوئی جواب نہ آتا تھا جبکہ اگر جولیا عمران سے بات کرنا چاہتی تو وہ کانوں کی دونوں بالیوں کو ایک ساتھ پکڑ کر ہلکا سا پریس کر دیتی جس سے عمران کے پاس موجود آلے پر لگے ہوئے سبز بلب روشن ہو جاتے پھر یا تو عمران ڈائریکٹ اس سے ٹرانسمیٹر پر کال کر لیتا یا جولیا خود اس کے ٹرانسمیٹر پر اس سے رابطہ کر لیتی۔

عمران کافی دیر تک آلے کی طرف دیکھتا رہا لیکن آلے پر بدستور زرد بلب روشن تھے۔ ان زرد بلبوں کے روشن ہونے کا

مطلب تھا کہ جولیا کے پاس رسیور آن تھا اور اسے سگنل مل چکے ہیں اب یہ اس کی صوابدید پر تھا کہ وہ اسے جواب دے سکتی ہے یا نہیں۔

جب کافی دیر ہو گئی اور سبز بلب روشن نہ ہوئے تو عمران سمجھ گیا کہ جولیا ایسی پوزیشن میں ہے جہاں سے وہ اسے جواب نہیں دے سکتی۔ اس لئے عمران نے آلے کے دوسرے بٹن پریس کئے اور آلہ آف کر دیا۔ اسی لمحے تنویر تیز تیز چلتا ہوا واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باریک دھار والا خنجر تھا جس پر خون لگا ہوا تھا۔

خون آلود خنجر دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ تنویر نے لارڈ ایجنسی کے وائلڈ ایجنٹ سے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی ہو گی۔

"کچھ پتہ چلا"...... عمران نے تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا نام ہارگ ہے۔ اس کا تعلق لارڈ ایجنسی کے سیکشن ٹو سے ہے جس کا انچارج لاوس نامی کوئی شخص ہے اور انہیں لاوس نے ہی اس جنگل میں نگرانی کے لئے تعینات کر رکھا ہے۔ انہیں یہاں صرف اس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ جنگل کی طرف آنے والے افراد کو دریا کی طرف جانے سے روک سکیں۔ دریا کے دوسری طرف کیا ہے اور لوگوں کو دریا کی طرف جانے سے کیوں روکنا ہے اس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا تھا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''اس سے یہ تو پوچھنا تھا کہ پہاڑیوں کی طرف جو کیمپ ہیں وہاں کون ہیں اور وہاں کتنے افراد موجود ہیں''......عمران نے کہا۔

''پوچھا تھا۔ اس نے جواب دیا ہے کہ کیمپ کے پاس بھی سیکشن ٹو کے ہی آدمی ہیں۔ ہارگ ہی ان کا انچارج ہے۔ اس نے ہی اپنے کچھ ساتھیوں کو کیمپوں میں بھیجا ہوا ہے تاکہ اگر کوئی جنگل میں چھپ کر ان کی نظروں سے بچ کر پہاڑیوں کی طرف چلا جائے تو کیمپ والے اسے روک سکیں''......تنویر نے جواب دیا۔

''کتنے افراد ہیں کیمپ میں''......عمران نے پوچھا۔

''وہاں بیس افراد ہیں جو کیمپ کے ارد گرد بھی رہتے ہیں اور پہاڑیوں پر بھی جاتے رہتے ہیں''......تنویر نے جواب دیا۔

''ان سے رابطے کا کوئی ذریعہ''......عمران نے پوچھا۔

''ہارگ کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ٹرانسمیٹر پر بھی بات کرتا ہے اور ضرورت پڑنے پر وہ خود بھی پہاڑیوں کی طرف چلا جاتا ہے کبھی اکیلا اور کبھی وہ اپنے ساتھیوں کو بھی لے جاتا ہے۔ جنگل میں موجود افراد کبھی پہاڑیوں پر پہرہ دیتے ہیں اور کبھی جنگل میں۔ ان کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں''......تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم اس طرف جائیں گے تو کیمپ والے ہمیں جنگل سے آتا دیکھ کر فوراً ایکشن نہیں کریں گے''......عمران نے کہا۔

''ہاں''......تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا کیمپ کا بھی کوئی انچارج ہے یا یہی ہارگ ہی ان تمام افراد کا انچارج ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ہارگ ہی ان سب کا انچارج ہے البتہ کیمپوں کی طرف اس کا ایک ساتھی گیمبل ہے جو اس کا نمبر ٹو ہے''......تنویر نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا لیا۔

''پھر تو انہیں قابو کرنا زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوگا''......عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں تم سب کو ساتھ لے جاؤں گا لیکن اس سے پہلے مجھے ہارگ کا میک اپ کرنا ہوگا۔ ہارگ بن کر میں تم سب سے آگے رہوں گا اور گیمبل سے جا کر بات کروں گا۔ اس سے کہہ کر میں اس کے تمام ساتھیوں کو ایک جگہ بلا لوں گا تاکہ ہم ان سب پر آسانی سے قابو پا سکیں''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا ورنہ پہاڑیوں پر موجود افراد ہماری کارروائی پر چونک پڑیں گے''......تنویر نے کہا۔

''ہارگ زندہ ہے یا''......عمران نے تنویر کے ہاتھ میں موجود خون آلود خنجر دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے پوچھا۔

''وہ ابھی زندہ ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تم اس کی جگہ لینے کی کوشش کرو گے اور گیمبل سے جا کر بات کرنے کی کوشش کرو گے۔ تم ہارگ کا میک اپ تو کر لو گے لیکن چونکہ تم نے ہارگ کی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آواز نہیں سنی ہو گی اس لئے گیمبل سے بات کرنے میں تمہیں مشکل ہو سکتی ہے اس لئے میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے تاکہ تم اس کی آواز سن سکو اور اس کی نقل کر سکو''...... تنویر نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم تو واقعی یہاں آ کر خاصے ذہین ہو گئے ہو۔ اب تو مجھے تمہارے بارے میں سوچنا پڑے گا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا سوچنا پڑے گا''...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ......'' ابھی عمران نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کے بیگ سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی تو اس کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔

''کسی ٹرانسمیٹر کی آواز معلوم ہو رہی ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر کے ڈسپلے پر ایک مخصوص فریکوئنسی آ رہی تھی۔ وہ فریکوئنسی دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''یہ تو جولیا کی کال ہے''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے۔ تم تو ایسے حیران ہو رہے ہو جیسے جولیا کی کال آنا کوئی انہونی سی بات ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو انہونی سی ہی بات لگ رہی ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''کیا مطلب''...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں جولیا کو کال کرنے کے مسلسل کاشن دے رہا تھا لیکن جولیا کاشن کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔ میں نے اور جولیا نے طے کیا تھا کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے کاشن رسیو نہیں کریں گے اس وقت تک ہم ایک دوسرے سے رابطہ نہیں کریں گے۔ اب جبکہ جولیا نے کاشن کا جواب نہیں دیا ہے تو وہ مجھے اس طرح سے کال کیسے کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے کاشن دینے کا کوئی موقع نہ ملا ہو اور اس نے کال کرنا ہی مناسب سمجھا ہو''...... تنویر نے بات سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''ایسا ہونا تو نہیں چاہئے''...... عمران نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔ ساتھ ہی جولیا کی تیز آواز سنائی دینے لگی جو عمران کو مسلسل کال دے رہی تھی۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سفید لباس والے ننجا ماسٹرز کی صرف آنکھیں ہی دکھائی دے رہی تھیں جو جولیا پر جمی ہوئی تھیں اور وہ جولیا کی جانب نہایت خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"تو اب مجھے ان ننجا ماسٹرز سے مقابلہ کرنا ہوگا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں جولیانا۔ یہ ننجا ماسٹرز تمہارا آخری امتحان ہیں۔ راگو کی طرح ان چاروں کو بھی ختم کر دو تو تمہارے لئے میرے پاس آنے کے تمام راستے کھل جائیں گے"...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ ان چاروں کو تم میرے ہی ہاتھوں ہلاک کرانا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ چاروں جاپانی ننجا ماسٹرز ہیں جولیانا۔ میں نے انہیں خاص طور پر جاپان سے تمہارے لئے یہاں بلایا ہے۔ جاپان میں ان کا

مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے اور یہ تیز ترین اور انتہائی ماہرانہ انداز میں اپنے مدمقابل کو ختم کرنے کا فن جانتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مقابلے پر بڑے سے بڑا ننجا ماسٹر تو کیا مارشل آرٹس کا بھی ماہر ٹھہر نہیں سکتا ہے۔ انہیں اپنے فن، اپنی مہارت اور اپنی پھرتی پر بے حد ناز ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان کا یہ غرور مٹی میں ملا دو اور ان پر ثابت کر دو کہ تم ہر فن مولا ہو اور تمہارے سامنے مارشل آرٹس، ننجا، تائیکوانڈو، جوجتسو اور جوڈو سمیت تمام فن کوئی معنی نہیں رکھتے اور تم ان تمام فنون میں یکتا ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے لارڈ۔ میں نے ان تمام آرٹس میں بے پناہ مہارت حاصل کر رکھی ہے لیکن میں خود کو ان میں یکتا نہیں سمجھتی۔ یہاں مجھ سے بھی بڑھ کر فائٹرز اور مختلف فائٹنگ آرٹس کے حامل افراد موجود ہیں جو اپنی صلاحیتوں اور اپنی مہارت سے مجھ سے بہت آگے ہیں اور ان میں ایسے بھی افراد ہیں جن کے سامنے میں شاید چند لمحے بھی نہ ٹھہر سکوں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ تمہاری کسرِ نفسی ہے جولیانا جو تم خود کو دوسروں سے برتر سمجھتی ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم کیا ہو اور تم میں کون کون سی صلاحیتیں اور مہارتیں موجود ہیں۔ بہرحال ان ننجا ماسٹرز کو میں نے چیلنج کے طور پر یہاں بلایا ہے۔ میں اس چیلنج کو تمہاری کامیابی کی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گی"...... لارڈ نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ٹھیک ہے۔ تم چونکہ لارڈ ہو اور میں تمہارے انڈر کام کرتی ہوں اس لئے میں ان ننجا ماسٹرز کا مقابلہ ضرور کروں گی صرف تمہارے لئے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"گڈ۔ یہ ہوئی نا بات"...... لارڈ نے کہا۔

"کیا مجھے ان چاروں سے بھی خالی ہاتھ ہی لڑنا ہوگا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اوہ۔ نہیں۔ تمہارا مقابلہ ننجا ماسٹرز سے ہے۔ میں تمہارے لئے ہارڈ روم کا ایک دروازہ کھلوا دیتا ہوں۔ تم اندر جانا وہاں تمہارے لئے مخصوص لباس اور ہتھیار موجود ہوں گے وہ سب لے کر تم ان ننجا ماسٹرز کے مقابلے پر آ سکتی ہو اور اپنا چہرہ بھی دھولو"...... لارڈ نے کہا۔ ساتھ ہی کٹاک کی آواز کے ساتھ دائیں طرف دیوار میں ایک اور دروازہ کھل گیا اور جولیا ننجا ماسٹرز کو دیکھتی ہوئی اس کھلے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں ایک بڑی سی میز پر ننجا ماسٹرز کا مخصوص سیاہ لباس پڑا ہوا تھا اور وہاں ایک پتلی دھار والی لمبی تلوار، ننجا سٹارز اور دو خنجروں کے ساتھ ننجا ماسٹرز کے استعمال میں رہنے والی چند ضروری چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان سب کے علاوہ میز پر جوگرز نما جوتے بھی پڑے ہوئے تھے جو خاص طور پر ننجا ماسٹرز پہنتے تھے۔

جولیا نے دروازہ بند کیا اور پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھول کر وہ باہر نکلی تو اس کے جسم پر بھی ننجا ماسٹرز جیسا مخصوص لباس دکھائی

دے رہا تھا۔ اس کے مقابلے پر جو ننجا ماسٹرز آئے تھے وہ سفید لباسوں میں ملبوس تھے جبکہ جولیا نے سیاہ لباس پہنا تھا۔ اس نے کمر میں بیلٹ باندھ لی تھی جس میں تلوار کی میان کے ساتھ خنجر رکھنے والی پیٹیاں بھی دکھائی دے رہی تھی۔

"میں تیار ہوں لارڈ"...... جولیا نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔ اس کے باہر آتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"گڈ شو۔ اب تم ان ننجا ماسٹرز کو اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھاؤ اور ان پر ثابت کر دو کہ تم آل ان ون ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... جولیا نے کہا اور پھر لارڈ کی آواز آنی بند ہو گئی۔ جولیا کمرے کے وسط میں آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ وہ انتہائی چوکنی تھی اور اس کی چھٹی حس پوری طرح سے بیدار تھی۔ دو آنکھیں رکھنے کے باوجود جیسے وہ کمرے کے چاروں طرف موجود چاروں ننجا ماسٹرز کو دیکھ رہی تھی۔

اچانک ایک ننجا ماسٹر نے مخصوص انداز میں چیخ ماری ساتھ ہی وہ اچھلا اور پھر وہ فرش پر قلابازیاں کھاتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے جولیا کی جانب لپکا۔ ابھی اس ننجا ماسٹر نے دو تین قلابازیاں کھائی ہوں گی کہ اسی لمحے بائیں دیوار کے پاس موجود ننجا ماسٹر نے بھی پہلے ننجا ماسٹر جیسی چیخ ماری اور وہ بھی اچھلا اور قلابازیاں کھاتا ہوا جولیا کی جانب بڑھا۔ پھر تیسرے اور چوتھے ننجا ماسٹر نے بھی مخصوص انداز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں چیخیں ماریں اور وہ بھی چھلانگیں لگا کر کمرے کے فرش پر بجلی کی
سی تیزی سے قلابازیاں کھاتے ہوئے جولیا کی جانب بڑھے۔
انہیں قلابازیاں کھا کر اپنی طرف آتے دیکھ کر جولیا کا ہاتھ بجلی کی
سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے فوراً میان سے تلوار نکال
کر مخصوص انداز میں ہاتھ میں لے لی۔

نجا ماسٹرز قلابازیاں کھاتے ہوئے جولیا کے قریب آئے اور پھر
چھلانگیں لگا کر جولیا کے اوپر سے گزرتے ہوئے اس کے آگے پیچھے
اور دائیں بائیں آ گئے۔ جیسے ہی ان کے پیر زمین سے لگے ان
کے ہاتھوں میں موجود تلواریں برق کی سی رفتار سے جولیا کی طرف
لپکیں۔ جولیا فوراً اچھلی اور وہ ان چاروں کے درمیان سے نکل کر
ہوا میں بلند ہوئی اور پھر سامنے موجود ایک نجا ماسٹر کے عین اوپر
سے گزرتی ہوئی اور قلابازی کھاتے ہوئے اس کے عقب میں آ
گئی۔ لیکن نجا ماسٹر فوراً مڑا اور اس نے گھومتے ہی جولیا کو مخصوص
انداز میں تلوار مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا فوراً پیچھے کی طرف
کمان کی طرح سے جھک گئی۔ نجا ماسٹر کی تلوار جولیا کے پیٹ کے
چند انچ اوپر سے گزر گئی۔ جولیا کو کمان کی طرح پیچھے جھکتے دیکھ کر نجا
ماسٹر نے فوراً تلوار والا ہاتھ روکا اور اسے گھما کر جولیا پر دوسرا وار
کرنا چاہا لیکن جولیا نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔

جولیا الٹی قلابازیاں کھاتی ہوئی پیچھے ہٹی تو باقی نجا ماسٹر بھی لمبی
لمبی چھلانگیں لگا کر اور تلواریں آگے کی جانب بڑھا کر جولیا کی

طرف بڑھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تلواروں سمیت جولیا پر
گریں گے اور ان تینوں کی تلواریں جولیا کے جسم کے آر پار ہو
جائیں گی۔ جولیا الٹی قلابازیاں کھاتی ہوئی عقبی دیوار کی طرف گئی
اور پھر اس کے دونوں پیر دیوار سے ٹکرائے تو اس نے فوراً اپنے
ہاتھ پھیلا لئے اور سیدھی ہو کر کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ان
تینوں نجا ماسٹروں کے اوپر سے گزرتی چلی گئی۔ اس کے پیر جیسے ہی
فرش پر لگے۔ پہلا نجا ماسٹر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور
وہ تیزی سے تلوار والا ہاتھ گھماتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے
اسے ڈاج دیا اور ایڑیوں کے بل گھومتی ہوئی اس کے عقب میں
آ گئی۔ جولیا اس نجا ماسٹر کو تلوار مارنے ہی لگی تھی کہ باقی تین نجا
ماسٹر جو چھلانگیں لگا کر دیوار کی طرف گئے تھے دیواروں سے ٹکرا کر
یوں پلٹے جیسے گیند دیوار سے ٹکرا کر واپس آتی ہے وہ تینوں ایک
ساتھ جولیا کے اوپر آئے تھے اور انہوں نے ہوا میں ہی جولیا کو
تلوار مارنے کی کوشش کی لیکن جولیا ہوشیار تھی وہ فوراً نیچے جھکی اور
پہلے نجا ماسٹر کے دائیں پہلو کے پاس سے گزرتی چلی گئی۔

تین نجا ماسٹروں کے پیر جیسے ہی زمین سے لگے وہ ایک بار پھر
اچھلے۔ ان کے منہ سے تیز چیخ نما آوازیں نکلیں اور وہ تلواریں
سیدھی کر کے نجا کے مخصوص انداز میں پیروں کے پنجوں پر دوڑتے
ہوئے جولیا کی جانب آئے۔ اسی لمحے پہلے نجا ماسٹر کا ہاتھ بجلی کی
سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے نجا سٹارز نکل نکل

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر جولیا کی جانب بڑھے۔ جولیا نے تلوار دونوں ہاتھوں میں پکڑ لی تھی۔ جیسے ہی ننجا نے اس پر چار کونوں والے نوکیلے سٹارز پھینکے جولیا کی تلوار بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس نے سٹارز پر تلوار مار کر انہیں دائیں بائیں گرا دیا۔ باقی تین ننجا ماسٹرز جولیا کے دائیں بائیں آ گئے اور پھر ان کی تلواریں چمکیں مگر جولیا کے ہاتھ اسی تیزی سے حرکت کر رہے تھے جس تیزی سے اس نے ننجا ماسٹرز کے نوکیلے سٹارز تلوار سے مار کر دور پھینکے تھے۔

ننجا ماسٹرز کی تلواریں جولیا نہایت ماہرانہ انداز میں اپنی تلوار پر روک رہی تھی۔ ننجا ماسٹرز چونکہ اس پر تین اطراف سے تلواریں برسا رہے تھے اس لئے جولیا کبھی دائیں طرف جھک جاتی تھی اور کبھی بائیں طرف۔ ننجا ماسٹرز شمشیر زنی میں واقعی کمال کی مہارت رکھتے تھے وہ ہوا کرتے ہوئے اس انداز میں جولیا پر تلواروں سے حملہ کر رہے تھے کہ ان کی تلوار کی نوکیں جولیا کے جسم سے چند ملی میٹر کے فاصلے سے گزر جاتی تھیں۔ جولیا ننجا ماسٹرز کے مخصوص انداز میں اپنا جسم لہرا رہی تھی اور ننجا ماسٹرز کی تلواروں سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پہلا ننجا ماسٹر اپنے پاس موجود تمام نوکیلے سٹارز جولیا پر پھینک چکا تھا۔ اس نے تلوار کمر میں موجود نیام میں ڈالی اور سائیڈ کی بیلٹوں سے دو لمبے اور نوکیلے خنجر نکال کر جولیا کی طرف کود پڑا۔ اس ننجا ماسٹر نے خنجر کے دستوں کو اس طرح سے پکڑ رکھا تھا کہ دونوں خنجروں کے پھل اس کے بازوؤں سے لگے ہوئے تھے۔

جولیا کے قریب آتے ہی وہ اچھلا اور اس نے فلائنگ کک مارنے والے انداز میں جولیا پر حملہ کیا اور جولیا کے قریب جاتے ہی اس کے خنجر والے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ جولیا اب ان چاروں میں گھری ہوئی تھی۔ اس کے جسم میں خون کی بجائے جیسے پارہ سا بھرا ہوا تھا۔ چار ننجا ماسٹرز میں گھری ہونے کے باوجود وہ ان کا نہایت ماہرانہ انداز میں مقابلہ کر رہی تھی اور ان پر جواباً حملے بھی کر رہی تھی لیکن وہ ننجا ماسٹرز بھی جیسے اپنے فن میں طاق تھے۔ جولیا ان پر انتہائی ماہرانہ انداز میں وار کرنے کے باوجود ابھی تک ان کے جسم پر ایک معمولی سی خراش بھی نہیں لگا سکی تھی اسی طرح ننجا ماسٹرز بھی جولیا کے جسم پر ایک نشان تک نہ ڈال سکے تھے۔ وہ چاروں انتہائی ماہرانہ انداز میں کمرے میں مخصوص انداز میں ناچتے پھر رہے تھے کبھی جولیا ان کے درمیان گھر جاتی تھی اور کبھی وہ چاروں بکھر کر دائیں بائیں ہو جاتے تھے لیکن وہ جب بھی جولیا پر حملہ کرتے تھے ایک ساتھ ہی کرتے تھے۔

تلواریں اور خنجر چلاتے کے ساتھ ساتھ وہ جولیا پر نوکیلے سٹارز بھی پھینک رہے تھے جو جولیا کے سر، اس کی گردن اور اس کے پہلوؤں کے دائیں بائیں سے گزر جاتے تھے۔ جولیا اگر اس فن سے نا آشنا ہوتی تو اب تک کئی سٹارز ان کے جسم میں گھس چکے ہوتے یا ننجا ماسٹرز اس کی گردن پر تلوار چلا چکے ہوتے لیکن جولیا بھی ان ننجا ماسٹرز سے کم نہیں تھی۔ ان ننجا ماسٹرز کا مقابلہ کرنے اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان کے مخصوص واروں سے بچنے کے لئے جولیا چھلانگیں اور قلابازیاں لگانے کے ساتھ ساتھ کمرے کی دیواروں پر بھی ترچھی ہو کر دوڑتی تھی اور پھر گھوم کر ان کی طرف پلٹ آتی تھی۔

خنجر اور تلواریں چلانے کے ساتھ ساتھ نجا ماسٹرز جولیا سے مخصوص انداز میں فائٹ کرنے کی بھی کوشش کر رہے تھے وہ جولیا کو پنچ مارنے کے ساتھ ساتھ فلائنگ ککس اور بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر بیک ککس مارنے کی بھی کوشش کرتے تھے لیکن جولیا اپنی مہارت اور پھرتی سے ان کے ہر وار سے بچ جاتی تھی۔

نجا فائٹ کی طوالت سے جولیا کو بے حد غصہ آ رہا تھا۔ ایک بار جو ان نجا ماسٹروں نے خنجر لے کر ایک ساتھ دوڑتے ہوئے جولیا پر حملہ کرنا چاہا تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے سامنے والی ایک دیوار کی جانب دوڑ پڑی۔ اسے دیوار کی طرف دوڑتے دیکھ کر نجا ماسٹرز تیزی سے اس کے پیچھے لپکے۔ دیوار کی طرف دوڑتے دوڑتے جولیا نے تلوار میان میں ڈال لی تھی اور پھر وہ جیسے ہی دیوار کے نزدیک پہنچی اس نے اچانک دیوار کی طرف چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے پیروں کے بل اس دیوار پر سیدھی چڑھتی چلی گئی۔ نجا ماسٹرز اس کے پیچھے تھے۔ جولیا جیسے ہی دیوار پر چڑھنا شروع ہوئی نجا ماسٹرز عین دیوار کے پاس آ گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے جولیا نے الٹی چھلانگ لگائی اور ان نجا ماسٹروں کے اوپر سے ہوتی ہوئی ان کے عقب میں آ گئی اور نیچے آتے ہی وہ تیزی سے الٹی

قلابازیاں کھاتی ہوئی ان سے دور ہٹتی چلی گئی۔ نجا ماسٹر اسے عقبی طرف جاتے دیکھ کر اس کی طرف پلٹے ہی تھے کہ جولیا نے دونوں ہاتھ لباس کی مخصوص جیبوں میں ڈال کر جیبوں میں موجود نوکیلے سٹارز نکال لئے۔ جیب سے ہاتھ نکالتے ہی وہ یکبارگی نجا ماسٹرز کو ڈاج دینے کے لئے کسی لٹو کی طرح سے گھومی اور جیسے ہی اس کا رخ نجا ماسٹرز کی جانب ہوا اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود دو نوکیلے سٹارز نکل کر نجا ماسٹرز کی جانب بڑھے۔ اس سے پہلے کہ نجا ماسٹرز ان سٹارز سے بچنے کے لئے دائیں بائیں چھلانگیں لگاتے ان میں سے ایک سٹار ایک نجا ماسٹر کی عین گردن میں جا گھسا اور دوسرا سٹار دوسرے نجا ماسٹر کے دائیں کاندھے پر لگا۔ دونوں نجا ماسٹرز کے منہ سے زوردار چیخیں نکلیں۔ ایک نجا ماسٹر جس کی گردن میں نوکیلا سٹار گھسا تھا وہ تو وہیں گر گیا تھا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا لیکن جس نجا ماسٹر کے کاندھے پر سٹار گھسا تھا وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا اور عقب میں موجود دیوار سے ٹکرایا ہی تھا کہ اسی لمحے جولیا کا پھینکا ہوا ایک اور سٹار ٹھیک اس کی پیشانی میں آ گھسا اور وہ دیوار سے ٹکراتے ہی کسی بے جان بت کی طرح سے گرتا چلا گیا۔

اپنے دو ساتھیوں کو اس طرح جولیا کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر باقی دو نجا ماسٹرز نے دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی تھیں۔ جولیا نے ان پر بھی سٹارز پھینکے تھے لیکن وہ قلابازیاں کھاتے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ہوا میں اٹھ کر رول ہوتے ہوئے جولیا کے پھینکے ہوئے شارز سے بچ نکلے تھے۔ پھر جیسے ہی ان کے قدم زمین پر لگے اسی لمحے جولیا چکنی مچھلی کی طرح سے فرش پر پھسلتی ہوئی ان کے نزدیک آئی۔ ایک ننجا ماسٹر نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر دائیں طرف چھلانگ لگائی لیکن وہ اچھلا ہی تھا کہ جولیا اس سے زیادہ تیزی سے اچھلی۔ ہوا میں بلند ہوتے ہی جولیا نے ایک بار پھر میان سے تلوار کھینچ لی تھی اور پھر وہ جیسے ہی ننجا ماسٹر کے نزدیک سے گزری اس کا تلوار والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ننجا ماسٹر جو ہوا میں اچھلا ہوا تھا رول ہوتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے آ گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا۔ جولیا نے اس کے نزدیک جا کر نہایت ماہرانہ انداز میں اس کی گردن پر تلوار چلا دی تھی جس سے اس ننجا ماسٹر کی شہ رگ کٹ گئی اور وہ وہیں گر گیا تھا۔

جولیا تین ماہر ترین ننجا ماسٹر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی اب اس کے مقابلے پر ایک ننجا ماسٹر تھا جو تلوار ہاتھ میں لئے جھکے جھکے انداز میں جولیا کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا۔ اس کا انداز کسی بھوکے شیر جیسا تھا جو موقع ملتے ہی جولیا پر موت بن کر جھپٹ سکتا تھا۔ جولیا بھی ہوشیار تھی۔ اس کی نظریں ننجا ماسٹر کے پیروں پر جمی ہوئی تھیں جو مخصوص انداز میں دائیں بائیں لہراتا ہوا چل رہا تھا۔

جولیا ننجا اسٹائل کے قدموں کے چلنے کے مخصوص انداز سے

واقف تھی۔ اس نے ننجا ماسٹر کو مخصوص انداز میں قدم اٹھاتے دیکھ کر سمجھ لیا تھا کہ وہ اس پر کس رخ سے حملہ کرے گا۔ ننجا ماسٹر اب جولیا کو ڈاج دینے کے موڈ میں تھا۔ اس نے تلوار مخصوص انداز میں پکڑ رکھی تھی جیسے وہ اچانک اچھلے گا اور جولیا پر تلوار چلا دے گا لیکن جولیا جانتی تھی کہ وہ چھلانگ لگاتے ہی تلوار چھوڑ دے گا اور کمر میں اڑسے ہوئے خنجر نکال کر اس پر کھینچ مارے گا۔ یہ ننجا کے سپریم ماسٹر ہوکو ہاما کا مخصوص اور انتہائی خوفناک اسٹائل تھا۔ اس اسٹائل میں خنجر اس انداز میں پھینکے جاتے تھے کہ خنجر ہوا میں لہراتے ہوئے آتے تھے اور ان خنجروں سے بچنے کے لئے دائیں طرف چھلانگ لگائی جاتی یا بائیں طرف، مخالف کسی ایک خنجر کا شکار ضرور بن جاتا تھا۔ اسی لئے جولیا اور زیادہ محتاط ہو گئی تھی۔ پھر اچانک جیسے بجلی سی کوندتی ہے ننجا ماسٹر نے مخصوص انداز میں چیخ ماری اور ہوا میں اچھلتے ہی قلابازیوں پر قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ اس نے دو تین قلابازیاں کھا کر تلوار نیچے گرائی اور ساتھ ہی اس نے اپنی کمر کے دائیں بائیں موجود بیلٹوں میں موجود دونوں خنجر نکال کر جولیا کی طرف پھینک دیئے۔ اسے مخصوص انداز میں چھلانگ لگاتے دیکھ کر جولیا بھی اسی کے انداز میں اچھلی تھی۔ اس نے بھی دو تین قلابازیاں کھاتے ہوئے تلوار گرائی اور بیلٹوں سے خنجر نکال کر ہاتھوں کو مخصوص انداز میں لہراتے ہوئے ننجا ماسٹر کی جانب کھینچ مارے۔ خنجر پھینکتے ہی اس نے ایک اور قلابازی کھائی اور پھر جولیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ان میں سے نو افراد تنجا ماسٹرز کی لاشوں کی جانب بڑھ گئے تھے جبکہ ایک سیاہ پوش جولیا کی طرف آ گیا۔

''یہ شیرٹن ہے۔ اس کے ساتھ چلی آؤ۔ یہ تمہیں میرے پاس لے آئے گا''...... لارڈ کی آواز سنائی دی۔

''میں اپنا لباس تبدیل کر لوں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اسی کمرے میں چلی جاؤ جہاں تم نے تنجا ماسٹرز والا لباس پہنا تھا اور یہ سب کچھ وہاں رکھ کر اپنا لباس پہن لو اور پھر شیرٹن کے ساتھ میرے پاس آ جاؤ''...... لارڈ کی آواز سنائی دی اور ایک بار پھر کٹاک کی آواز سنائی دی اور اسی کمرے کا دروازہ کھل گیا جس میں جا کر جولیا نے تنجا ماسٹرز والا مخصوص لباس پہنا تھا۔ کمرے میں جاتے ہی جولیا نے دروازہ بند کر لیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا وہی لباس پہن کر باہر آ گئی جو اس نے پہلے پہن رکھا تھا۔ اس کے لباس بدل کر آنے تک سیاہ پوش وہاں سے تنجا ماسٹرز کی لاشیں اٹھا کر لے گئے تھے۔ وہاں صرف وہی سیاہ پوش کھڑا تھا جس کے بارے میں لارڈ نے جولیا کو بتایا تھا کہ وہ شیرٹن ہے۔

''چلو''...... جولیا نے اس کی جانب دیکھے بغیر سامنے کھلے ہوئے دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تو شیرٹن سر ہلا کر اس کے پیچھے ہو لیا۔

دروازے کی دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی۔ جو آگے جا کر مختلف اطراف میں مڑتی دکھائی دے رہی تھی۔ ان راہداریوں

میں جگہ جگہ کمروں کے دروازے دکھائی دے رہے تھے۔ شیرٹن چونکہ ان راستوں سے واقف تھا اس لئے جولیا نے اسے آگے آنے دیا تھا اور وہ اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

شیرٹن اسے مختلف راہداریوں میں گھماتا ہوا ایک کمرے کے دروازے کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس کمرے کے دروازے کی دائیں سائیڈ پر ایک کنٹرول پینل لگا ہوا تھا جس پر نمبرنگ بٹنوں کے ساتھ ساتھ ایک انسانی ہاتھ کے کھانچے کا نشان بھی بنا ہوا تھا اور اس کھانچے سے زرد روشنی سی نکلتی دکھائی دے رہی تھی۔ شیرٹن نے آگے بڑھ کر اپنا دائیں ہاتھ اس کھانچے میں رکھا تو اچانک کھانچے کی زرد روشنی سرخ روشنی میں تبدیل ہو گئی پھر ایک زرد سی لکیر آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے ہوئی جیسے وہ لکیر شیرٹن کا ہاتھ سکین کر رہی ہو پھر ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی اور ہاتھ کے کھانچے کی روشنی سرخ سے بدل کر سبز ہو گئی اور نمبر پینل کے نمبروں کے نیچے لگے بلب جل اٹھے۔ کھانچے میں سبز روشنی ہوتے دیکھ کر شیرٹن نے وہاں سے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر وہ نمبر پینل کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ جولیا اس سے لاتعلق سی ہو کر ایک طرف کھڑی تھی اور راہداری میں دائیں بائیں دیکھ رہی تھی۔

شیرٹن نے جیسے ہی چند بٹن پریس کئے اسی لمحے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور سامنے موجود دروازہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر دائیں بائیں دیوار میں دھنستا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جو

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کسی لفٹ کے کمرے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ اندر جا سکتی ہیں مس"...... سیاہ پوش شیرٹن نے پلٹ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ لفٹ میں آ گئی۔ جیسے ہی وہ اندر آئی دروازہ آٹو میٹک انداز میں بند ہو گیا اور دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ کو ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور لفٹ نیچے اترتی چلی گئی۔

نیچے جا کر لفٹ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور نیچے سے ایسی آواز سنائی دی جیسے لفٹ کسی فولادی ٹریک پر اتری ہو۔ اسی لمحے لفٹ کو ایک بار پھر ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ اوپر نیچے جانے کی بجائے جیسے دائیں دیوار میں موجود کسی سرنگ میں دوڑنا شروع ہو گئی۔ نیچے سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے ریلوے انجن کسی ٹریک پر دوڑ رہا ہو۔ کافی دیر تک لفٹ اسی طرح کسی ٹریک پر دوڑتی رہی پھر اس کی رفتار کم ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد لفٹ رکی اور پھر اچانک اس لفٹ نے اوپر کی جانب اٹھنا شروع کر دیا۔ بلندی پر جاتے ہی لفٹ ایک بار پھر رک گئی۔

جولیا کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں وہاں کوئی کنٹرول پینل نہیں تھا جس سے جولیا اندازہ لگا سکتی کہ لفٹ کس فلور تک نیچے گئی تھی اور پھر کسی سرنگ میں دوڑتے رہنے کے بعد اب کس فلور تک اوپر آئی تھی۔ چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی پھر اچانک لفٹ کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر جولیا کے چہرے پر

اطمینان آ گیا۔ اس کے سامنے ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی جس کی دوسری طرف ایک اونچی نشست والی کرسی پڑی تھی لیکن اس کرسی پر کوئی نہیں تھا۔

جولیا حیرت سے دیکھتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اچانک ایک برق سی چمکی۔ جولیا کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے ایک روشنی کی لہر سی اس کی طرف آئی ہو۔ اسی لمحے جولیا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ برق جیسے اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ ایک خنجر تھا جو بجلی کی سی تیزی سے روشنی کی ایک لکیر سی بناتا ہوا جولیا کی جانب آیا تھا اور جولیا نے کمال مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے وہ خنجر ہوا میں ہی دبوچ لیا تھا۔ یہ سب اس کی چھٹی حس کی وجہ سے ہوا تھا جس نے اسے کمرے میں داخل ہوتے ہی خطرے کا احساس دلا دیا تھا اور برقی لہر دیکھ کر اس کا ہاتھ حرکت میں آ گیا تھا جس کے نتیجے میں نوکیلا اور باریک دھار والا خنجر اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا ورنہ یہ خنجر ٹھیک اس کی شہہ رگ میں اتر جاتا۔

"ویل ڈن جولیانا۔ اگین ویل ڈن۔ تمہاری تمام حسّیں واقعی بیدار ہیں۔ تم ہر وقت اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھتی ہو۔ میں نے جان بوجھ کر تمہاری طرف خنجر پھینکا تھا میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اگر تم پر اچانک اور غیر متوقع حملہ کیا جائے تو تم اس سے خود کو کس طرح

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے بچاتی ہو"...... ایک گونجدار آواز سنائی دی۔ جولیا نے دائیں طرف دیکھا تو اسے ایک دیوار کے پاس ایک لمبا تڑنگا اور گنجے سر والا ادھیڑ عمر شخص دکھائی دیا جس نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے لبادے نما لباس میں اس کے پیر تک چھپ گئے تھے۔ وہ لباس ایسا تھا جیسا پرانے زمانے کے جادوگر پہنتے تھے۔ لباس کے کالر کافی بڑے تھے جن کی نوکیں ادھیڑ عمر کے کانوں تک اٹھی ہوئی تھیں۔

ادھیڑ عمر کے چہرے پر انتہائی مکاری اور شیطانیت دکھائی دے رہی تھی اور وہ تیز تیز پلکیں جھپکاتا ہوا اسی طرف دیکھ رہا تھا جہاں جولیا کھڑی تھی۔ اس کی آنکھوں میں چمک نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اندھا ہو۔ وہ جس دیوار کے پاس کھڑا تھا وہاں دنیا کا بہت بڑا نقشہ چسپاں تھا جس پر مختلف ملکوں کے ناموں پر گول گول دائرے سے بنے ہوئے تھے۔ یہ دائرے سرخ رنگ کے تھے اور ہر دائرے میں ویسا ہی ایک ایک خنجر گڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا جیسا اس آدمی نے جولیا پر پھینکا تھا۔

"تو تم یہاں ہو"...... جولیا نے ادھیڑ عمر کی جانب دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو اندھے ہو پھر تم نے خنجر سے میرا نشانہ کیسے لگایا تھا اور

تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ تمہارا پھینکا ہوا خنجر میں نے ہوا میں ہی دبوچ لیا ہے"...... جولیا نے اس کے سامنے جا کر رکتے ہوئے کہا۔

"میری صرف آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہے جولیانا۔ میری باقی تمام حسیں تمہاری حسوں کی طرح بیدار ہیں۔ میں اندھا ہونے کے باوجود آواز پر نشانہ لگانے کا ماسٹر ہوں۔ دروازہ کھلا اور جب تم اندر آئی تو تمہارے ساتھ ہی کمرے میں ریڈ مافیت پرفیوم کی خوشبو پھیل گئی تھی جو میری ایجنسی میں تم ہی پسند کرتی ہو۔ اس خوشبو سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ تم اندر آ گئی ہو اور میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سن کر تم پر خنجر کھینچ مارا۔ اگر میرا پھینکا ہوا خنجر تمہیں لگتا تو تم وہیں گر جاتی اور تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتی۔ لیکن مجھے نہ تمہارے گرنے کی آواز سنائی دی تھی اور نہ تڑپنے کی البتہ میں نے ایسی آواز ضرور سنی تھی جیسے کسی نے ہوا میں کوئی چیز یکلخت دبوچ لی ہو۔ اور یہ تم دنیا کا نقشہ دیکھ رہی ہو"...... ادھیڑ عمر نے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ دیکھ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا اس کی نظریں نقشے پر جم گئیں جہاں کئی ممالک کے ناموں پر سرخ دائرے بنے ہوئے تھے اور ان میں خنجر گڑے ہوئے تھے۔

"یہ چالیس ممالک ہیں اور تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی کہ لارڈ ایجنسی کا نیٹ ورک اب صرف ایکریمیا میں ہی نہیں بلکہ چالیس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ممالک میں کام کر رہا ہے اور بہت جلد لارڈ ایجنسی کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہوگا جہاں لارڈ ایجنسی کا نیٹ ورک نہ ہو۔ ساری کی ساری دنیا میری مٹھی میں آجائے گی اور کسی ملک میں اتنی ہمت نہیں ہوگی کہ وہ لارڈ ایجنسی کے سامنے سر اٹھا سکے''...... لارڈ نے بڑے مغرورانہ انداز میں کہا۔

''یس لارڈ''...... جولیا نے بغیر کسی تاثر کے جواب دیا۔ جیسے اسے اس بات سے کوئی مطلب ہی نہ ہو کہ لارڈ ایجنسی کا نیٹ ورک ایکریمیا میں کام کرے یا پوری دنیا میں۔

''جانتی ہو میں نے تمہیں یہاں اپنے پاس کیوں بلایا ہے''۔ لارڈ نے پوچھا۔

''نو لارڈ۔ لیکن اب میں تمہارے پاس آ گئی ہوں لارڈ۔ اب مجھے بتاؤ کہ تم مجھ سے یہ سب امتحان کیوں لے رہے تھے۔ میں تمہاری ایجنسی کے ڈی جے گروپ کی انچارج ہوں اور ایک عرصے سے تمہارے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ پہلے تو تم نے مجھ سے ایسا کوئی امتحان نہیں لیا تھا۔ ہاں البتہ جب کارمن میں، میں نئی نئی تمہاری ایجنسی میں آئی تھی تو تم نے اس وقت مجھ سے ایسے ہی امتحان لئے تھے۔ اب جب تم نے مجھ سے پہلے جیسے امتحان لینے شروع کئے تو مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں ایک بار پھر نئے سرے سے تمہاری ایجنسی میں شامل ہو رہی ہوں''...... جولیا نے کہا تو لارڈ کے ہونٹوں پر پراسراری مسکراہٹ آ گئی۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ مطلب''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیپٹن ساگرڈ نے بتایا ہی ہے نا کہ تم اچانک کس طرح اس کے ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش ہو گئی تھی۔ چیکنگ پر پتہ چلا کہ تمہیں برین ٹیومر ہے۔ اس برین ٹیومر کی وجہ سے تمہارے سیروبول مائنڈ پر اثر پڑا تھا۔ جس کی وجہ سے تمہاری یادداشت پر گہرا اثر پڑا ہے۔ تمہاری یادداشت کے کافی حصے پر تو قابو پا لیا گیا تھا لیکن مجھے فکر تھی کہ مائنڈ کے اس حصے میں نقصان ہونے کی وجہ سے تمہاری صلاحیتوں میں کوئی کمی نہ آ گئی ہو۔ مجھے تم سے ایک ضروری کام لینا تھا اس لئے میں نے تمہیں خاص طور پر ماؤک ہاؤس بلایا تھا تاکہ میں چیک کر سکوں تم اس مشن کے لئے پرفیکٹ ہو یا نہیں''...... لارڈ نے کہا۔

''مشن کیا ہے''...... جولیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''چند سر پھرے ایجنٹ لارڈ ایجنسی کے خلاف کام کرنے ایکریمیا آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان کے خلاف کام کرو اور ان کے لئے ایکریمیا کی زمین اتنی تنگ کر دو کہ وہ ایک انچ بھی آگے بڑھنے کے قابل نہ رہیں اور جہاں بھی ان کے قدم پڑیں وہی جگہ ان کے لئے موت کا کنواں بن جائے''...... لارڈ نے کہا۔

''سر پھرے ایجنٹ۔ کون ہیں وہ''...... جولیا نے حیرت بھرے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لہجے میں کہا۔

"ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں"...... لارڈ نے جواب دیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر ایک لمحے کے لئے جولیا کی آنکھوں میں قدرے آشنائی کی چمک ابھری لیکن فوراً معدوم ہو گئی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کیا کر رہی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یادداشت پر واقعی اثر پڑا ہے جولیانا۔ تم شاید بھول رہی ہو کہ تم پچھلے دنوں اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا گئی تھی اور تم نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو تلاش کر کے اس سے بی ایل نامی ایک فارمولا حاصل کیا تھا جس کا ایک حصہ وہ پہلے ہی مجھے فروخت کر چکا تھا اور فارمولے کا دوسرا حصہ اس نے مجھ سے مزید دولت حاصل کرنے کے لئے اپنے پاس رکھ لیا تھا وہ پاکیشیا میں غائب ہو گیا تھا۔ اسے ہر جگہ تلاش کیا گیا لیکن اس کا کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا پھر تم اور تمہارا گروپ پاکیشیا گیا اور تم نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا استعمال کر کے اس سائنس دان کو تلاش کر لیا اور اس سے فارمولے کا دوسرا حصہ حاصل کر لیا۔ تم وہ فارمولا حاصل کر کے کامیابی سے ایکریمیا پہنچ گئی تھی لیکن تمہارے اس مشن کی بھنک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لگ گئی۔ تم چونکہ ایکریمیا پہنچ چکی تھی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے پیچھے یہاں آ گئی اور انہیں معلوم

ہو گیا ہے کہ فارمولے کے حصول کے لئے لارڈ ایجنسی اور تمہارا گروپ کام کر رہا تھا اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کھل کر لارڈ ایجنسی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے اور ان کے لیڈر جس کا نام علی عمران ہے اس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نہ صرف تمہیں اور تمہارے گروپ کو ختم کر دے گا بلکہ لارڈ ہیڈ کوارٹر ٹریس کر کے وہاں بھی پہنچ جائے گا اور پھر وہ مجھ سمیت لارڈ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر ختم کر دے گا"...... لارڈ نے کہا۔ وہ اندھا ضرور تھا لیکن اس کی بے نور آنکھوں میں مکاری اور چالاکی کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو کہ جولیا آنکھیں رکھنے کے باوجود نہیں دیکھ پا رہی تھی یا پھر شاید وہ لارڈ کی آنکھوں میں موجود مکاری اور عیاری کے سائے دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"میں نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے۔ کب کی بات ہے یہ"...... جولیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے واپس آئے تمہیں تین ہفتے ہوئے ہیں"...... لارڈ نے عیاری سے کہا۔

"حیرت ہے۔ مجھے اس سلسلے میں تو کچھ بھی یاد نہیں ہے"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ٹریٹمنٹ میں تمہیں جو میڈیسن رکمنڈ کی گئی ہے اس سے آہستہ آہستہ تمہارے دماغ کی تمام رگیں کھل جائیں گی۔ سب یاد آ جائے گا تمہیں"...... لارڈ نے اسی انداز میں کہا۔

PVL
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"پاکیشیا سیکرٹ سروس، ایکریمیا میں اب کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میری اطلاعات کے مطابق وہ مشی گن کے راستے ڈاگور کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ وہاں ہمارا سیکشن فائیو کام کر رہا تھا جس کے انچارج ہیرس نے انہیں ٹریس آؤٹ کیا تھا۔ ڈاگور کے ایک علاقے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو مارک کر کے ان کی رہائش گاہ پر چار ڈبل سکس میزائل فائر کئے تھے اور ان کے ہلاک ہونے کی ڈبل ایم کیمروں سے کلپس بھی بنائے گئے تھے۔ ان کلپس کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھی واقعی ڈبل سکس میزائلوں کا شکار ہو گئے ہوں لیکن بعد میں جب وہاں سے ملنے والی لاشوں کی باقیات کا ڈی این اے ٹیسٹ کرایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ جو افراد ہلاک ہوئے ہیں وہ ایکریمیا کے چھوٹے موٹے جرائم پیشہ افراد تھے جنہیں ڈبل میک اپ کر کے ہمیں ڈاج دینے کے لئے وہاں رکھا گیا تھا۔ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا تھا کہ وہ لارڈ ایجنسی کی نظروں میں آ چکے ہیں اور انہیں یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ سیکشن فائیو موت بن کر ان کے سروں پر پہنچ چکا ہے اس لئے وہ سیکشن فائیو کو وہاں سے ڈاج دے کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس رہائش گاہ سے نکل کر وہ کہاں گئے تھے اس کے بارے میں تا حال کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ میں نے اصول کے تحت

سیکشن فائیو کی ناکامی پر ہیرس اور اس کے تمام ساتھیوں کا کورٹ مارشل کر دیا تھا اور انہیں موت کی سزا سنا کر ان سب کو ہلاک کرا دیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں دوسرے کئی سیکشن اور گروپس کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ تم چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف متعدد بار کام کر چکی ہو اس لئے میں باقی تمام گروپس اور سیکشنز کو ہٹا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تمہیں حرکت میں لانا چاہتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ تم ناممکن کو بھی ممکن بنانے کا فن جانتی ہو اور تم میں وہ تمام صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں کہ تم دشمنوں کو آسمان کی بلندیوں اور زمین کی گہرائیوں میں بھی تلاش کر سکو"...... لارڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کتنے ایجنٹ یہاں آئے ہیں"...... جولیا نے بغیر کسی تردد کے پوچھا۔

"عمران سمیت آٹھ ایجنٹ ہیں اور ان کے ساتھ ان کے دو سیاہ فام اور دیو قامت آدمی بھی موجود ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ عمران کے باڈی گارڈز ہیں۔ ان سب کو تم بخوبی جانتی ہو"...... لارڈ نے اندھا ہونے کے باوجود جولیا کی جانب چہرہ کرتے ہوئے کہا جیسے وہ اندھا ہونے کے باوجود جولیا کا چہرہ پڑھ سکتا ہو کہ اس کے چہرے پر کیا تاثرات ہیں۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"وہ جوزف اور جوانا ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔ اس کے دماغ کے کسی گوشے میں یہ دونوں نام موجود تھے جو اچانک اسے یاد آ گئے تھے۔

"اوہ ہاں۔ میں بھی یہ نام جانتا ہوں۔ گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری یادداشت اتنی بھی خراب نہیں ہوئی ہے جتنی میں سمجھ رہا تھا"...... لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جواب میں جولیا بھی مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"دیکھ لو۔ اگر تم خود میں کوئی کمی محسوس کر رہی ہو یا تمہیں دماغی طور پر کوئی پرابلم ہے تو بتا دو میں کچھ عرصہ کے لئے تمہارے ڈی جے گروپ میں کسی اور کو ایڈجسٹ کر دیتا ہوں۔ تم ابھی ریسٹ کرنا چاہو تو کر سکتی ہو"...... لارڈ نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر مجھ میں کوئی کمی ہوتی تو میں تمہارے ان امتحانات میں بھی کامیابی حاصل نہ کرتی جن سے میں ابھی گزر کر آئی ہوں"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ جب تک تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرو گی میں خود تمہارے ساتھ ڈائریکٹ رابطے میں رہوں گا اس سلسلے میں تمہیں ایرج یا کسی اور سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں جب بھی بات کرنی ہو گی یا کوئی ہدایات لینی ہوں

گی تو تم مجھ سے ڈائریکٹ رابطہ کر سکتی ہو اور اپنی رپورٹس بھی تم صرف مجھے ہی دو گی"...... لارڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ لارڈ کوئی اور بات کرتا اسی لمحے کمرے میں ایک ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ایک منٹ۔ شاید ایرج کی کال ہے"...... لارڈ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لارڈ کے ایک کان میں مائیکروفون لگا ہوا تھا اور اس کے لبادے نما لباس کے اوپر والے حصے میں ایک بٹن والا مائیک لگا ہوا تھا۔ لارڈ نے بٹن پریس کیا تو اسے ایرج کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ سپیکنگ"...... لارڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایرج بول رہا ہوں لارڈ"...... دوسری طرف سے لارڈ کی توقع کے مطابق ایرج کی آواز سنائی دی۔

"یس ایرج بولو"...... لارڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"پاکیشائی ایجنٹوں کا سراغ مل گیا ہے لارڈ"...... ایرج نے کہا اور لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"گڈ شو۔ کہاں ہیں وہ۔ کس نے لگایا ہے ان کا سراغ"۔ لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کا تمتماتا ہوا چہرہ دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”میں نے ان کی تلاش کے لئے سپیشل کراس سرچ سیٹلائٹ سسٹم آن کیا تھا لارڈ۔ میرے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے ڈی این اے کے نمونے موجود ہیں۔ میں نے سسٹم میں ان نمونوں کے ٹیسٹ ڈالے اور کراس سرچ سیٹلائٹ سے انہیں چیک کرنے لگا۔ کراس سرچ سیٹلائٹ سسٹم کا پروسس سلو ہے اس لئے مجھے اس پر بہت کام کرنا پڑا تھا لیکن بہرحال میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چلا لیا ہے۔ کراس سرچ سیٹلائٹ کی رپورٹ کے مطابق وہ دس افراد اس وقت ڈاگور کے نواح میں دریائے ویوگن کے پاس ایک جنگل میں موجود ہیں۔ سیٹلائٹ کی ورکنگ چونکہ سلو ہے اس لئے میں انہیں ڈائریکٹ مانیٹر تو نہیں کر سکتا لیکن سکرین پر مجھے ان کے متحرک ہونے کے کاشن مل رہے ہیں اور وہ دریائے ویوگن کی جانب ہی بڑھ رہے ہیں“...... دوسری طرف سے ایرج نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لارڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

”دریائے ویوگن۔ وہ سب دریا کے پاس کیا کر رہے ہیں“...... لارڈ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے ایسا لگ رہا ہے لارڈ جیسے پاکیشیائی ایجنٹوں کو دریا کے دوسری طرف پہاڑیوں میں موجود ہمارے پوائنٹ ٹائن کا علم ہو گیا ہے اور وہ اسی طرف جانے کے لئے دریا کے طرف جا رہے ہیں“...... ایرج نے کہا۔

”اوہ۔ پوائنٹ ٹائن تو ہمارا اہم سیکشن ہے۔ اس سیکشن کے بارے میں انہیں کیا معلوم ہوا ہے اور کیسے“...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس کے بارے میں ابھی میں کچھ وثوق سے نہیں کہہ سکتا ہوں لارڈ لیکن ان کا دریا کی طرف جانا اسی طرف اشارہ کر رہا ہے جیسے وہ دریا عبور کر کے پوائنٹ ٹائن کی طرف جا رہے ہوں“...... ایرج نے جواب دیا۔

”پوائنٹ ٹائن پر کس کی ڈیوٹی ہے۔ وہاں کون سا سیکشن کام کر رہا ہے“...... لارڈ نے پوچھا۔

”پوائنٹ ٹائن میں ہماری ایک میزائل فیکٹری کام کر رہی ہے لارڈ۔ اس فیکٹری میں ہمارے چند سائنس دان زیرو میزائل بنا رہے ہیں۔ پوائنٹ ٹائن کی حفاظت کی ذمہ داری سیکشن ٹو کے پاس ہے جس کا انچارج لاوس ہے۔ لاوس نے فیکٹری کی حفاظت کا وہاں فول پروف انتظام کر رکھا ہے اس کی نظروں میں آئے بغیر فیکٹری میں ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی ہے“...... ایرج نے کہا۔

”کیا دریا کے دوسری طرف بھی اس کی سیکورٹی فورس موجود ہے“...... لارڈ نے پوچھا۔

”یس لارڈ۔ دریا کے دوسری طرف جو جنگل ہے وہاں اور پہاڑیوں کے پاس فورس موجود ہے جو دریا کے کناروں پر خاص طور پر نظر رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس طرف دریا کا بہاؤ بے حد تیز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اگر کوئی ماہر سے ماہر تیراک بھی اس دریا میں اترنے کی غلطی کرے گا تو وہ دریا کے تیز بہاؤ سے نہیں بچ سکے گا اور دریا کا بہاؤ اسے اپنے ساتھ بہا لے جائے گا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ کسی طرح سے سیکورٹی فورس کی نظروں سے بچ کر دریا تک پہنچ بھی جائیں تو وہ دریا میں اتر کر ویوگن کے علاقے کی طرف نہیں پہنچ سکیں گے۔ دریا کا تیز رفتار پانی انہیں کسی تنکے کی طرف بہا لے جائے گا“...... ایرج نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس طرف جانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ دریا کی طرف سوچ سمجھ کر ہی جا رہے ہوں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی شیطانی دماغ رکھتے ہیں وہ ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی آسان حل ڈھونڈ نکالتے ہیں“...... لارڈ نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا نام سن کر ایک مرتبہ پھر جولیا چونکی اس کی آنکھوں میں آشنائی کے رنگ نمودار ہوئے لیکن دوسرے ہی لمحے اس کا چہرہ سپاٹ ہوتا چلا گیا۔

”یس لارڈ۔ لیکن“...... ایرج نے کہنا چاہا۔

”نو ایرج۔ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے سلسلے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اگر وہ پوائنٹ نائن میں داخل ہو گئے تو ہمارے لئے سخت مشکل ہو جائے گی۔ وہاں ہمارے بہترین سائنس دان موجود ہیں اور وہاں ہمارا اسلحے کا ایک بہت بڑا ڈپو بھی ہے اگر پاکیشیائی ایجنٹوں نے وہ ڈپو تباہ کر دیا تو ہمیں ناقابل تلافی نقصان

اٹھانا پڑے گا اور وہاں ایسے میزائل بھی موجود ہیں جو اگر بلاسٹ ہو گئے تو ویوگن کے ساتھ ساتھ ڈاگور پر بھی قیامت ٹوٹ پڑے گی“...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس لارڈ۔ میں ابھی لاوس کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی اصل لوکیشن کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ لاوس اپنی ساری فورس دریا کے دوسرے کنارے کی جانب بھیج دے گا اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں سے بھاگ نکلنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا“...... ایرج نے جواب دیا۔

”نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ڈی جے سے بات کر لی ہے۔ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف صرف ڈی جے اور اس کا گروپ ہی کام کرے گا۔ تم مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لوکیشن بتا دو میں ابھی ڈی جے کو وہاں بھیج دیتا ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ جنگل میں ہوں یا دریا میں۔ ڈی جے خود ہی انہیں ڈھونڈ لے گی اور ان کا خاتمہ بھی کر دے گی“...... لارڈ نے کہا تو دوسری طرف سے ایرج نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس لوکیشن کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر لارڈ نے جو بٹن پریس کر کے مائیکروفون آن کیا تھا اسے دوبارہ پریس کر کے ایرج سے رابطہ ختم کر دیا۔

”جولیانا“...... لارڈ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس لارڈ“...... جولیا نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ میں نے سن لیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا اب مجھے تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... لارڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو لارڈ۔ میں جانتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ جنگل تو کیا پہاڑیوں میں یا پھر دریا کی گہرائی میں بھی کیوں نہ چھپے ہوئے ہوں گے تو میں انہیں ٹریس کرلوں گی اور میرا جب ان سے سامنا ہوگا تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ ڈی جے کا سامنا کرنا موت کا سامنا کرنے کے مترادف ہے۔ عمران کے ساتھی تو کیا میں اس بار عمران کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس بار وہ ایکریمیا میں آ تو گئے ہیں لیکن یہاں سے ان کی لاشیں بھی واپس نہیں جائیں گی۔ میں انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں ہمیشہ کے لئے دریائے ویوگن میں بہا دوں گی"...... جولیا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو لارڈ کے ہونٹوں پر ایک پُراسرار مسکراہٹ آ گئی۔

"ویل ڈن جولیانا۔ میں تم سے یہی سننا چاہتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ تم جو کہتی ہو وہ کر دکھاتی ہو۔ تمہارے دل میں اگر کسی کے لئے ذرا سا بھی نرم گوشہ ہے تو اسے اب ہمیشہ کے لئے نکال پھینکو۔ میں تم سے اب صرف پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکتوں کا ہی سننا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا لارڈ۔ میں ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ ان سرپھرے ایجنٹوں کے نہ سر باقی رہیں گے اور نہ دھڑ"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"تو جاؤ۔ وہ میرے ہی نہیں بلکہ تمہارے بھی دشمن ہیں اور تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے ان دشمنوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دو"...... لارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باہر شیرٹن موجود ہے۔ وہ تمہیں واپس اس کمرے میں پہنچا دے گا جہاں تم کیپٹن ساگرڈ کو چھوڑ کر آئی تھی۔ کیپٹن ساگرڈ کے ساتھ چلی جانا وہ تمہیں تمہارے ڈی جے گروپ کے مخصوص ٹھکانے پر لے جائے گا۔ اس کے بعد تم جو کرنا چاہو آزادی سے کر سکتی ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا اور پھر وہ لارڈ سے اجازت لے کر مڑی تو لفٹ نما کمرے کا دروازہ جو جولیا کے اندر آتے ہی بند ہو گیا تھا خود بخود کھلتا چلا گیا دروازہ کھلتے ہی جولیا ایک بار پھر لفٹ میں داخل ہو گئی اور اس کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی لفٹ ایک بار پھر حرکت میں آ گئی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہیلو۔ ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... یہ آواز سن کر عمران کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا کیونکہ آواز جولیا کی ہی تھی جسے عمران بخوبی پہچان سکتا تھا۔

"کوڈ۔ اوور"...... عمران نے جولیا کی آواز پہچاننے کے باوجود طے کردہ انداز میں کہا۔

"زیرو ون زیرو ون۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ کوڈ درست ہے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر جو شک کے تاثرات نمودار ہوئے تھے وہ جولیا سے مخصوص کوڈ سن کر ختم ہو گئے تھے۔

"اپنا کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے بتاؤ۔ مجھے کس لئے کاشن دیا تھا۔ اوور"...... جولیا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں تم سے پوچھنا چاہتا تھا کہ تم کہاں تک پہنچی ہو۔ جب سے تم ایکریمیا آئی ہو تم نے ایک بار بھی مجھ سے رابطہ نہیں کیا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا میں تم سے رابطہ کرنے کی پابند ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ اوور"...... عمران نے حیران ہو کر کہا اسے نجانے کیوں جولیا کے لہجے میں عجیب سا بدلاؤ محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"کس بات کا مطلب پوچھ رہے ہو۔ اوور"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا اور عمران کی پیشانی پر قدرے لکیریں سی پھیل گئیں۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ تم اب کہاں ہو۔ تمہاری لارڈ سے بات ہوئی ہے یا نہیں اور تم لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کے لئے کیا کر رہی ہو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں جو کر رہی ہوں تم مجھے وہ کرنے دو اور تم اپنے کام سے کام رکھو۔ یہی ہم دونوں کے لئے بہتر ہو گا۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جو عمران کے نزدیک کھڑا تھا اور جولیا کی آواز بخوبی سن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سکتا تھا۔

"لگتا ہے کہ تم مجھ سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہو۔ اوور"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ اس وقت میرا تم سے بات کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔ تم اس وقت کہاں ہو اور باقی سب کہاں ہیں۔ اوور"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"جب تم اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا رہی تو میں بھی تمہیں کچھ بتانے کا پابند نہیں ہوں۔ اوور"...... عمران نے بھی سپاٹ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اور کچھ۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا کا روکھا انداز سنائی دیا۔

"نہیں ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

"کیا معاملہ ہے۔ جولیا اس قدر سپاٹ اور روکھے انداز میں کیوں بول رہی تھی"...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید وہ ایسی پوزیشن میں نہیں تھی کہ وہ کھل کر بات کر سکے"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ لیکن"...... تنویر کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر جولیا اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ تمہیں کال کر سکے تو اس نے کال کی ہی کیوں تھی۔ جب وہ کسی محفوظ مقام پر ہوتی تب کال کر لیتی۔ تم نے اسے کال کرنے کا کاشن تو دے ہی دیا تھا۔ وہ کبھی بھی کال کر سکتی تھی"...... تنویر نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ جولیا نے کوڈ ورڈز صحیح بتائے تھے اس لئے میں مطمئن ہو گیا تھا لیکن اچانک اس کے رویے میں تبدیلی، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کوڈ ورڈز کے ساتھ چیف نے جولیا کو سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک ہم ایک دوسرے کو کاشن کا جواب نہ دیں ہم ایک دوسرے کو کال نہ کریں۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید جولیا کاشن کا جواب دینا بھول گئی ہے حالانکہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ جولیا اپنا ہر کام انتہائی ذمہ داری اور ہوش مندی سے کرتی ہے پھر اس سے اتنی بڑی بھول کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ کاشن کا جواب نہ دے اور ڈائریکٹ کال کر دے اور اب اس کا بدلا ہوا لہجہ۔ اگر واقعی وہ کال کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی تو اسے مجھے کال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کچھ نہ کچھ تو گڑبڑ ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"گڑبڑ۔ کیا مطلب۔ کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"اس کا جواب تو جولیا ہی بتا سکتی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بہر حال۔ جولیا سے بات کر کے یہ تسلی تو ہو گئی ہے کہ وہ جہاں بھی ہے خیر و عافیت سے ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے"...... عمران نے کہا وہ تنویر پر کوئی جملہ کسنے کی بجائے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے دماغ میں بار بار جولیا کا بدلہ ہوا لہجہ گونج رہا تھا۔ اسی لمحے صفدر اور اس کے باقی ساتھی وہاں آ گئے۔ ان سب نے ان تمام افراد کے لباس پہن لئے تھے جو وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں بتانا شروع کر دیا کہ جنگل میں جو افراد موجود تھے اور جو پہاڑی کیمپوں کی طرف موجود ہیں ان کا تعلق لارڈ ایجنسی کے سیکشن ٹو سے ہے جس کا انچارج لاوس ہے۔ البتہ یہاں موجود جو افراد ہے انہیں ہارگ نامی شخص کنٹرول کرتا تھا جس سے تنویر نے پوچھ گچھ کی تھی۔ اب انہیں چونکہ آگے جانا تھا اس لئے وہ سب تیار ہو گئے تھے کہ آگے جا کر انہیں کیمپوں میں موجود افراد کو قابو میں کرنا ہے۔ عمران نے احتیاط کی خاطر انہیں ان افراد کے میک اپ کرنے کا کہہ دیا جن کے ان سب نے لباس پہنے تھے۔ ان سب کے پاس میک اپ کٹس تھیں اس لئے وہ سر ہلا کر واپس چلے گئے تاکہ بے ہوش افراد کو دیکھ کر ان کے میک اپ کر سکیں اور عمران تنویر کے ساتھ اس جگہ آ گیا جہاں ہارگ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

ہارگ کے دونوں گال کٹے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں نتھنوں کے ساتھ اس کے کان بھی کٹے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

جنہیں دیکھ کر عمران کو اندازہ ہو گیا کہ تنویر نے اس کا منہ کھلوانے کے لئے اپنے مخصوص انداز میں ہارگ پر خنجر زنی کی ہے۔

"ہوش میں لاؤ اسے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بے ہوش ہارگ کی طرف بڑھ کر اس پر جھک گیا۔ چند ہی لمحوں میں ہارگ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس کے رگ و پے میں تکلیف کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں۔ یہ تکلیف ان زخموں کی تھی جو اس کے چہرے پر تنویر نے لگائے تھے۔ اس کے منہ سے کربناک چیخیں نکلتے دیکھ کر تنویر نے ایک بار پھر خنجر اس کے چہرے کے سامنے کر دیا اور خنجر دیکھ کر ہارگ کی آنکھوں میں بے پناہ خوف دوڑ گیا اور اس کے منہ سے نکلتی ہوئی چیخوں کا سلسلہ یکلخت رک گیا۔

"مم۔ مم۔ میں نے تمہیں سب کچھ تو بتا دیا ہے۔ اب کیا چاہتے ہو"...... ہارگ نے لرزتے اور بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے جو بتایا ہے وہ سب سچ ہے"...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہارگ کی آواز سن لی تھی لیکن وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ ہارگ نے تنویر کو جو کچھ بتایا تھا کیا وہ واقعی درست تھا یا اس نے تنویر سے کچھ چھپانے کی بھی کوشش کی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”ہاں ہاں۔ میں نے جو بتایا تھا وہ سب سچ ہے۔ سو فیصد سچ۔ تمہارا یہ ساتھی انتہائی ظالم ہے اس نے میرے چہرے کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اگر میں اسے سچ نہ بتاتا تو یہ میری دونوں آنکھیں نکال دیتا اور خنجر میری گردن پر پھیر دیتا اس لئے مجھے جو معلوم تھا وہ سب میں نے اسے بتا دیا ہے“...... ہارگ نے اسی طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ہارگ کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے۔

”کیا تم یہ بھی نہیں جانتے کہ تمہارے سیکشن ٹو کا انچارج لاؤس ان ویران پہاڑیوں اور ویران علاقے میں کیوں آیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ ہم صرف لاؤس کا حکم مانتے ہیں وہ ہمیں جو کہتا ہے ہم اس پر حرف بہ حرف عمل کرتے ہیں۔ اس نے ہمیں مشی گن اور ڈاگور سے یہاں آنے اور یہاں نگرانی کرنے کے احکامات دیئے گئے تھے اور ہم اس کے حکم کے تحت فوراً یہاں پہنچ گئے تھے“...... ہارگ نے جواب دیا۔

”کیا تم یہ بھی نہیں جانتے ہو کہ لاؤس خود اس وقت کہاں موجود ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ کس وقت کہاں ہو اس کا کچھ پتہ نہیں ہوتا“۔ ہارگ نے کہا۔

”اس سے رابطے کا کیا ذریعہ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”میرے پاس ایک ٹرانسمیٹر ہے۔ وہ مجھ سے اس ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے“...... ہارگ نے جواب دیا۔

”کیا تمہیں بھی اختیار ہے کہ تم اسے کال کر سکو“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں ضرورت کے وقت اسے کبھی بھی کال کر سکتا ہوں“...... ہارگ نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

”کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر جس سے تم لاؤس سے بات کرتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ ٹرانسمیٹر میرے پاس ہے“...... تنویر نے کہا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹے سائز کا ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی جانب بڑھا دیا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ ٹرانسمیٹر لانگ رینج نہیں تھا اس ٹرانسمیٹر سے شارٹ رینج کے طور پر کام لیا جا سکتا تھا اور ٹرانسمیٹر کی ساخت دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ شارٹ رینج کے تحت اس ٹرانسمیٹر سے ایک دو ہزار میٹر سے زیادہ فاصلے پر کال نہیں کی جا سکتی تھی۔

”اس کا مطلب ہے کہ لاؤس یہیں کہیں نزدیک ہی موجود ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”نزدیک۔ کیا مطلب“...... ہارگ نے عمران کی بات سن کر چونک کر کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کچھ نہیں۔ تنویر اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے پہلے ایرج سے کہا اور پھر تنویر سے مخاطب ہو کر لاطینی زبان میں کہا۔

"اسے ہاف آف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تمہیں اس کی آواز سنوائی تھی وہ تم سن چکے ہو اب اس کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے"...... تنویر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر تنویر سمجھ گیا کہ اب اسے ہارگ کو ہاف آف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران واپس جانے کے لئے مڑا تو تنویر آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے ہارگ کے سینے میں عین دل کے مقام پر اتار دیا۔ ہارگ کے منہ سے ہلکی مگر کربناک چیخ نکلی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

عمران نے جیب سے ماسک میک اپ نکالا اور اسے چہرے پر لگا کر اسے مخصوص انداز میں تھپتھپانے لگا۔ اس کے مخصوص انداز میں تھپتھپانے سے اس کا چہرہ ہارگ جیسا بنتا جا رہا تھا۔

عمران کے ساتھیوں نے بھی ان افراد کے میک اپ کر لئے تھے جن کے انہوں نے لباس بدلے تھے۔ جوزف اور جوانا چونکہ اپنے ڈیل ڈول کی وجہ سے پہچانے جا سکتے تھے اس لئے عمران نے انہیں وہیں رکنے کا کہا اور باقی ساتھیوں کے ساتھ ان پہاڑیوں کی جانب بڑھتا چلا گیا جہاں ہارگ کے دوسرے ساتھی موجود تھے۔

جنگل سے نکل کر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی میدان کی طرف بڑھے۔ کیمپوں کے پاس موجود افراد انہیں دیکھ کر چونک پڑے۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی رکے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے۔

عمران آگے چل رہا تھا۔ کیمپوں کے پاس موجود مسلح افراد ان کے مخصوص لباس سے انہیں پہچان گئے کہ وہ ہارگ اور اس کے ساتھی ہیں اس لئے وہ روٹین ورک میں مصروف ہو گئے۔

"گیمبل کہاں ہے"...... عمران نے کیمپوں کے پاس جا کر ایک مسلح شخص سے مخاطب ہو کر کہا جس نے اسے قریب آتے دیکھ کر اسے سیلوٹ مار دیا تھا۔

"گیمبل پہاڑی کی دوسری طرف گیا ہے۔ آپ کہیں تو بلا لاؤں اسے"...... مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس سے کہو کہ وہ تمام ساتھیوں کو لے کر یہاں آئے۔ مجھے تم سب سے بہت ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو اس شخص نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے ایک پہاڑی کی جانب بھاگتا چلا گیا۔ کیمپوں کے پاس چند افراد موجود تھے باقی سب شاید پہاڑی کی دوسری طرف موجود تھے اس لئے عمران نے ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ وہ اور اس کے ساتھی ان سب کو ایک ساتھ بے ہوش یا ہلاک کر سکیں۔

عمران کے اشارے پر اس کے ساتھی دائیں بائیں پھیل گئے تاکہ کوئی کیمپوں کے پاس موجود افراد اپنے کسی پہچان والے سے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بات نہ کرسکیں اور وہ اس وقت تک ہوشیار نہ ہوں جب تک کہ ان کے باقی ساتھی بھی وہاں نہ پہنچ جائیں۔

عمران اردگرد کا بغور جائزہ لے رہا تھا کہ اسی لمحے اسے پہاڑیوں کی دوسری جانب سے ہیلی کاپٹروں کے ہوٹروں کی آوازیں سنائی دیں۔ گو کہ ہیلی کاپٹروں کی آوازیں کافی دور سے سنائی دے رہی تھیں لیکن ان ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنتے ہی عمران کی چھٹی حس نے کسی بہت بڑے خطرے کا مسلسل الارم بجانا شروع کر دیا۔

"تم سب میرے ساتھ خیمے میں آؤ جلدی"...... عمران نے کیمپوں کے پاس موجود مسلح افراد سے کہا تو وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور سامنے موجود ایک کیمپ میں گھستے چلے گئے۔

"تم میری بات سنو"...... عمران نے چوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے اس کے نزدیک آ گیا۔ عمران نے اس کے کان میں کچھ کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس خیمے میں داخل ہو گیا جس میں اس نے مسلح افراد کو بھیجا تھا۔

چوہان دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں بتانے لگا کہ عمران نے اسے کیا ہدایات دی ہیں۔ عمران کی ہدایات سن کر وہ سب حیران تو ہوئے لیکن ان میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں انہیں پہاڑی کی طرف سے چودہ پندرہ افراد نکل کر اس

طرف آتے دکھائی دیئے۔

"چلو آؤ"...... صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلا کر تیزی سے پہاڑی کی طرف سے آنے والے مسلح افراد کی جانب بڑھے اور پھر جیسے ہی صفدر اور اس کے ساتھی مسلح افراد کے قریب پہنچے۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے یکلخت ہاتھوں میں پکڑی ہوئیں مشین گنیں سیدھی کیں اور ماحول اچانک کئی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ پہاڑی کی طرف سے جو مسلح افراد آ رہے تھے ان کے شاید وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ ان کے ساتھی اس طرح اچانک ان پر فائرنگ کھول دیں گے۔ گولیوں کی بوچھاڑوں نے ان سب کو وہیں گرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پھر اس خیمے میں سے بھی تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں ساتھ ہی چند انسانی چیخیں گونجیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ شاید عمران نے خیمے میں موجود مسلح افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔

صفدر اور اس کے ساتھیوں نے جن افراد کو ہلاک کیا تھا انہوں نے ان تمام افراد کی لاشیں اٹھائیں اور انہیں لے کر تیزی سے خیموں کی جانب بھاگنے لگے۔ عمران نے چوہان سے کہا تھا کہ وہ سب کو کہہ دے کہ جیسے ہی پہاڑیوں کی طرف سے مسلح افراد نکل کر اس طرف آئیں تو وہ انہیں فوراً ہلاک کر دیں اور ان کی لاشیں لا کر خیموں میں چھپا دیں۔ عمران کے ساتھیوں نے بھی ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سن لی تھیں ہیلی کاپٹروں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھیں اس لئے وہ سب برق رفتاری سے کام کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں ان سب نے مسلح افراد کی لاشیں خیموں میں لے جا کر رکھ دیں۔ عمران خیمے سے باہر آیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارے سے وہاں پھیل جانے کا کہا۔ ابھی اس کے ساتھی ادھر ادھر بھاگ کر اپنی پوزیشنیں لے ہی رہے تھے کہ اچانک دریا کی طرف موجود پہاڑی کے پیچھے سے دو ڈبل ہوٹروں والے شنوائے ہیلی کاپٹر اور چار بلیک کوبرا گن شپ ہیلی کاپٹروں کا اسکواڈ نکل کر اس طرف آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر خاصی نیچی پروازیں کرتے ہوئے آ رہے تھے۔ ان میں سے ڈبل ہوٹروں والے ہیلی کاپٹر تو پہاڑی کے پاس میدان میں رک گئے اور پھر ان کے دروازے کھلے اور ان میں سے اچانک لمبی لمبی رسیاں لٹکنا شروع ہو گئیں۔ جبکہ باقی چار گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھ آئے تھے اور انہوں نے کیمپوں کے اوپر آ کر ایک دائرے کی شکل میں گھومنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرانی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

ڈبل ہوٹروں والے ہیلی کاپٹروں کے کھلے دروازوں سے جو رسیاں لٹک رہی تھیں ان پر سیاہ لباس والے مسلح افراد تیزی سے پھسل کر نیچے آتے دکھائی دیئے۔

”یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ کون ہیں یہ“...... صفدر نے عمران نے مخاطب ہو کر پوچھا جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

”خاموشی سے دیکھو۔ ان پر ظاہر نہ ہونے دینا کہ ہم سیکشن ٹو

کے آدمی نہیں ہیں“...... عمران نے تیز لہجے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گن شپ ہیلی کاپٹر مسلسل ان کے سروں پر گھوم رہے تھے جیسے وہ چاروں ہیلی کاپٹروں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرے میں لے لیا ہو۔ ادھر ڈبل ہوٹروں والے شنوائے ہیلی کاپٹروں سے بیس بیس افراد رسیوں سے لٹکتے ہوئے نیچے آ گئے تھے اور انہوں نے نیچے آتے ہی اپنی پوزیشنیں سنبھال لی تھیں اور ان کی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جانب ہو گیا تھا۔ مسلح افراد کو اس طرح اپنی طرف مشین گنیں تانتے دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے ساتھ قدرے تشویش کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ عمران کی ہدایات کے مطابق ایزی کھڑے تھے البتہ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں جن کے ٹریگرز پر انہوں نے اس انداز میں انگلیاں رکھ لی تھیں کہ ضرورت پڑنے پر وہ اچانک مسلح افراد پر فائرنگ کر سکتے تھے۔

جیسے ہی شنوائے ہیلی کاپٹروں سے مسلح افراد اتر کر نیچے آئے۔ ہیلی کاپٹروں سے رسیاں کھینچ لی گئیں اور ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ بلند ہوتے چلے گئے۔ جو گن شپ ہیلی کاپٹر ہوا میں ان کے سروں پر چکراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ان میں سے دو ہیلی کاپٹر گھوم کر اپنے مسلح افراد کی جانب بڑھ گئے اور پھر وہ ان کے عقب میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زمین پر اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے جبکہ باقی دو ہیلی کاپٹر مسلسل عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر چکرا رہے تھے۔

عمران کی نظریں ان دو ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں جو مسلح افراد کے عقب میں جا کر زمین پر اترے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کے نیچے اترتے ہی ہیلی کاپٹروں کے دروازے کھلے اور ان میں سے مزید کئی سیاہ پوش مسلح افراد اتر کر باہر آ گئے۔ پھر ہیلی کاپٹر سے ایک سیاہ لباس والی لڑکی نکلی اور اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ وہ لڑکی جولیا تھی۔

''مس جولیا۔ ان کے ساتھ۔ کیا مطلب''...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ باقی سب نے بھی جولیا کو دیکھ لیا تھا جس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا اور اس کے دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لٹکتے دکھائی دے رہے تھے ان ہولسٹروں میں بھاری ریوالوروں کے دستے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا کا چہرہ سپاٹ تھا اور وہ ہیلی کاپٹر سے نکل کر بڑی شان سے چلتی ہوئی ان کی جانب بڑھی آ رہی تھی۔

''عمران صاحب''...... صفدر نے ایک بار پھر کچھ کہنا چاہا۔

''خاموش رہو۔ نانسنس''...... عمران نے غرا کر کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔

جولیا نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ خاصا چست تھا جسے دیکھ کر نہ صرف عمران کا منہ بنا گیا تھا بلکہ اس کے ساتھی بھی جولیا کو اس

لباس میں دیکھ کر حیران نظر آ رہے تھے کیونکہ جب سے جولیا ان کے ساتھ تھی اس نے ایسا چست لباس کبھی نہیں پہنا تھا۔

''تمہارا انچارج کون ہے''...... جولیا نے آگے بڑھ کر نعمانی کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

''میں ہوں انچارج۔ میرا نام ہارگ ہے''...... نعمانی کے بولنے سے پہلے عمران نے آگے بڑھ کر ہارگ کی آواز میں کہا تو جولیا چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔ وہ چند لمحے غور سے عمران کی جانب دیکھتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگی۔ عمران کی نظریں جولیا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ جولیا کے چہرے پر سپاٹ پن تھا اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی سختی اور عجیب سا بیگانہ پن دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا قدم بہ قدم چلتی ہوئی عمران کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

''ہارگ''...... جولیا نے عمران کے سامنے آ کر اس کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ میرا تعلق لارڈ ایجنسی کے سیکشن ٹو سے ہے''۔ عمران نے جان بوجھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سیکشن ٹو کے مین انچارج کا نام کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''لاوس۔ اس کا نام لاوس ہے مادام''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کہاں ہے لاؤس"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا مادام۔ لاؤس نے مجھے اپنی ٹیم کے ساتھ یہاں آنے کا حکم دیا تھا۔ میں ان کے حکم کا پابند ہوں اس لئے میں فوری طور پر ٹیم لے کر یہاں پہنچ گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں تمہارے ساتھ"...... جولیا نے وہاں موجود افراد کی جانب سر گھما کر دیکھتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

"میرے ساتھ چالیس افراد کا گروپ ہے مادام۔ بیس افراد جنگل کے مختلف حصوں میں موجود ہیں اور نو افراد پہاڑیوں کی طرف موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پہاڑیوں کی طرف۔ لیکن وہاں تو مجھے کوئی دکھائی نہیں دیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"دن کی روشنی میں وہ سایہ دار چٹانوں یا پھر غاروں میں ہوتے ہیں مادام تاکہ غیر متعلقہ افراد کو ان کی موجودگی کا پتہ نہ چل سکے"...... عمران نے کہا۔

"کتنے افراد بتائے ہیں تم نے"...... جولیا نے پوچھا۔

"مجھ سمیت چالیس افراد ہیں مادام"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان سب کو یہاں بلاؤ"...... جولیا نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران سمیت اس کے تمام ساتھی چونک پڑے۔ انہوں نے جنگل میں موجود افراد کو بے ہوش کر کے باندھ رکھا تھا اور کیمپوں کے پاس جو افراد موجود تھے انہیں ہلاک کر کے وہ

خیموں میں چھپا چکے تھے اور جولیا اپنے ساتھ آئے مسلح افراد کے سامنے ان تمام مسلح افراد کو وہاں بلانے کا کہہ رہی تھی۔

"آپ کا تعلق کس سیکشن سے ہے مادام۔ پہلے تو ہم نے آپ کو لارڈ ایجنسی میں نہیں دیکھا"...... عمران نے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ جولیا کا دھیان بٹانا چاہتا ہو۔

"میرا تعلق ڈی جے گروپ سے ہے۔ یہ سب میرے گروپ کے آدمی ہیں اور میں ان کی لیڈر ہوں۔ جولیانا۔ جولیانا فٹز واٹر جسے لارڈ ایجنسی تو کیا دنیا کی تمام ایجنسیاں ڈینجرس جولیانا کے نام سے جانتی ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ تم نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا"...... جولیا نے اس کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ کم از کم میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں البتہ میں نے آپ کا اور آپ کے گروپ کا بہت نام سنا ہے"...... عمران نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تم سے جو کہا ہے اس پر عمل کرو۔ اپنے تمام ساتھیوں کو یہاں بلاؤ میں ایک نظر ان سب کو دیکھنا چاہتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن مادام۔ لاؤس کا حکم ہے کہ جہاں ہماری ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں وہاں سے ہم کسی بھی حالت میں ادھر ادھر نہ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"شٹ اپ یو نانسنس۔ تمہارا انچارج لاؤس میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہے۔ میں جو کہہ رہی ہوں فوراً اس پر عمل کرو ورنہ''...... جولیا نے اس بار بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران مسلسل جولیا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اسے جولیا کی آنکھوں میں ایک عجیب سا بدلاؤ دکھائی دے رہا تھا جسے وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آیا وہ بدلاؤ بناوٹی ہے یا اصلی۔ ڈینجرس جولیانا اور ڈی جے گروپ کا سن کر عمران کو یہ تو پتہ چل گیا تھا کہ جولیا لارڈ ایجنسی میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ لیکن وہ اتنی جلدی لارڈ ایجنسی میں جگہ بنا لے گی اور لارڈ ایجنسی کا مارشل ہیگرڈ جو اپنے سائے سے بھی بدکنے والا انسان ہے وہ اتنی آسانی سے جولیا پراعتماد کر لے گا یہ بات عمران کو کچھ ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ اسی لئے وہ بدستور جولیا کا چہرہ اور اس کی آنکھیں دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کے چہرے اور اس کی آنکھوں میں کچھ خاص تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن جولیا کا چہرہ سپاٹ تھا اور اس کی آنکھوں میں سختی کے ساتھ ساتھ ایسی چمک تھی جس سے عمران کے لئے بھی واقعی اندازہ لگانا ممکن نہیں ہو رہا تھا کہ جولیا محض اداکاری کر رہی ہے یا پھر کوئی اور بات ہے۔

عمران کو اب ٹرانسمیٹر پر جولیا کا انداز بھی کھل رہا تھا۔ اسے نجانے کیوں جولیا پر شک سا ہونا شروع ہوگیا تھا کہ یہ وہ جولیا نہیں ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ان کے ساتھ رہتی تھی اور

ایک عرصہ سے پاکیشیائی بن کر ان کے ساتھ رہ رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے ابھی اس پر اپنی اصلیت واضح نہیں کی تھی۔

"سوری مادام۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا گروپ اور عہدہ لارڈ ایجنسی میں بہت بڑا ہے اور ایجنسی کا کوئی بھی سیکشن آپ کے سامنے دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکتا ہے لیکن میں ایک اصول پسند آدمی ہوں۔ جب تک مجھے میرے سیکشن کا انچارج ہدایات نہیں دے گا میں آپ کا کوئی بھی حکم نہیں مان سکتا''...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"یہ سب کہہ کر تم اپنی موت کو آواز دے رہے ہو ہارگ۔ میری پاس اتنے اختیارات ہیں کہ میں شک کو بنیاد بنا کر تمہیں اور تمہارے تمام ساتھیوں کو گولیاں مار دوں''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"بے شک مادام۔ آپ کے پاس اس سے بھی بڑھ کر اختیارات ہو سکتے ہیں لیکن میں لاؤس کی ہدایات کے بغیر آپ کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔ بے شک آپ مجھے اور میرے ان تمام ساتھیوں کو گولیاں ہی کیوں نہ مار دیں''...... عمران نے بھی سپاٹ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا اور جولیا اسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگی۔

"کراؤ میری بات۔ کہاں ہے لاؤس''...... جولیا نے چند لمحے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خاموش رہنے کے بعد غراتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو تنویر نے ہارگ سے حاصل کیا تھا۔

"یہ تو شارٹ رینج ٹرانسمیٹر ہے کیا تم اس ٹرانسمیٹر سے لاؤس سے بات کرتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ لاؤس یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے"...... جولیا نے عمران کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا مادام۔ باس لاؤس نے بات کرنے کے لئے مجھے یہی ٹرانسمیٹر دیا تھا"......عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ بات کرو اس سے اور پھر اس سے میری بات کراؤ"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے دوسری طرف کال دینی شروع کر دی۔

"لیس لاؤس اٹنڈنگ۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"ہارگ بول رہا ہوں باس۔ اوور"......عمران نے ہارگ کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے لاؤس کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ جولیا آگے بڑھی اور اس سے پہلے کہ عمران لاؤس سے کچھ کہتا جولیا نے جھپٹ کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"میں جولیانا بول رہی ہوں لاؤس۔ ڈی جے گروپ کی انچارج جولیانا فٹز واٹر۔ اوور"...... جولیا نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ یہاں۔ اوور"...... دوسری طرف سے لاؤس نے جولیا کی آواز سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اپنے گروپس کے ساتھ ان تمام علاقوں کی چیکنگ کرنے کے لئے آئی ہوں جہاں لارڈ ایجنسی کے مختلف سیکشنوں کے افراد تعینات ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق چند پاکیشیائی ایجنٹ دریا کے اس طرف جنگل میں موجود ہیں جہاں تمہارا گروپ موجود ہے۔ میں اس علاقے کا سرچ کرنے کے لئے یہاں آئی ہوں لیکن تمہارا آدمی ہارگ میرے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے۔ میرے پاس ایسے اختیارات ہیں کہ میں اپنے راستے میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ دور کر سکوں لیکن میں نے ابھی ایسا نہیں کیا ہے۔ تم ہارگ سے کہو کہ یہ میرے ساتھ تعاون کرے اور میں اس سے جو کہوں اس پر عمل کرے اس میں ہی اس کی اور تمہارے سیکشن کی بھلائی ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔ اوور"...... جولیا نے غصیلے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیس مادام۔ لارڈ ہیڈ کوارٹر کی جانب سے ہمیں سرکلر جاری کر دیئے گئے ہیں جن کے مطابق تمام سیکشن اور تمام گروپس کو آپ کے ساتھ اور آپ کے ڈی جے گروپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں اور میرا سیکشن بھی ہر مرحلے پر آپ سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مکمل تعاون کرے گا۔ آپ میری ہارگ سے بات کرائیں وہ آپ کے راستے میں حائل نہیں ہوگا اور آپ اسے جو حکم دیں گی وہ اس پر عمل کرے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے لاوس نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''وہ تمہاری آواز سن رہا ہے۔ اوور''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ یس۔ ہارگ۔ تم نے سنا میں نے کیا کہا ہے۔ لارڈ نے ہمارے ساتھ تمام سیکشنوں اور گروپس کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ڈی جے گروپ سے مکمل طور پر تعاون کیا جائے اور مادام جولیانا فٹز واٹر کا ہر حکم ایسے مانا جائے جیسے لارڈ کا حکم مانا جاتا ہے۔ میں تمہیں ہدایات دیتا ہوں کہ تم خود کو مادام کے سامنے سرنڈر کر دو اور جو مادام کہیں اس پر حرف بہ حرف عمل کرو۔ اوور''...... لاوس کی تیز اور کرخت آواز سنائی دی تو جولیا نے اوور اینڈ آل کہے بغیر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے اسے آف کیا اور اسے عمران کی جانب اچھال دیا جسے عمران نے فوراً ہوا میں دبوچ لیا۔

''اب کیا کہتے ہو''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''باس کا حکم ہے۔ اس پر تو مجھے عمل کرنا ہی پڑے گا''۔ عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر اس نے اشارہ کر کے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اپنے قریب آنے کے لئے کہا تو وہ دونوں تیزی

سے عمران کے نزدیک آ گئے۔

''تم جنگل میں جا کر اپنے ساتھیوں کو یہاں بلا لاؤ اور تم پہاڑیوں کی طرف جاؤ اور سب کو یہاں لے آؤ''...... عمران نے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے عمران کی جانب عجیب سی نظروں سے دیکھا جیسے وہ عمران سے پوچھنا چاہ رہے ہوں کہ وہ کن افراد کو یہاں لائیں۔ عمران نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھوں سے مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے پھر وہ جانے کے لئے مڑے۔

''ایک منٹ''...... اچانک جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں وہیں رک گئے۔

''یس مادام''...... صفدر نے جولیا کی جانب دیکھ کر قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ابھی ان دونوں کو آنکھوں سے کیا اشارہ کیا تھا''۔ جولیا نے اس کی بجائے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے اشارہ کیا تھا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔ میں بھلا انہیں کیا اشارہ کروں گا۔ میں نے تو انہیں اپنے ساتھیوں کو یہاں بلانے کے لئے کہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''شٹ اپ۔ میں نے تمہیں ان دونوں کو اشارہ کرتے دیکھ لیا ہے اور میں سمجھ گئی ہوں کہ تم نے انہیں کیا حکم دیا ہے''...... جولیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے غرا کر کہا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہولسٹروں سے ریوالور نکال کر ان کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔

''یہ۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں مادام۔ میں نے انہیں کوئی اشارہ نہیں کیا''...... عمران نے بوکھلانے کی شاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''گھیر لو ان سب کو۔ یہی ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تلاش میں ہم یہاں آئے تھے''...... جولیا نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے اچانک بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ آئے ہوئے سیاہ پوش جو پہلے ہی مشین گنیں تانے پوزیشنیں لئے ہوئے تھے وہ بجلی کی سی تیزی سے کمانڈو انداز میں بھاگتے ہوئے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ یہ دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی تشویش ابھر آئی۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے جولیا کی جانب دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں جولیا کے روکھے اور بدلے ہوئے انداز کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

''یہ آپ کیا کر رہی ہیں مس جولیا''...... صفدر نے پریشان ہو کر اپنی اصلی آواز میں جولیا سے عبرانی زبان میں مخاطب ہو کر کہا اور اس کی آواز سن کر جولیا بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹ گئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر صفدر کی جانب دیکھنے لگی۔

''تم تم۔ تم نے مجھے جولیا کہا۔ مطلب تم مجھے جانتے ہو۔ اوہ

اوہ۔ تو میرا اندازہ درست ہے کہ تم سب سیکشن ٹو سے تعلق نہیں رکھتے''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر کو اپنا رنگ اڑتا ہوا محسوس ہوا جبکہ اس کے اچانک اس طرح بولنے سے عمران اس کی جانب قہر بار نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... جولیا نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے درشت لہجے میں کہا۔

''ہارگ''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''میں تم سے تمہارا اصلی نام پوچھ رہی ہوں۔ کیا تم عمران ہو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ میں عمران نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اپنا اصلی نام بتاؤ اور یہ بتاؤ تم میں عمران کون ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مادام آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم سیکشن ٹو کے آدمی ہیں۔ میں نے ابھی آپ سے لاوس کی بات کرائی ہے۔ پھر آپ ہمیں اس طرح کیسے گھیر سکتی ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ میرا شک کبھی غلط نہیں ہو سکتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی سیکشن ٹو کا آدمی نہیں ہے۔ تم سب پاکیشیائی جاسوس ہو اور میں یہ اندازہ بھی لگا سکتی ہوں کہ تم نے سیکشن ٹو کے افراد کے ساتھ کیا کیا ہو گا۔ جو افراد جنگل میں موجود تھے تم نے انہیں قابو کر کے یا تو بے ہوش کر دیا ہو گا یا ہلاک۔ پھر تم سب نے ان کے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میک اپ کئے ہوں گے اور ان کیمپوں کی جانب آ گئے ہو گے اور یہاں موجود افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہو گا۔ اب یا تو ان تمام افراد کی لاشیں جنگل میں ہوں گی یا پھر ان خیموں میں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم جس طرح سے ہونٹ بھینچ رہے ہو۔ اس سے میرا یقین اور بڑھ گیا ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ سارمن"...... جولیا نے عمران کی جانب مسلسل دیکھتے ہوئے پہلے اس سے کہا اور پھر اپنے کسی ساتھی کو آواز دی۔ اس کے دونوں ریوالوروں کا رخ عمران کی جانب ہی تھا۔

"یس مادام"...... ایک مسلح شخص نے آگے آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"خیموں میں جا کر دیکھو"...... جولیا نے کہا۔

"یس مادام"...... سارمن نامی شخص نے کہا اور تیزی سے ایک خیمے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

"میں آپ سے پھر کہہ رہا ہوں مادام کہ آپ کو بہت بڑی غلطی ہو رہی ہے۔ آپ"...... عمران نے جولیا کی توجہ ہٹانے کے لئے کہا تو جولیا اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔ اگر خیموں میں سارمن کو کوئی لاش نہ ملی تو میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گی ورنہ"...... جولیا نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے

ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس کی نظریں جولیا کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں پر جمی ہوئی تھیں جس کے ٹریگروں پر جولیا نے یوں انگلیاں رکھی ہوئی تھیں کہ عمران نے جیسے ہی کوئی حرکت کی تو وہ فوراً اس پر فائرنگ کر دے گی۔

ابھی سارمن ایک خیمے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ عمران نے جولیا کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں کی پرواہ کئے بغیر اچانک اس پر چھلانگ لگا دی وہ بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اچھلا۔ جولیا نے اسے اچھلتے دیکھا تو اس کے ریوالوروں کا رخ اچھلتے ہوئے عمران کی جانب ہوا اور دوسرے لمحے ماحول فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ جولیا ہوا میں موجود عمران پر رکے بغیر مسلسل دونوں ریوالوروں سے فائرنگ کرنا شروع ہو گئی تھی۔

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جوزف اور جوانا عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جنگل میں ہی رک گئے تھے۔ ان کا چونکہ قد کاٹھ کافی بڑا تھا اس لئے وہ کیمپوں کی طرف جاتے تو واقعی انہیں اس طرف آتے دیکھ کر وہاں موجود مسلح افراد چونک سکتے تھے۔

جوزف اور جوانا کے پاس بھاری تھیلے تھے جن میں راکٹ اور میزائل لانچروں کے ساتھ کافی تعداد میں تباہ کن اسلحہ بھی موجود تھا۔ اس کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھی بھی جنگل میں موجود مسلح افراد کے لباس پہن کر ان کی ہی مشین گنیں لے کر پہاڑیوں کی طرف گئے تھے اور وہ اپنے اسلحے سے بھرے ہوئے تھیلے وہیں رکھ گئے تھے جن کی جوزف اور جوانا حفاظت کر رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد ان دونوں نے وہاں موجود بے ہوش اور بندھے ہوئے افراد کو اٹھا کر ایک جگہ

جمع کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد وہ مزاحمت نہ کر سکیں۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ انہیں پہاڑیوں کی جانب سے شدید فائرنگ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ جوزف نے فوراً اپنے بیگ سے ایک دوربین نکالی اور تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر وہ درخت پر چڑھ کر دوربین سے پہاڑیوں کی جانب دیکھنے لگا۔

”کیا ہوا۔ ماسٹر اور باقی سب تو ٹھیک ہیں نا۔ کس نے فائرنگ کی ہے“...... جوانا نے اس درخت کے نیچے آ کر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جس پر جوزف چڑھ کر پہاڑیوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔

”کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ باس اور اس کے ساتھیوں نے وہاں موجود مسلح افراد پر فائرنگ کی ہے“..... درخت کے اوپر سے جوزف نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا ماسٹر اور اس کے ساتھیوں نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے“...... جوانا نے پوچھا۔

”شاید“...... جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ دوربین لئے نیچے آ گیا۔

”تو پھر ہمیں اب یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ آؤ چلیں“۔ جوانا نے اسے نیچے آتے دیکھ کر کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ جب تک باس ہمیں نہیں بلائے گا ہم اس وقت تک آگے نہیں جائیں گے"...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے اس کی فرمانبرداری دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اچانک جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلی کاپٹروں کی آوازیں"...... جوانا کے منہ سے نکلا اور اس کی بات سن کر جوزف بھی چونک پڑا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پہاڑیوں کی دوسری طرف سے ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں اور ان کی تعداد دو سے زیادہ ہے۔ ایک منٹ میں پھر دیکھ لیتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر اسی درخت پر چڑھتا چلا گیا جس سے وہ اترا تھا۔ درخت پر چڑھ کر اس نے آنکھوں سے دوربین لگائی اور پہاڑیوں کی جانب دیکھنا شروع ہو گیا۔

عمران کے ساتھی، جنھوں نے وہاں موجود مسلح افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کیا تھا وہ تیزی سے ان افراد کی لاشیں اٹھائے خیموں کی جانب بھاگ رہے تھے جیسے وہ جلد سے جلد ان لاشوں کو خیموں میں چھپا دینا چاہتے ہوں۔ جوزف مسلسل ان سب کو دیکھتا رہا پھر عمران ایک خیمے سے نکلا اور اس کے ساتھی بھی لاشیں چھپا کر خیموں سے باہر آئے تو جوزف نے پہاڑیوں کے پیچھے سے چھ ہیلی کاپٹر نکل کر اس طرف آتے دیکھے۔ ان میں سے دو مسلح افراد لانے والے شنوائے ہیلی کاپٹر تھے اور باقی چار بلیک کوبرا، گن شپ

ہیلی کاپٹر تھے جو خاصی نیچی پروازیں کرتے ہوئے آئے تھے۔

شنوائے ہیلی کاپٹر تو پہاڑیوں کے پاس رک گئے تھے اور ان سے رسیاں سی نکل نکل کر باہر لٹکنا شروع ہو گئی تھیں جبکہ گن شپ ہیلی کاپٹروں نے خیموں کے ارد گرد فضا میں ہی چکر کاٹنے شروع کر دیئے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں کو اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر چکر کاٹتے دیکھ کر جوزف کی پیشانی پر لاتعداد بل آ گئے تھے اور پھر جب اس نے شنوائے ہیلی کاپٹروں سے لٹکنے والی رسیوں سے سیاہ پوش مسلح افراد کو کمانڈوز کے انداز میں نیچے آتے اور پوزیشنیں سنبھالتے دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آخر وہاں ہو کیا رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ"...... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا وہ چونکہ نیچے تھا اور اس کے سامنے گھنے درخت اور جھاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اس لئے اسے پہاڑیوں کی طرف کا منظر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"لگتا ہے دشمنوں کو پتہ چل گیا ہے کہ پہاڑیوں کے پاس ان کے ساتھی نہیں بلکہ باس اور اس کے ساتھی موجود ہیں"...... جوزف نے پریشانی کے عالم میں جواب دیا۔

"کیا مطلب"...... جوانا نے چونک کر کہا اور جوزف اسے پہاڑیوں کی طرف کے منظر کے بارے میں بتانے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرا جا رہا تھا یہ سن کر جوانا کے چہرے پر بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تشویش ابھر آئی تھی۔

"اوہ۔ اگر ماسٹر اور اس کے ساتھی خطرے میں ہیں تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ہمیں فوری طور پر ان کی مدد کے لئے آگے جانا چاہئے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ایسی پچویشن نہیں ہے کہ ہم باس اور اس کے ساتھیوں کی کوئی مدد کر سکیں۔ اوہ اوہ یہ کیا"...... جوزف نے کہتے کہتے اچانک چونک کر کہا۔

"کیا ہوا"...... جوانا نے پوچھا۔

"ان میں سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر نیچے اترے ہیں۔ ان میں سے بھی مسلح افراد نکل کر باہر آئے ہیں اور ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے اور وہ لڑکی"...... جوزف کہتے کہتے رک گیا اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"وہ لڑکی۔ کون لڑکی۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ مس جولیا ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"مس جولیا۔ کیا مطلب۔ ان ہیلی کاپٹروں میں مسلح افراد کے ساتھ مس جولیا آئی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ مس جولیا جس حلیئے میں ہیں وہ بھی میرے لئے حیران کن ہے۔ میں نے آج تک انہیں

اس حلیئے میں نہیں دیکھا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کیوں۔ ایسا کیا ہے ان کا حلیہ جو تم اس قدر پریشان ہو رہے ہو"...... جوانا نے پوچھا۔

"ایک منٹ"...... جوزف نے کہا اور وہ دوربین کو فوکس کر کے جولیا غور سے دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ مس جولیا کو کیا ہو گیا ہے"۔ جوزف نے یکلخت بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا ہے"...... جوانا کے چونک کر کہا۔

"مس جولیا کا چہرہ سپاٹ ہے اور ان کی آنکھوں کی چمک معدوم ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے چہرہ تو مس جولیا کا ہی ہے لیکن ان کے چہرے کے تاثرات ہوماشا کوٹی کے ہیں۔ اس ہوماشا کوٹی کے جو انتہائی سخت دل، بے رحم اور سفاک دیوی ہے جو اپنے دشمنوں کو بھوکی شیرنیوں کی طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہے"۔ جوزف نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ہوماشا کوٹی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جوزف۔ تمہاری کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے"...... جوانا نے اسی انداز میں کہا۔

"تم ہوماشا کوٹی کو نہیں جانتے جوانا۔ میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ہوماشا کوٹی افریقہ کے شمالی جنگلوں کی کالی پہاڑیوں کی کالی دیوی ہے جو شیرنیوں سے زیادہ خونخوار اور بے رحم ہے۔ اس کے علاقے میں جو چلا جاتا ہے وہ کبھی زندہ لوٹ کر نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آتا۔ ہوماشا کوٹی اس کی بوٹیاں اڑا دیتی ہے اور میں اسی ہوماشا کوٹی کی وحشت مس جولیا کے چہرے پر دیکھ رہا ہوں۔ مس جولیا کا چہرہ دیکھ کر مجھے صاف لگ رہا ہے کہ وہ باس اور ان کے ساتھیوں کے لئے مخلص نہیں بلکہ ان کی دشمن بن کر ان کے سامنے آئی ہے"...... جوزف نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا اور ماسٹر اور ان کے ساتھیوں کی دشمن۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جوزف۔ کیا اس جنگل میں آ کر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ مس جولیا عرصے سے ہمارے ساتھ کام کر رہی ہیں وہ ماسٹر اور ہم سب کی کتنی عزت کرتی ہیں اور پاکیشیا سے کس قدر محبت کرتی ہیں یہ میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی۔ پھر تم یہ سب اس کے لئے کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ ماسٹر اور ان کے ساتھیوں کے سامنے دشمن کے روپ میں آئی ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ دوسرے ساتھیوں کی طرح جوانا بھی بعض اوقات جوزف کی ان باتوں کو دقیانوسی اور جوزف کے ذہن کی خرافات سمجھتا تھا حالانکہ ماورائی معاملات میں اس کے سامنے جوزف کا جو کردار تھا وہ اس سے ڈھکا چھپا ہوا نہیں تھا وہ بھی عمران اور جوزف کے ساتھ ایک دو بار ماورائی معاملات میں ان کے ساتھ جا چکا تھا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں جوانا۔ مس جولیا تو وہی ہیں جو باس اور ہمارے ساتھ ہوا کرتی تھیں لیکن اس وقت لگ رہا ہے جیسے ان کے

جسم میں ہوماشا کوٹی کی بدروح حلول کر گئی ہے جس کی شباہت مجھے مس جولیا کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی ہے"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہونہہ۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مس جولیا، ماسٹر اور ہمارے باقی ساتھیوں کی دشمن ہیں اور انہوں نے سب کو پہچان لیا ہے"۔ جوانا نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ابھی مس جولیا نے باس اور باقی افراد کو نہیں پہچانا ہے لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر مس جولیا کو پتہ چل گیا کہ وہاں موجود افراد لارڈ ایجنسی کے افراد نہیں بلکہ باس اور اس کے ساتھی ہیں تو وہ انہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گی"...... جوزف نے اسی انداز میں کہا تو جوانا بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔

"میری ماسٹر سے بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ مس جولیا ہم سے پہلے ایکریمیا روانہ ہوئی تھیں اور چیف کے حکم کے تحت انہیں لارڈ ایجنسی میں اپنے لئے جگہ بنانی تھی۔ ماسٹر نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ مس جولیا چونکہ سوئس نژاد ہیں اور وہ پہلے کارمن میں رہ کر کسی بی ایم ایجنسی میں کام کرتی تھیں اور اب وہی بی ایم ایجنسی لارڈ ایجنسی میں تبدیل ہو گئی ہے اس لئے مس جولیا اگر کسی طرح سے لارڈ ایجنسی میں شامل ہو جائیں تو وہ ہم سے پہلے لارڈ تک پہنچ سکتی ہیں تاکہ وہ لارڈ سے وہ فارمولا حاصل کر سکیں جو لارڈ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان سے خریدا تھا اور لارڈ وہ فارمولا پاکیشیا کو واپس دینے کے لئے رضا مند نہیں ہو رہا“...... جوانا نے کہا۔

”یہ سب میں بھی جانتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ مس جولیا نے لارڈ ایجنسی تک رسائی حاصل کر لی ہو اور انہوں نے کسی طرح لارڈ پر یہ ثابت کر دیا ہو کہ وہ اس کے ساتھ مخلص ہے اور وہ دوبارہ اس کی ایجنسی میں شامل ہونا چاہتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لارڈ نے مس جولیا پر بھروسہ کر لیا ہو اور انہیں اپنی ایجنسی میں شامل کر کے دوبارہ وہی پوزیشن دے دی ہو جو ان کی بی ایم ایجنسی میں تھی۔ مس جولیا کا ان سیاہ پوش مسلح افراد کے ساتھ ہونا میرے لئے کوئی انوکھی بات نہیں ہے لیکن میں مس جولیا کے چہرے پر جو تاثرات دیکھ رہا ہوں وہ تاثرات کم از کم مس جولیا کے نہیں ہو سکتے ہیں۔ مس جولیا پہلے جیسی دکھائی نہیں دے رہی ہیں اور نہ ہی مجھے ان کے چہرے پر کوئی بناوٹ دکھائی دے رہی ہے۔ وہ جن مسلح افراد کے ساتھ آئی ہیں مجھے صاف لگ رہا ہے جیسے وہ حقیقت میں ان کی ہی انچارج ہوں اور وہ یہاں باس اور ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے ان سب کو لے کر یہاں آئی ہوں“...... جوزف نے جواب دیا۔

”یہ تمہاری ذاتی سوچ بھی تو ہوسکتی ہے۔ ہوسکتا ہے مسلح افراد کے سامنے مس جولیا ایسی اداکاری کر رہی ہوں کہ ان کے ساتھ آئے ہوئے افراد کو ان پر شک نہ ہو سکے“...... جوانا نے کہا۔

”ایسا ہوتا تو مجھے پتہ چل جاتا۔ میری نظریں کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتی ہیں جوانا۔ میں حقیقت میں مس جولیا کو بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ ان کا چہرہ ہوماشا کوٹی جیسا ہے جو باس اور ان کے ساتھیوں سمیت میرے اور تمہارے لئے بھی مخلص نہیں ہو سکتا ہے“...... جوزف نے اسی انداز میں جواب دیا اور جوانا اس کے جواب پر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔ اسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کام کرتے کافی عرصہ ہو گیا تھا وہ تمام ممبران کے ساتھ جولیا کے مخلصانہ طرز عمل سے بھی بخوبی واقف تھا۔ جولیا پاکیشیا کے لئے بھی محب وطن تھی اور اس کے عمران اور اپنے ساتھیوں کے لئے جو مخلصانہ جذبات تھے وہ بھی جوانا سے چھپے ہوئے نہیں تھے اس لئے اسے جوزف کی باتیں احمقانہ اور بے معنی سی لگ رہی تھیں۔

”اوہ اوہ۔ دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا۔ میں نے کہا تھا نا“۔ اچانک جوزف نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور جوانا اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

”اب کیا ہوا ہے“...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مس جولیا نے باس پر ریوالور تان لئے ہیں۔ شاید اسے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے سامنے لارڈ ایجنسی کا آدمی نہیں بلکہ باس موجود ہے“...... جوزف نے کہا اور اس کی بات سن کر جوانا کے چہرے پر سچ مچ حیرت لہرانے لگی۔ وہ چند لمحے حیرت سے جوزف کی طرف دیکھتا رہا پھر اس سے رہا نہ گیا تو وہ بھی بندروں کی سی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

''دوربین مجھے دو۔ میں دیکھتا ہوں''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے آنکھوں سے دوربین ہٹا کر اس کی طرف بڑھا دی۔ جوانا نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور پہاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں نے بھی مس جولیا کو پہلے کبھی اس قدر چست لباس میں نہیں دیکھا تھا اور ان کے چہرے کے تاثرات، یہ تو واقعی کافی بدلی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب آیا تمہیں میری باتوں پر یقین''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ جلدی کرو۔ ہمیں نیچے جا کر بیگوں سے اپنا سامان نکالنا ہے۔ میں باس کی عادت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اس سچویشن میں باس خود کو کبھی سرنڈر نہیں ہونے دیں گے۔ وہ مس جولیا کے ساتھ آئے ہوئے مسلح افراد کے گھیرے سے خود کو نکالنے کی ضرور کوشش کریں گے اور اس سلسلے میں انہیں ہماری مدد کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ چلو نیچے چلو''...... جوانا نے کہا اور جوزف سر ہلا کر تیزی سے درخت سے نیچے اترتا چلا گیا۔ جوزف نیچے اترا تو جوانا نے اوپر سے دوربین جوزف کی جانب پھینک دی جسے جوزف نے ہوا میں ہی دبوچ لیا تھا اور پھر جوانا بھی درخت

سے نیچے آ گیا۔ درخت سے نیچے آتے ہی وہ دونوں تیزی سے اپنے بیگوں کی جانب لپکے اور بیگ کھول کر ان میں سے منی میزائل لانچر نکال کر انہیں آپس میں ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گئے۔

چند ہی لمحوں میں وہ میزائل لانچر اور اپنا باقی اسلحہ لئے تیزی سے جنگل کے کنارے کی جانب بھاگے جا رہے تھے۔

جنگل کے کنارے پر پہنچ کر وہ دونوں اپنا اپنا اسلحہ لے کر دائیں بائیں موجود درختوں کے پاس آ کر چھپ گئے جہاں سے وہ آسانی کے ساتھ پہاڑیوں کی طرف دیکھ سکتے تھے۔

جوزف تو میزائل لانچر اور اسلحہ لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا تھا جبکہ جوانا ایک درخت کے بڑے تنے کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ جوزف اس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ جوزف نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی تھی اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ جولیا اور اس کے ساتھ آنے والے مسلح افراد کی پوزیشنوں کا بھی جائزہ لے رہا تھا۔ شنوائے ہیلی کاپٹر تو ہوا میں اٹھے ہوئے تھے جبکہ دو بلیک کوبرا ہیلی کاپٹر مسلح افراد کے پیچھے زمین پر تھے اور دو ہیلی کاپٹر مسلسل کیمپوں کے اوپر چکر کاٹتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

مس جولیا کو تو باس سنبھال لیں گے اور نیچے موجود مسلح افراد کو صفدر صاحب اور باقی سب۔ مجھے اور جوانا کو ان ہیلی کاپٹروں پر نظر رکھنی ہو گی اور ضرورت پڑنے پر ہمیں ان ہیلی کاپٹروں کو ہی

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نشانہ بنانا ہو گا''...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ خاصی تیز تھی جو جوانا نے سن لی تھی۔

''تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے''...... جوانا نے سر اٹھا کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف نے اسے بتایا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے جس پر جوانا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک انہوں نے عمران کو بجلی کی سی تیزی سے اچھلتے ہوئے دیکھا وہ مخصوص انداز میں چھلانگ لگا کر جولیا کی طرف بڑھا تھا۔ جولیا کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اس نے عمران کو اچھلتے دیکھ کر اچانک اس پر دونوں ریوالوروں سے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ لیکن عمران کا جسم فضا میں بلند ہو کر قلابازیاں بھی کھا رہا تھا اور رول بھی ہو رہا تھا جس کی وجہ سے جولیا کے ریوالوروں سے نکلنے والی گولیاں اسے چھو بھی نہیں رہی تھیں۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمران کو اچانک قلابازی کھا کر بجلی کی سی تیزی سے جولیا کے عقب میں جاتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کچھ سمجھتی، عمران نے اچانک جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ عمران کا ایک ہاتھ جولیا کی گردن میں حائل ہو گیا تھا اور اس نے جولیا کا ایک ہاتھ موڑ کر اس کی کمر کے پیچھے کر دیا تھا۔

''اٹیک''...... عمران نے جولیا کو قابو کرتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھی جو شاید عمران کے حرکت میں ہی آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران کے اٹیک کہتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومے

اور دوسرے لمحے ماحول ایک ساتھ کئی مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ متعدد انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ساتھیوں نے حیرت سے بت بنے سیاہ پوش مسلح افراد پر اچانک فائر کھول دیا تھا جو جولیا کو عمران کے قابو میں دیکھ کر ساکت رہ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے قریب موجود افراد کو فائرنگ کر کے نشانہ بنایا اور پھر انہوں نے دائیں بائیں موجود افراد پر اچانک جیبوں سے ہینڈ گرنیڈ نکال نکال کر ان کی جانب پھینکنا شروع کر دیئے اور ماحول فائرنگ کی آواز کے ساتھ بموں کے دھماکوں سے بھی گونجنے لگا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کے ساتھ آئے ہوئے مسلح افراد کچھ سمجھتے ان پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔

ہوا میں موجود ہیلی کاپٹر فائرنگ اور دھماکے ہوتے دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھے اور وہ دو ہیلی کاپٹر بھی فوراً زمین سے بلند ہوتے دکھائی دیئے جن میں سے ایک ہیلی کاپٹر سے جولیا نکلی تھی۔

''ان ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بناؤ جوانا۔ اگر انہوں نے پوزیشنیں لے لیں تو یہ ہمارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے''...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک ہیلی کاپٹر کا نشانہ لے کر اس پر میزائل داغ دیا۔ میزائل لانچر سے ایک منی میزائل نکلا اور دھواں اور شعلے چھوڑتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے ایک ہیلی کاپٹر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ میزائل ٹھیک ہیلی کاپٹر کی ٹیل سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور اس ہیلی کاپٹر کے ہوا میں

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہی پرخچے اڑتے چلے گئے۔ یہ ان ہیلی کاپٹروں میں سے ایک تھا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر چکر لگا رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو حملہ کرتے دیکھ کر دونوں ہیلی کاپٹر تیزی سے پوزیشن لینے کے لئے مڑے ہی تھے کہ اسی وقت ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر جوزف کے داغے ہوئے میزائل کی زد میں آ گیا اور وہ آگ کے شعلے اگلتا ہوا پیچھے موجود ایک پہاڑی پر جا گرا اور پھر اس پہاڑی پر جیسے دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بلیک کوبرا ہیلی کاپٹر گن شپ ہیلی کاپٹر تھا جس کے نچلے حصے میں ہیوی مشین گن کے ساتھ پیڈز پر میزائل بھی لگے ہوئے تھے جو اس پہاڑی سے ٹکراتے ہی پھٹ پڑے تھے۔

دوسرا ہیلی کاپٹر آگے جا کر مڑا ہی تھا کہ جوانا نے بھی اس کا نشانہ لے کر میزائل فائر کر دیا۔ جوانا کا میزائل اس ہیلی کاپٹر کے ٹھیک فرنٹ سے ٹکرایا تھا اور ہیلی کاپٹر کی ونڈ سکرین توڑتا ہوا کاک پٹ میں گھس گیا تھا۔ پھر زوردار دھماکے سے اس ہیلی کاپٹر کے بھی ٹکڑے اڑ گئے اور وہ ہیلی کاپٹر پہاڑی کے پاس میدان میں گرتا نظر آیا۔ جو ہیلی کاپٹر زمین سے اٹھ کر بلند ہو رہے تھے ان کے فرنٹ جنگل کی جانب ہی تھے اور انہوں نے شاید جنگل کی طرف سے آنے والے میزائلوں کو دیکھ لیا تھا ان دونوں ہیلی کاپٹروں نے ہوا میں بلند ہوتے ہوئے جنگل کی جانب میزائل فائر کر دیئے تھے۔ ان کے نچلے حصوں سے دو دو میزائل نکلے اور بجلی کی سی تیزی سے

اس طرف آتے دکھائی دیئے جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ جوزف نے میزائل اپنی طرف آتے دیکھے تو اس نے فوراً درخت سے چھلانگ لگا دی اور زمین پر آتے ہی کسی چھپکلی کی طرح سے زمین سے چپک گیا۔ دو میزائل ٹھیک اس درخت کے اردگرد سے گزرتے چلے گئے جس پر چند لمحے قبل جوزف موجود تھا اور دو میزائل جوانا کو ٹھیک اپنے سر کے پاس سے گزرتے ہوئے معلوم ہوئے۔ چاروں میزائل پیچھے جنگل میں موجود درختوں سے ٹکرائے اور زبردست دھماکوں کے ساتھ جیسے جنگل میں آگ کا طوفان سا آ گیا۔ چار میزائلوں کے دھماکے ایسے تھے جیسے وہاں کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ ان میزائلوں نے جنگل کے بے شمار درختوں کے پرخچے اڑا دیئے تھے اور زمین یکبارگی یوں لرز اٹھی جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ جوزف اور جوانا میزائل لانچر لئے جنگل کے اگلے حصے کی طرف لڑھکتے چلے گئے۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹروں کی طرف سے مزید میزائل ان کی طرف آتے۔ انہوں نے لیٹے لیٹے اپنے جسم سیدھے کئے اور پھر ان کے میزائل لانچروں سے ایک ساتھ میزائل نکل کر ہیلی کاپٹروں کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹروں نے میزائل دیکھ کر تیزی سے مڑنے کی کوشش کی لیکن تیز رفتار سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھلا کسی میزائل کا مقابلہ کیسے کر سکتا تھا۔ جوزف اور جوانا کے میزائل ایک ساتھ ان کے لانچروں سے نکلے تھے اور ایک ساتھ ہی ہوا میں بلند ہوتے ہوئے ہیلی کاپٹروں سے ٹکرائے اور زوردار

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دھماکوں سے دونوں ہیلی کاپٹر تباہ ہو کر اور بکھر کر وہیں گرتے چلے گئے جہاں سے وہ اوپر اٹھ رہے تھے۔ شنوائے ہیلی کاپٹر جو پہلے ہی ہوا میں اٹھے ہوئے تھے دو ہیلی کاپٹروں کو تباہ ہوتے دیکھ کر ان کے پائلٹوں نے فوراً ان کے رخ موڑ لئے تھے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گئے۔

ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو بچ نکلتا دیکھ کر جوزف اور جوانا فوراً اٹھے۔ انہوں نے میزائل گنیں وہیں پھینکیں اور کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر تیزی سے اپنے ساتھیوں کی جانب بھاگتے چلے گئے جو سیاہ پوش مسلح افراد سے باقاعدہ مقابلہ کر رہے تھے۔

عمران نے سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف خود کو جولیا کے ریوالوروں سے نکلنے والی مسلسل گولیوں سے بچا لیا تھا بلکہ وہ قلابازی کھا کر اور اپنے جسم کو رول کرتا ہوا جولیا کے پیچھے آ گیا تھا اور جیسے ہی اس کے پیر زمین پر لگے اس نے برق رفتاری سے جولیا کو عقب سے دبوچ لیا۔ دوسرے لمحے اس نے جولیا کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر سے لگایا اور اپنا دوسرا ہاتھ جولیا کی گردن میں ڈال کر اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔

”بس مس ڈیجبرس جولیانا۔ اب اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں ایک جھٹکے سے تمہاری گردن توڑ دوں گا“...... عمران نے غرا کر کہا اور جولیا جو عمران کی گرفت میں آ کر خود کو اس سے چھڑانے کے لئے مچل رہی تھی یکلخت ساکت ہو گئی۔ عمران نے اس کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تھا اور اسی جھٹکے نے جولیا کو ساکت

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہونے پر مجبور کیا تھا۔ جس طرح سے جولیا کی گردن عمران کے بازوؤں میں تھی جولیا جانتی تھی کہ اس کی ایک حرکت واقعی اس کی گردن کی ہڈی توڑ دینے کے لئے کافی ہو گی۔

"اٹیک"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھی جو حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھے یوں حرکت میں آ گئے جیسے کھلونے چابی بھرتے ہی حرکت میں آ جاتے ہیں۔ جولیا کے سیاہ پوش ساتھی بھی جولیا کو اس طرح عمران کی گرفت میں دیکھ کر ساکت رہ گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ان پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔

فائرنگ ہوتے ہی سیاہ پوش بوکھلا گئے اور انہوں نے تیزی سے بکھر کر دائیں بائیں بھاگ کر اپنی پوزیشنیں لینی شروع کر دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوزیشنیں لیتے، عمران کے ساتھی ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے سیاہ پوش افراد پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر ہینڈ گرنیڈ بھی پھینکنے شروع کر دیئے جو ان کی جیبوں میں پہلے سے ہی موجود تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے میدان عام میدان سے کارزار میں تبدیل ہو گیا۔

ان کے سروں پر جو ہیلی کاپٹر چکرا رہے تھے ان کی وجہ سے عمران کے ساتھی سیاہ پوش افراد کے نزدیک نزدیک جا کر ان پر حملے کر رہے تھے تاکہ اگر ہیلی کاپٹر پوزیشنیں لیں کر ان پر حملہ

کرنے کی کوشش کریں تو وہ آسانی سے انہیں نشانہ نہ بنا سکیں۔ لیکن یہ دیکھ کر وہ سب خوش ہو گئے کہ اچانک جنگل کی جانب سے ایک میزائل آیا اور اس میزائل سے ایک ہیلی کاپٹر ہٹ ہو کر پہاڑی پر گر پڑا جو آگے جا کر اور مڑ کر اس پوزیشن میں آ رہا تھا کہ وہ ان پر فائرنگ کر سکے۔ پھر جنگل سے ایک اور میزائل آیا اور دوسرا ہیلی کاپٹر بھی ہٹ ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ یہ میزائل جنگل میں موجود جوزف اور جوانا نے فائر کئے ہیں۔ عمران جوزف اور جوانا کی بروقت کارروائی دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا لیکن پھر یہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا کہ عقبی پہاڑی کی طرف جو دو گن شپ ہیلی کاپٹر موجود تھے انہوں نے اوپر اٹھتے ہوئے اچانک جنگل کی طرف ایک ساتھ چار میزائل فائر کر دیئے تھے جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔ دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں نے جنگل میں دھماکوں کے ساتھ آگ کا طوفان سا بلند ہوتے دیکھا۔

ایک لمحے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو یہی لگا تھا کہ جوزف اور جوانا جو جنگل میں موجود تھے وہ ان چار تباہ کن میزائلوں سے نہیں بچ سکے ہوں گے لیکن پھر چند لمحوں بعد جب جنگل کے کنارے سے دو اور میزائل آئے اور دونوں میزائل ایک ساتھ دونوں ہیلی کاپٹروں سے ٹکرائے تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جوزف اور جوانا نے جنگل میں میزائل فائر ہونے کے باوجود ان دو ہیلی کاپٹروں کو بھی ہٹ کر دیا تھا جو تیزی سے اوپر اٹھتے ہوئے خطرناک پوزیشن میں آ کر اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔

جولیا، عمران کی گرفت میں آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ عمران نے اس کی گردن کچھ اس انداز میں دبوچ رکھی تھی کہ وہ ذرا سی بھی حرکت کرتی تو اس کی گردن ٹوٹ جاتی۔

چار ہیلی کاپٹروں کے تباہ ہوتے ہی شنوائے ہیلی کاپٹر جو پہاڑی کے پاس ہوا میں معلق تھے پلٹے اور تیزی سے پہاڑی کی جانب اڑتے چلے گئے۔

"دو ہیلی کاپٹر نکل رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ اگر کسی کے پاس منی میزائل گن ہے تو پہاڑی کی طرف جا کر ان ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دو۔ اگر وہ دونوں ہیلی کاپٹر واپس چلے گئے تو کچھ ہی دیر میں یہاں لارڈ ایجنسی کے جنگی جہازوں کا اسکواڈ آ جائے گا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر صدیقی تیزی سے پہاڑی کی جانب بھاگا۔ بھاگتے ہوئے اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لے لی تھی جو شاید وہ جیب میں ڈال کر ساتھ ہی لے آیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میری گردن چھوڑو"...... جولیا نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"ضرور کیوں نہیں۔ مس ڈینجرس جولیانا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے جولیا کی گردن میں حائل ہاتھ نکال لیا۔ جولیا نے تڑپ کر اس سے الگ ہونا چاہا لیکن اسی لمحے عمران نے اس کی گردن کے عقبی حصے کی ایک رگ پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔ جولیا کے منہ سے ہلکی سی چیخ کی آواز نکلی اور وہ لہرا گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتی عمران نے اسے سنبھالا اور زمین پر ڈال دیا۔

جولیا کو زمین پر ڈالتے ہی عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس نے دائیں طرف سے آتے ہوئے دو سیاہ فام مشین گن برداروں پر یکلخت فائرنگ کر دی جو جھکے جھکے انداز میں تیزی سے اسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران کو جیب سے مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر ان دونوں نے مشین گنوں کے ٹریگر دبائے ہی تھے کہ عمران کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں نے ان دونوں کے جسم چھلنی کر کے رکھ دیئے اور وہ چیختے ہوئے اچھل کر گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔

اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور عمران کو زمین پر اپنے گرد گرد گولیاں پڑتی دکھائی دیں۔ عمران فوراً اچھلا اور ہوا میں بلند ہوتے ہی قلابازی کھا گیا۔ دو سیاہ پوش اس کے عقب میں تھے جنہوں نے اس کی طرف بھاگتے ہوئے اچانک اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ تیزی سے بھاگنے کی وجہ سے وہ عمران کو گولیوں کا نشانہ نہیں بنا سکے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھے اور ان کی چلائی ہوئی گولیاں عمران کے اردگرد زمین کو ادھیڑ گئی تھیں۔ عمران کو اچھلتے دیکھ کر ان دونوں نے مشین گنوں کے رخ اوپر کئے ہی تھے کہ عمران جس نے قلابازی کھاتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا اس نے قلابازی کھانے کے دوران ہی ان دونوں پر فائرنگ کر دی۔ دونوں اچھل کر پیچھے گرے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے۔

عمران قلابازی کھا کر جیسے ہی نیچے آیا اس نے بائیں طرف سے ایک اور سیاہ پوش کو جھکے جھکے انداز میں اپنی طرف آتے دیکھا اس نے عمران کے پیر زمین پر لگتے دیکھ کر اس پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی لیکن عمران نے چونکہ اسے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ فوراً لوٹنی لگا گیا اور اس سیاہ پوش کی چلائی ہوئی گولیاں عمران کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ عمران اس سیاہ پوش پر فائرنگ کرتا اسی لمحے وہ شخص اچھلا اور پہلو کے بل گرتا دکھائی دیا۔ اس طرف تنویر موجود تھا جس نے اس سیاہ پوش کو عمران پر فائرنگ کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے اس نے فوراً اس سیاہ پوش پر فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا۔

تنویر عمران کی جانب دیکھ کر مسکرایا تو عمران نے بھی دانت نکال دیئے اور پھر اس نے اچانک مشین پسٹل تنویر کی جانب کر دیا۔ یہ دیکھ کر تنویر بوکھلا گیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا عمران کے مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ کے ساتھ گولیاں نکلیں اور گولیاں جیسے تنویر کو

اپنے دائیں کانوں کے قریب سے گزرتی محسوس ہوئیں اسی لمحے اسے عقب میں ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی سے پلٹا تو اسے اپنے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ پوش تڑپتا دکھائی دیا جو اچانک بھاگ کر تنویر کے عقب میں آ گیا تھا اور تنویر پر فائرنگ کرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

"تم نے میری جان بچائی۔ جواب میں، میں نے بھی تمہاری جان بچا دی۔ حساب برابر"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

کیپٹن شکیل، صفدر، چوہان، خاور، نعمانی، صدیقی اور اب جوزف اور جوانا بھی مشین گنیں لئے سیاہ پوشوں پر مختلف اطراف سے فائرنگ کر رہے تھے۔ وہاں لاشوں کے پشتے لگتے جا رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ اب وہاں ہر طرف سیاہ پوشوں کی لاشیں ہی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں۔ مسلح افراد کا خاتمہ کر کے وہ سب عمران کے پاس آ گئے۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ مس جولیا نے ہمیں پہچانا کیوں نہیں تھا۔ میں نے تو جان بوجھ کر مس جولیا کے سامنے اصلی آواز میں بات کی تھی کہ وہ ہمیں پہچان جائیں۔ انہوں نے میری آواز پہچان کر ہمارا ساتھ دینے کی بجائے وہ الٹا ہمارے ہی خلاف ہو گئی تھیں"...... صفدر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جوزف کا خیال ہے کہ مس جولیا پر کسی ہوماشا کوٹی کا اثر ہو گیا ہے اور یہ ہماری دوست نہیں بلکہ ہماری دشمن بن چکی ہیں"۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جوانا نے کہا تو ان سب کے ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"ہوماشا کوٹی"...... عمران نے جوزف کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے مسی کا چہرہ بہت غور سے دیکھا ہے۔ ان کے چہرے پر سپاٹ پن کے ساتھ ہم سب کے لئے انتہائی سخت گیری اور نفرت کے تاثرات تھے۔ ان کی آنکھوں میں آپ کے لئے اور ہم سب کے لئے ناآشنائی تھی جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ مسی پر ہوماشا کوٹی کی بدروح کا اثر ہو گیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر وہ انہیں ہوماشا کوٹی کے بارے میں بتانے لگا۔ اس کی بات سن کر سب برے برے منہ بنانے لگے جیسے انہیں جوزف کی منطق پر یقین ہی نہ آیا ہو لیکن جوزف کی بات سن کر عمران کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی تھی۔

"جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جولیا پر کسی ہوماشا کوٹی کا اثر ہوا ہے یا نہیں لیکن یہ وہ جولیا نہیں ہے جو ہمارے ساتھ کام کرتی تھی اور ہماری مخلص تھی"...... عمران نے جواب دیا اور وہ سب چونک کر عمران کی شکل دیکھنے لگے جیسے عمران نے کوئی انہونی سی بات کر دی ہو۔

"کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے نہیں ایسا ہو گیا ہے"...... عمران نے اس سے بھی زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ مس جولیا تو باقاعدہ چیف سے اجازت لے کر ایکریمیا آئی تھیں کہ کسی طرح وہ لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کی کوشش کر سکیں اور پھر لارڈ تک رسائی حاصل کر کے اس سے بی ایل کا فارمولا حاصل کر سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ جولیا کو یہی پلاننگ کر کے بھیجا گیا تھا اور اس نے لارڈ ایجنسی تک رسائی بھی حاصل کر لی ہے۔ لیکن تم سب ایک بات بھول رہے ہو۔ جولیا اور مارشل ہیگرڈ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ ان کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہونے کی دیر ہے پھر یا تو جولیا نہیں رہے گی یا پھر مارشل ہیگرڈ اور مارشل ہیگرڈ کے بارے میں جتنا میں جانتا ہوں وہ اندھا ہونے کے باوجود اپنے سائے سے بھی بدکنے والا انسان ہے۔ جولیا کو اس تک پہنچنے اور لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کے لئے بہت تگ و دو کا سامنا کرنا پڑنا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ ابھی ہمیں اور جولیا کو ایکریمیا آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں اور جولیا اتنی فورس لے کر ہماری تلاش میں نکل آئی تھی۔ کیا مارشل ہیگرڈ پاگل ہے جو جولیا پر اتنی جلدی اعتماد کر لے گا اور اسے بغیر جانے اور بغیر پرکھے ڈی جے گروپ کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انچارج بنا دے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ لارڈ نے مس جولیا کو خاص طور پر یہ ٹاسک دیا ہو کہ یہ ہمارے خلاف کام کریں اور ہمیں گرفتار یا ہلاک کر کے اس پر ثابت کریں کہ وہ واقعی لارڈ ایجنسی کے قابل ہے یا نہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں ہو سکتا ہے لیکن جولیا کا بدلہ ہوا انداز اور اس کا سپاٹ چہرہ مجھے کچھ اور ہی کہہ رہا تھا''...... عمران نے اسی طرح بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا کہہ رہا تھا''...... تنویر نے حسب عادت پھر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ جولیا آئی تو یہاں پری پلاننگ سے تھی لیکن یہاں آتے ہی اس کی دماغی رو پلیٹ گئی ہے یا پھر پلٹا دی گئی ہے اور یہ باقاعدہ ہمارے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے یہاں پہنچ گئی تھی اور وہ بھی مسلح فورس کے ساتھ''...... عمران نے جواب دیا۔

''دماغی رو پلٹا دی گئی ہے۔ کیا مطلب۔ کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ مس جولیا کو ہپنا ٹائز یا ایسے ہی کسی عمل سے گزار کر لارڈ نے انہیں اپنے تابع کر لیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل کا خیال سن کر وہاں موجود تمام ممبران کے رنگ بدل گئے۔

''ہاں۔ جولیا کا اگر اپنا دماغ کام کر رہا ہوتا تو وہ کم از کم اس

چست لباس میں نہ ہوتی اور پھر اس کی آنکھوں میں وہ چمک بھی نہیں ہے۔ اس کا چہرہ بھی سپاٹ ہے۔ یہاں آنے سے پہلے جولیا نے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ کیا تھا۔ میں نے جولیا کو کال کرنے کا کاشن دیا تھا لیکن جولیا نے مجھے اس کاشن کا کوئی جواب نہیں دیا تھا اور ڈائریکٹ ہی مجھے کال کر دی تھی۔ اس وقت بھی جولیا مجھ سے بڑے روکھے انداز میں بات کر رہی تھی۔ تنویر کا خیال تھا کہ جولیا شاید ایسی پوزیشن میں ہو جس کی وجہ سے یہ مجھ سے کھل کر بات نہ کر پا رہی ہو لیکن اگر ایسی بات تھی تو جولیا نے جب مجھے میرے کاشن کا جواب ہی نہیں دیا تھا تو اسے کال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اور اب جب صفدر نے جولیا سے اصلی آواز میں بات کی تو جولیا نے ہمیں اپنے ساتھ لائے ہوئے مسلح افراد سے چھپانے کی بجائے ہمیں ان کے سامنے فوراً ایکسپوز کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیا یہ سب باتیں اس طرف اشارہ نہیں کر رہیں کہ ہمارے سامنے جولیا تو ضرور موجود ہے لیکن یہ وہ جولیا نہیں ہے جو ہماری خیر خواہ اور پاکیشیا کی محبّ وطن ہے''...... عمران کہتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ میرا دل اب بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ جولیا بدل چکی ہیں۔ اس کا انداز بدلا ہوا ضرور تھا لیکن اس کے ساتھ لارڈ ایجنسی کی فورس بھی تھی۔ ہمیں پہچان کر یہ خود کو ان کے سامنے ایکسپوز تو نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''ایسا تم دل سے سوچ کر کہہ رہے ہو تنویر۔ حالات جو کہہ رہے ہیں ان کے مطابق اب مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے عمران صاحب نے مس جولیا کے لئے جو موازنہ کیا ہے وہ غلط نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے پہاڑیوں کی طرف بھاگ کر جانے والا صدیقی واپس آ گیا جو منی میزائل گن لے کر شھوائے ہیلی کاپٹروں کو تباہ کرنے کے لئے گیا تھا۔ واپسی پر اس کے چہرے پر قدرے مایوسی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہارا چہرہ دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تم ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو نشانہ نہیں بنا سکے ہو''...... عمران نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی عمران صاحب۔ میرے پہاڑی پر چڑھنے تک دونوں ہیلی کاپٹر کافی دور جا چکے تھے۔ میں نے ان پر چند میزائل فائر کئے تھے لیکن دونوں ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے آؤٹ آف رینج ہو گئے تھے اس لئے دونوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... صدیقی نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں یہاں سے جلد سے جلد نکل جانا چاہئے۔ ورنہ ابھی کچھ ہی دیر میں لارڈ ایجنسی کی کوئی اور فورس یہاں پہنچ جائے گی اور پھر شاید یہاں سے بچ نکلنے کا ہمیں کوئی راستہ نہ مل سکے''...... خاور نے کہا۔

''میں ہیلی کاپٹروں کو مار گرانے کے لئے پہاڑی کے اوپر چڑھ

گیا تھا۔ جب دونوں ہیلی کاپٹر میرے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچ کر نکل گئے تو میں پہاڑی کی دوسری طرف اتر گیا۔ دوسری طرف واقعی دریا کا بہت بڑا پاٹ ہے۔ نشیبی علاقہ ہونے کی وجہ سے دریا کی رفتار انتہائی تیز ہے۔ اس دریا میں ہم اترنے کا سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ اگر ہم نے ایسی غلطی کی تو دریا کا تیز رفتار پانی ہمیں کسی معمولی تنکے کی طرح بہا کر لے جائے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''اس دریا کی تیز رفتاری کے بارے میں جیگر نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اگر ہم تیر کر دریا کے دوسری طرف نہیں جا سکتے تھے تو پھر جیگر ہمیں اس طرف لایا ہی کیوں تھا''...... نعمانی نے قریب کھڑے جیگر کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب بھی جیگر کی جانب دیکھنے لگے۔

''میں نے تو سوچا تھا کہ عمران صاحب اور آپ سب یہاں موجود سیکورٹی کو کلیئر کر لیں گے اور پھر دریا کے کنارے پر جا کر کوئی ایسا راستہ ڈھونڈ لیں گے جس سے ہم سب دریا کے دوسری طرف جا سکیں''...... ان سب کو اپنی طرف گھورتا دیکھ کر جیگر نے فوراً کہا جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔

''یہاں رکنا ہمارے لئے مفید نہیں ہو گا۔ ہمیں دریا کی طرف چلنا چاہئے ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس طرف کوئی پل یا کوئی ایسی چیز مل جائے جس کی مدد سے ہم دوسری طرف پہنچ جائیں۔ اگر دریا اس قدر تیز رفتار اور خوفناک ہے تو پھر لارڈ ایجنسی والوں کو دریا کے اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

طرف سیکورٹی رکھنے کیا ضرورت تھی''...... صفدر نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ دریا کے کنارے پر پہنچ کر ہم دوسری طرف بھی نظر رکھ سکتے ہیں۔ مس جولیا سیاہ پوش افراد کو دریا کی طرف سے ہی یہاں لائی تھیں۔ اب بھی اگر کوئی فورس آئی تو دریا کی طرف سے ہی آئے گی اور وہ فورس بھی پیدل یا دریا پر چلتے ہوئے نہیں آئے گی۔ اس طرف سے اگر مزید ہیلی کاپٹر یا جنگی جہاز آئے تو وہ ہمیں دور سے ہی دکھائی دے جائیں گے اور ہم ان سے بچنے کا کوئی راستہ ڈھونڈ لیں گے جبکہ اس میدان اور جنگل میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ ہم آنے والی لارڈ ایجنسی کی کسی دوسری فورس سے خود کو چھپا سکیں''...... صدیقی نے کہا۔

''آپ کیا سوچ رہے ہیں عمران صاحب۔ کیا ہمارا دریا کے جانب جانا مناسب ہوگا''...... چوہان نے عمران کو خاموش دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں جولیا کے بارے میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''کیا''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہ کہ اسے اسی حال میں اسی طرح یہاں چھوڑ دیا جائے یا اسے ہم اپنے ساتھ لے جائیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ تم جولیا کو اس حالت میں یہیں چھوڑ کر جانے کا سوچ رہے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ جولیا نہیں۔ لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا ہے۔ جولیانا فٹز واٹر''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ابھی اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ یہ جولیا ہے یا ڈینجرس جولیانا۔ تم اسے ہوش میں لاؤ۔ میدان صاف دیکھ کر یہ خود ہی ہمیں بتا دے گی کہ یہ جان بوجھ کر ہمارے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہی تھی۔ رکو۔ میں ہوش میں لاتا ہوں اسے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ جولیا کو ابھی ہوش میں لایا گیا تو یہ ہمارے خلاف کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے اسے ابھی بے ہوش ہی رہنے دو''۔ عمران نے غرا کر کہا اور تنویر کے قدم جہاں تھے وہیں رک گئے۔

''اگر مس جولیا اسی طرح سے بے ہوش رہیں تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ واقعی مس جولیا ہیں یا لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''چل جائے گا پتہ۔ جوزف۔ جولیا کو اٹھاؤ اور تم سب جا کر جنگل سے اپنے بیگ لے آؤ۔ اور پھر دریا کے کنارے کی طرف آ جاؤ۔ میں وہیں تمہارا انتظار کروں گا۔ ہمیں جس طرح سے دریا کے دوسرے طرف جانے سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرف ضرور کوئی اہم بات ہے اور دوسری طرف یا تو لارڈ ایجنسی کا مین ہیڈ کوارٹر ہے یا پھر ایسا ہیڈ کوارٹر ہے جو لارڈ

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایجنسی کے لئے بے پناہ اہمیت کا حامل ہے“......عمران نے پہلے جوزف سے کہا اور پھر اس نے باقی سب سے مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنی مشین گن جوانا کو دے دی اور آگے بڑھ کر اس نے جولیا کو اٹھا لیا اور باقی سب تیزی سے جنگل کی جانب دوڑتے چلے گئے۔ جہاں ان کا سامان موجود تھا۔ جنگل میں ابھی تک آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ آگ سے بچتے ہوئے جنگل کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں ان کے اسلحے سے بھرے تھیلے موجود تھے۔ ان سب نے اپنے تھیلے اٹھائے اور دوبارہ پہاڑی کی طرف ہو لئے جس کی دوسری طرف تیز رفتار دریا تھا۔

پہاڑی کے نزدیک جاتے ہی انہیں دوسری طرف سے دریا کے تیز بہاؤ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ عمران پہلے ہی آگے بڑھ گیا تھا۔ جوزف بھی اس کے ساتھ جولیا کو اٹھا کر لے گیا تھا۔ جب وہ پہاڑی چڑھ کر دوسری طرف آئے تو انہیں ایک بہت بڑا اور طوفانی انداز میں بہتا ہوا دریا دکھائی دیا جس کا پاٹ بے حد چوڑا تھا اور دریا واقعی اس قدر تیز اور طوفانی رفتار سے بہہ رہا تھا کہ اس میں ماہر سے ماہر تیراک بھی ایک لمحے کے لئے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

عمران اور جوزف دریا کے کنارے پر تھے اور دریا کے کنارے کنارے چلتے ہوئے جا رہے تھے جیسے وہ دریا کے دوسری طرف

جانے کا کوئی خاص راستہ تلاش کر رہے ہوں۔ انہوں نے بے ہوش جولیا کو کنارے کے پاس ایک چٹان پر ڈال دیا تھا۔

وہ سب پہاڑی سے اتر کر دوسری طرف آ گئے۔ دریا کے تیز شور سے انہیں کان پڑی آوازیں تک سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

”اس تیز رفتار دریا کو ہم کیسے عبور کریں گے۔ یہ تو طوفان سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے بہہ رہا ہے“......نعمانی نے دریا کی تیز رفتاری دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔ دریا کے دوسری طرف ایسی ہی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں جن سے وہ گزر کر اس طرف آئے تھے۔ اس لئے انہیں دوسری طرف کچھ واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

”اب یہ سوچنا عمران صاحب کا کام ہے کہ وہ ہمیں اس دریا سے کس طرح سے گزار کر دوسرے کنارے پر لے جاتے ہیں“۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو نہیں لگتا ہے کہ ہم کسی طرح اس دریا سے گزر کر دوسری طرف جا سکتے ہیں“......خاور نے بھی نعمانی کے انداز میں کہا۔

”اب ہم اس طرف آ ہی گئے ہیں تو دوسری طرف جانے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا“......صدیقی نے کہا۔

”لیکن ہم کریں گے کیا۔ دو ہیلی کاپٹر ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے ہیں۔ جلد یا بدیر یہاں لارڈ ایجنسی کی دوسری فورس آ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جائے گی۔ اس بار ہیلی کاپٹروں کے ساتھ وہ جنگی طیارے بھی بھیج سکتے ہیں اور اگر واقعی یہاں جنگی طیارے آ گئے تو ان سے ہمارے لئے بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ کنارے کی طرف مجھے ایسی کوئی جگہ دکھائی نہیں دے رہی جہاں ہم خود کو چھپا کر جنگی طیاروں کی فائرنگ یا بمباری سے بچ سکیں“...... نعمانی نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک انہیں دور آسمان پر سیاہ رنگ کے کئی دھبے دکھائی دیئے۔

”لو۔ تم نے کہا اور وہ پہنچ گئے“...... صدیقی نے کہا۔ باقی سب نے بھی ان دھبوں کو دیکھ لیا تھا جو تیزی سے اسی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔ دھبوں کی مخصوص ساخت دیکھ کر انہیں یہ سمجھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگی تھی کہ وہ فائٹر طیارے ہیں اور اتنی تعداد میں آنے والے فائٹر طیارے کسی عام ایڈونچر مشن کے لئے نہیں آ رہے تھے بلکہ وہ انہیں ہی ہٹ کرنے کے لئے آ رہے تھے۔ عمران نے بھی ان دھبوں کو دیکھ لیا تھا وہ چیخ چیخ کر انہیں دریا کے قریب بلانے لگا جبکہ جوزف تیزی سے اس طرف بھاگ پڑا جہاں جولیا چٹان پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

”جوانا۔ تمہارے بیگ میں رسی کا بنڈل ہے۔ اسے نکالو جلدی“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوانا نے فوراً اپنے بیگ سے رسی نکال کر اسے دے دی اور عمران تیزی سے رسی کا بنڈل کھولنا شروع ہو گیا۔

”سب کنارے کے پاس پڑے ہوئے پتھروں اور چٹانوں کے پاس چھپ جاؤ۔ فائٹر طیارے بلندی پر ہیں۔ یہ تیز رفتاری سے اسی بلندی پر آگے نکل جائیں گے اور پھر پلٹ کر یہ اپنی اونچائی کم کرتے ہوئے اس طرف آئیں گے اور پھر یہاں ہر طرف بم اور میزائل برسانا شروع کر دیں گے۔ اگر ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ بموں اور میزائلوں سے سارا علاقہ ہی اڑا دیں۔ طیارے بلندی پر ہونے کی وجہ سے ہم وقتی طور پر ان کی نظروں میں آنے سے چھپ سکتے ہیں لیکن جیسے ہی ان کی بلندی کم ہو گی ہم آسانی سے ان کی نظر میں آ جائیں گے اور پھر وہ ہمیں ٹارگٹ کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے“...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور وہ سب فوراً وہاں موجود بڑے بڑے پتھروں اور چٹانوں کے پاس چھپتے چلے گئے۔ جوزف بھی جولیا کو لے کر واپس آ گیا تھا اور وہ بھی ایک چٹان کی آڑ میں چلا گیا تھا۔ عمران کی نظریں سامنے سے آتے ہوئے دھبوں پر جمی ہوئی تھی جو اب واضح ہو گئے تھے اور وہ واقعی جدید اور انتہائی تیز رفتار فائٹر طیارے ہی تھے جو بجلی کی سی تیزی سے اسی طرف بڑھے آ رہے تھے۔ ان فائٹر طیاروں کی تعداد دس تھی۔ جیسے ہی وہ نزدیک آئے عمران فوراً ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں آ گیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ انہوں نے ان دس فائٹر طیاروں کو بلندی پر تیزی سے اپنے اوپر سے گزرتے دیکھا۔ ان طیاروں کی انہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کوئی آواز سنائی نہیں دی تھی یا تو ان طیاروں کے انجن بے آواز تھے یا پھر دریا کے تیز شور کی وجہ سے انہیں ان طیاروں کے انجنوں کی آوازیں سنائی نہیں دی تھیں۔

طیارے جیسے ہی ان کے اوپر سے گزر کر آگے گئے عمران فوراً چٹان کی اوٹ سے نکل آیا اور اس نے کھلی ہوئی رسی کا سرا دائیں طرف موجود صفدر کی جانب اچھال دیا۔

"جلدی کرو صفدر۔ یہ رسی سب کی طرف بڑھا دو۔ اس رسی کو سب اپنی کمروں پر لپیٹ کر مخصوص انداز میں باندھ لیں۔ فائٹر طیارے جنگل کی طرف گئے ہیں۔ انہیں پلٹ کر آنے اور اپنی پرواز نیچی کرنے میں چند منٹ لگیں گے۔ جب تک وہ پلٹ کر نہیں آتے سب رسی سے خود کو باندھ لیں اور دریا میں اتر جائیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ صفدر نے رسی کا سرا پکڑا اور اسے فوراً آگے موجود کیپٹن شکیل کی جانب اچھال دیا۔ اور پھر کیپٹن شکیل نے رسی کو تنویر کی جانب بڑھا دیا اور پھر وہ سب رسی کو درمیانی حصوں سے ایک پھندہ سا بنا کر اپنی کمروں میں ڈال کر خود کو باندھنا شروع ہو گئے۔ رسی کا آخری سرا جوزف کے پاس تھا اس نے بھی رسی کا حلقہ بنا کر اپنی کمر میں ڈال کر مخصوص انداز میں باندھا اور پھر اس نے رسی کے سرے سے جولیا کو بھی باندھنا شروع کر دیا۔ جولیا کو اس نے رسی کے آخری سرے پر باندھ کر اپنے کاندھے پر ڈال دیا تھا۔ جولیا چونکہ بے ہوش تھی اور جوزف اس کا منہ پانی سے باہر

رکھنا چاہتا تھا تاکہ جولیا آسانی سے سانس لے سکے اس لئے اس نے جولیا کو رسی کے آخری سرے سے باندھا تھا تاکہ وہ اسے آسانی سے اپنے کاندھوں پر ڈال سکے اور اس کا سر اور منہ پانی سے باہر رکھ سکے۔

"لیکن عمران صاحب ہم اس دریا میں کیسے اتریں گے۔ دریا کا تیز رفتار پانی تو فوراً ہمیں اپنے ساتھ بہا کر لے جائے گا"۔ صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"دریا کا تیز بہاؤ درمیانی حصے میں ہے۔ کناروں کی طرف بہاؤ کی رفتار اتنی زیادہ نہیں ہے۔ تم سب اسی کنارے کی طرف رہنا۔ کنارے کی چٹانوں میں اپنے ہاتھ پاؤں پھنسانے سے پانی کا بہاؤ کسی کو اپنے ساتھ نہیں لے جائے گا۔ تم سب زیادہ گہرائی میں مت جانا۔ وقفے وقفے کے بعد کنارے سے سر نکال کر سانس لیتے رہنا اس طرح ہم یہاں کافی دیر خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ طیاروں نے اگر ان پہاڑیوں پر میزائل اور بم برسائے تو دریا میں ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بچ جائیں گے ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے اس لئے جلدی کرو۔ طیارے اب کسی بھی لمحے واپس آ سکتے ہیں"...... عمران نے دریا کے تیز شور کی وجہ سے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب عمران کی بات سمجھ گئے اور پھر وہ تیزی سے دریا کے کنارے کی طرف بڑھے اور ایک ایک کر کے پانی میں اترتے چلے گئے۔ عمران نے بھی رسی کا ایک سرا اپنی کمر پر باندھ لیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ اس نے جوزف کو جب جولیا کو کاندھے پر اٹھا کر دریا میں اترتے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اسے جوزف کی ذہانت پر بھروسہ تھا۔ جولیا بے ہوش تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ جوزف اسے پانی میں لے کر اترے گا تو وہ جولیا کا منہ اور ناک بند کر کے اسے پانی میں لے جائے گا اور پھر وہ اسے سانس دلانے کے لئے وقفے وقفے سے پانی سے باہر نکالتا رہے گا۔ اس طرح جولیا بے ہوش بھی رہے گی اور ان کے ساتھ پانی کے اندر محفوظ بھی رہ سکے گی۔

وہ سب سائیڈوں پر ابھری ہوئی چٹانیں پکڑ کر پانی میں اتر رہے تھے۔ کناروں پر بھی پانی کا کافی دباؤ تھا لیکن وہ سب احتیاط کے ساتھ چٹانیں اور پتھر پکڑتے ہوئے نیچے اترتے جا رہے تھے لیکن وہاں ان کے لئے کوئی محفوظ جائے پناہ نہیں تھی اس لئے انہیں پانی کے تیز بہاؤ کو دباؤ برداشت کرتے ہوئے پانی میں اترنا ہی تھا۔ پانی میں جاتے ہی انہوں نے سائیڈوں پر ابھری ہوئی چٹانوں میں اپنے ہاتھ پیر پھنسا لئے تھے اب پانی سے صرف ان کے سر ہی ابھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے باقی ان کے جسم پانی میں چھپ گئے تھے۔

عمران ابھی پانی میں اترا ہی تھا کہ اسے دور سے طیارے واپس آتے دکھائی دیئے۔ اس بار طیاروں کی بلندی واقعی بے حد کم تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف آ رہے تھے اور پھر اچانک عمران

نے ان طیاروں سے شعلوں کی لکیریں سی نکلتے دیکھیں۔

''اپنے سر پانی کے اندر کر لو جلدی''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ان سب کے سر پانی میں اترتے چلے گئے۔ عمران نے بھی اپنا سر پانی میں کر لیا تھا۔ اسی لمحے پہاڑی کی دوسری طرف جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ طیاروں نے نزدیک آتے ہی فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں میزائل داغنے اور بم برسانے شروع کر دیئے تھے جس سے اچانک ماحول انتہائی خوفناک اور زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔ یہ دھماکے اس قدر شدید اور زور دار تھے کہ ان سے زمین بری طرح سے لرزنا شروع ہو گئی تھی اور پھر اچانک ایک طیارے نے پلٹنی کھاتے ہوئے ایک پہاڑی پر میزائل فائر کر دیا۔ میزائل پہاڑی سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پہاڑی کسی آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ کر بکھرتی چلی گئی۔ آگ کے ساتھ دھول کا ایک طوفان سا ہوا میں بلند ہوا تھا اور اس پہاڑی کے اڑتے ہی ارد گرد کی زمین خوفناک انداز میں لرزنا شروع ہو گئی تھی۔ یہ لرزش اس قدر شدید اور تیز تھی کہ دریا کے اندر کناروں سے لگے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی تیز لرزش کا احساس ہوا تھا۔ زمین کی زور دار لرزش کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں چٹانوں سے چھوٹتے چھوٹتے رہ گئے۔ لیکن ابھی وہ سنبھل ہی رہے تھے کہ باہر اسی شدت کا ایک اور دھماکہ ہو گیا اور اس دھماکے سے ہونے والی زمینی لرزش پہلے سے کہیں زیادہ تیز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ یہ دھماکہ شاید دریا کے کنارے کے پاس ہوا تھا۔

تیز لہر کی وجہ سے اس بار عمران اور اس کے ساتھی چٹانوں پر اپنے ہاتھ پاؤں نہیں جما سکے تھے۔ تیز لرزش کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں چٹانوں سے چھوٹ گئے۔

عمران نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ اس کے ہاتھ پاؤں چٹانوں سے چھوٹے ہی تھے کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور مخلوق نے اسے پوری قوت سے پیچھے دھکیل دیا ہو۔

جیسے ہی وہ پیچھے ہٹا اسے ایک اور زور دار جھٹکا لگا اور پھر اسے اپنا دماغ کسی تیز رفتار لٹو کی طرح سے گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ دریا کے تیز رفتار لہروں میں آگیا تھا جس نے اسے تیزی سے گھما دیا تھا۔

اس سے پہلے کہ عمران خود کو سنبھالتا اسے یوں لگا جیسے دریا کا تیز رفتار اور طوفانی بہاؤ اسے کسی معمولی تنکے کی طرح اپنے ساتھ اُڑائے لے جا رہا ہو۔ اس کے ساتھیوں کا بھی یہی حال ہوا تھا۔

عمران خود کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا لیکن آخر وہ کب تک طوفانی رفتار سے بہنے والے دریا کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ اس کے اعصاب جواب دے رہے تھے اور پھر عمران کو اپنے دماغ میں اندھیروں کی یلغار ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

حصہ دوم ختم شد

40C

عمران سیریز نمبر

ڈینجرس جولیانا

حصہ سوم

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

مصنف ----- ظہیر احمد
ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ----- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

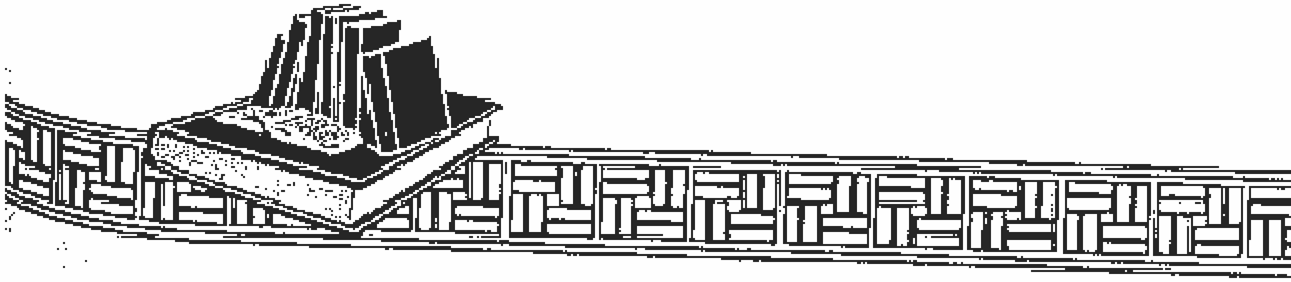

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لارڈ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا اور اپنی کرسی پر بیٹھا غصے سے جبڑے بھینچ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بے نور تھیں لیکن غصے کی شدت سے اس کی آنکھوں میں بھی خون کی سی سرخی ابھر آئی تھی۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے ایرج کہ جولیانا کسی فریب سے کام نہیں لے رہی تھی اور اس نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہیں پہچانا تھا"...... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔ میں جولیانا کو مسلسل سٹار رنگ سے مانیٹر کر رہا تھا۔ میرے سیٹ اپ پر اس کی مائنڈ ریڈنگ بھی موصول ہو رہی تھی جس سے مجھے پتہ چل رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اور اس کے دماغ میں کیا ہے"...... سپیکروں سے بلیک ہاؤس کے انچارج ایرج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

''ہونہہ۔ جولیانا ان کے اتنے قریب اور ان کے ساتھ اتنا عرصہ رہی ہے پھر اسے کیوں پتہ نہیں چل سکا کہ اس کے سامنے سیکشن ٹو کے افراد نہیں بلکہ ان کے میک اپ میں عمران اور اس کے ساتھی ہیں''...... لارڈ نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جولیانا کو میں نے اس علاقے کی لوکیشن کے بارے میں بتایا تھا لارڈ کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جگہ مارک ہو رہے ہیں لیکن وہ کس حلیے میں ہیں اس کے بارے میں تو میں خود بھی لاعلم تھا اور میں نے جولیانا کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ پوائنٹ نائن کی دوسری طرف پہاڑیوں میں اور وہاں موجود جنگل میں سیکشن ٹو کے مسلح افراد بھی موجود ہیں۔ جولیانا نے کہا تھا کہ وہ ان سے جا کر خود بات کر لے گی اور اپنی فورس سے وہ اس تمام علاقے کا سرچ کرائے گی اور عمران اور اس کے ساتھی جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے وہ انہیں تلاش کر لے گی''...... ایرچ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر''...... لارڈ نے کہا۔

''پھر جولیانا اپنے ساتھ چالیس افراد کا گروپ لے کر گئی تھی لارڈ۔ وہ اپنے ساتھ دو شنوائے اور چار بلیک کوبرا ہیلی کاپٹر بھی لے گئی تھی۔ جب وہ مخصوص علاقے میں پہنچی تو اس نے وہاں سیکشن ٹو کے مسلح افراد کو دیکھا۔ پہاڑیوں کے پاس سیکشن ٹو کے افراد نارمل انداز میں موجود تھے انہیں دیکھ کر جولیانا کو ایسا لگا تھا کہ ابھی ناکشائی ایجنٹ جنگل سے باہر نہیں آئے ہیں اس لئے اس نے اسی

جگہ اپنے مسلح افراد کو اتارنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ان میں بھی کوئی غدار ہو سکتا تھا اس لئے مس جولیانا نے پہلے کسی ہیلی کاپٹر کو نیچے نہیں آنے دیا تھا۔ جب فورس نیچے اتر گئی اور شنوائے ہیلی کاپٹر ہوا میں بلند ہو گئے تب جولیانا دو ہیلی کاپٹروں کے ساتھ نیچے چلی گئی تھیں۔ نیچے سیکشن ٹو کے دس سے زائد افراد موجود تھے جن میں سیکشن ٹو کا سیکنڈ انچارج ہارگ بھی تھا۔

جولیانا ہیلی کاپٹر سے اتر کر سیدھی ہارگ کے سامنے چلی گئی تھی۔ اس نے ہارگ سے بات کی اور اسے حکم دیا کہ اس کے وہاں جتنے بھی ساتھی موجود ہیں وہ ان سب کو اس کے سامنے لائے۔ وہ ایک نظر خود ان سب کو دیکھنا چاہتی تھی۔ ان تمام افراد کو وہ مخصوص گلاسز سے چیک کرنے کے بعد ایک طرف ہٹا کر اپنے گروپ کے افراد کو سرچنگ کا ٹاسک دینا چاہتی تھی تاکہ وہ دریا کے ارد گرد کا ایک ایک انچ چھان ماریں اور عمران اور اس کے ساتھی جہاں بھی ہوں وہ انہیں تلاش کر لیں۔ لیکن ہارگ نے جولیانا کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا انکار اصول پر مبنی تھا جس پر جولیانا نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ ہارگ کا کہنا تھا کہ وہ چونکہ سیکشن ٹو کے لاوس کے انڈر کام کرتا ہے اس لئے جب تک لاوس اسے حکم نہیں دے گا وہ اس کے ساتھ کوئی تعاون نہیں کرے گا اور اس کے ساتھی جہاں جہاں موجود ہیں وہ ان کی پوزیشنیں تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس کی بات سن کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیانا کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن اس نے ہارگ سے کہا تھا کہ وہ لاؤس سے بات کرے اور پھر اس کی بھی بات کرائے۔ ہارگ نے فوراً ٹرانسمیٹر سے پوائنٹ نائن پر موجود لاؤس سے رابطہ کیا اور اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ جولیانا نے ہارگ سے ٹرانسمیٹر چھین لیا اور پھر اس نے خود لاؤس سے بات کرنا شروع کر دی“...... دوسری طرف سے ایرج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر وہ لارڈ کو وہ تمام باتیں بتاتا چلا گیا جو جولیانا نے لاؤس اور پھر ہارگ سے کی تھیں۔

ایرج نے لارڈ کو بتایا کہ جولیانا نے اچانک ہارگ کو اپنے ساتھیوں کو آئی کوڈ میں اشارہ کرتے دیکھا کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی آگے بڑھنے کا موقع نہ دیں اور موقع ملتے ہی ان پر ٹوٹ پڑیں۔ جولیانا نے ہارگ کا آئی کوڈ سمجھ لیا تھا اس نے فوراً اپنے ہولسٹروں سے ریوالور نکال کر ہارگ پر تان لئے۔ پھر جولیانا نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ وہاں موجود خیمے چیک کرے۔

جولیانا کا ایک ساتھی خیمے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی وقت ہارگ کسی ماہر قلاباز کی طرح اچھل پڑا۔ ہارگ کو اس طرح اچھلتے اور اپنی طرف آتے دیکھ کر جولیانا نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا تھا اور اس پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی لیکن ہارگ میں تو جیسے پارہ سا بھرا ہوا تھا۔ ماہر نشانہ باز جولیانا اسے ایک بھی گولی نہیں مار سکی تھی اور اسی اچھل کود کے دوران ہارگ نے اچانک

جولیانا کے پیچھے آ کر اسے قابو کر لیا تھا اور پھر ایرج، لارڈ کو باقی تفصلات سے آگاہ کرتا چلا گیا۔

”ہونہہ۔ کیا جولیانا موم کی گڑیا تھی جو اس قدر آسانی سے ہارگ کے قابو میں آ گئی تھی۔ وہ خود کو اس سے چھڑا بھی تو سکتی تھی“...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے خود دیکھا تھا لارڈ۔ ہارگ جو عمران تھا اس نے جولیانا کی گردن اس بری طرح سے پکڑ رکھی تھی کہ اگر جولیانا اس سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کرتی تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی“...... ایرج نے جواب دیا۔

”کیا اس وقت تم نے جولیانا کی مائنڈ ریڈنگ لی تھی“...... لارڈ نے پوچھا۔

”یس لارڈ۔ جولیانا واقعی مشکل میں تھی۔ میرے پاس اس کے مائنڈ کی تمام ریڈنگ آ رہی تھی“...... ایرج نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ جو بھی ہوا ہے بہت غلط ہوا ہے۔ جولیانا اس قدر آسانی سے عمران کے قابو میں آ جائے گی اس کے بارے میں تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ عمران نے جولیانا کو قابو میں کر کے اس کے گروپ کے چالیس افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور تم بتا رہے ہو کہ انہوں نے چار بلیک کوبرا ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیئے ہیں اگر دونوں شنواٹے ہیلی کاپٹر بروقت وہاں سے نہ نکل گئے ہوتے تو وہ بھی ان کے ہاتھوں تباہ ہو جاتے۔ اب جولیانا، عمران کے قبضے میں ہے اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk ندیم

تم کہہ رہے ہو کہ عمران نے اسے ابھی تک بے ہوش رکھا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ آخر عمران کو جولیانا پر شک ہوا کیسے۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ جولیانا کا دماغ پلٹایا گیا ہے"۔ لارڈ نے انتہائی غصے اور پریشانی کے عالم میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے لارڈ۔ جولیانا بے ہوش ضرور ہے لیکن اس کے ہاتھ میں موجود سٹار رنگ مسلسل کام کر رہا ہے اور اس کے سٹار رنگ کی وجہ سے مجھے ان تمام علاقوں کی تصویریں مل رہی ہیں۔ یہ تصویریں میرے پاس کچھ وقفوں کے بعد ضرور پہنچ رہی ہیں۔ لیکن جولیانا جب تک ان کے ساتھ رہے گی اور وہ اسے جہاں بھی لے جائیں گے سٹار رنگ کی وجہ سے وہ مسلسل میری نگاہوں میں رہیں گے"...... ایرج نے کہا۔

"تو کیا تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ایکشن لینے کے لئے کسی اور کو نہیں بھیجا ہے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ۔ میں نے ابھی چند لمحے قبل ایئر بیس کے کمانڈر ایگرک سے بات کی تھی اور میں نے اسے آپ کی طرف سے حکم جاری کر دیا ہے کہ وہ فوری طور پر دریائے ڈیوگن کی طرف دس جنگی طیاروں کا اسکواڈ بھیج دے۔ میں نے اسے یہ بھی کہا ہے کہ وہ میری اسکواڈرن لیڈر سے بات کرا دے اور اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بھی مجھے دے دے تاکہ میں اسے گائیڈ کرتا رہوں کہ اسے کہاں جانا ہے اور جنگی طیاروں سے بم اور میزائل کہاں گرانے

ہیں"...... ایرج نے جواب دیا۔

"پھر کیا جواب دیا ہے ایئر بیس کمانڈر نے"...... لارڈ نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔

"اس نے دس جنگی طیارے روانہ کر دیئے ہیں لارڈ۔ اسکوارڈن لیڈر کا نام ہائیک ہے۔ میری اس سے بات بھی ہو گئی ہے اور میں نے اسے متعلقہ علاقے کی نشاندہی بھی کر دی ہے جہاں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ ابھی کچھ ہی دیر میں دس جنگی طیاروں کا اسکوارڈ وہاں پہنچ جائے گا اور پھر میں ہائیک سے کہہ کر اس تمام علاقے کو میزائلوں اور بموں سے تباہ کرا دوں گا۔ جنگی طیاروں میں کلسٹر بموں کے ساتھ ساتھ فاسفورس بم بھی موجود ہیں اور یہ طیارے خصوصی طور پر ڈی تھری میزائلوں سے لیس بھی ہیں۔ کلسٹر بموں سے زمین میں گڑھے بن جاتے ہیں اور فاسفورس بموں سے ہر طرف خوفناک آگ بھڑک اٹھتی ہے جبکہ ڈی تھری میزائل اس قدر طاقتور ہیں کہ ان سے چھوٹی پہاڑیوں کو سرے سے ہی اڑا کر غائب کیا جا سکتا ہے۔ جب وہاں کلسٹر بموں کے ساتھ، فاسفورس بم اور ڈی تھری میزائل برسائے جائیں گے تو پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ ان کے پاس وہاں چھپنے کے لئے صرف پہاڑی غار ہی ہوں گے اور ان غاروں میں بھی ان کا صرف اور صرف موت سے ہی سامنا ہو گا"۔ ایرج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہونہہ۔ ایسا نہ ہو جب تک فائٹر طیاروں کا اسکواڈ وہاں پہنچے وہ سب وہاں سے نکل جائیں"...... لارڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"نو لارڈ ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔ وہ ابھی تک پہاڑیوں کے پاس ہی موجود ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ جولیانا ان کے ساتھ ہے اور جولیانا کا سٹار رنگ آن ہے جس کی وجہ سے مجھے ان سب کی نقل و حرکت بخوبی دکھائی دے رہی ہے"...... ایرج نے فوراً کہا۔

"اوہ ہاں۔ جولیانا ان کے ساتھ ہے۔ فائٹر طیارے وہاں جا کر بم برسائیں گے اور میزائل فائر کریں گے تو پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ جولیانا بھی ہلاک ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ان کے ہلاک ہونے سے پہلے ان سے جولیانا کو وہاں سے نکالا جا سکے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"نہیں لارڈ۔ جولیانا بدستور بے ہوش ہے اور اسے وہاں سے نکالنے کے لئے مجھے کسی اور فورس کو وہاں بھیجنا پڑے گا"...... ایرج نے جواب دیا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ جولیانا بھی ہلاک ہو جائے گی"...... لارڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ اگر میرے پاس کوئی اور طریقہ ہوتا تو میں جولیانا کو ان کے درمیان سے نکال کر لے آتا۔ لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے میں نے فائٹر طیاروں کا اسکواڈ روانہ

کیا ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کے پرخچے اڑا دیں گے۔ جولیانا ان کے ساتھ ہی ہے اس لئے اس کا بچ نکلنا بھی ناممکنات میں سے ہے"...... ایرج نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جو ہونے جا رہا ہے اسے ہونے دو۔ میرے لئے جولیانا کی زندگی سے بڑھ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت زیادہ اہم ہے۔ جولیانا بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی حصہ رہ چکی ہے۔ وہ یہاں پری پلاننگ سے آئی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ وہ مجھے دھوکہ دے کر میری ایجنسی میں شامل ہو جائے گی اور اپنی ذہانت سے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرے گی اور مجھ تک پہنچ کر وہ مجھ سے بی ایل فارمولے کا پہلا حصہ بھی حاصل کر لے گی بلکہ مجھے ہلاک کر کے وہ اپنا سابقہ بدلہ بھی لے لے گی۔ میں چونکہ اس کے ارادے بھانپ گیا تھا اس لئے میں نے اسے ایکریمیا آنے کی اجازت دے دی تھی۔ مجھے جولیانا جیسی باصلاحیت، ذہین اور تیز رفتار لیڈی ایجنٹ کی اشد ضرورت تھی اور میں یہی چاہتا تھا کہ جولیانا کسی طرح سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چھوڑ کر کارمن آ جائے اور میری ایجنسی جوائن کر لے۔ لیکن اس نے میری ہر آفر کو حقارت سے ٹھکرا دیا تھا اور اسے واپس کارمن لانے کی میری تمام کوششیں ناکام ہو گئی تھیں۔ وہ مجھ سے بات کرنا تک گوارا نہیں کرتی تھی۔ اس لئے میں بھی خاموش ہو گیا تھا۔ اب جب جولیانا نے مجھ سے خود رابطہ کیا اور دوبارہ میری ایجنسی میں شامل ہونے کا کہا تو میں بہت خوش

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوا تھا۔ میں جانتا تھا کہ جولیا اپنی خوشی اور اپنی رضا مندی سے ایکریمیا نہیں آ رہی ہے اور نہ ہی اس کا مستقل طور پر لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ ہے۔ اسے چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ پی ایل فارمولے کا پہلا حصہ میرے پاس ہے اس لئے اس کا مجھ تک پہنچنا بے حد ضروری تھا۔ فارمولا میرے پاس تھا اور جب تک میں اس کے سامنے نہ آتا وہ پی ایل فارمولا حاصل نہیں کر سکتی تھی۔ میں نے چونکہ از سر نو اپنی ایجنسی کی بنیاد رکھی تھی اس لئے میں نے اپنی ان تمام چھوٹی سے چھوٹی خامیوں پر بھی قابو پا لیا تھا جس کی وجہ سے جولیانا فٹز واٹر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر میری کارمن میں بی ایم ایجنسی کو نقصان پہنچایا تھا۔ ایکریمیا آ کر میں نے لارڈ ایجنسی میں زیادہ سے زیادہ سائنسی نظام کو متعارف کرایا ہے جس کی وجہ سے لارڈ ایجنسی میری سابقہ بی ایم ایجنسی سے کہیں زیادہ فعال، طاقتور اور ناقابل شکست ہو چکی ہے۔ میرے پاس سائنس کے اعلیٰ اور جدید ترین نظام موجود ہیں جن کی وجہ سے میں پوری دنیا پر اپنی دھاک بٹھا سکتا ہوں۔ میرے پاس ایسی سائنسی مشینیں بھی موجود ہیں جس کی مدد سے میں کسی بھی انسان کو لمحوں میں اپنے بس میں کر کے اسے اپنے تابع کر سکتا ہوں۔ اسی سائنسی سسٹم کے ہونے کی وجہ سے میں نے جولیانا کو ایکریمیا آنے کی اجازت دے دی تھی۔ میں چاہتا تھا جیسے ہی جولیانا ایکریمیا آئے گی میں اسے جدید سائنسی مشین سٹارگم پلس کے ذریعے ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے اپنے تابع کر لوں گا۔ اس کے دماغ سے یہ بات ہمیشہ کے لئے محو ہو جائے گی کہ وہ کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا حصہ رہ چکی ہے۔ سٹارگم پلس سسٹم کی وجہ سے میں جولیانا کو پہلے جیسی بی ایم ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا بنا دوں گا جو اپنے دشمنوں پر چیتوں کی طرح حملہ کر کے لمحوں میں ان کے پرخچے اڑا دیتی ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جولیانا جو سوچ کر یہاں آئی تھی وہ سب تو نہ ہوا تھا میں نے اسے بلیک سیکشن کے انچارج کیپٹن ساگرڈ کی مدد سے اغوا کرایا اور اسے جدید سائنسی مشین سٹارگم پلس کے مخصوص عمل سے گزار کر اسے اپنے تابع کر لیا۔ اب جولیانا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جولیا نہیں رہ گئی تھی۔ سٹارگم پلس سسٹم کے تحت اس کے دماغ کی کایا پلٹ دی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ ایک بار پھر جولیا سے جولیانا فٹز واٹر بن گئی تھی جسے دنیا ڈینجرس جولیانا کے نام سے جانتی تھی۔

جولیانا کے دماغی کایا پلٹنے کے باوجود میں نے جولیانا کی ذہانت اور اس کی صلاحیتوں کے ٹیسٹ لئے تھے اور جولیانا نے وہ ٹیسٹ پہلے سے زیادہ تیزی، مہارت اور انتہائی جارحانہ انداز میں کلیئر کر لئے تھے۔ اسی لئے میں نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ جولیانا نے جس طرح سے میرے خطرناک اور جان لیوا ٹیسٹ پاس کئے تھے اس سے مجھے امید تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی جولیانا کے سامنے چند لمحے بھی نہیں ٹھہر سکیں گے اور جولیانا ان سب کو اپنے ہاتھوں موت کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گھاٹ اتار دے گی۔ لیکن ہوا اس کے برعکس۔ تم نے جولیانا کو بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ویوگن دریا کے دوسرے کنارے پر جنگل میں موجود ہیں تو وہ فوری طور پر اپنی ڈی جے فورس لے کر وہاں پہنچ گئی لیکن جولیانا نے وہاں کارروائی کرنے کی بجائے فورس وہاں اتار دی اور خود بھی ہیلی کاپٹر سے نکل کر باہر گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی سیکشن ٹو کی جگہ لے چکے تھے اور عمران نے ہارگ کا میک اپ کر رکھا تھا۔ وہ جولیا کے سامنے تھا لیکن انتہائی ذہین اور باصلاحیت ہونے کے باوجود جولیانا اسے پہچان نہیں سکی تھی اور پھر عمران نے اسے چند ہی لمحوں میں زیر کر لیا تھا۔ یہ بات کسی طرح سے مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ جولیانا، عمران کی گرفت میں تھی اور اس کے ساتھی جولیانا کے سامنے اس کے ڈی جے گروپ کو ہلاک کر رہے تھے اور انہوں نے چار ہیلی کاپٹر بھی مار گرائے تھے۔ آخر جولیانا نے عمران کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کیوں نہیں کی وہ خاموشی سے یہ سب کچھ کیوں دیکھتی رہی تھی۔ یہ بات مجھے اب بھی کھٹک رہی ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے جولیانا نے جان بوجھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو موقع دیا ہو کہ وہ اس کے گروپ کو ختم کر دے جس کا تعلق لارڈ ایجنسی سے ہے۔ تم نے بتایا ہے کہ تم یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور تمہارے پاس جولیانا کی مائنڈ ریڈنگ بھی موصول ہو رہی تھی جس کے مطابق جولیانا اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ وہ کچھ کر سکے۔ اس کے دماغ

میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کوئی بھی مثبت خیالات نہیں تھے لیکن اس کے باوجود مجھے کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور لگ رہی ہے۔ بہرحال جو کچھ ہے اب وہ سب ختم ہو جائے گا۔ مجھے جولیا جیسی باصلاحیت اور ذہین لیڈی ایجنٹ کے ہلاک ہونے کا افسوس تو ہو گا لیکن میرے لئے زیادہ خوشی کی بات یہ ہو گی کہ اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی ختم ہو جائے گی''...... لارڈ نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس لارڈ''...... ایرج نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''کیا تمہارا فائٹر طیاروں کے اسکواڈرن لیڈر ہائیک سے مسلسل رابطہ ہے''...... لارڈ نے پوچھا۔

''یس لارڈ۔ میں نے اسے سٹینڈ بائے پر رکھا ہوا ہے''۔ ایرج نے جواب دیا۔

''طیارے کب تک اپنے ٹارگٹ تک پہنچ جائیں گے''...... لارڈ نے پوچھا۔

''صرف چند منٹوں کی بات ہے لارڈ۔ اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے نام و نشان تک مٹ جائے گا''...... ایرج نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہائیک سے رابطہ کرو اور اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودہ پوزیشن سے آگاہ کرو تا کہ وہ اپنے فائٹر طیاروں کے ساتھ ان سب کو یقینی طور پر نشانہ بنا سکیں اور ان میں سے کوئی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھی زندہ نہ بچ سکے''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ''...... ایرج نے جواب دیا۔

''جب ٹارگٹ ہٹ ہو جائیں تو مجھے انفارم کر دینا''...... لارڈ نے کہا۔

''یس لارڈ''...... ایرج نے اسی انداز میں کہا اور لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر میز پر لگا ہوا بٹن آف کر دیا جس سے ایرج کی آواز آنا بند ہوگئی۔

''ہونہہ۔ اب دیکھتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے بچتے ہیں۔ ڈی تھری میزائل اور کلسٹر بموں سے ان سب کے پرخچے اڑ جائیں گے اب ان کا زندہ بچنا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... لارڈ نے غراہٹ بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے میں ایک بار پھر بیپ کی آواز سنائی دی تو لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر سپیکر آن کر دیئے۔

''یس۔ لارڈ ہیئر''...... لارڈ نے مخصوص انداز میں کہا۔

''ایرج بول رہا ہوں لارڈ''...... دوسری طرف سے ایرج کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ تمہاری آواز میں حیرت کیوں ہے''...... لارڈ نے اس کے لہجے میں حیرت محسوس کر کے تیز لہجے میں پوچھا۔

''بات ہی حیران کر دینے والی ہے لارڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے

فائٹر طیاروں سے بچنے کے لئے جو کچھ کیا ہے اسے سن کر تو آپ بھی حیران رہ جائیں گے''...... دوسری طرف سے ایرج نے اسی انداز میں کہا۔

''ایرج''...... لارڈ نے ایرج کی تمہید بھری آواز سن کر زخمی بھیڑیئے کی طرح سے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ سوری لارڈ۔ رئیلی ویری سوری۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے شاید دور سے آنے والے فائٹر طیاروں کو دیکھ لیا تھا۔ عمران نے فوری طور پر خود کو اور اپنے ساتھیوں کو ایک طویل اور موٹی رسی سے باندھ لیا تھا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے دریا کے کنارے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ میں یہ سب حیرانی سے دیکھ رہا تھا کہ وہ سب دریا کے کنارے پر موجود چٹانیں پکڑتے ہوئے دریا میں اتر گئے۔ دریا بے حد تیز رفتار ہے لیکن کناروں کی طرف چٹانیں ہونے کی وجہ سے اس کی تیزی میں قدرے فرق آ جاتا ہے۔ درمیانی حصے کی بہ نسبت کناروں کی طرف چونکہ پانی کا بہاؤ قدرے کم ہوتا ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں نے فائٹر طیاروں سے بچنے کے لئے کنارے کے ساتھ ساتھ دریا میں اترنے کا پروگرام بنایا تھا۔ انہوں نے پانی کے اندر کناروں کی ابھری ہوئی چٹانوں کو پکڑ رکھا ہے اور وہ دیواروں سے جونکوں کی طرح سے چمٹ گئے تھے۔ اس اثناء میں طیارے وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے جنگل اور وہاں موجود

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پہاڑیوں پر میزائل اور بم برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے وہاں زبردست تباہی پھیلنا شروع ہو گئی“...... ایرج نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر لارڈ نے غصے سے ہونٹ بھینچ لیئے۔

”ہونہہ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ پاکیشیائی ایجنٹ فائٹر طیاروں کے حملے سے بچ گئے ہیں“...... لارڈ نے اسی طرح سے غرا کر کہا۔

”اوہ نو لارڈ۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں چونکہ انہیں مسلسل مانیٹر کر رہا ہوں اس لئے میں نے فائٹر طیاروں کے اسکوارڈن لیڈر بائیک کو بتا دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں موجود ہیں۔ بائیک اپنا طیارہ موڑ کر لایا اور اس نے دریا کے کناروں پر میزائل برسانے شروع کر دیئے جس کے نتیجے میں دریا میں اترے ہوئے اور دریا کے کنارے پر چٹانوں سے چپٹے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ چٹانوں سے چھوٹ گئے تھے اور دھماکوں کی تیز رزشس اور لہروں نے انہیں دریا میں دھکیل دیا جس کے نتیجے میں وہ دریا کے تیز رفتار بہاؤ کی زد میں آ گئے اور تیز رفتار دریا لمحوں میں انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے گیا ہے“...... ایرج نے جواب دیا تو لارڈ کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

”گڈ شو۔ کیا تم نے انہیں خود دریا میں بہتے دیکھا ہے“۔ لارڈ نے پوچھا۔

”یس لارڈ۔ دریا کا بہاؤ اس قدر تیز اور خوفناک ہے کہ اس

میں بڑی بڑی اور بھاری چٹانیں بھی بچ نہیں سکتی ہیں۔ دریا لمحوں میں انہیں اپنے ساتھ اڑا لے جاتا ہے اور پھر وہ چٹانیں کچھ ہی دیر میں ریزہ ریزہ ہو کر دریا میں بکھر جاتی ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو میں نے اپنی آنکھوں سے دریا میں ڈوبتے ہوئے دیکھا ہے۔ اب تک وہ دریا کے تیز رفتار لہروں میں نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہوں گے اور ان کے جسم کٹ پھٹ کر سینکڑوں ٹکڑوں میں بدل گئے ہوں گے“...... ایرج نے جواب دیا۔

”کیا جولیانا بھی ان کے ساتھ تھی“...... لارڈ نے پوچھا۔

”یس لارڈ۔ عمران کے ایک سیاہ فام ساتھی نے اسے رسی کے آخری سرے پر باندھا تھا۔ جولیانا چونکہ بے ہوش تھی اس لئے سیاہ فام آدمی نے اسے اپنے کاندھے پر ڈال کر اس کا سر پانی سے باہر رکھا ہوا تھا تاکہ وہ آسانی سے سانس لے سکے اور وہ سب چونکہ ایک ہی رسی سے بندھے ہوئے تھے اس لئے جیسے ہی ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ چٹانوں سے چھوٹا اس کے ساتھ ہی باقی سب کے ہاتھ بھی زوردار جھٹکوں سے چٹانوں سے اکھڑ گئے تھے اور وہ سب کے سب تیز رفتار دریا کے زد میں آ گئے تھے“...... ایرج نے کہا۔

”کیا اب بھی جولیانا کا سٹار رنگ کام کر رہا ہے۔ اس رنگ سے تم یہ دیکھ سکتے ہو کہ جولیانا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا انجام ہوا ہے“...... لارڈ نے پوچھا۔

”نہیں لارڈ۔ جب وہ سب جھٹکوں سے دریا کے کناروں سے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

الگ ہو رہے تھے تو جولیانا سیاہ فام کے کاندھے سے گر گئی تھی۔ سیاہ فام آدمی نے جولیانا کو پکڑنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے جولیانا کا وہ ہاتھ پکڑ لیا تھا جس کی ایک انگلی میں سٹار رنگ تھی۔ دریا کے تیز لہروں کی وجہ سے سیاہ فام آدمی جولیانا کا ہاتھ ٹھیک طور پر نہیں پکڑ سکا تھا اس کے زور لگانے سے جولیانا کے ہاتھ میں موجود سٹار رنگ نکل کر سیاہ فام آدمی کے ہاتھ آ گئی تھی۔ سیاہ فام نے چونکہ ہاتھ کو مٹھی کی طرح بند نہیں کیا تھا اس لئے سٹار رنگ اس کے ہاتھ سے نکل کر دریا میں گر گئی تھی۔ سٹار رنگ چونکہ دریا میں گر گئی تھی اس لئے میں اب انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ البتہ میں نے انہیں دریا برد ہوتے دیکھ لیا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اب کسی بھی طور پر زندہ نہیں ہوں گے۔ تیز رفتار اور خوفناک دریا میں ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوں گے''...... ایرج نے جواب دیا تو لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اور اس کے باوجود اگر وہ زندہ بچ گئے تو''...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

''زندہ بچ گئے۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لارڈ۔ اس قدر خوفناک اور طاقتور دریا میں گرنے کے باوجود وہ زندہ کیسے بچ سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے ایرج نے بری طرح سے چونکتے ہوئے اور انتہائی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو اتنا نہیں جانتے ایرج جتنا کہ میں انہیں

جانتا ہوں۔ وہ اس دنیا کے انتہائی زیرک اور خطرناک ترین ایجنٹ ہیں جنہیں مافوق الفطرت انسان بھی کہا جاتا ہے جو ناممکن کو بھی ممکن کرنا جانتے ہیں۔ دنیا کی اکثر پاورفل ایجنسیوں کا ان سے متعدد بار ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ اس سے پہلے بھی یہی کہا جاتا رہا ہے کہ وہ سب یقینی موت کا شکار ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ حیرت انگیز طور پر زندہ بچ جاتے تھے اور موت بن کر اپنے مخالفین پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ان سب کی موت کا سو فیصد یقین دلایا گیا تھا لیکن نتیجہ اس کے الٹ ہی ہوتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جب سابقہ دور میں بی ایم ایجنسی کا مقابلہ کیا تھا تب بھی انہیں اس سے زیادہ خوفناک سچوئشنز کا سامنا کرنا پڑا تھا جہاں ان کی موت یقینی تھی اور یہی کہا جا سکتا تھا کہ وہ زندہ نہیں بچے ہوں گے یہاں تک کہ میرے سامنے ان کی لاشیں بھی لائی گئی تھیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جو لاشیں میرے سامنے لائی گئی ہیں وہ میری ہی ایجنسی کے افراد کی تھیں جن پر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنے میک اپ کر دیئے تھے تاکہ مجھے اور میری ایجنسی والوں کو یقین ہو جائے کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور پھر وہ اچانک بھوت بن کر ہمارے سامنے آ جاتے تھے جس کے نتیجے میں بی ایم ایجنسی کو خاطر خواہ نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔

اب عمران اور اس کے ساتھی بموں اور میزائلوں کا شکار نہیں ہوئے ہیں وہ سب ایک قدرتی آفت کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

درست ہے کہ دریائے ویوگن میں گرنے والا کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ دریا کا طوفانی بہاؤ اور لہریں ایک لمحے میں کسی بھی انسان کے پرخچے اڑا سکتی ہیں لیکن اس کے باوجود میں اس وقت تک یقین نہیں کروں گا جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہ دیکھ لی جائیں“...... لارڈ نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن لارڈ۔ دریا تو بے حد بڑا ہے اور ایکریمیا کی کئی ریاستوں سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس تیز رفتار اور خوفناک دریا سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا کیسے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان سب کے جسم تیز رفتار دریا میں موجود چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہوں گے ایسی صورت میں تو ان کے باقیات کا بھی کچھ پتہ نہیں چلے گا“...... ایرج نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”لارڈ ایجنسی میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے ایرج۔ دریا ہو یا سمندر۔ لارڈ ایجنسی کے پاس ایسی ٹیکنالوجی ہے جو سمندروں کی گہرائی میں مرنے والی برسوں پرانی مچھلی کے باقیات کا بھی پتہ لگا سکتی ہے۔ تم فوراً ایئر بیس سیکشن کے کمانڈر اگیرک سے میری بات کراؤ۔ ہمارے پاس ٹی ون سرچنگ ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ ان ہیلی کاپٹروں کے نیچے انتہائی طاقتور لیزر لائٹس لگی ہوئی ہیں جو سمندر کی انتہائی گہرائی تک مار کرتی ہیں اور سمندر میں چھپے ہوئے خزانوں کو تلاش کرتی ہیں۔ ان لیزر لائٹس سے ہم دریاؤں اور سمندروں میں موجود انسانی لاشوں اور ان کے باقیات کا بھی آسانی سے پتہ لگا

سکتے ہیں۔ تمہارے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خون کے سیمپل اور ان کے ڈی این اے ٹیسٹ موجود ہیں۔ ان سیمپلوں اور ڈی این اے ٹیسٹ کو ٹی ون ہیلی کاپٹروں کے حساس کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں فیڈ کرا دو اور پھر جب ہیلی کاپٹر دریا کا سرچ کریں گے تو ہیلی کاپٹر کے حساس سینسر فوراً اس بات کا پتہ بتا دیں گے کہ آیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یا ان کے باقیات موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش یا اس کی باقیات کا پتہ چل جائے تو ہمارے لئے کافی ہو گا کیونکہ جو ایک کا حشر ہوا ہو گا وہی باقیوں کا بھی ہوا ہو گا“...... لارڈ نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے لارڈ۔ میں ابھی آپ کی ایئر بیس کمانڈر اگیرک سے بات کرا دیتا ہوں۔ لیکن لارڈ پاکیشیائی ایجنٹوں کے باقیات دریا میں نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہوں گے اس کے لئے تو سرچ ہیلی کاپٹروں کو دریا میں دور تک اور بڑے پیمانے تک سرچنگ کرنی پڑے گی“...... ایرج نے کہا۔

”میں جانتا ہوں۔ ٹی ون سرچر انتہائی تیز رفتار ہیں۔ وہ کئی گھنٹوں تک مسلسل سفر کر سکتے ہیں اور ان سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی زندہ بھی ہوا تو اس کا بھی پتہ چل جائے گا چاہے وہ دریا کے کتنی ہی گہرائی میں کیوں نہ ہوں“...... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ میں سمجھ گیا۔ میں آپ کی اگیرک سے بات کرا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیتا ہوں''...... ایرج نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں کے لئے سپیکروں میں خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں کے بعد ایرج نے ایئر بیس کمانڈر ایگرک کی کال لارڈ سے ملا دی اور لارڈ ایئر بیس کمانڈر ایگرک کو دریائے ویوگن میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشوں اور ان کے باقیات کی سرچنگ کے احکامات دینا شروع ہو گیا۔ گو کہ ایرج نے لارڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے تیز رفتار دریا کے زد میں آنے کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس سے لارڈ کو بھی یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں دریا میں زندہ نہیں ہوں گے لیکن اس کے باوجود وہ ایک بار ٹی ون ہیلی کاپٹر بھیج کر اور ان سے دریا کے سرچنگ کرا کر یہ تصدیق کرانا چاہتا تھا کہ آیا عمران اور اس کے ساتھی دریا برد ہوئے ہیں یا نہیں اور اگر ٹی ون ہیلی کاپٹروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے باقیات کا پتہ چل جاتا تو پھر لارڈ کا شک وشبہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر خطرناک اور خوفناک دریا میں گرنے کے باوجود زندہ رہ سکتے ہیں۔

ایگرک کو ہدایات دینے کے بعد لارڈ نے کالنگ سسٹم آف کیا اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے ایگرک کو یہ احکامات بھی دے دیئے تھے کہ اگر انہیں دریا میں عمران اور اس کے ساتھی زندہ نظر آئیں تو وہ انہیں فائرنگ کر کے یا میزائل مار کر وہیں ہلاک کر دیں۔ ٹی ون

سرچ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ ایسے میزائل بھی لگے ہوئے تھے جو سمندر کی گہرائی میں آبدوزوں کے تارپیڈو کی طرح کام کرتے تھے اور گہرائی میں موجود کسی بھی چیز کو باآسانی نشانہ بنا سکتے تھے اس لئے لارڈ بے فکر ہو گیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی دریا میں زندہ بھی ہوئے تو وہ ان ٹی ون سرچ ہیلی کاپٹروں سے نہیں بچ سکیں گے اور ان کی ہلاکتیں یقینی ہوں گی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران کا جسم تیز رفتار دریا میں بری طرح سے الٹتا پلٹتا جا رہا تھا اس کے دماغ میں زوردار دھماکے ہو رہے تھے اور اسے اپنے دماغ میں اندھیروں کی یلغار ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ عمران ہی کیا جو کسی خطرے یا کسی خطرناک سچویشن سے گھبرا جائے۔

جیسے ہی دھماکوں کی تیز لہروں سے وہ دھکا کھانے والے انداز میں دریا میں گیا اس نے فوری طور پر اپنا سانس روک لیا تھا اور وہ ابھی تیز رفتار اور طوفانی پانی میں الٹتا پلٹتا ہوا کچھ ہی دور گیا تھا کہ اس نے فوری طور پر اپنے دماغ کو کنٹرول کر لیا اور پھر اس نے نہایت ماہرانہ انداز میں خود کو تیز لہروں سے بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔

عمران کے تمام ساتھی ایک لمبی اور موٹی رسی میں بندھے ہوئے تھے وہ سب بھی دریا کے تیز رفتار لہروں میں الٹتے پلٹتے جا رہے

تھے۔ تیز رفتار پانی کبھی انہیں لہروں کے ساتھ اوپر اچھال رہا تھا اور کبھی وہ دریا میں گر کر نیچے چلے جاتے تھے۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ سب خود کو تیز رفتار دریا میں گرتے دیکھ کر بوکھلا گئے تھے لیکن وہ منجھے ہوئے اور انتہائی باصلاحیت ایجنٹ تھے جنہیں مشکل سے مشکل حالات کا بھی مقابلہ کرنے کی تربیت دی گئی تھی اس لئے انہوں نے بھی اپنے دماغوں کو کنٹرول کرتے ہوئے تیز رفتار پانی میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے تھے۔ دریا کافی گہرا تھا اور نشیب کی طرف جا رہا تھا اس لئے وہ زیادہ گہرائی میں نہیں جاتے تھے چند فٹ تک پانی میں جاتے ہی وہ کچھ دیر کے لئے پانی سے باہر آ جاتے تھے جس سے انہیں سانس لینے کا موقع مل جاتا تھا۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک وہ واقعی اس تیز رفتار اور خوفناک دریا میں حوصلہ ہار گیا ہوتا اور پانی میں دم گھٹنے سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔

دریا کا تیز رفتار پانی انہیں سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اپنی سی کوشش کر رہے تھے۔ وہ چونکہ ایک ہی رسی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بار بار ایک دوسرے سے ٹکرا بھی رہے تھے اور ایک دوسرے سے الجھ بھی رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے سے خود کو گڈ مڈ ہونے سے بچا رہے تھے۔ ان سب کی کوشش تھی کہ وہ پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے کی طرف چلے جائیں اور دریا کے

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کنارے پر جو بھی ان کے ہاتھ آئے وہ اسے پکڑ لیں۔ لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں تھا۔ وہ اپنے جسم بار بار پلٹا کر قدرے ترچھے کرنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ دریا کا بہاؤ انہیں دور ہی سہی لیکن دریا کے دوسرے کنارے تک لے جا سکے۔

ان سب نے رسی اپنی کمروں میں اس انداز میں باندھ رکھی تھیں کہ رسی کے ناٹ مضبوط رہیں اور ان کی کمروں سے بندھی ہوئی رسی کے حلقے ٹائٹ نہ ہو جائیں۔ ورنہ جس طرح سے انہیں ایک دوسرے کی وجہ سے جھٹکوں پر جھٹکے لگ رہے تھے اگر ان کی کمروں پر بندھی ہوئی رسیوں کے حلقے تنگ ہو جاتے تو ان کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ سکتی تھیں اور ان کے دو ٹکڑے بھی ہو سکتے تھے۔

عمران بھی اسی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ رسی اس کی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور دریا کے تیز رفتاری کے باعث اسے زور زور سے جھٹکے لگ رہے تھے لیکن وہ اس کوشش میں تھا کہ وہ کسی طرح سے خود کو دریا کے دوسرے کنارے کی طرف لے جائے اور ایک بار دریا کے کنارے پر موجود کوئی چیز اس کے ہاتھ آ گئی تو وہ اس قدر تیز رفتار پانی کے بہاؤ کے باوجود بھی نہ صرف خود کو سنبھال لے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی دریا میں بہنے سے روک سکتا ہے۔

تیز رفتار دریا نے انہیں کچھ ہی دیر میں کہیں کا کہیں پہنچا دیا تھا یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا حوصلہ ہی تھا جو اب تک انہیں زندہ رکھا ہوا تھا ورنہ اب تک واقعی ان کی لاشیں دریا کے گہرائی میں

موجود نوکیلی چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی ہوتیں یا پھر ان کی لاشیں ہی دریا پر تیر رہی ہوتیں۔

عمران نے تیز رفتار دریا میں تیزی سے ہاتھ پاؤں مار کر کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔ پانی کا دباؤ جب اسے نیچے لے جاتا تھا تو وہ اپنا سانس روک لیتا تھا اور فوراً اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیتا تھا جس کی وجہ سے پانی اس کے ڈھیلے ڈھالے جسم کو فوراً باہر لے آتا تھا اور عمران کو سانس لینے کا موقع مل جاتا تھا۔ پانی سے سر نکالتے ہی اسے وقفے وقفے سے اپنے ساتھی بھی دکھائی دے جاتے تھے جن کے ہاتھ پاؤں کی حرکت دیکھ کر عمران کو یہ تقویت مل جاتی تھی کہ اس کے ساتھی ابھی زندہ ہیں۔

ایک بار جو عمران پانی کی گہرائی میں جا کر سطح پر آیا تو اس کے ساتھ ہی اس کے قریب رسی سے بندھا ہوا صفدر بھی ابھر آیا۔

”صفدر۔ سب سے کہو کہ وہ اپنے جسموں کو ترچھا کر لیں۔ اس طرح ہم سیدھے بہنے کی بجائے دریا کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھ جائیں گے اور پھر جس کے جو بھی ہاتھ آئے وہ اسے پکڑ لے“...... صفدر کو دیکھتے ہی عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

صفدر نے عمران کی آواز سن لی تھی۔ اس کے ساتھ تنویر تھا۔ جیسے ہی تنویر کا سر پانی سے نکلا اس نے تنویر کو بھی عمران کا پیغام بتا دیا پھر تنویر نے آگے موجود کیپٹن شکیل کو اور کیپٹن شکیل نے چوہان کو عمران کا پیغام پہنچا دیا۔ اس طرح ایک ایک کر کے ان سب تک عمران کا

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پیغام پہنچ گیا اور انہوں نے اپنے جسموں کو قدرے ترچھا کر لیا تاکہ وہ پانی کے ساتھ ساتھ بہتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے کی طرف جا سکیں۔ وہ سب پہلے سے ہی یہی کوششیں کر رہے تھے اب چونکہ عمران نے بھی انہیں یہی کرنے کا کہہ دیا تھا اس لئے وہ اور زیادہ پرجوش ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے جب اپنی کوششیں بار آور ہوتے دیکھیں تو انہوں نے دریا کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ خود بھی زور زور سے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔

کچھ ہی دیر میں ان کے تیرتے ہوئے جسم دریا کے دوسرے کنارے کے ساتھ سے گزر رہے تھے۔ اس کنارے کی طرف بھی شاید بڑی بڑی چٹانیں ابھری ہوئی تھیں اس لئے کنارے کی طرف دریا کے بہاؤ کی شدت میں خاصی کمی آ گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی دریا کے کم دباؤ والے حصے میں آئے انہوں نے اور زیادہ تیزی سے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔

جس طرح سے وہ اچانک تیز رفتار دریا میں گرے تھے اور دریا انہیں بری طرح سے اچھالتا ہوا لے گیا تھا اس سے ان کے اعصاب کافی متاثر ہوئے تھے اور پھر جب انہوں نے تیز رفتار دریا کا مقابلہ کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں چلانے شروع کئے تو ان کے اعصاب اور زیادہ دباؤ میں آ گئے تھے جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں شل ہونا شروع ہو گئے تھے۔ انہیں اپنا جوڑ جوڑ درد کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن اس کے باوجود ان میں سے کسی نے بھی

ہمت نہیں ہاری تھی اور وہ مسلسل جدوجہد اور کوششیں کرتے رہے جس کے نتیجے میں وہ سب آخر کار دریا کے دوسرے کنارے کے نزدیک پہنچ گئے جہاں اگر وہ دریا کے کنارے جھاڑیوں یا ابھری ہوئی چٹانوں کو پکڑ لیتے تو ان کی جانیں بچ سکتی تھیں۔

دریا کے کناروں کی طرف ابھری ہوئی نوکیلی اور خطرناک چٹانیں بھی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھیں اس لئے وہ احتیاط سے کنارے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ تیز رفتاری کے باعث اگر وہ کسی ابھری ہوئی چٹان سے ٹکرا گئے تو ان کا کیا حشر ہو سکتا ہے اس لئے وہ کنارے کی طرف بڑھنے کے ساتھ ساتھ خود کو پانی کے ساتھ بھی بہائے لے جا رہے تھے ایسا کرنے سے اگر ان کے راستے میں کوئی چٹان آ جاتی تو وہ اس پر خود کو پھسلا کر بچا سکتے تھے۔

عمران کی نظریں دریا کے کنارے پر موجود بڑی بڑی جھاڑیوں پر جمی ہوئی تھیں جن کی شاخیں دریا کے پانی میں بھی اترتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس لئے عمران کی کوشش تھی کہ وہ تیرتا ہوا ان جھاڑیوں کی جانب جائے اور ان جھاڑیوں کو پکڑ لے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ان جھاڑیوں کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس لئے وہ سب بھی ہاتھ پاؤں مار کر کنارے پر موجود جھاڑیوں کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پھر سب سے پہلے عمران نے ہی کنارے سے لٹکتی ہوئی جھاڑیوں کو پکڑا۔ جیسے ہی اس نے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جھاڑیوں کو پکڑا اسے ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس کے ساتھ چونکہ اس کے تمام ساتھی بندھے ہوئے تھے اور وہ پانی میں بہتے ہوئے آگے جا رہے تھے اس لئے ظاہر ہے عمران کو جھٹکا تو لگنا ہی تھا۔ عمران چونکہ اس زور دار جھٹکے کے لئے پہلے سے ہی تیار تھا اس لئے جھاڑیاں پکڑتے ہی اس نے اپنا جسم ہارڈ کر لیا تھا تاکہ زور دار جھٹکا لگنے سے اس کی کمر میں بندھی ہوئی رسی کا حلقہ تنگ ہو بھی جائے تو اسے نقصان نہ پہنچ سکے اور وہ اپنے ساتھیوں کو بھی آگے بہنے سے روک سکے۔

عمران نے جھاڑیاں پکڑیں تو صفدر بھی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بھی جھاڑیاں پکڑ لیں اسے جھاڑیاں پکڑتے دیکھ کر تنویر اور کیپٹن شکیل نے بھی جھاڑیاں پکڑتے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ جھاڑیاں بے حد مضبوط تھیں جن کی جڑیں دریا کے کنارے پر ہونے کے باوجود زمین میں دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ ایک ایک کر کے ان سب نے جھاڑیاں پکڑ لیں اور پھر وہ جھاڑیاں پکڑے پانی سے سر نکال کر اپنے سانس بحال کرنے لگے۔

عمران چند لمحے گہرے گہرے سانس لیتا رہا پھر اس نے جھاڑیاں پکڑ پکڑ کر اوپر جانا شروع کر دیا۔ دوسری طرف پہاڑی علاقہ تھا جہاں ایک وادی سی پھیلی ہوئی تھی اور یہ دریا اس وادی کے درمیان سے گزر رہا تھا۔

وادی میں درختوں کی تعداد تو کم تھی لیکن ساری وادی بڑی بڑی

جھاڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔ عمران جھاڑیاں پکڑتا ہوا دریا کے کنارے پر آ گیا اور پھر وہ کنارے پر ہی چت لیٹ گیا اور گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی باری باری جھاڑیاں پکڑ کر دریا سے باہر آ گئے تھے اور وہ سب بھی عمران کے انداز میں کنارے پر لیٹ کر اپنے سانس بحال کرنا شروع ہو گئے تھے۔ دریا میں مسلسل ہاتھ پاؤں چلاتے رہنے اور جدوجہد کرنے کی وجہ سے ان کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم کے کئی حصے کٹ پھٹ گئے ہوں۔ درد کی شدید لہریں سی انہیں اپنے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ان کے جسم اس قدر شل ہو گئے تھے کہ اب ان میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ دریا میں اٹھک پٹھک سے ان کے جسم کس حد تک متاثر ہوئے ہیں اور وہ کس حد تک زخمی ہیں۔

تیز رفتار دریا کا شور مسلسل ان کے کانوں میں گونج رہا تھا اور انہیں دریا کے شور کے سوا دوسری کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر ہمت کر کے آخر سب سے پہلے عمران نے سر اٹھایا۔ اس نے کنارے پر لیٹے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان سا آ گیا۔ سب سے آخر میں اسے جوزف لیٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کا سانس لوہار کی دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ عمران تھکاوٹ اتارنے کے لئے ابھی کچھ دیر اور اسی طرح لیٹا رہنا چاہتا تھا اس نے اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر دوبارہ اپنا سر زمین

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے لگانا چاہا تو اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ لیٹنے کی بجائے تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں جوزف پر جمی ہوئی تھیں۔ جوزف نے رسی کے آخری سرے پر جولیا کو باندھا تھا اور اسے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال کر دریا میں اترا تھا۔ اب وہاں جوزف تو موجود تھا لیکن جولیا دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"جولیا کہاں ہے"...... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کی آواز سن کر قریب پڑے ہوئے صفدر نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا ہے"...... صفدر نے سر اٹھا کر عمران کی جانب دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جولیا ہمارے ساتھ نہیں ہے"...... عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کو اٹھتے دیکھ کر صفدر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس طرح اچانک اٹھنے کی وجہ سے اس کے رگ و پے میں درد کی شدید لہریں سی دوڑ گئی تھیں۔ جولیا کے ساتھ نہ ہونے کی بات سن کر اس کا رنگ اڑ گیا تھا اور وہ بھی اس طرف دیکھنے لگا جہاں جوزف پڑا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا اور واقعی وہاں جولیا کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ جولیا کے ساتھ نہ ہونے کا تنویر اور کیپٹن شکیل نے بھی سن لیا تھا۔ انہوں نے بھی آنکھیں کھولیں اور پھر وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔

عمران کو بھی اپنے جسم کا ہر حصہ زخموں کی طرح درد کرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن جوزف کے ساتھ جولیا کو نہ دیکھ کر اس کا رنگ اڑ گیا تھا اور وہ اپنی ہر تکلیف اور ہر درد بھول گیا تھا۔ اس نے اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسی کھولی اور پھر وہ لڑکھڑاتے قدموں سے جوزف کی جانب بڑھنے لگا۔

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اٹھے تو ان کے ساتھ ساتھ چوہان، خاور، صدیقی اور نعمانی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر انہوں نے اپنے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

جوزف اور جوانا آنکھیں بند کئے ستا رہے تھے۔ وہ دونوں چونکہ بھاری جسموں کے مالک تھے اس لئے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ دریا میں خود کو بچانے اور دوسرے کنارے تک لانے کے لئے تگ و دو کرنا پڑی تھی جس سے ان کے جسم مکمل طور پر شل ہو گئے تھے اور اب ان میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ آنکھیں کھول سکتے یا اٹھ کر بیٹھ سکتے۔ عمران، جوزف کے پاس آیا اور پھر اس نے جوزف کے قریب رسی کا آخری سرا دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ رسی کی ناٹ کھلی ہوئی تھی۔ جوزف نے شاید جولیا کو رسی سے مضبوطی کے ساتھ نہیں باندھا تھا اس لئے دریا میں ہونے والی اٹھک پٹک نے جولیا کی ناٹ کھول دی تھی اور جولیا رسی سے الگ ہو گئی تھی۔ وہاں جولیا کا نہ ہونے کا ایک ہی مطلب تھا کہ جولیا اس بے رحم اور طوفانی دریا میں بہہ گئی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہو گی''...... کیپٹن شکیل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔ جولیا کہ یہ خود نہیں سنبھال سکتا تھا تو مجھ سے کہہ دیتا۔ میں سنبھال لیتا اسے''...... تنویر نے بڑے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''دریا کے کناروں پر ہمیں خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا تو تم جولیا کو کیسے سنبھالتے۔ جوزف کا ڈیل ڈول زیادہ تھا اور وہ پیروں اور ایک ہاتھ سے بھی کنارے کی چٹانیں پکڑ سکتا تھا۔ اس نے جولیا کو کاندھے پر ڈال رکھا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ جولیا کو سنبھال لے گا۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ فائٹر طیارے دریا کے کنارے کی طرف بھی بم برسانے اور میزائل فائر کرنا شروع کر دیں گے اور ان میزائلوں کی رزشنس اس قدر زیادہ ہو گی کہ وہ ہمیں دریا میں دھکیل دے گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مس جولیا اس خوفناک اور طاقتور دریا میں زندہ ہو گی''۔ چوہان نے خوف بھری نظروں سے اچھلتے اور بپھرے ہوئے دریا کے جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر وہ ہماری طرح سے ہوش میں ہوتی تو وہ اپنی جان بچانے کی ہماری طرح سے کوشش کر سکتی تھی لیکن وہ تو بے ہوش تھی۔ ایسی صورت میں تو اس کا زندہ بچ جانا ناممکنات میں سے ہی ہے''۔ خاور نے ہکلاتے ہوئے کہا اور تنویر اس کی جانب کھا جانے والی

نظروں سے گھورنے لگا۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے اور وہ مسلسل دریا کے جانب دیکھے چلے جا رہے تھے جیسے ابھی بپھرے ہوئے اور طوفانی دریا کو ان پر رحم آ جائے گا اور وہ جولیا کو زندہ سلامت اچھال کر ان کی طرف پھینک دے گا۔

''مم۔ مم۔ مجھ سے غلطی ہو گئی باس۔ مجھے معاف کر دو۔ میں نے مس جولیا کو بچانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن''...... جوزف نے خوف اور شرمندگی سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب تمہارے شرمندہ اور خوف زدہ ہونے سے کیا ہو سکتا ہے۔ دریا اس قدر طوفانی ہے کہ میں تم سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جاؤ اور جیسے بھی ہو جولیا کو تلاش کر کے لاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اگر تم حکم دو تو میں ابھی دریا میں واپس کود جاتا ہوں باس۔ جیسے بھی ہو میں دریا کے ایک ایک حصے میں جا کر مس جولیا کو تلاش کروں گا اور اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک مجھے مس جولیا نہیں مل جاتی''...... جوزف نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اب تک تو دریا میں شاید جولیا کی باقیات بھی نہ بچی ہوں گی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ جولیا کی اچانک اور ناگہانی موت کے احساس نے ان سب کو افسردہ کر دیا تھا۔ وہ سب خالی خالی نظروں سے دریا کے جانب دیکھ رہے تھے۔ جوانا سے پہلے رسی سے جیگر بندھا ہوا تھا اس لئے وہ بھی دریا برد ہونے سے بچ گیا تھا اور اس نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح اس کنارے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی طرف آنے کی بے حد جدو جہد کی تھی۔ وہ بھی اب ان کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔

''عمران صاحب جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب اس پر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہم سب زندہ ہیں ورنہ اس خوفناک اور طوفانی دریا میں گرنے والا آج تک کوئی زندہ سلامت نہیں نکل سکا ہے''...... جیگر نے ہمدردی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''کوشش اور ہمت کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی۔ یہ تو صرف طوفانی دریا ہے۔ اگر انسان چاہے اور خاص طور پر اللہ کو اس انسان کی زندگی مقصود ہو تو وہ ہاتھ پیر مار کر کسی نہ کسی طرح طوفانی سمندروں سے بھی بچ کر نکل آتا ہے جیگر۔ ہم نے کوشش کی اور ہم اپنی کوششوں اور شدید جدو جہد سے اس طوفانی دریا سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر ہم بھی دوسروں کی طرف ہمت ہار جاتے اور کوشش نہ کرتے تو اس خوفناک دریا میں ہماری لاشیں بھی سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی ہوتیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ موقع مس جولیا کو تب ہی ملتا جب وہ ہوش میں ہوتیں لیکن تم نے تو اسے ہوش میں نہ لانے کی قسم کھا لی تھی۔ اس سے تو بہتر تھا کہ تم جولیا کو دریا کے کنارے پر ہی چھوڑ دیتے''...... تنویر نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔ دریا کے کنارے پر فائٹر طیاروں نے

جس قدر شیلنگ کی تھی تمہارا کیا خیال ہے جولیا اس قدر خوفناک شیلنگ میں محفوظ رہ سکتی تھی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تنویر غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچنے لگا۔

''حوصلے سے کام لو تنویر، مس جولیا صرف تمہاری ہی نہیں ہم سب کی بھی ساتھی تھیں۔ انہوں نے ہمارے شانہ بشانہ کام کیا تھا اور وہ ہمیں بھی اتنی ہی عزیز تھیں جتنی کہ تمہیں۔ ان کے دریا برد ہونے پر افسوس کرنے کی بجائے یہ دعا کرو کہ وہ دریا میں جاتے ہی ہوش میں آ گئی ہوں۔ اگر انہیں بروقت ہوش آ گیا ہو گا تو وہ بھی اپنی جان بچانے کی اتنی ہی کوشش کریں گی جتنی کہ ہم نے کی تھی اور ان کی کوششیں ہم سے زیادہ بار آور ہو سکتی ہیں۔ ہم سب ایک ہی رسی سے بندھے ہوئے تھے جبکہ وہ آزاد تھیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے پہلے جدوجہد کر کے کسی کنارے تک چلی گئی ہوں''...... صدیقی نے ہمدردی سے تنویر کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمران کا کملایا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا جیسے صدیقی کے ان جملوں نے اس کی بھی ڈھارس بندھا دی ہو اور جولیا کے زندہ ہونے کی امید کی کرن اس کے دل میں بھی روشن ہو گئی ہو۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو صدیقی۔ تمہاری یہ بات سن کر مجھے بے حد ڈھارس ہوئی ہے۔ میں نے جولیا کی گردن کی ایک مخصوص رگ پریس کر کے اسے بے ہوش کیا تھا اور وہ رگ ایسی نہیں تھی کہ جولیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مسلسل بے ہوش رہ سکے۔ اس کا دم گھٹتے ہی اسے ہوش آ سکتا تھا۔ وہ رسی کھلتے ہی پانی میں چلی گئی ہو گی جس سے اس کا دم گھٹ گیا ہو گا اور اسے فوراً ہوش آ گیا ہو گا۔ ہوش آتے ہی اسے احساس ہو گیا ہو گا کہ وہ کس سچوئیشن میں ہے اور اس سچوئیشن سے نکلنے کے لئے اسے کیا کرنا ہے۔ اس لئے اب میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جولیا کو کچھ نہیں ہوا ہو گا وہ زندہ ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہے''...... تنویر نے کہا۔

''جہاں بھی ہے وہ بالکل خیریت سے ہے اور جلد ہی وہ تمہیں اپنی خیریت سے بھی مطلع کر دے گی''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر اس قدر اطمینان دیکھ کر ان سب کے چہروں پر بھی قدرے اطمینان آ گیا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ اگر مس جولیا کو کچھ ہو گیا ہوتا تو اب تک ہمارے دلوں کی دھڑکنیں بھی رک گئی ہوتیں''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ بات تمہاری بجائے تنویر یا میں کہتا تو زیادہ لطف آتا۔ کیوں تنویر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''مس جولیا نے اگر دریا سے نکلنے کے لئے جدوجہد کی ہو گی تو وہ تیز رفتاری سے بہتی ہوئی ہماری طرح اسی طرف ہی آئی ہو گی۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں دریا کے کنارے کنارے چیک کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں کہیں نہ کہیں پڑی ہوئی مل جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ وہ دریا میں بہتی ہوئی ہماری طرح اتنی دور آ گئی ہو۔ اس کے ہاتھ پاؤں آزاد تھے وہ اکیلی ہم سے زیادہ تیزی کا مظاہرہ کر سکتی تھی۔ ہم تو ایک دوسرے میں الجھتے ٹکراتے ہوئے آئے تھے اسی لئے ہمیں خود کو سنبھالنا زیادہ مشکل ہو رہا تھا۔ اگر جولیا زندہ ہے اور کسی کنارے پر ہے تو وہ ہم سے کافی پیچھے ہو گی اور ہم دریا کے کنارے کنارے وہاں جانے کی کوشش کریں گے تو اس میں ہمیں کئی روز لگ جائیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''ہم یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ ہم اس وقت کہاں ہیں۔ یہ پہاڑ اور یہ وادی ایکریمیا کی کس ریاست میں ہے۔ دریا سے نبرد آزما ہوتے ہمیں تین گھنٹے لگے ہیں اور دریا میں ہم جس رفتار سے بہہ رہے تھے اس سے نجانے ہم کہاں سے کہاں آ گئے ہیں''...... نعمانی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں جیگر۔ کیا تم یہ وادی دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ اس وقت ہم کہاں ہیں''...... صفدر نے جیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''دریا کے رفتار دو سو کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔ ہم جس رفتار سے یہاں بہتے ہوئے آئے ہیں اس لحاظ سے اگر میں اندازہ لگاؤں تو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہم ایکریمیا کے نارتھ میں ہوگانا ریاست یا اس کے آس پاس ہی کہیں موجود ہیں“...... جیگر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو وہ علاقہ جہاں ہم جا رہے تھے وہ یہاں سے کتنی دور ہے“...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

”اس علاقے سے ہم کم و بیش ڈیڑھ سے دو سو کلو میٹر دور آ گئے ہیں“...... جیگر نے جواب دیا اور ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اگر ہم ہوگانا ریاست میں ہیں تو شہر یہاں سے کتنی دور ہوسکتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”میں اس علاقے کے بارے میں زیادہ تو نہیں جانتا ہوں لیکن ایکریمیا کا پورا نقشہ میرے ذہن میں ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم اس وقت کلٹاس وادی میں موجود ہیں جو ہوگانا کے ویسٹ میں موجود ہے اور اگر یہ وہی وادی ہے تو پھر ہم شہری حدود سے کم از کم ساٹھ سے ستر کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں“...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہاڑوں کے دوسری طرف کیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا اس طرف کوئی آبادی، گاؤں یا کوئی قصبہ وغیرہ موجود ہے یا کوئی پختہ سڑک جس پر چلتے ہوئے ہم شہر کی طرف جا سکیں“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں عمران صاحب۔ میں پھر کہوں گا کہ اگر ہم کلٹاس وادی

میں موجود ہیں تو پھر ہمیں پہاڑوں کی دوسری طرف کوئی گاؤں، کوئی قصبہ یا کوئی انسانی آبادی نہیں ملے گی۔ ہوگانا ایکریمیا کی واحد ریاست ہے جس کا کوئی نواح نہیں ہے اور یہ شہر چونکہ حال میں ہی بسایا گیا ہے اس لئے جو لوگ دوسری ریاستوں سے آتے ہیں وہ شہر کی طرف ہی آتے ہیں۔ ابھی تک اطراف میں کسی قصبے یا گاؤں کو بنانے اور بسانے کا کوئی کام شروع نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس طرف نہ تو کوئی سڑک ہے اور نہ ہی کوئی ایسا راستہ جہاں سے ہم ڈائریکٹ شہر کی جانب جا سکیں۔ وادی کے دوسری طرف طویل پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اگر ہم شہر کی طرف جانے کی کوشش کریں گے تو ہمیں ان پہاڑوں اور پہاڑیوں کو ہی عبور کر کے جانا پڑے گا“...... جیگر نے جواب دیا۔

”تب تو اس وادی سے نکلتے نکلتے ہمیں کئی روز بلکہ کئی ماہ لگ جائیں گے“...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”کیا ہم اپنی مدد کے لئے بھی کسی کو یہاں نہیں بلا سکتے“...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کسی کو مدد کے لئے یا تو ٹیلی فون کر کے بلایا جا سکتا ہے یا پھر ٹرانسمیٹر کال کر کے۔ ان سنسان اور ویران وادیوں میں ہم ٹارزن کی طرح چیخنا چلانا شروع کر دیں تب بھی کوئی ہماری آواز نہیں سنے گا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”خود کو بچانے کے لئے ہم تے اپنے کاندھوں سے تھیلے بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اتار کر دریا میں پھینک دیئے تھے۔ جن میں ہماری ضرورت کا سامان اور ٹرانسمیٹر موجود تھے اب تو ہمارے پاس ایسا کچھ بھی نہیں ہے کہ ہم بیرونی دنیا میں کسی سے رابطہ کر سکیں اور اپنی مدد کے لئے کسی کو بلا سکیں"...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ دریا میں خود کو ہلکا پھلکا رکھنے اور تیز رفتار بہاؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے انہوں نے خود ہی اپنے کاندھوں سے بیگ اتار کر دریا میں پھینک دیئے تھے ورنہ وہ شدید جدو جہد بھی کر کے کنارے تک نہیں پہنچ سکتے تھے اور وزنی تھیلوں کے وزن سے ہی وہ دریا میں ڈوب جاتے۔

"تھیلے تو ہم نے بہ امر مجبوری دریا برد کئے تھے۔ اگر ایسا نہ کرتے تو وزنی تھیلوں کے ساتھ ہم بھی دریا میں ڈوب جاتے۔ ضرورت کی چند چیزیں ہماری جیبوں میں بھی تھیں۔ چیک کرو کسی کی جیب میں ایسا کچھ نکل آئے جو یہاں ہمارے لئے کارآمد ہو سکتا ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔ اس کی بات سن کر ان سب نے سر ہلائے اور اپنی جیبیں چیک کرنے لگے۔ ان کی جیبوں میں کافی سامان تھا ان میں سے کچھ تو دریا میں گر گیا تھا اور کچھ ان کی جیبوں میں رہ گیا تھا۔ صفدر کی جیب سے ایک جدید ساخت کا منی ٹرانسمیٹر ضرور نکلا تھا لیکن پانی کی وجہ سے وہ خراب ہو چکا تھا۔ اسی طرح ان کی جیبوں سے نکلنے والی ہر چیز پانی نے خراب کر دی تھی جو ان کے کسی کام نہیں آ سکتی تھی۔

"میں نے تو صفدر بھائی کے کہنے پر اپنی ساری جیبیں خالی کر دی ہیں۔ میری جیب سے تو چیونگم کا ایک پیکٹ بھی نہیں نکلا ہے جسے میں چبا کر وقت گزار سکوں"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے پاس بھی چھوٹا موٹا سامان ہے جو پانی لگنے سے خراب ہو گیا ہے اور اس سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارے اور تنویر کی جیبوں سے دو خنجر نکلے ہیں اور کیپٹن شکیل کی جیب سے چاقو نکلا ہے۔ اس سے تو ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ خنجروں اور ایک چاقو سے ہم بھلا کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... تنویر نے حسب عادت منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خنجر اور چاقو وادی اور پہاڑیوں میں ہمارے شکار کرنے کے کام آئیں گے۔ ان وادیوں میں سرخ بھیڑیں اور سیاہ خرگوشوں کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ یہاں تک میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ایکریمیا کی ریاستوں میں جتنے بھی پہاڑی علاقے اور وادیاں ہیں وہاں اللہ کی کوئی نہ کوئی مخلوق ضرور آباد ہے چاہے وہ سبزی خور ہو یا گوشت خور۔ سبزی خور جانور تو ہمارے کام آ سکتے ہیں جن کا ہم شکار کر کے اپنے پیٹ کی بھوک مٹا سکتے ہیں ہاں اگر یہاں گوشت خور درندے ہوئے تو پھر ہم اپنی بھوک مٹائیں یا نہ مٹائیں دس گیارہ افراد کو کھا کر وہ ضرور اپنا پیٹ بھر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ یہاں درندے بھی ہو سکتے ہیں جو ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر یہ کلاٹاس وادی ہے تو یہ ہمارے لئے واقعی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق اس وادی میں سیاہ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں کی بھی بہتات ہے"...... جیگر نے کہا۔

"تو بس پھر۔ تیار رہو کسی بھی درندے کا سامنا کرنے کے لئے۔ اب تو یہی ہو گا کہ وہ ہمارے کسی کام آئیں یا ہم ان کے کام آ جائیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"درندے تو ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے البتہ اگر وہ ایک ساتھ اور بڑی تعداد میں ہماری طرف آئے تو پھر ہم ضرور ان کے کام آ جائیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر کوئی تو راستہ ہو گا اس خطرناک وادی سے نکلنے کا۔ ہم خود کو کب تک اس وادی کا اسیر بنائے رکھیں گے"...... صدیقی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"واہ واہ۔ اسے کہتے ہیں جدید اور نئی شاعری، اسیر زنداں اور اسیر زلف کا تو سنا تھا لیکن وادی کا بھی اسیر ہو سکتا ہے یہ پہلی بار سن رہا ہوں"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب ہم خطرے میں ہیں۔ یہاں سے نکلنے کا سوچیں۔ یہ مت بھولیں کہ ہم اس وقت دریا کے کنارے پر ہیں اور عام جانور ہوں یا درندے وہ پیاس بجھانے کے لئے دریا کے کناروں کی طرف ہی آتے ہیں۔ اگر سچ مچ یہاں سرخ بھیڑیئے اور سیاہ چیتے آ گئے تو ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے"...... جیگر نے کہا۔

"اس وادی سے نکلنے کا تو مجھے ایک ہی راستہ دکھائی دے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا راستہ"...... ان سب نے چونک کر ایک ساتھ کہا۔

"جس طرح ہم بہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہم ایک بار پھر دریا میں کود جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس بار دریا ہمیں کسی آبادی والے حصے میں لے جائے"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور ان سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران جس طرح سے الٹی سیدھی باتیں کر رہا تھا اس سے انہیں بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ عمران کا ذہن ابھی تک کام نہیں کر رہا ہے اور اسے بھی اس خطرناک وادی سے نکلنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک ان سب کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لارڈ ابھی ریسٹ روم سے نکل کر اپنے دفتر نما کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسے مخصوص بیپ کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا میز کے پاس آ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یس''...... کرسی پر بیٹھتے ہی لارڈ نے میز پر لگے ہوئے کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کر کے سرد لہجے میں کہا۔

''ایرج بول رہا ہوں لارڈ''...... دوسری طرف سے ایرج کی آواز سنائی دی۔

''یس ایرج۔ کیا رپورٹ ہے۔ ٹی ون سرچ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے یا نہیں۔ کیا انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں یا ان کی باقیات کا پتہ لگا لیا ہے''۔ لارڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ٹی ون ہیلی کاپٹر ابھی دریا پر سرچ کر رہے ہیں لارڈ۔ ان کی طرف سے ابھی مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ جیسے ہی ان کی جانب سے کوئی رپورٹ ملے گی میں آپ کو فوراً مطلع کر دوں گا''...... ایرج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیوں کال کی ہے تم نے مجھے''...... لارڈ نے منہ بنا کر کہا۔ وہ بیس کمانڈر کو ٹی ون ہیلی کاپٹروں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی دریائے ڈیوگن میں لاشیں یا ان کی باقیات کی تلاش کے بارے میں احکامات دینے کے بعد ریسٹ کرنے کے لئے اپنے مخصوص ریسٹ روم میں چلا گیا تھا اور اب تقریباً چار گھنٹوں کے بعد واپس آیا تھا۔

''میں آپ کو جولیانا کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں لارڈ''۔ ایرج نے جواب دیا اور جولیانا کا سن کر لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''جولیانا۔ کیا مطلب۔ کیا بتانا چاہتے ہو تم مجھے جولیانا کے بارے میں۔ تم نے بتایا تو تھا کہ جولیانا، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک رسی سے بندھی ہوئی ہے اور وہ سب تیز رفتار دریا میں بہہ گئے ہیں''...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس لارڈ۔ لیکن جولیانا دریا میں گرتے ہی اس رسی سے الگ ہو گئی تھی اور پانی میں جاتے ہی اس کا دم گھٹا تو اسے ہوش بھی آ گیا تھا اور پھر شدید جدو جہد کر کے اس نے خود کو دریا میں ڈوبنے سے بچا لیا تھا اور پھر وہ شدید جدوجہد اور کوشش کر کے دریا کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک کنارے پر پہنچ گئی تھی“...... ایرج نے جواب دیا تو لارڈ کا چہرہ حیرت سے متغیر ہوتا چلا گیا۔

”جولیانا طوفانی اور دنیا کے انتہائی تیز رفتار دریا سے بچ نکلی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ اس دریا میں جانے والا کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکتا ہے۔ پھر جولیانا۔ وہ کیسے بچ گئی“...... لارڈ نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”جولیانا ذہین اور انتہائی تربیت یافتہ ہے لارڈ۔ اسے بروقت ہوش آ گیا تھا اور چونکہ وہ رسی سے آزاد ہو گئی تھی اس لئے اس نے خود کو فوراً ہی سنبھال لیا تھا اور پھر وہ مخصوص انداز میں تیرتی ہوئی دریا کے کنارے پر آ گئی تھی“...... ایرج نے جواب دیا۔

”گڈ شو۔ تم نے جولیانا کے زندہ ہونے کی خبر سنا کر دل خوش کر دیا ہے ایرج۔ کہاں ہے وہ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ جولیا اس خطرناک اور طوفانی رفتار سے بہنے والے دریائے ویوگن سے بچ کر باہر آ گئی ہے“...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”دریا سے نکل کر جولیانا نے کچھ دیر ریسٹ کیا تھا لارڈ۔ اس کے پاس ڈی تھرٹی ٹرانسمیٹر تھا جو اس کے لباس کی واٹر پروف جیب میں تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر پر کافی دیر سے آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاید آپ ریسٹ روم میں تھے اور آپ نے اس کی چونکہ کال رسیو نہیں کی تھی اس لئے اس نے مجھ سے رابطہ کیا

تھا اور مجھے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔ جولیانا کے زندہ ہونے پر مجھے بھی خوشی ہوئی تھی۔ میں نے جولیانا کی مدد کے لئے ماؤک ہاؤس میں شیرٹن سے بات کی اور اسے فوری طور پر دریائے ویوگن کے کنارے کی طرف بھیج دیا جو ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں جولیانا کو وہاں سے لے آیا تھا“...... ایرج نے جواب دیا۔

”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ جولیانا ماؤک ہاؤس میں ہے“...... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ“...... ایرج نے جواب دیا۔

”او کے۔ میں پہلے جولیانا سے بات کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں“...... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ“...... ایرج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا اور ایرج سے رابطہ ختم کر دیا۔ پھر اس نے چینل کے دو تین بٹن پریس کر کے ایک اور بٹن پریس کیا تو سپیکروں سے ایک مردانہ بھاری آواز سنائی دی۔

”یس“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لارڈ بول رہا ہوں“...... لارڈ نے کرخت آواز میں کہا۔

”اوہ۔ یس لارڈ۔ ماؤک ہاؤس سے شیرٹن بول رہا ہوں“۔ دوسری طرف سے شیرٹن نے لارڈ کی آواز سن کر فوراً مؤدب لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

”جولیانا کہاں ہے“...... لارڈ نے پوچھا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"وہ ریسٹ روم میں ہیں لارڈ۔ جب میں انہیں دریا کے پاس سے لایا تھا تو ان کی حالت کافی خراب تھی"...... شیرٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری اس سے بات کراؤ"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... شیرٹن نے جواب دیا اور کچھ دیر کے لئے سپیکروں میں خاموشی چھا گئی پھر کلک کی آواز سنائی دی اور پھر کمرے میں جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ۔ جولیانا فٹز واٹر بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو لارڈ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے اسے واقعی جولیا کی آواز سن کر خوشی ہو رہی ہو۔

"تمہاری آواز سن کر بے حد خوشی ہو رہی ہے جولیانا۔ مجھے جب ایرج نے بتایا تھا کہ پاکیشائی ایجنٹوں نے تمہیں اپنے ساتھ رسی سے باندھ لیا تھا اور دریا میں اتر گئے تھے اور پھر ان سب کے ساتھ تم بھی دریا میں بہہ گئی تھی تو یہ سب سن کر مجھے بے حد افسوس ہو رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں اپنی ایجنسی کی سب سے ذہین اور زیرک لیڈی ایجنٹ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"تھینکس لارڈ۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ پاکیشائی ایجنٹوں نے مجھے رسی سے باندھا ہے اور مجھے بے ہوشی کی ہی حالت میں لے کر دریا میں اتر گئے ہیں۔ مجھے تو اچانک پانی میں ہوش آیا تھا۔ ہوش

آتے ہی جب میں نے خود کو دریا میں غوطے لگاتے دیکھا تو میں بھی گھبرا گئی تھی لیکن پھر میں نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا اور اپنا سانس روک لیا۔ میں پانی کے بہاؤ میں تیزی سے بہتی جا رہی تھی۔ میں جتنا آگے کی طرف تیرنے کی کوشش کرتی تھی پانی کا تیز بہاؤ مجھے اس سے کہیں زیادہ طاقت سے پیچھے لے جا رہا تھا۔ پھر میں نے دریا کے گہرائی میں ڈبکی لگا دی۔ سطح کی بہ نسبت دریا کے گہرائی میں پانی کا بہاؤ قدرے کم ہوتا ہے اس لئے میں زیادہ سے زیادہ گہرائی میں آ گئی اور پھر میں نے کنارے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ مجھے تیز رفتار دریا میں تیرتے ہوئے شدید جدو جہد کرنا پڑ رہی تھی لیکن میں ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھی اس لئے مسلسل کوششوں سے میں دریا کے کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی اور پھر کنارے کی دیواروں سے نکلی ہوئی چٹانوں اور جھاڑیوں کی لمبی لمبی شاخیں پکڑتی ہوئی دریا سے نکل کر باہر آ گئی۔ اس کشمکش اور شدید جدوجہد سے میرا برا حال ہو گیا تھا میں کافی دیر وہاں پڑی رہی پھر مجھے ڈی تھرٹی ٹرانسمیٹر کا خیال آیا جو تم نے مجھے ڈائریکٹ کال کرنے کے لئے دیا تھا۔ میں نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ واٹر پروف تھا اس لئے میری جیب میں موجود ڈی تھرٹی ٹرانسمیٹر پانی میں خراب ہونے سے بچ گیا تھا۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر تم سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن تم میری کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے تھے اس لئے مجھے مجبوراً بلیک ہاؤس میں ایرج سے بات کرنی پڑی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں نے ایرج کو اپنی لوکیشن کا بتایا تو اس نے ماؤک ہاؤس کے شیرٹن کو ایک ہیلی کاپٹر میں بھیج دیا اور پھر میں شیرٹن کے ساتھ ماؤک ہاؤس پہنچ گئی"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری ہلاکت کا سن کر افسوس زدہ ہو کر ریسٹ روم میں چلا گیا تھا جولیانا۔ لیکن تم زندہ بچ گئی ہو۔ اس سے میں بہت خوش ہوں۔ مجھے تم جیسی زیرک اور ذہین ایجنٹ کو گنوا کر جو افسوس ہو رہا تھا تمہاری آواز سن کر وہ سارا افسوس ختم ہو گیا ہے اور افسوس کی جگہ خوشی نے لے لی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا کچھ پتہ چلا"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ تمہارے ساتھ ہی دریا میں بہہ گئے تھے۔ وہ زندہ ہیں یا نہیں اس کا ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ میں نے ٹی ون سرچ ہیلی کاپٹر بھیجے ہیں جو دریا پر انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جلد یا بدیر پتہ چل جائے گا کہ وہ زندہ ہیں یا ہلاک ہو چکے ہیں۔ ویسے تم زندہ ہو تو اس سے میرا شک اور بھی زیادہ یقین میں بدل گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ اگر تم اس طوفانی اور خطرناک دریا سے خود کو زندہ بچا کر باہر آ سکتی ہو تو پھر یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے مشکل نہیں ہو گا۔ وہ بھی تمہاری طرح کسی نہ کسی طریقے سے دریا کے تیز رفتار لہروں سے بچ نکلے ہوں گے اور اب کسی کنارے پر پڑے ستا رہے ہوں

گے"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ایسا ہی ہے جولیانا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے ہلاک ہو جائیں اس کے لئے میرا دل پہلے سے ہی نہیں مان رہا تھا اسی لئے تو میں نے ان کے باقیات کی تلاش میں ٹی ون سرچ ہیلی کاپٹر بھیجے تھے تاکہ مجھے ان کی ہلاکت کی تصدیق ہو جائے۔ لیکن تم زندہ ہو تو پھر مجھے یہ بھی یقین ہے کہ وہ سب بھی زندہ ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے معلوم ہے وہ اتنی آسانی سے ہار ماننے والے انسان نہیں ہیں خاص طور پر عمران جس کا دماغ کمپیوٹر سے بھی زیادہ تیزی سے چلتا ہے اس نے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کیا ہو گا بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ پہلے سے ہی دریا میں ایسا انتظام کر کے اترا ہو کہ اگر وہ تیز رفتار بہاؤ کی زد میں آ گئے تو وہ اس سے کیسے بچ سکتے ہیں ورنہ وہ تمہیں اور اپنے ساتھیوں کو لے کر اس طرح دریا کے کنارے پر نہ اتر جاتا"...... لارڈ نے کہا۔

"اگر وہ زندہ ہیں تو اس وقت وہ کہاں ہوں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم سے بات کرنے کے بعد مجھے ان کے زندہ ہونے کا خیال آیا ہے جولیانا۔ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں اس کے بارے میں ابھی میں کچھ نہیں جانتا۔ میں ایرج سے بات کرتا ہوں اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسے کہتا ہوں کہ وہ دوبارہ کراس سرچر سیٹلائٹ آن کرے جس سے اس نے پہلے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کیا تھا۔ اس سیٹلائٹ سسٹم میں پاکیشیا کے تمام ممبران کے ڈین این اے ٹیسٹ موجود ہیں۔ جن کی مدد سے پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ وہ زندہ ہیں تو اس وقت کہاں پر موجود ہیں''...... لارڈ نے کہا۔

''میرے پاس عمران کے ٹرانسمیٹر کی ایک فریکوئنسی موجود ہے۔ اس فریکوئنسی پر میں نے پہلے بھی عمران سے بات کی تھی تاکہ پتہ کر سکوں کہ وہ دریا کے دوسرے کنارے پر کہاں موجود ہے۔ لیکن عمران سے بات کرتے ہوئے نجانے کیوں میرے دل و دماغ میں اس کے لئے نفرت سی بھر گئی تھی اور میں اس سے زیادہ بات نہیں کر سکی تھی اس لئے میں نے اس سے جلد ہی رابطہ ختم کر دیا تھا۔ اگر تم کہو تو میں اس سے دوبارہ اسی ٹرانسمیٹر پر بات کرتی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہے تو پھر وہ میری کال ضرور اٹنڈ کرے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں اسے ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ دریا میں گرا تھا اور دریا میں گرنے سے اس کے پاس موجود ٹرانسمیٹر خراب ہو چکا ہوگا۔ میرے پاس جب ایک آسان راستہ موجود ہے تو پھر مجھے کسی مشکل میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم رکو میں ایرج سے بات کر کے ابھی معلوم کر لیتا ہوں کہ وہ زندہ ہے یا نہیں''...... لارڈ نے کہا۔

''ایک منٹ۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے''۔ جولیا

کی آواز سنائی دی اور لارڈ جس کا ہاتھ کال ڈراپ کرنے کے لئے پینل کی جانب بڑھا تھا وہیں رک گیا۔

''بولو۔ میں سن رہا ہوں''...... لارڈ نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایرج نے اگر ان کے زندہ ہونے کا بتایا تو مجھے لازماً بتانا کہ وہ سب کہاں موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے بے حد زک پہنچائی ہے اور میری آنکھوں کے سامنے میرے گروپ کے بے شمار افراد کو ہلاک کیا ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف نفرت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ عمران نے مجھے دھوکے سے اپنی گرفت میں لیا تھا اور پھر اس نے مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ اگر مجھے ذرا سا بھی موقع مل جاتا تو میں ان سب سے اپنے ساتھیوں کا وہیں بدلا لے لیتی۔ اب اگر وہ زندہ ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے صرف ان کی لوکیشن بتا دو۔ میں اب وہاں اکیلی جاؤں گی اور جب تک میں انہیں خود ہلاک نہیں کر دیتی مجھے سکون نہیں آئے گا۔ میں ان سب کو ہلاک کر کے ان سے ڈی جے گروپ کے ساتھیوں کا انتقام لینا چاہتی ہوں اور میرا یہ انتقام تب ہی پورا ہوگا جب وہ سب میرے ہاتھوں مارے جائیں گے''۔ جولیا نے تیز تیز اور انتہائی سرد لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اکیلی ان کا مقابلہ کر سکو گی''...... لارڈ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”ہاں لارڈ۔ ان سب کے لئے تو میں اکیلی ہی کافی ہوں۔ اس وقت میں سیکشن ٹو کے آدمیوں کی وجہ سے انہیں پہچان نہیں سکی تھی اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو میں انہیں زندہ رہنے کا ایک لمحے کا بھی موقع نہ دیتی۔ اب وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ میں اپنے ساتھ ماؤک ہاؤس سے ڈبل تھری گلاسز والی کٹ لے جاؤں گی۔ اس گاگل کی وجہ سے ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصلی چہرے میرے سامنے آ جائیں گے اور میں انہیں زندہ رہنے کا کوئی موقع نہیں دوں گی۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔ جولیانا فٹزواٹر کا وعدہ“...... جولیا نے بڑے ٹھہرے ہوئے اور انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ میں پہلے معلوم کر لوں کہ وہ سب زندہ ہیں بھی یا نہیں اور پھر یہ بھی پتہ چل جائے کہ وہ کہاں ہیں تو میں تمہیں ان کے بارے میں بتا دوں گا۔ پھر تم بے شک انہیں ہلاک کرنے کے لئے اکیلی چلی جانا۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ تم اکیلی جا کر انہیں ہلاک کرو یا اپنی ڈی جے فورس لے جا کر“...... لارڈ نے جواب دیا۔

”تھینکس لارڈ۔ بس مجھے ایک موقع چاہئے۔ اس بار میں تمہیں مایوس نہیں کروں گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی میرے ہاتھوں ہلاکت ہو گی۔ یقینی ہلاکت“...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ تم ویٹ کرو۔ میں ایرج سے بات کر کے تم سے

دوبارہ رابطہ کرتا ہوں“...... لارڈ نے کہا۔

”اوکے“...... جولیا کی آواز سنائی دی تو لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کیا اور پھر اس نے جولیا سے رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا سے رابطہ ختم کر کے لارڈ نے ایرج سے رابطہ کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ کراس سرچر سیٹلائٹ سسٹم آن کرے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ڈی این اے کے ذریعے سرچ کر کے ان کا پتہ چلائے کہ وہ زندہ ہیں یا واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور اگر وہ زندہ ہیں تو اس وقت کہاں ہیں۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے ایرج نے کال کی اور اسے بتا دیا کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور دریا سے باہر ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا سن کر لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ان افراد میں سے نہیں ہیں جو خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ان میں مسلسل کچھ کر دکھانے اور کچھ کر گزرنے کا حوصلہ تھا جو واقعی موت کے منہ سے بھی نکلنے کا فن جانتے تھے۔

لارڈ نے ایک بار پھر جولیا سے رابطہ کیا اور پھر اس نے جولیا کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ لارڈ نے جولیا کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔

”تھینک یو لارڈ۔ تم نے مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لوکیشن بتا کر

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میرا کام آسان کر دیا ہے۔ کلٹاس ویلی میں ان کے سوا اور کوئی نہیں ہو گا۔ مجھے انہیں وہاں تلاش کرنا زیادہ مشکل ثابت نہیں ہو گا۔ میں کلٹاس ویلی ہی ان کے لئے جہنم زار بنا دوں گی۔ ان سب کو جب تک میں ان کے آخری انجام تک نہیں پہنچا دیتی اس وقت تک میں واپس نہیں آؤں گی''...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''کیسے جاؤ گی تم کلٹاس ویلی میں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لو گی''...... لارڈ نے پوچھا۔

''میں ماؤک ہاؤس سے ڈیل زیرو گن شپ ہیلی کاپٹر لے جاؤں گی لارڈ۔ یہ ہیلی کاپٹر تیز رفتار بھی ہے اور اس میں انتہائی خوفناک اسلحہ موجود ہے جو کلٹاس وادی میں زبردست تباہی پھیلانے کے کام آ سکتا ہے۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چن چن کر ہلاک کروں گی اور جب تک ان کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے نہ دیکھ لوں گی مجھے سکون نہیں آئے گا''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''میں تو کہتا ہوں کہ تم وہاں اکیلی نہ جاؤ۔ تمہارے پاس بگ فورس ہے۔ اپنی فورس کے ساتھ وہاں جاؤ اور ان سب کو ہلاک کر دو اور پھر وہیں ان کی لاشوں کے ٹکڑے کر دو''...... لارڈ نے کہا۔

''نہیں لارڈ۔ عمران اور اس کے ساتھی میرے مجرم ہیں۔ میں ان کے لئے اکیلی ہی کافی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ میری فورس

اور ان کا مقابلہ ہو۔ ایسی صورت میں میری فورس کا پھر کوئی نہ کوئی آدمی مارا جائے گا اور میں اب اپنے کسی ساتھی کی لاش نہیں دیکھنا چاہتی اس لئے میں انہیں اکیلی جا کر ماروں گی اور تم بے فکر رہو۔ میں ویلی میں تب جاؤں گی جب تک مجھے یہ یقین نہیں ہو جاتا کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب میں آسانی سے ان کے قابو میں نہیں آؤں گی''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم اکیلی جا کر ان کا خاتمہ کرنا چاہتی ہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گا لیکن اس بار میں تمہیں ناکام ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے تمام ساتھی تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے''۔ لارڈ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا لارڈ۔ اب ان پر جولیانا نہیں۔ ڈینجرس جولیانا موت بن کر جھپٹے گی اور ڈینجرس جولیانا جب کسی پر موت بن کر جھپٹتی ہے تو پھر اس کے ہلاکت خیز پنجوں سے کوئی نہیں بچ سکتا''...... جولیا نے کسی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری واپسی اور کامیابی کی خبر سننے کا منتظر رہوں گا''...... لارڈ نے کہا۔

''میری بہت جلد واپسی ہو گی لارڈ اور وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خوشخبری کے ساتھ''...... جولیا نے اسی انداز میں جواب دیا اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر جولیا سے رابطہ منقطع کر دیا۔

"میں جانتا ہوں جولیانا کہ تم نے جو کہا ہے اس پر ضرور عمل کرو گی۔ تمہارا مائنڈ مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہے اور تم میرے کسی حکم سے انحراف کا سوچ بھی نہیں سکتی ہو۔ اسی لئے میں تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اکیلی ہلاک کرنے کا موقع دے رہا ہوں۔ میں اب یہی چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی صرف اور صرف تمہارے ہی ہاتھوں ہلاک ہوں۔ تم نے اب تک جو ٹیسٹ دیئے ہیں ان میں تو تم کامیاب رہی ہو لیکن تم میری ایجنسی کی مستقل رکن تب ہی بن سکو گی جب تم عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دو۔ ڈبل زیرو گن شپ ہیلی کاپٹر تمہارے لئے کلٹاس وادی میں واقعی بے حد کارآمد رہے گا۔ اس وادی میں کوئی اور انسان جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔ وہاں سرخ بھیڑیوں کے ساتھ ساتھ سیاہ چیتوں کی بھی کثرت ہے جو انسانی بو پا کر ان پر حملہ کرنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں اور ان کے حملوں سے آج تک کوئی انسان نہیں بچ سکا ہے۔ ڈبل زیرو گن شپ ہیلی کاپٹر سے تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے پتہ چل جائے گا جنہیں تم فضا سے ہی میزائل اور بم مار کر ہلاک کر سکتی ہو اور اس بار ان پر حقیقت میں ڈینجرس جولیانا بن کر جھپٹو گی تو وہ واقعی تمہارے ہلاکت خیز پنجوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ مجھے تمہاری کامیابی کا یقین ہے جولیانا۔ سو فیصد یقین ہے"...... لارڈ نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور ریلیکس موڈ میں آ گیا۔ اس کا چہرہ تمتما رہا تھا جیسے واقعی اسے یقین ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی کلٹاس ویلی میں حقیقتاً ڈینجرس جولیانا کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور اس وادی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور خیالوں ہی خیالوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈینجرس جولیانا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترتے ہوئے دیکھنے لگا۔ اسی جولیانا کے ہاتھوں جو کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کر چکی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ آواز کسی بھیڑیے کی تھی۔ غراہٹ نما آواز سن کر وہ پریشان ہو کر چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گئے لیکن وہاں ہر طرف بڑی بڑی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ بھیڑیے اور سیاہ چیتے ان جھاڑیوں میں چھپے ہوئے ہوتے تو انہیں بھلا آسانی سے کہاں دکھائی دے سکتے تھے۔

"یہ تو کسی درندے کے غرانے کی آواز معلوم ہو رہی ہے"۔ جیگر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کسی درندے کی نہیں۔ یہ سرخ بھیڑیے کی غراہٹ ہے۔ جو افریقہ کے جنگلوں میں موجود خونخوار اور خطرناک بھیڑیوں سے کہیں زیادہ طاقتور اور خونخوار ہوتے ہیں"...... جوزف نے کہا اور وہ تیز تیز چلتا ہوا صفدر کے قریب آ گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی سرخ بھیڑیا ہمارے آس پاس

ہی کہیں موجود ہے"...... چوہان نے جھاڑیوں کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ایک ہی بھیڑیا ہے جو شاید قریب ہی موجود تھا اور انسانی بو پا کر اس طرف آ گیا ہے۔ اگر اسے جلد ختم نہ کیا گیا تو یہ چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آوازیں دے کر یہاں بلا لے گا اور پھر یہاں اس قدر سرخ بھیڑیے اکٹھے ہو جائیں گے کہ ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جائے گا"...... جوزف نے کہا۔

"اگر یہ سرخ بھیڑیا ہے تو اس نے ابھی تک ہم پر حملہ کیوں نہیں کیا۔ سرخ بھیڑیوں کے بارے میں تو مشہور ہے کہ وہ جہاں کسی انسان کو دیکھتے ہیں فوراً ان پر موت بن کر جھپٹ پڑتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ اکیلا ہے باس اور ہم اس کے لئے تعداد میں زیادہ ہیں۔ وہ اس وقت تک ہم پر حملہ نہیں کرے گا جب تک ہم ساتھ ساتھ ہیں۔ جیسے ہی ہم الگ ہوئے وہ ہم میں سے کسی ایک پر جھپٹ پڑے گا"...... جوزف نے جواب دیا۔ سرخ بھیڑیے کی غراہٹ سن کر اس کی وحشیانہ حس نے فوراً کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

"اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو بلا لیا تو"...... جیگر نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"سرخ بھیڑیوں میں ایک خاص بات ہوتی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی ایک بھیڑیا کسی انسان یا بہت سے انسانوں کو دیکھ لے تو وہ

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس وقت تک اپنے کسی ساتھی کو نہیں بلاتا جب تک کہ وہ کسی ایک انسان پر حملہ کر کے اس کا خون نہ چکھ لے۔ یہ سرخ بھیڑیا بھی اس وقت تک اپنے کسی ساتھی کو نہیں بلائے گا جب تک اسے ہم میں سے کسی ایک پر حملہ کرنے کا موقع نہیں مل جاتا۔ ہاں اگر اس بھیڑیے کی طرح خود ہی کوئی اور سرخ بھیڑیا اس طرف آ گیا تو پھر وہ ہم پر حملہ کرنے میں دیر نہیں کریں گے“...... جوزف نے کہا۔

”تو اس سرخ بھیڑیے سے بچنے یا اسے یہاں سے بھگانے کا کوئی طریقہ ہے تمہارے پاس“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ بھیڑیا اس وقت تک ہمارے پیچھے لگا رہے گا جب تک کہ یہ ہم میں سے کسی کو اپنا شکار نہیں کر لیتا۔ یا پھر ہم اس بھیڑیے کو ہلاک نہیں کر دیتے“...... جوزف نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

”کیا اس بھیڑیے سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے“...... جوانا نے جوزف کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ میں افریقہ کے جنگلوں میں کئی سرخ بھیڑیوں کو ہلاک کر چکا ہوں۔ میں ان کے حملوں کے طریقوں اور ان پر وار کرنے کا طریقہ جانتا ہوں۔ اگر صفدر صاحب مجھے ایک خنجر دے دیں تو میں ابھی جا کر اس سرخ بھیڑیے کا خاتمہ کر دیتا ہوں“...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”دے دو بھائی صفدر اسے خنجر۔ دیکھتے ہیں کہ جوزف ہمیں سرخ بھیڑیے سے بچاتا ہے یا یہ سرخ بھیڑیے کا شکار بن کر ہمیں بھی بے موت مرنے کے لئے یہاں چھوڑ جاتا ہے“......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صفدر نے ایک باریک دھار والا خنجر جوزف کو دے دیا۔

”آپ سب یہیں رکیں۔ میں سرخ بھیڑیے کی بو سونگھ کر آ گے جاؤں گا اور وہ جہاں بھی ہو گا میں اس پر اچانک حملہ کر دوں گا“...... جوزف نے کہا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں دبے قدموں تیزی سے سامنے موجود جھاڑیوں کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

”یہاں سرخ بھیڑیے موجود ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم اس وقت کالاتا اس ویلی میں ہی موجود ہیں جہاں سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں کی کثرت ہے“...... جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس وادی سے نکلنے کے لئے ہمیں جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا۔ ابھی شام ہو رہی ہے۔ رات ہوتے ہی واقعی یہاں سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں کی بہت بڑی تعداد آ جائے گی جو یہاں پانی پینے کے لئے آنے والے چھوٹے موٹے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں کی اتنی بڑی تعداد یہاں آ جائے جن سے ہمارے لئے بچنا ناممکن ہو جائے اس لئے میں یہاں رات گزارنے کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا“......عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تو پھر آپ ہی بتائیں کہ اس خطرناک وادی سے ہم کیسے نکلیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"جس طرح سوچ پر لگا کر اڑ سکتی ہے اور کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے کاش اسی طرح ہمارے بھی پر ہوتے تو ہم بھی اڑ کر کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جاتے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

"چلیں سوچ کو ہی پر لگا کر اڑا لیں۔ اور کچھ نہیں تو آپ کی سوچ ہمیں کسی ایسی جگہ جانے کا راستہ تو بتا ہی دے گی جہاں ہم محفوظ بھی رہ سکیں گے اور اس خطرناک وادی سے نکل بھی سکیں گے"...... صفدر نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے جوزف کو کچھ فاصلے پر جھاڑیوں میں اچانک اچھل کر چھلانگ لگاتے دیکھا اور پھر اچانک اس طرف سے جھاڑیاں زور زور سے ہلنا شروع ہو گئیں۔

"لو بھئی۔ جوزف کو تو اپنا شکار مل گیا ہے۔ اب دیکھتے ہیں جیت کس کی ہوتی ہے۔ جوزف سرخ بھیڑیئے کو شکار کرتا ہے یا خود جوزف سرخ بھیڑیئے کا شکار بنتا ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ سب مسلسل ان جھاڑیوں کی طرف دیکھ رہے تھے جو بری طرح سے ہل رہی تھیں اور اس طرف سے کسی درندے کے غرانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"جوزف جنگل پرنس ہے اور جنگل پرنس کے سامنے ایسے

درندوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ جوزف اس سے بھی بڑے بڑے اور خونخوار درندوں کا اکیلے مقابلہ کر چکا ہے بلکہ میں نے تو اسے جنگلوں میں کئی کئی شیروں اور چیتوں کے ساتھ خالی ہاتھوں مقابلہ کرتے بھی دیکھا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ سرخ بھیڑیئے کے مقابلے میں بھی جوزف ہی کامیاب رہے گا"...... صفدر نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

"دونوں گھنی جھاڑیوں میں چھپ کر لڑ رہے ہیں اب کون کس پر بھاری پڑ رہا ہے اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ کاش یہاں جھاڑیاں نہ ہوتیں تو میں بھی جوزف کا کسی درندے سے ایک آدھ مقابلہ دیکھ لیتا اور مجھے بھی پتہ چل جاتا کہ میرا سیاہ فام ٹارزن کتنے پانی میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جوزف جنگلی معاملات میں واقعی کسی ٹارزن سے کم نہیں ہے۔ جنگلوں میں پہنچ کر وہ واقعی ایسا بن جاتا ہے جیسے جنگل کے باسی ہوتے ہیں اس کی تمام جنگلی حسیں بیدار جاتی ہیں اور وہ بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ سب کچھ جنگلوں میں ہوتا ہے۔ ہم اس وقت جنگلوں میں نہیں بلکہ ایک وادی میں ہیں۔ جنگلوں اور دوسرے علاقوں میں رہنے والے درندوں اور جانوروں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”جو بھی ہے۔ جوزف اس سرخ بھیڑیئے سے شکست نہیں کھائے گا“...... صفدر نے اسی طرح سے یقین بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انہیں جھاڑیوں کی طرف سے جوزف کی تیز آواز کے ساتھ سرخ بھیڑیئے کی خوفناک غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور پھر وہاں اچانک خاموشی چھا گئی۔ چند لمحے جھاڑیاں زور زور سے ہلتی رہیں پھر وہ بھی ساکت ہو گئیں۔

”گیا کام سے“...... عمران نے کراہ کر کہا۔

”کون“...... نعمانی نے بے اختیار پوچھا۔

”کوئی نہ کوئی تو گیا ہے۔ جوزف یا پھر سرخ بھیڑیا۔ اب دیکھو کون آتا ہے باہر ان جھاڑیوں سے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر جھاڑیاں ہلیں اور پھر انہوں نے ان جھاڑیوں سے جوزف کو نکل کر باہر آتے دیکھا تو ان سب کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ جوزف کا جسم خون سے بھرا ہوا تھا اور اس نے کاندھوں پر سرخ رنگ کے ایک بڑے بھیڑیئے کو اٹھا رکھا تھا۔ وہ فاتحانہ انداز میں مسکراتا اور دوسرے ہاتھ سے خون آلود خنجر ہوا میں لہراتا ہوا واپس آ رہا تھا۔

”دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ جوزف ہی سرخ بھیڑیئے کا شکار کرے گا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی جوزف کو زندہ دیکھ کر ان سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہو۔ جوزف، سرخ بھیڑیئے کی لاش اٹھائے ان کے نزدیک آ گیا اور اس نے سرخ

بھیڑیئے کی لاش نیچے پھینک دی۔ سرخ بھیڑیا واقعی عام بھیڑیوں سے کہیں زیادہ بڑا اور طاقتور تھا اور اس کے کھلے ہوئے منہ سے لمبے اور نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور اس سرخ بھیڑیئے کے پنجے بھی عام بھیڑیوں سے کہیں زیادہ لمبے اور نوکیلے تھے۔

”بڑا سخت جان بھیڑیا تھا۔ بار بار مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا میں نے مشکلوں سے خود کو اس کے حملوں سے بچایا تھا اور پھر جیسے ہی مجھے موقع ملا میں نے اس کی گردن پر وار کر دیا۔ گردن کٹتے ہی یہ گر گیا تھا۔ اگر یہ زخمی ہو کر بھاگ جاتا تو یہ ہمارے لئے اور زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا“...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس سرخ بھیڑیئے کو ہلاک کر کے اس نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہو۔

”جب تم نے اسے ہلاک کر دیا تو اس کی لاش یہاں کیوں اٹھا لائے ہو۔ اسے وہیں پھینک آتے۔ اس کے خون کی عجیب اور ناگوار سی بو آ رہی ہے“...... جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ واقعی سرخ بھیڑیئے کے خون سے عجیب اور انتہائی ناگوار سی بو آ رہی تھی جس کی وجہ سے عمران سمیت ان سب نے اپنی ناک پکڑ لی تھی۔

”میں جان بوجھ کر سرخ بھیڑیئے کی لاش یہاں لایا ہوں“۔ جوزف نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیوں اس کا آچار ڈالنا ہے کیا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اسے بھی سرخ بھیڑیئے کے خون کی بو بے حد ناگوار محسوس ہو رہی تھی جیسے اسے کراہیت سی محسوس ہو رہی ہو۔

"ہاں۔ یہاں اس جیسے بے شمار خونخوار اور طاقتور سرخ بھیڑیئے موجود ہیں۔ جگر نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہاں سیاہ چیتوں کی بھی کثرت ہو سکتی ہے تو میں نے سوچا کہ اگر میں اس سرخ بھیڑیئے کی لاش اٹھا کر لے جاؤں اور آپ سب سرخ بھیڑیئے کا خون اپنے جسموں پر لگا لیں تو ہم اس وادی میں موجود تمام سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"کیا مطلب۔ سرخ بھیڑیئے کے خون سے باقی بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں سے ہم کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سرخ بھیڑیوں کے خون کی بو کی وجہ سے کوئی جانور یہاں تک کہ کوئی دوسرا سرخ بھیڑیا اور سیاہ چیتا ہمارے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ سرخ بھیڑیئے کے خون کی بو سے تمام جانور بھی اتنا ہی دور دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں جتنا کہ ہم انسان"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ سرخ بھیڑیئے کا خون اگر ہمارے جسموں پر لگا ہوگا تو کوئی جانور ہمارے نزدیک نہیں آئے گا"۔

کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ کوموگو نسل کے سرخ بھیڑیئے ہیں۔ ایسی ہی نسلوں کے بھیڑیئے افریقہ کے جنگلوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جب یہ بھیڑیئے ہلاک یا زخمی ہوتے ہیں تو ان کے اپنے ساتھی بھی ان سے دور دور چلے جاتے ہیں۔ اس وادی کے خطرے سے بچنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے کہ ہم سب سرخ بھیڑیئے کا خون اپنے جسموں پر لگا لیں"...... جوزف نے کہا۔

"تو کیا ہمیں بھی تمہاری طرح اس بھیڑیئے کے خون سے نہانا پڑے گا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ سرخ بھیڑیئے کے خون کے چند دھبے بھی آپ اپنے جسم کے کسی بھی حصے پر لگا لیں تو بھی جانور ہمارے قریب نہیں آئیں گے۔ آپ سب کو اگر اس خون سے کراہیت آ رہی ہے تو آپ خون اپنے پیروں پر بھی لگا سکتے ہیں اس سے آپ کو تو بو کا احساس نہیں ہوگا۔ لیکن اس خون سے نکلنے والی بو آپ کے سارے جسم کے گرد ایک ہالہ سا بنا لے گی جس سے آپ بری بلاؤں کی نظروں میں آنے سے بھی بچ جائیں گے اور اس وادی میں موجود جانور، نہ دکھائی دینے والی بو کے ہالے کی وجہ سے آپ سے دور دور رہیں گے اور اگر یہاں زہریلے بچھوؤں یا زہریلے سیاہ چیونٹے اور سانپ بھی ہوئے تو وہ بھی آپ سب سے دور ہی رہیں گے"...... جوزف نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہارا مطلب ہے کہ اس خون کی بو ہمارے جسموں کے گرد ایک پروٹیکشن شیلڈ بن جائے گی جس کی وجہ سے جانور ہمارے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کریں گے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ اس کے لئے نئی بات ہو۔

"یس باس۔ یہ سچ ہے۔ سرخ بھیڑیوں کے خون میں ایسی چمک پائی جاتی ہے جو اگر کسی جاندار کو لگ جائے تو آسمان پر اڑنے والی چیلیں بھی اسے نہیں دیکھ سکتی ہیں چاہے وہ اس کا شکار ہی کیوں نہ ہو اور چیل نیچی پرواز ہی کیوں نہ کر رہی ہو"۔ جوزف نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا تھا اور پھر اس کے دماغ میں جوزف کی بتائی ہوئی بات خود بخود واضح ہوتی چلی گئی۔

"میں سمجھ گیا۔ جوزف کے کہنے کا مطلب ہے کہ سرخ بھیڑیے کے خون میں کچھ ایسے اثرات پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے سرخ بھیڑیوں کے خون سے ایسی مہک یا بو خارج ہوتی ہے جو ایک شیلڈ کی طرح کسی بھی جاندار کے گرد ایک ہالہ سا بنا لیتی ہے اور پھر اس ہالے میں رہنے والے جاندار کو کوئی غیر مرئی مخلوق نہیں دیکھ سکتی۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ سرخ بھیڑیے کے خون کی اس انوکھی خاصیت کے بارے میں، میں نے وائلڈ لائف پر لکھی گئی ایک خصوصی کتاب میں پڑھا تھا جس میں جنگل کے جانوروں پر میڈیکل ریسرچ بھی کی گئی تھی اور ایک کتاب میں سرخ بھیڑیوں

کی ایک خاص نسل کوموگو کے بارے میں جامع مضمون بھی دیا گیا تھا جس میں ایک سینئر پروفیسر نے دعویٰ کیا تھا کہ جس انسان کے جسم پر کوموگو نسل کے سرخ بھیڑیے کے خون کے چند قطرے بھی لگ جائیں تو نہ صرف دنیا کے تمام خطرناک جانور اور درندے اس سے دور دور بھاگ جاتے ہیں بلکہ اس جاندار کو کوئی غیر مرئی آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ یہاں تک کہ اس جاندار کو نہ تو کسی ریز سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی سیٹلائٹ سے۔ اس کے علاوہ سرخ بھیڑیے کے خون کی وجہ سے جاندار کے گرد بو کا جو ہالہ سا بنتا ہے اس ہالے کی وجہ سے کسی کیمرے کی آنکھ بھی اس کی تصویر نہیں اتار سکتیں۔ اس جاندار کو وہی دیکھ سکتا ہے جو سامنے ہو اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو"...... عمران نے کہا تو ان سب کے چہروں پر حیرت لہرانے لگی۔

"بڑی عجیب و غریب خاصیت ہے اس خون کی۔ میرا مطلب ہے سرخ بھیڑیے کے خون کی۔ اگر ہم اپنے جسموں پر جوزف کے کہنے کے مطابق سرخ بھیڑیے کا خون لگا لیں تو کیا ہم بھی غیر مرئی نظروں میں آنے سے بچ جائیں گے اور جدید کیمروں اور سیٹلائٹ سسٹم سے بھی ہمیں دیکھا نہیں جا سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جس میڈیکل آفیسر پروفیسر نے مضمون لکھا تھا اس نے سرخ بھیڑیے کے خون پر خاصی تحقیق کی تھی اور اس نے ہی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ریسرچ سے پتہ لگایا تھا کہ سرخ بھیڑیوں کی ایک خاص نسل جسے کوموگو کہا جاتا ہے، کے خون میں ایسے خاص اجزاء موجود ہوتے ہیں جو واقعی مہذب دنیا کی جدید سائنسی آلات کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس جاندار کے جسم پر سرخ بھیڑیے کا خون لگا ہو۔ اس انسان کی اگر چند گز کے فاصلے سے بھی تصویر لی جائے تو اس کیمرے میں باقی تمام مناظر تو آ جائیں گے لیکن وہ انسان اس تصویر میں نہیں ہو گا جس کی تصویر اتاری گئی ہو۔ جیسے وہ انسان اس کیمرے کے سامنے موجود ہی نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''پھر تو سرخ بھیڑیے کا خون ہمارے لئے خاصا کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ ہم جس طرح سے لارڈ ایجنسی کے خلاف کام کر رہے ہیں وہ جدید سائنسی آلات سے آراستہ ہے اور یہ ایجنسی ہمیں جدید سیٹلائٹ سے بھی چیک کر سکتی ہے۔ اگر ہمارے جسموں پر سرخ بھیڑیے کا خون لگا ہوا ہوگا تو ہم ان کی نظروں سے بھی پوشیدہ ہو جائیں گے اور جب تک ہم ان کے سامنے نہیں آئیں گے وہ ہمیں کسی سائنسی آلات سے نہیں دیکھ سکیں گے''......صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ اس سرخ بھیڑیے کے خون کو جدید سائنسی آلات سے بچنے کے لئے پی ایس کہا جاتا ہے یعنی پروٹیکشن شیلڈ''......عمران نے جواب دیا۔

''پھر تو ہمیں فوراً یہ خون اپنے جسموں پر لگا لینا چاہئے''۔ جیگر

نے کہا۔

''مگر اس خون کی بو۔ مجھے تو اس بو سے ہی بے پناہ کراہیت محسوس ہو رہی ہے۔ اسے میں اپنے جسم پر کیسے لگاؤں گا''......تنویر نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''جوزف نے کہا تو ہے کہ ہم خون کے چند دھبے اپنے پیروں پر لگا لیں گے تو ہمیں اس بو کا احساس نہیں ہو گا اور اگر ہم جوتے بھی پہن لیں گے تو ہمارے جسم پروٹیکشن شیلڈ سے چھپ جائیں گے اور ہم اس وادی میں اطمینان سے بغیر کسی خطرے کا مقابلہ کئے آگے بڑھ سکیں گے''......صفدر نے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ ہم اپنے پیروں پر خون کے دھبے لگا سکتے ہیں''......نعمانی نے کہا۔

''یہ کام جوزف ہی کرے گا۔ اس کا پہلے ہی سارا جسم سرخ بھیڑیے کے خون سے لتھڑا ہوا ہے۔ یہ ہمارے پیروں پر خون لگا دے گا اور پھر ہم جوتے پہن لیں گے''......چوہان نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب بیٹھ گئے۔ عمران سمیت ان سب نے اپنے جوتے اتار دیئے تھے اور پھر جوزف نے ہی ان کے پیروں پر ٹخنوں تک سرخ بھیڑیے کا خون لگانا شروع کر دیا۔ جب سب کے پیروں پر خون لگ گیا تو جوزف نے انہیں جوتے پہننے کی اجازت دے دی۔

پیروں پر خون لگتے ہی وہ اس بھیڑیے کی لاش سے دور ہٹتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چلے گئے کیونکہ جوں جوں وقت گزر رہا تھا بھیڑیے کے خون کی بو تیز ہوتی جا رہی تھی۔ جوزف نے آگے بڑھ کر بھیڑیے کی لاش اٹھائی اور اسے پوری قوت سے دریا میں اچھال دیا تاکہ اس بو کی وجہ سے جنگل کے دوسرے جانور متاثر نہ ہوں اور وہ دریا کے کنارے پر پانی پینے کے لئے آسانی سے آ سکیں۔

”میرا خیال ہے کہ جوزف نے ہمیں اس وادی کے خطرناک اور خونخوار درندوں سے محفوظ کر دیا ہے تو اب ہمیں یہاں رکنے کی بجائے آگے بڑھنا چاہیے۔ اگر ہم اسی ایک جگہ بیٹھ کر کسی آسمانی امداد کا انتظار کرتے رہے تو ہمارا یہ انتظار کبھی ختم نہیں ہوگا“۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سیاہ رنگ کا ایک بڑا ہیلی کاپٹر جو جدید اسلحے سے لیس تھا انتہائی برق رفتاری سے آسمان کی بلندیوں پر اُڑتا چلا جا رہا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے میں ڈبل ہیوی مشین گنیں لگی ہوئی تھیں جن کی لمبی لمبی نالیاں ہیلی کاپٹر کے اگلے حصے سے خاصی آگے نکلی ہوئی تھیں۔

ہیلی کاپٹر کے دونوں پیڈز کے ساتھ میزائل لانچر لگے ہوئے تھے جن میں دس دس میزائل لگے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ ہیلی کاپٹر کے فرنٹ پر ایک ہیوی سرچ لائٹ بھی لگی ہوئی تھی جو رات کے اندھیرے میں دور دور تک روشنی پھیلا سکتی تھی اور اس روشنی میں مخصوص بلندی سے بھی زمین پر موجود دوڑتے ہوئے ایک عام خرگوش کو بھی دیکھا جا سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جس نے سر پر

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پائلٹوں والا مخصوص ہیلمٹ پہن رکھا تھا اس کی آنکھوں پر ہلکے زرد رنگ کے شیشوں والی گاگل لگی ہوئی تھی اور ہیلمٹ سے لگا ایک مائیک نکل کر اس کے ہونٹوں کے پاس آ رہا تھا جو ہیلی کاپٹر کے مخصوص ٹرانسمیٹر سے منسلک تھا۔ ٹرانسمیٹر کے سپیکر ہیلمٹ کے اندرونی حصے میں جولیا کے کانوں سے لگے ہوئے تھے۔ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال آ جاتی تو جولیا کو الگ سے کسی ٹرانسمیٹر کا مائیک نہیں پکڑنا پڑتا بلکہ ایک بٹن پریس کر کے وہ ہیلمٹ میں لگے سپیکروں اور مائیک کی مدد سے ہی بات کر سکتی تھی۔

جولیا نہایت تیزی سے ہیلی کاپٹر اُڑائے لئے جا رہی تھی۔ اس میں دو سکرینیں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک آن تھی اور دوسری آف تھی۔ جو سکرین آن تھی اس پر دنیا کے نقشے کی طرح آڑی ترچھی لکیریں سے بنی ہوئی تھیں۔ سکرین سبز رنگ کی تھی اور اس پر نظر آنے والی لکیریں زرد رنگ کی نظر آ رہی تھیں۔ ان آڑی ترچھی لکیروں میں ایک جگہ سرخ رنگ کا ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا جو بار بار سپارک کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ نیلے رنگ کا ایک باکس سا بنا ہوا تھا جو ان آڑی ترچھی لکیروں پر حرکت کرتا ہوا آگے بڑھتا دکھائی دے رہا تھا۔

آڑی ترچھی لکیریں ایکریمیا کی ریاست ہوگانا کے لئے تھیں جس میں ہوگانا کے مخصوص علاقوں کو ظاہر کیا گیا تھا اور اس نقشے کے مطابق پورے ہوگانا کو چیک کیا جا سکتا تھا کہ کون سا علاقہ

کہاں کہاں واقع ہے۔ نقشے پر جو سرخ رنگ کا دائرہ سپارک کر رہا تھا وہ کلٹاس وادی کو مارک کر رہا تھا جسے جولیا نے ماؤک ہاؤس سے ہیلی کاپٹر بلند کرتے ہی مارک کر لیا تھا۔ اب وہ ہیلی کاپٹر خود اُڑاتی یا ہیلی کاپٹر کو آٹو پائلٹ پر لگا دیتی تب بھی ہیلی کاپٹر اسے سیدھا کلٹاس ویلی میں ہی لے جاتا۔ نیلے رنگ کا جو باکس حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا وہ اس ہیلی کاپٹر کو مارک کر رہا تھا جس میں جولیا موجود تھی۔ اس نشان کی وجہ سے جولیا کو پتہ چل سکتا تھا کہ وہ ہوگانا کے کس حصے میں ہے اور کلٹاس ویلی سے کتنی دوری پر ہے۔

دوسری سکرین جو آف تھی اس سکرین سے دن کی روشنی یا پھر رات کی تاریکی میں بھی زمین پر حرکت کرنے والی چیزوں کو آسانی سے کسی نائٹ ویو ٹیلی سکوپ کی طرح سے دیکھا جا سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر اگر بلندی پر بھی ہو تو اس ہیلی کاپٹر میں موجود ایک مخصوص سسٹم کو آن کر کے الٹرا ساؤنڈ ریز پھیلا کر نیچے موجود متحرک اجسام کو آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا چاہے وہ کوئی انسان ہو یا کوئی اور جاندار۔

جولیا جس تیزی سے ہیلی کاپٹر اڑا رہی تھی اس کے باوجود اسے یقین تھا کہ کلٹاس ویلی بہت دور ہے اور وہاں تک پہنچتے پہنچتے اسے رات ہو جائے گی اور رات کے اندھیرے میں وادی کلٹاس میں دو ہی چیزیں اس کے کام آ سکتی تھیں۔ ایک تو الٹرا ساؤنڈ ریز، جن

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی وجہ سے وہ ان سب کو متحرک دیکھ سکتی تھی اور دوسری سرچ لائٹ جس کی تیز روشنی پھیلا کر وہ وادی کے ایک ایک انچ کا جائزہ لے سکتی تھی۔

جولیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے مارک ہوتے ہی ان پر اس بار فضا سے ہی حملہ کر دے گی اور وہ جہاں نظر آئیں گے ان پر نہ صرف وہ ہیلی کاپٹروں کی دونوں مشین گنوں کے منہ کھول دے گی بلکہ ان پر میزائل بھی برسائے گی تاکہ ان کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ جولیا کے دماغ میں اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں سے ڈی جے گروپ کے ان افراد کا بدلہ لینے کے سوا اور کچھ نہیں تھا جنہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا تھا۔

دریا کے کنارے خیموں کے قریب عمران نے جس بری طرح سے جولیا کو جکڑ رکھا تھا اگر اسے موقع مل جاتا تو وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اسی وقت حملہ کر دیتی اور انہیں کسی بھی حال میں زندہ نہ چھوڑتی لیکن عمران نے اسے کوئی موقع ہی نہیں دیا تھا۔

جولیا کے دماغ میں بار بار وہی فلم چل رہی تھی جب وہ عمران کے شکنجے میں پھنسی ہوئی تھی اور عمران کے ساتھی اس کے ساتھیوں پر موت بن کر حاوی ہوتے جا رہے تھے اور انہوں نے اس کے چار بلیک ہاک گن شپ ہیلی کاپٹرز بھی تباہ کر دیئے تھے۔ جولیا کی آنکھوں میں خون سا اترا ہوا تھا اور وہ جلد سے جلد وادی کلٹاس

پہنچ جانا چاہتی تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

لارڈ نے اسے اکیلی آنے کی اجازت دے دی تھی اور اس نے جولیا سے یہ بھی کہا تھا کہ اس بار وہ جولیا کو ناکام ہوتا نہیں دیکھنا چاہتا۔ جولیا ہر قیمت پر لارڈ کو خوش کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ چاہتی تھی کہ وہ جلد سے جلد کلٹاس ویلی میں پہنچ جائے اور پاکیشیائی ایجنٹوں پر گولیاں اور میزائل برسا کر انہیں خاک و خون میں نہلا دے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں مخصوص بیپ کی آواز سنائی دی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی بیپ کی آواز آنی بند ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ ایرج کالنگ فرام بلیک ہاؤس۔ ہیلو“...... دوسری جانب سے ایرج مسلسل کال دے رہا تھا۔ اس ٹرانسمیٹر میں چونکہ مائیک اور سپیکر ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے انہیں بار بار اوور کہنے کی زحمت گوارا نہیں کرنا پڑتی تھی۔

”یس جولیانا فٹز واٹر اٹنڈنگ یو“...... جولیا نے منہ کے آگے موجود مائیک میں کہا۔

”تم اس وقت کہاں ہو جولیانا۔ کیا تم ابھی کلٹاس ویلی تک نہیں پہنچی ہو“...... دوسری طرف سے ایرج نے پوچھا۔

”بس کچھ دیر اور۔ میں بس وہاں پہنچنے ہی والی ہوں“...... جولیا نے جواب دیا۔

”کیا تم نے اپنے سر پر پائلٹ ہیلمٹ پہن رکھا ہے“۔ ایرج

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... جولیا نے اس بے تکے سوال پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے سر سے فوراً ہیلمٹ اتار دو جولیانا۔ یہ لارڈ کا حکم ہے"...... ایرج نے کہا اور جولیا کے چہرے پر موجود حیرت اور زیادہ گہری ہو گئی۔

"ہیلمٹ اتار دوں۔ کیا مطلب۔ تم مجھے ہیلمٹ اتارنے کا کیوں کہہ رہے ہو۔ اس ہیلمٹ میں ٹرانسمیٹر منسلک ہے۔ اگر میں نے ہیلمٹ اتار دیا تو پھر میں تم سے بات کیسے کروں گی"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس ڈی تھری ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ ضرورت ہو گی تو میں تم سے اس ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر لوں گا لیکن تم اپنے سر سے یہ ہیلمٹ اتار دو۔ لارڈ نے مجھ سے کہا ہے کہ تمہارے دماغ کی کنڈیشن ایسی نہیں ہے کہ تم اپنے سر پر کوئی ہیلمٹ پہنو۔ تمہارے دماغ کے لئے ضروری ہے کہ تمہارا سر کھلی ہوا میں رہے اگر تمہارے سر کو ہوا نہیں لگے گی تو تمہارے دماغ میں موجود برین ٹیومر کے اثرات ایک بار پھر ایکٹیو ہو جائیں گے جو تمہارے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں اور تمہارے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے جلد سے جلد اپنے سر سے ہیلمٹ اتار دو"۔ ایرج نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ اوکے میں ہیلمٹ اتار دیتی ہوں۔ تمہیں اگر مجھ سے کوئی بات کرنی ہے تو تم ڈی تھری پر کال کر لو"...... جولیا نے برین ٹیومر کا سن کر جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ ابھی مجھے تم سے کوئی اور بات نہیں کرنی ہے۔ ہاں کیپٹن ساگرڈ نے تمہیں جو ٹیبلٹس دی تھیں کیا ان ٹیبلٹس کی ڈبیہ تمہارے پاس موجود ہے"...... ایرج نے پوچھا۔

"بلیوکس پلز"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں بلیوکس پلز کا ہی پوچھ رہا ہوں"...... ایرج نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ڈبیہ میرے پاس ہی موجود ہے۔ کیپٹن ساگرڈ نے کہا تھا کہ وہ ڈبیہ میں ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھوں اور جب بھی مجھے سر میں درد محسوس ہو یا کوئی دماغی پرابلم ہو تو میں اس میں سے ایک پلز فوراً کھا لوں"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو تم فوراً ایک گولی کھا لینا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہ کرنا"...... ایرج نے کہا۔

"اوکے۔ فی الحال میرا دماغ نارمل ہے ابھی مجھے اس گولی کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ضرورت ہو گی تو میں ایک گولی نگل لوں گی۔ نو پرابلم"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم سر سے ہیلمٹ اتارو اور اپنے ٹارگٹ کی طرف جاؤ"...... ایرج نے کہا اور پھر اچانک سپیکروں میں ٹوں

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی جیسے دوسری طرف سے ایرج نے اس سے رابطہ ختم کر دیا ہو۔

جولیا نے ایک طویل سانس لے کر ہیلی کاپٹر کو آٹو پائلٹ پر سیٹ کیا اور پھر اس نے اپنے سر سے ہیلمٹ اتارنے کے لئے گردن میں لگے ہک کھولنے شروع کر دیئے۔ ہک کھولتے ہی اس نے سر سے ہیلمٹ اتارا اور اسے سامنے ڈیش بورڈ کے اس مخصوص حصے میں رکھ دیا جو اس ہیلمٹ کے رکھنے کے لئے خاص طور پر بنا ہوا تھا۔

جیسے ہی جولیا نے سر سے ہیلمٹ اتارا اسے سر کے پچھلے حصے میں تیز چبھن کا احساس ہوا جیسے اس کے سر میں کوئی سوئی سی گھس گئی ہو۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے اور اس کا ایک ہاتھ بے اختیار اپنے سر کے پچھلے حصے پر پہنچ گیا جہاں اسے چبھن کا احساس ہوا تھا۔ اس نے سر کھجلایا لیکن اسے سر کھجلانے کا کوئی احساس نہیں ہوا۔ جولیا کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے سر کا پچھلا حصہ سُن ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ میرے سر کا پچھلا حصہ سُن کیوں محسوس ہو رہا ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر اس نے سوچا کہ اس کے دماغ میں چونکہ برین ٹیومر ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس ٹیومر کی وجہ سے ہی اسے اپنے سر کا پچھلا حصہ سُن سا محسوس ہو رہا تھا۔ سوئی کی چبھن اس کے دماغ کے اندر

محسوس ہوئی تھی جو چند ہی لمحوں میں ختم ہوگئی تھی اس لئے جولیا نے سر سے ہاتھ ہٹا لیا تھا اور وہ ایک بار پھر نقشہ دیکھنے میں مصروف ہو گئی جہاں کلاٹاس ویلی اب خاصی نزدیک آتی جا رہی تھی۔ باہر اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی مخصوص لائٹس آن تھیں لیکن جولیا نے ابھی ہیوی سرچ لائٹ آن نہیں کی تھی۔

جولیا نے کلاٹاس ویلی کو نزدیک آتے دیکھا تو اس نے ایکٹیو لائیو سرچ کرنے والی سکرین بھی آن کر لی۔ سکرین آن ہوئی تو اس پر ہلکا نیلا رنگ سا پھیل گیا۔ اور پھر اس پر چھوٹے چھوٹے دائرے سے بنتے چلے گئے۔ سکرین کے نچلے حصے میں چھ آپشن بھی آن ہو گئے جن میں سے ایک پر ہیومن لکھا ہوا تھا۔ دوسرے پر اینمل، تیسرے پر برڈز، چوتھے پر راکس، پانچویں آپشن پر پولز لکھا تھا جبکہ چھٹا آپشن بلڈنگز اور روڈز کے لئے تھے۔ ان آپشنز کے استعمال سے جولیا انسانوں، جانوروں، پرندوں، پہاڑیوں اور ان کی چٹانوں، شہری حدود میں لگے ٹاورز اور پولز اور سڑکوں کے ساتھ ساتھ بلڈنگوں کو بھی چیک کر سکتی تھی اور اگر جولیا کسی ایک آپشن کو سلیکٹ کرتی تو باقی تمام آپشن ختم ہو جاتے اور سکرین صرف اسی آپشن کو آن رکھتی جسے سلیکٹ کیا گیا ہوتا تھا۔ جولیا چونکہ ایک پہاڑی علاقے کی طرف جا رہی تھی اس لئے اس نے ٹچ سکرین پر دو آپشن راکس اور ہیومن کو سلیکٹ کیا۔ جیسے ہی یہ دو آپشن سلیکٹ ہوئے سکرین پر باقی تمام آپشن ختم ہو گئے اور اب سکرین پر نظر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آنے والے دائروں کی تعداد بھی کم ہو گئی جو سکرین پر ادھر سے ادھر گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں جولیا ہیلی کاپٹر کلاس وادی کے عین اوپر لے آئی۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کئے بغیر ویلی کے اوپر ہیلی کاپٹر گھمانا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جن پر بے شمار دائرے سرخ رنگ کے ہو گئے تھے اور ان پر انگریزی میں راکس کے الفاظ نمودار ہو گئے تھے۔ یہ دائرے وادی میں موجود بڑی چٹانوں کو مارک کر رہے تھے جو وادی میں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ جولیا کی نظریں دوسرے دائروں پر جمی ہوئی تھی جو بدستور زرد رنگ کے تھے اور سکرین پر چکراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے ہی انسان ہیلی کاپٹر سے نکلتی ہوئی الٹرا ساؤنڈ ریز کی رینج میں آتا اسی وقت وہ دائرے بھی سرخ ہو جاتے اور ان پر ہیومن کے الفاظ نمودار ہو جاتے اور جولیا کو فوراً علم ہو جاتا کہ کون سا انسان کہاں پر موجود ہے۔ سکرین پر اسے جس انسان کی نشاندہی ہوتی وہ اس پر نہ صرف ہیوی مشین گنوں سے فائرنگ کھول دیتی بلکہ ان پر میزائل بھی فائر کر دیتی لیکن حیرت کی بات تھی کہ ان میں سے کوئی بھی دائرہ رنگ نہیں بدل رہا تھا اور نہ ہی یہ شو ہو رہا تھا کہ وادی میں کوئی انسان موجود ہے۔

”کیا مطلب۔ یہ سکرین کسی انسان کی موجودگی کو شو کیوں نہیں کر رہی ہے۔ لارڈ نے تو کہا تھا کہ اس نے ایرج سے چیک کرایا

ہے۔ ایرج نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ڈی این اے کے ذریعے کراس سرچ سیٹلائٹ سے معلوم کیا ہے کہ وہ اسی وادی میں موجود ہیں اور یہ وادی اتنی بڑی ہے کہ وہ یہاں سے نکلنا بھی چاہیں تو نہیں نکل سکتے۔ چاروں طرف اونچی اونچی اور بڑی پہاڑیاں ہیں اور دوسری طرف تیز رفتار دریا۔ دریا کی طرف دوبارہ جانے کا وہ سوچ نہیں سکتے اور اگر وہ پہاڑیوں کی طرف بھی جائیں تو وہاں تک پہنچتے پہنچتے بھی انہیں کافی وقت لگ سکتا تھا۔ یہ وادی سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں سے بھری ہوئی ہے جو اگر کسی انسان کی بو سونگھ لیں تو وہ ان پر فوراً حملہ کر دیتے ہیں اور ان انسانوں کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ دیتے ہیں۔ اگر وہ سب یہاں ہیں تو الٹرا ساؤنڈ ریز انہیں مارک کیوں نہیں کر رہی ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ سچ مچ اس وادی میں موجود سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں نے ان پر حملہ کر دیا ہو اور وہ سب ان درندوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہوں“...... جولیا نے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

جولیا ہیلی کاپٹر مناسب بلندی پر لے آئی تھی اور وادی میں چکر لگانے کے ساتھ ساتھ وہ اردگرد کی پہاڑیوں کو بھی چیک کر رہی تھی لیکن سکرین بالکل خاموش تھی جیسے زمین پر کسی انسان کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

”ہونہہ۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں سب کے سب“...... جولیا نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا پھر وہ ہیلی کاپٹر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مزید نیچے لے آئی۔ رات ہو چکی تھی اب وادی میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ جولیا کافی دیر تک الٹرا ساؤنڈ ریز سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتی رہی لیکن جب سکرین میں کسی ایک انسان کی موجودگی کا بھی اسے کاشن نہ ملا تو اس کا غصہ اور بڑھ گیا۔ وہ ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کے ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ جولیا کچھ سوچ کر ہیلی کاپٹر مزید نیچے لے آئی اور اس نے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی سرچ لائٹ آن کر دی۔ سرچ لائٹ آن ہوتے ہی وادی میں جیسے پھر سے سورج نکل آیا ہو۔ تیز روشنی نے وادی کا ہر حصہ نمایاں کر دیا تھا۔ اب جولیا کو وادی صاف طور پر دکھائی دے رہی تھی جہاں چند درخت تھے مگر زمین بڑی بڑی جھاڑیوں سے اٹی پڑی تھی۔ وادی میں جہاں جھاڑیاں نہیں تھیں وہاں بڑے بڑے گڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا ہیلی کاپٹر خاصا نیچے لے آئی تھی اور پھر اس نے سرچ لائٹ کی روشنی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

گھنی اور بڑی جھاڑیوں میں وہ بغور دیکھ رہی تھی وہاں اسے سرخ بھیڑیے، سیاہ چیتے اور دوسرے بہت سے جانور تو ضرور دکھائی دے رہے تھے لیکن کوئی انسان اسے وہاں کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ہوٹروں کی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازوں سے وادی میں جیسے بھونچال سا آ گیا تھا۔ جھاڑیوں میں ہر طرف چھوٹے

بڑے جانوروں کے ساتھ سرخ بھیڑیے اور سیاہ چیتے اچھل اچھل کر بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر قدرے ترچھا کر رکھا تھا جس کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کے تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے ہوٹر جھاڑیوں کے کچھ فاصلے سے گزر رہے تھے لیکن ہوٹروں کی تیز رفتاری سے جیسے جھاڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر ہوا میں اُڑنا شروع ہو گئی تھیں اور ساتھ ہی گرد کا طوفان سا بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے جولیا کو ان جھاڑیوں میں تیز سرچ لائٹ سے بھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جولیا کچھ دیر ہیلی کاپٹر اسی نیچی پرواز سے آگے بڑھاتی رہی پھر جب گرد کا طوفان زیادہ ہو گیا تو اس نے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ کافی بلندی پر لا کر اس نے ہیلی کاپٹر ہوا میں معلق کیا اور پھر اس نے اپنے لباس کی ایک جیب سے ڈی تھری ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ابھی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر خود بخود آن ہوا اور اس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جولیا نے فوراً ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ لارڈ کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی لارڈ کی آواز سنائی دی۔

”یس جولیانا اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... جولیا نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جولیانا۔ کیا تم کلٹاس وادی میں پہنچ چکی ہو۔ اوور“...... جولیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا جواب سنتے ہی دوسری طرف سے لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''یس لارڈ۔ میں کلناس ویلی میں ہی ہوں۔ اوور''...... جولیا نے جواب دیا۔

''گڈ۔ کیا تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ویلی میں مارک کیا ہے۔ اوور''...... لارڈ نے اسی انداز میں پوچھا۔

''نہیں لارڈ۔ میں نے انہیں ہر جگہ سرچ کیا ہے لیکن وہ کہیں نہیں دکھائی دے رہے ہیں۔ پہلے میں نے انہیں اے ایس سکرین پر چیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اے ایس سکرین نے ان کی کوئی نشاندہی نہیں کی تھی۔ پھر میں نے سرچ لائٹ آن کی اور انہیں چیک کرنے لگی۔ میں آدھی سے زیادہ ویلی کا سرچ کر چکی ہوں لیکن یہاں کسی انسان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں تم سے رابطہ کرنے ہی لگی تھی کہ تمہاری کال آ گئی۔ اوور''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میں نے بھی تمہیں یہی بتانے کے لئے کال کی ہے جولیانا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی وادی میں موجود ہیں۔ بلیک ہاؤس میں ایرج انہیں کراس سرچ سیٹلائٹ سے مسلسل چیک کر رہا تھا لیکن پھر اچانک وہ سکرین سے غائب ہو گئے جیسے انہوں نے اپنے سروں پر جادوئی ٹوپیاں پہن لی ہوں۔ ایرج نے انہیں ہر جگہ تلاش کیا ہے لیکن وہ اسے وادی کے کسی حصے میں دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور نہ ہی اسے یہ کاشن مل رہا ہے کہ کوئی انسان اس وادی میں

موجود ہے۔اوور''...... لارڈ نے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اے ایس سسٹم جو ایک لمحے میں کسی بھی جاندار اور بے جان کو مارک کر لیتا ہے اس میں بھی کسی انسان کا کوئی کاشن نہیں آ رہا ہے۔ اوور''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر اچانک ہوا کیا ہے وہ اس طرح سیٹلائٹ آئی سے کیسے غائب ہو گئے ہیں۔ ایرج نے انہیں دریا کے جس کنارے پر مارک کیا تھا وہ سب وہیں سے غائب ہوئے ہیں اگر وہ وادی میں داخل ہوتے اور پہاڑیوں کی طرف جاتے تو ایرج انہیں واضح طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اسے وادی میں دوسرے جاندار تو دکھائی دے رہے ہیں مگر اسے عمران اور اس کے ساتھی کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے وہ واقعی جادو کے زور سے غائب ہو گئے ہوں۔اوور''...... لارڈ کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے میرے ہیلی کاپٹر کے آنے کی آواز سن لی ہو اور اپنی جان بچانے کے لئے وہ دوبارہ دریا میں کود گئے ہوں۔ اوور''...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''نہیں۔ اگر وہ دریا میں چھلانگیں لگاتے تو ایرج انہیں دیکھ لیتا۔ انہوں نے دریا میں چھلانگیں نہیں لگائی ہیں۔ اوور''...... لارڈ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں چھپ گئے ہیں۔ اے ایس سسٹم تو ایسا ہے کہ وہ اگر کسی پہاڑی غار میں بھی چھپے ہوئے ہوں تو ان کا پتہ چل سکتا ہے لیکن یہاں تو ان کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اوور"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں جولیانا۔ وہ اس وادی سے کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکتے۔ وہ اسی وادی میں ہی کہیں موجود ہیں۔ ان کے پاس کوئی ایسا سائنسی آلہ موجود ہے جو انہوں نے آن کر لیا ہے۔ اس سائنسی آلے کی وجہ سے وہ اے ایس سسٹم اور کراس سرچ سیٹلائٹ آئی سے چھپ گئے ہیں۔ اتنی بڑی وادی کو عبور کرنے کے لئے انہیں کئی دن درکار ہوں گے۔ ایرج نے مجھے بتایا ہے کہ اس وادی میں انسانی قد سے بھی بڑی بڑی جھاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہماری خفیہ آنکھوں کو دھوکہ دینے کے لئے کوئی سائنسی آلہ آن کر لیا ہو اور تم سے بچنے کے لئے ان جھاڑیوں میں چھپ گئے ہوں۔ اوور"...... لارڈ نے کہا۔ خفیہ آنکھوں سے اس کی مراد اے ایس سسٹم اور کراس سرچ سیٹلائٹ سے تھا جس کی خفیہ آنکھوں سے وہ انہیں آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

"مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے لارڈ۔ اوور"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم وہاں ہر طرف فائرنگ کرنی شروع کر دو۔ فائرنگ

کے ساتھ ساتھ وہاں میزائل بھی برساؤ۔ وہ یا تو تمہاری کسی اندھی گولی کا شکار ہو جائیں گے یا پھر کسی میزائل کی زد میں آ جائیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو گولیوں کی بارش اور میزائلوں سے نکلنے والی آگ ان جھاڑیوں میں لگ جائے گی اور جب آگ ہر طرف پھیلنا شروع ہو گی تو وہ جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے وہاں سے نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ تب وہ تمہاری نظروں سے چھپے نہ رہ سکیں گے اور تم انہیں آسانی سے ہٹ کر سکتی ہو۔ اوور"...... لارڈ نے جولیا کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ یہاں ہر طرف خشک اور گھنی جھاڑیاں ہیں۔ اگر ان جھاڑیوں میں آگ لگا دی جائے تو وہ زیادہ دیر جھاڑیوں میں چھپے نہیں رہ سکیں گے اور زندہ جلنے سے بچنے کے لئے انہیں باہر نکلنا ہی پڑے گا۔ وہ جیسے ہی جھاڑیوں سے باہر نکلیں گے میں ان پر گولیوں اور میزائلوں کی بوچھاڑ کر دوں گی۔ اوور"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم آپریشن شروع کرو اور آپریشن مکمل ہوتے ہی مجھے رپورٹ کرو۔ میں تمہاری کامیابی کی رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... لارڈ نے بھی سپاٹ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ اوور"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لارڈ نے دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

جولیا نے ہونٹوں پر دانت جماتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو مزید بلند

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھاتے ہوئے لیور کے ساتھ لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں کے منہ کھل گئے اور ماحول یکلخت تیز فائرنگ کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ مشین گنوں سے گولیاں سرخ لکیروں کی شکل میں نکل رہی تھیں اور جھاڑیوں اور ارد گرد کی زمین میں دھنستی جا رہی تھی۔ جولیا اسی طرح ہیلی کاپٹر دھیرے دھیرے آگے بڑھاتی رہی اور جھاڑیوں میں مسلسل فائرنگ کرتی چلی جا رہی تھیں۔ پھر اسے ایک جگہ جھاڑیاں تیزی سے جلتی ہوئی دکھائی دیں۔ یہ دیکھ کر جولیا نے فوراً کنٹرول پینل کے ساتھ لگا ہوا ایک ہینڈل پکڑا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن پش کرتے ہوئے ہینڈل پوری قوت سے نیچے کھینچ لیا۔ جیسے ہی اس نے ہینڈل نیچے کھینچا اسی لمحے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگے ہوئے ایک میزائل لانچر سے ایک میزائل نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں جھاڑیاں جل رہی تھی۔ میزائل جھاڑیوں کے نیچے زمین سے ٹکرایا اور ماحول ایک تیز اور ہولناک دھماکے سے گونج اٹھا۔ دھماکے سے آگ کا ایک الاؤ سا بلند ہوا تھا جس میں خون کے چھینٹے بھی اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ خون دیکھ کر جولیا کے ہونٹوں پر ایک انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے ہیلی کاپٹر موڑا اور پھر وہ مسلسل ان اطراف میں فائرنگ کرتی چلی گئی جس طرف اس نے جلتی ہوئی جھاڑیوں پر میزائل مارا تھا۔

میزائل پھٹتے ہی وہاں موجود جھاڑیوں نے تیزی سے آگ پکڑ لی تھی اور آگ تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔ آگ کی روشنی میں وادی اور زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی تھی۔ جولیا ہیلی کاپٹر کا رخ پلٹ پلٹ کر مختلف اطراف میں فائرنگ کر رہی تھی اور اسے جہاں بھی جھاڑیاں جلتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں وہ فوراً اس طرف میزائل داغ دیتی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وادی میں ہر طرف جھاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ آگ اس قدر تیز تھی کہ اس کے شعلے آسمان سے بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا آگ سے بچنے کے لئے ہیلی کاپٹر گھما کر بلندی پر لے آئی تھی اور دھیمی رفتار سے وہ ہر طرف دیکھ رہی تھی کہ شاید اسے کسی طرف کوئی انسان دکھائی دے جائے۔ وادی میں اس نے مسلسل فائرنگ کی تھی اور میزائل برسائے تھے جس سے پوری وادی میں موجود جھاڑیوں میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر واقعی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے تو وہ فائرنگ یا پھر میزائلوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو چکے تھے اور اگر وہ زندہ تھے تو اب جس طرح سے وہاں جھاڑیوں میں آگ لگ گئی تھی انہیں ہر حال میں جھاڑیوں سے نکل کر باہر آ جانا چاہئے تھا۔ جولیا کی تیز نظریں سرچ لائٹوں کی طرف گردش کر رہی تھیں لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک طرف جھاڑیوں سے ایک انسان بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ اس انسان کو بھاگتے دیکھ کر جولیا

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔

''تو یہ یہاں چھپے ہوئے ہیں''...... جولیا نے بھاگتے ہوئے انسان کی جانب دیکھتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو غوطہ لگایا اور تیزی سے بھاگتے ہوئے انسان کے پیچھے لپکی اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کے دہانے کھول دیئے۔ مشین گنوں سے سرخ لکیریں سی نکل کر اس بھاگتے ہوئے انسان کی جانب لپکیں لیکن وہ انسان تیزی سے چھلانگیں مارنے لگا اور گولیاں اس کے اردگرد زمین پر پڑنے لگیں۔ جولیا لیور گھما گھما کر اسے گولیوں کا نشانہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ انسان خاصا چالاک معلوم ہو رہا تھا اس نے چھلانگیں لگانے کے ساتھ ساتھ زگ زیگ انداز میں بھاگنا شروع کر دیا تھا اس لئے جولیا اسے صحیح نشانہ نہیں لگا پا رہی تھی۔

بھاگتے ہوئے انسان نے لارڈ ایجنسی کے سیکشن ٹو کے افراد والا لباس پہن رکھا تھا جس سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ عمران یا اس کا کوئی ساتھی ہی ہے۔ لیکن بلندی پر ہونے کی وجہ سے جولیا صحیح طور پر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ اس ایک انسان کے نظر آنے سے جولیا کو پتہ چل گیا تھا کہ لارڈ نے غلط نہیں کہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اسی وادی میں موجود ہیں۔ ونڈ سکرین سے جولیا کو وہ انسان بھاگتا ہوا ضرور دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ ابھی تک اے ایس سکرین پر مارک نہیں ہوا تھا جس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ اس

کے پاس ضرور ایسا کوئی آلہ موجود ہے جو اس کے جسم کے سگنل کسی بھی نیٹ ورک پر آنے سے روک رہا ہے۔

''ہونہہ۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم کس طرح سے میرے ہاتھوں سے بچ کر نکلتے ہو''...... جولیا نے غرا کر کہا، اس نے مشین گنوں سے فائرنگ کرنے والے بٹن سے انگوٹھا ہٹایا اور پھر اس نے اسی ہینڈل کو پکڑ لیا جس سے وہ پہلے میزائل فائر کر رہی تھی۔ جولیا نے بھاگتے ہوئے انسان کا نشانہ لیا اور پھر اس نے اچانک ہینڈل کھینچ کر اس انسان پر میزائل فائر کر دیا۔

بھاگتا ہوا انسان خوفزدہ انداز میں بار بار پلٹ کر اپنے پیچھے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی جولیا نے اس پر میزائل فائر کیا اس آدمی نے ہیلی کاپٹر کے لانچر سے میزائل نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ تیزی سے اچھلا اور اس نے دائیں طرف چھلانگ لگا دی جیسے وہ اس میزائل سے بچنا چاہتا ہو لیکن اس بار جولیا نے نہایت ذہانت کا مظاہرہ کیا تھا اس نے میزائل فائر کرتے ہی ہیلی کاپٹر کو قدرے دائیں طرف گھما دیا تھا اس لئے لانچر سے نکلنے والا میزائل بجائے سیدھا جانے کے قدرے ترچھا ہو گیا اور پھر جیسے ہی اس آدمی نے میزائل سے بچنے کے لئے چھلانگ لگائی میزائل ٹھیک اس کی کمر سے ٹکرایا۔ میزائل نوکیلا تھا۔ اس کی نوک بھاگتے ہوئے شخص کی کمر میں گھس گئی تھی اور پھر جولیا نے اس شخص کو میزائل کے ساتھ تیزی سے ہوا میں بلند ہوتے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیکھا۔ وہ شخص میزائل کے ساتھ اڑتا چلا گیا پھر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور میزائل کے ساتھ جولیا نے اس شخص کے ٹکڑے اڑتے دیکھے۔

"ہرا۔ ہرا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک ممبر کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہرا۔ میں کامیاب ہوگئی۔ میں کامیاب ہوگئی"......اس شخص کو میزائل سے ہلاک ہوتے دیکھ کر جولیا بے اختیار زور زور سے نعرے لگانا شروع ہوگئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران یا اس کے کسی ساتھی کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر اسے بے حد مسرت ہو رہی ہو اور وہ اپنی اس کامیابی پر ناز کر رہی ہو۔

اس شخص کے ٹکڑے اُڑتے دیکھ کر جولیا نے قدرے آگے جا کر ایک مرتبہ پھر ہیلی کاپٹر گھمایا اور اسے موڑتی ہوئی ٹھیک اس طرف لے آئی جہاں سے وہ شخص نکل کر بھاگا تھا۔ اس طرف گھنی جھاڑیاں موجود تھیں اور چونکہ ابھی تک وہاں آگ نہیں پہنچی تھی اس لئے جولیا کو یقین تھا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا باقی سب بھی انہی جھاڑیوں میں ہی چھپے ہوئے ہوں گے۔ ان جھاڑیوں کے پاس آتے ہی جولیا نے ایک بار پھر مشین گنوں کے منہ کھول دیئے اور ساتھ ساتھ وہ ان جھاڑیوں پر یکے بعد دیگرے میزائل برساتی چلی گئی اور ماحول مشین گنوں کی تیز آوازوں کے ساتھ زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہوگیا۔

جولیا نے دور نزدیک ہر طرف فائرنگ کی تھی اور میزائل

برسائے تھے جس سے وادی میں موجود جھاڑیاں دھڑا دھڑ جلنا شروع ہوگئی تھیں۔ اب وادی کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ بچا تھا جہاں آگ نہیں لگی تھی ورنہ ساری کی ساری وادی میں تیز آگ بھڑک رہی تھی اور اگر عمران اور اس کے ساتھی ان جھاڑیوں میں تھے اور وہ جولیا کی مسلسل فائرنگ اور میزائلوں سے بچ بھی گئے تھے تو وہ اس خوفناک آگ میں زندہ جلنے سے نہیں بچ سکتے تھے۔ جولیا وادی میں لگی ہوئی آگ کے باوجود وقفے وقفے سے ہر طرف فائرنگ کر رہی تھی۔ اس نے وادی کا کئی بار چکر لگایا تھا لیکن اس ایک شخص کے سوا اسے دوسرا کوئی آدمی جھاڑیوں سے نکلتا دکھائی نہیں دیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب سب ختم ہو چکے ہیں۔ اس قدر خوفناک آگ میں کسی کا زندہ بچنا ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن"...... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک جلتی ہوئی وادی پر چکر کاٹتی رہی لیکن اسے وہاں کسی انسان کا کوئی نشان نہیں مل رہا تھا۔ مسلسل ہونے والی فائرنگ اور میزائلوں نے وادی میں قیامت برپا کر دی تھی۔ اس وادی میں موجود سرخ بھیڑیئے اور سیاہ چیتوں کے ساتھ بے شمار جانور ہلاک ہو گئے تھے۔ جب جانور اور درندے اس خوفناک تباہی سے نہیں بچ سکے تھے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ ہونا واقعی ناممکنات میں سے ہی تھا۔ جولیا نے جس طرح سے وادی کو جہنم زار بنا کر رکھ دیا تھا وہاں کسی نفوس کا زندہ ہونا ناممکن تھا قطعی ناممکن۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اور اس کے ساتھی کنارے سے ہٹ کر وادی کی طرف جانے ہی لگے تھے کہ انہیں دریا کے تیز شور کے باوجود ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک کر دریا کے جانب دیکھنے لگے۔

یہ آوازیں انہیں دریا کے طرف سے آ رہی تھیں۔ انہوں نے دریا پر دور چار ہیلی کاپٹروں کو آتے دیکھا جو دریا کے اوپر کچھ بلندی پر اُڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں کے نچلے حصوں سے سرخ رنگ کی روشنی کی لکیریں سی نکل کر دریا میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''لگتا ہے یہ ہیلی کاپٹر ہماری ہی تلاش میں آ رہے ہیں''۔ صفدر نے ان ہیلی کاپٹروں کو دیکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں آئے تو یہ ہماری ہی تلاش میں ہیں لیکن یہ ہمیں اردگرد

چیک کرنے کی بجائے دریا میں چیک کر رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''دریا میں۔ کیا مطلب''...... ان سب نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ ایکریمیا کے نئے طرز کے ٹی ون سرچنگ ہیلی کاپٹر ہیں۔ جنہیں سمندروں اور دریاؤں کی گہرائی میں سرچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر بنایا گیا ہے۔ ان ہیلی کاپٹروں کے نیچے سے جو تم سرخ روشنی کی لکیریں نکلتی دیکھ رہے ہو یہ لیزر لائٹ جیسی ہیں جو دریاؤں اور سمندروں کی گہرائیوں تک مار کرتی ہیں اور روشنی کی ان لکیروں سے سمندر میں چھپی ہوئی دشمنوں کی آبدوزوں کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے اور ان سے ڈوبے ہوئے جہازوں کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کس قدر گہرائی میں ہیں اور ڈوبنے سے اس جہاز کو کس حد تک نقصان پہنچا ہے۔ روشنی کی ان لکیروں کو ریڈ ڈاٹ کہا جاتا ہے اور ہیلی کاپٹروں میں ایسا کمپیوٹرائزڈ سسٹم لگا ہوتا ہے جو ریڈ ڈاٹس سے ملنے والے پیغامات کو ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔ اس ریکارڈنگ میں ہر جاندار اور بے جان کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر سمندروں یا دریاؤں میں کسی ڈوبنے والے انسان کا بھی پتہ لگانا ہو تو اس کے خون کے نمونے اور ڈی این اے ٹیسٹ ہیلی کاپٹر کے ڈیٹا ریکارڈر میں فیڈ کر دیئے جاتے ہیں اور پھر ریڈ ڈاٹس کے ذریعے دریاؤں یا سمندروں میں سرچنگ کی جاتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ سمندروں اور دریاؤں میں مرنے والے کی لاش یا اس کے باقیات خون کے سیمپلز یا ڈی این اے سے میچ ہو جائیں تو ریڈ ڈاٹس پوری معلومات ہیلی کاپٹروں کے ریکارڈر میں منتقل کر دیتی ہیں جس سے مرنے والے کی آسانی سے شناخت کی جا سکتی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”کیا یہ ریڈ ڈاٹس زندہ انسانوں کی بھی شناخت کر سکتے ہیں“...... چوہان نے پوچھا۔

”ہاں۔ ہیلی کاپٹروں کے سسٹم میں جس انسان کے خون کے نمونے اور ڈی این اے ٹیسٹ ہوں گے اس کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ریڈ ڈاٹس ٹھیک اس انسان پر پڑے جسے تلاش کیا جانا مقصود ہو“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اگر یہ ہیلی کاپٹر ہماری طرف آ گئے اور انہوں نے یہاں ہر طرف ریڈ ڈاٹس سے چیکنگ کرنی شروع کر دی تو ہم تو آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے“...... جگیر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اول تو یہ ہیلی کاپٹر اس طرف نہیں آئیں گے۔ چاروں ہیلی کاپٹر دریا کے اوپر سے گزر رہے ہیں۔ لارڈ کو یقیناً یہ خبر مل گئی ہو گی کہ ہم دریا برد ہو گئے ہیں۔ لیکن اسے ابھی تک یہ یقین نہیں آیا ہو گا کہ اس قدر طوفانی اور خوفناک دریا میں گرنے

کے باوجود ہم ہلاک ہو گئے ہیں اسی لئے اس نے سرچنگ ہیلی کاپٹر بھیجے ہیں تاکہ وہ دریا میں ہماری لاشیں یا پھر ہمارے باقیات کا پتہ چلا سکیں اور اگر بفرض محال یہ ہیلی کاپٹر یہاں آ گئے اور ان ہیلی کاپٹروں کے ریڈ ڈاٹس ہم پر پڑ بھی گئی تو انہیں یہاں ہماری موجودگی کا کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ ہم ان کے سامنے ہوتے ہوئے بھی ان کی نظروں سے اوجھل رہیں گے“...... عمران نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کیسے“...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی بات صحیح طور پر سمجھ میں نہ آئی ہو۔

”ہم سب پروٹیکشن شیلڈ میں چھپے ہوئے ہیں۔ اس پروٹیکشن شیلڈ کی وجہ سے ریڈ ڈاٹس بھی ہماری نشاندہی نہیں کر سکیں گے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے پیروں پر سرخ بھیڑیے کا جو خون لگا ہوا ہے اس خون کی وجہ سے ہمیں ریڈ ڈاٹس سے بھی چیک نہیں کیا جا سکتا“...... تنویر نے کہا۔

”میں نے بتایا تو تھا کہ پی ایس کی وجہ سے ہمیں کیمرے کی کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور نہ ہی کوئی ریز ہمیں چیک کر سکتی ہے۔ پھر ریڈ ڈاٹس ہوں یا کچھ اور ہمیں سوائے انسانی آنکھ کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا“...... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اگر ہیلی کاپٹر نیچے آ جائیں تو ان کی ونڈ سکرین سے تو ہمیں دیکھا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ونڈ سکرین سے ہمیں دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں ہر طرف جھاڑیاں موجود ہیں۔ جھاڑیاں ہمارے قد کاٹھ سے بھی کافی اونچی ہیں۔ اگر ہیلی کاپٹر اس طرف آ ئے تو ہم ان جھاڑیوں میں چھپ جائیں گے۔ یہ ہیلی کاپٹر نیچے آنے کی بجائے ہمیں ریڈ ڈائس سے ہی چیک کرنے کی کوشش کریں گے اور ریڈ ڈائس سے انہیں ہمارا کوئی نشان ہی نہیں ملے گا"...... عمران نے اسی طرح مطمئن انداز میں کہا تو ان سب کے چہروں پر بھی اطمینان آ گیا۔

"ہمارے پاس نہ کوئی اسلحہ ہے اور نہ کھانے پینے کا کوئی سامان۔ اس وادی میں ہم آ تو گئے ہیں لیکن یہاں سے نکلیں گے کیسے۔ دریا میں واپس جانے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔ باقی ہر طرف پہاڑیاں ہی پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں اور جگیر نے بتایا ہے کہ جب تک ہم یہ پہاڑیاں عبور نہیں کریں گے اس وقت تک ہم کسی آبادی میں نہیں پہنچ سکتے۔ اس طرح بھوکے پیاسے آخر ہم کب تک سفر کرتے رہیں گے"...... نعمانی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ایک جگہ رکے رہنے سے آگے بڑھتے رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ آگے بڑھتے رہنے سے منزل ملے نہ ملے کسی نہ کسی منزل کے نشان ضرور مل جاتے ہیں"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

"تو آپ نے واقعی ان پہاڑیوں کو ہی عبور کرنے کا پروگرام بنا

لیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"تو اور کیا کروں برادر۔ اس وادی سے باہر نکلنے کا کوئی اور راستہ یا طریقہ ہے تمہارے پاس تو بتا دو۔ ایک طرف پہاڑ ہیں اور دوسری طرف دریا۔ کس طرف جانا ہے اس کا فیصلہ خود کر لو"۔ عمران نے جیسے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"دریا ہمیں نجانے کہاں سے کہاں لے جائے۔ ایک بار تو ہم اس خوفناک دریا سے بچ کر نکل آئے ہیں۔ لیکن آگے جا کر دریا اور زیادہ ڈھلان میں کسی آبشار کی طرح گرتا ہے۔ اگر ہم بہتے ہوئے دریا کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں دریائی آبشار گرتی ہے تو کسی کو ہماری ہڈیوں کا نشان بھی نہیں ملے گا"...... جگیر نے کہا۔

"پھر تو ہمارا ان پہاڑیوں کی طرف ہی سفر کرنا مناسب رہے گا اور کچھ نہیں تو ہم کم از کم ایک ساتھ تو رہیں گے اور ہم میں سے جو بھی ہلاک ہوا، اس کی تدفین تو کر سکیں گے"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"چلیں جناب۔ اگر آپ کہتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔ کہیں نہ کہیں تو ہمیں جانا ہی ہے۔ اس طرف نہ سہی تو اُس طرف سہی"...... خاور نے مسکراتے ہوئے مزاحیہ لہجے میں کہا۔

"میں نہیں کہوں گا تو تم نہیں جاؤ گے"...... عمران نے جواباً مسکرا کر کہا تو خاور کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی ہنس پڑے اور پھر وہ دور نظر آنے والی پہاڑیوں کی جانب بڑھنا شروع ہو گئے۔ شام

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے سائے آہستہ آہستہ پھیل رہے تھے اور وہاں اندھیرا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ سب جھاڑیوں میں بنے ہوئے پگڈنڈیوں نما راستوں سے گزرتے ہوئے پہاڑیوں کی جانب بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ٹی ون ہیلی کاپٹر دریا کے اوپر ہی ریڈ ڈاٹس ڈالتے ہوئے وہاں سے گزر گئے تھے۔ اگر وہ ان کی طرف آ بھی جاتے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔ ان کے جسموں پر سرخ بھیڑیے کا جو خون لگا ہوا تھا اس خون کی خاصیت کی وجہ سے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد ان کا پتہ نہیں چلا سکتے تھے جب تک کہ وہ ہیلی کاپٹر نیچے لا کر انہیں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیتے اور اگر وہ ہیلی کاپٹر نیچے بھی لے آتے تب بھی عمران اور اس کے ساتھی قدِ آدم سے بڑی جھاڑیوں سے ان سے خود کو آسانی میں چھپا سکتے تھے۔

سرخ بھیڑیوں کے خون کی بو کی وجہ سے واقعی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے دوسرے سرخ بھیڑیے اور سیاہ چیتے ان کے نزدیک بھی نہیں پھٹک رہے تھے۔ سرخ بھیڑیے کے خون کی بو اب انہیں تو محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن وہ بو شاید جانور دور سے ہی محسوس کر لیتے تھے اس لئے وہ ان کے راستوں سے خود ہی ہٹ کر دور دور بھاگ رہے تھے۔

ابھی عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں سے کافی فاصلے پر تھے کہ وہاں رات کا اندھیرا چھا گیا۔ پہاڑیاں اب انہیں بھوتوں کی

طرح سر اٹھائے کھڑی دکھائی دے رہی تھیں جو سیاہ سایوں جیسی نظر آ رہی تھیں۔

''اس اندھیرے میں تو ہمارا آگے بڑھنا مشکل ہو جائے گا۔ آگے جگہ جگہ گڑھے ہیں۔ ان میں کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ خاصے بڑے اور گہرے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر ہمارا غلطی سے بھی پیر پھسل گیا تو ہم کس قدر گہرائی میں جا کر گریں گے اس کا شاید ہم خود بھی اندازہ نہیں لگا سکیں گے''...... عمران نے ایک جگہ رکتے ہوئے کہا۔

''تو کیا کریں۔ کیا یہیں رک جائیں اور یہیں رات گزاریں''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس کے سوا تو میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''تو ٹھیک ہے۔ ہم ایک رات یہیں گزار لیتے ہیں۔ ہمارے پیروں پر سرخ بھیڑیے کا جو خون لگا ہوا ہے اس کی بو کی وجہ سے نہ تو کوئی درندہ ہمارے نزدیک آئے گا اور نہ کوئی حشرات الارض اس لئے ہم بے فکر ہو کر یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ جیسے ہی دن نکلے گا ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو کیا ہم رات ان جھاڑیوں کے اندر گزاریں گے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہیں جھاڑیاں پسند نہیں ہیں تو تم کسی گڑھے میں چلے جاؤ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رات گزارنی ہے کہیں بھی گزار لو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم جاؤ کسی گڑھے میں، میں کیوں جاؤں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے ہوتے ہوئے تو میں یہ غلطی کبھی نہیں کروں گا۔ تمہارا کیا بھروسہ کہ تم مجھے سوتے دیکھ کر اس گڑھے کو مٹی سے بھر دو''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا اور اس کا معصومانہ انداز دیکھ کر وہ سب مسکرا دیئے۔

''جھاڑیوں میں تو شاید ہم میں سے کوئی بھی نہ رہ سکے۔ اس سے تو یہی بہتر ہو گا کہ ہم اس گڑھے میں اتر جائیں۔ یہ گڑھا گہرا بھی ہے اور مجھے ایک دیوار میں ایک بڑا سا سوراخ بھی دکھائی دے رہا ہے۔ شاید یہ سوراخ اندر سے کشادہ ہو۔ ہم اس سرنگ نما سوراخ میں چلے جاتے ہیں۔ ہمیں جانوروں اور حشرات الارض سے تو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اگر رات کے وقت کوئی سرچنگ ٹیم یہاں آ گئی تو وہ ہمیں آسانی سے دکھائی دے جائیں گے''۔ صفدر نے قریب ہی موجود ایک گڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ سرخ بھیڑیوں کا بھٹ ہے۔ سرخ بھیڑیئے پہلے گڑھے بناتے ہیں اور پھر ان میں سوراخ کر کے کافی گہرائی میں چلے جاتے ہیں۔ سرخ بھیڑیئے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں اس لئے ان کے بھٹ کافی بڑے اور کشادہ

ہوتے ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''تو کیا اب بھی اس بھٹ میں سرخ بھیڑیئے موجود ہوں گے''...... جیگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ سرخ بھیڑیئے رات کو اپنے شکار کی تلاش میں نکل جاتے ہیں جب تک دن کی روشنی نہیں ہو جاتی وہ واپس نہیں آتے۔ ہم اگر اس بھٹ میں چلے جائیں تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ رات کے وقت بھیڑیئے واپس آئیں گے نہیں اور صبح اگر وہ آئے بھی تو ہمارے جسموں پر لگا ہوا خون انہیں بھٹ میں داخل ہونے سے روک دے گا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''جب ہمیں یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر ہمیں کسی بھٹ میں جانے کی کیا ضرورت ہے''...... تنویر نے کہا۔

''احتیاط اچھی ہوتی ہے تنویر۔ فی الحال تو ہم یہاں محفوظ ہیں مگر یہ مت بھولو کہ ہم سائنس کی دنیا کے سپریم ملک میں موجود ہیں جو اب روسیاہ اور باچان کی سائنسی ترقی سے بھی بہت آگے نکل چکا ہے۔ جس طرح سے وہ ہمیں پہلے چیک کر رہے تھے ہو سکتا ہے کہ اب ہم ان کی نظروں میں نہ آ رہے ہوں لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ کسی اور سائنسی ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے یہاں تک پہنچ جائیں۔ یہاں اگر انہیں ہمارا ایک بھی نشان مل گیا تو وہ اس وادی کو بھی جہنم زار بنانے سے گریز نہیں کریں گے۔ یہاں ہر طرف خشک جھاڑیاں ہیں۔ ان جھاڑیوں میں اگر آگ لگ گئی تو پھر ہمارا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

یہاں سے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ اگر جوزف کے کہنے کے مطابق یہ بھٹ گہرا ہے تو پھر ہم آسانی سے اس میں رات گزار سکتے ہیں۔ پھر رات کو یہاں سرچنگ ٹیم آئے یا شدید بمباری کر کے کوئی یہاں آگ لگا دے تو ہم بھٹ میں خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں''...... صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میرا نہیں خیال کہ کوئی ہمیں تلاش کرتا ہوا یہاں آئے گا۔ اگر لارڈ کو پتہ چل بھی گیا کہ ہم زندہ ہیں اور اس وادی میں ہیں تو اسے اب ہماری کوئی فکر نہیں ہو گی۔ وہ بھی جانتا ہو گا کہ اس وادی میں سرخ بھیڑیے اور سیاہ چیتے موجود ہیں جو انسانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ کوئی بھی انسان اس طرف آ جائے تو وہ اسے فوراً چیر پھاڑ دیتے ہیں۔ لارڈ بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گا کہ ہم اس وادی سے کسی بھی صورت میں ان سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں سے بچ کر نہیں نکل سکیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''تمہارا دل نہیں مانتا تو نہ سہی۔ لیکن ہم سب کا کھلی فضا میں رکنا حماقت ہی ہے''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''اس احمق کو باہر رہنا ہے تو رہنے دو۔ جوزف تم نیچے جاؤ اور دیکھو کہ بھٹ خالی ہے یا اندر کوئی سرخ بھیڑیا موجود ہے۔ اگر کوئی بھیڑیا بھٹ میں موجود ہے تو اسے نکال کر باہر بھگا دو۔ آج ہم اسی بھٹ میں ہی قیام کریں گے''...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر

گڑھے میں اتر گیا۔ احتیاط کے طور پر اس نے اپنی پنڈلی میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ وہ گڑھے میں اتر کر دیوار میں بنے ہوئے سوراخ کی طرف بڑھا اور پھر سوراخ میں سر ڈال کر اندر جھانکنے لگا۔ چند لمحے وہ اندر سے سن گن لیتا رہا پھر وہ سوراخ میں داخل ہو گیا۔ یہ سوراخ اتنا بڑا تھا کہ جوزف جیسا انسان بھی جھک کر آسانی سے اندر جا سکتا تھا۔

جوزف کو گئے ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک انہیں ایک بار پھر ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ اس بار انہیں دریا کے طرف سے نہیں بلکہ پہاڑیوں کی طرف سے ہیلی کاپٹر کے آنے کی آواز سنائی دی تھی۔

''لو آ گئے ہیں تمہارے سسرالی۔ اب رکے رہو تم باہر''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ ان سب کی نظریں سامنے موجود پہاڑیوں کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں انہیں رات کے اندھیرے میں ایک ہیلی کاپٹر کی مخصوص جلتی بجھتی لائٹیں دکھائی دیں۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھا اور نہایت تیزی سے وادی کی طرف آ رہا تھا۔

''کیا ہم جھاڑیوں میں چھپ جائیں''...... صفدر نے ہیلی کاپٹر کو اس طرف آتے دیکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ جب تک ہیلی کاپٹر نیچے نہیں آئے گا ہمیں چیک نہیں کیا جا سکتا اور رات کی تاریکی میں یہ شاید ہی نیچے آئے''۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر اُڑتا ہوا دریا کی طرف چلا گیا اور پھر ایک چکر کاٹ کر وہ دوبارہ وادی کی جانب بڑھتا نظر آیا۔ اس بار ہیلی کاپٹر کی بلندی قدرے کم ہو گئی تھی۔

''لگتا ہے لارڈ کو ہمارے زندہ ہونے کی خبر مل گئی ہے۔ اس لئے اس نے یہاں ایک اور سرچنگ ہیلی کاپٹر بھیج دیا ہے''۔ صدیقی نے کہا۔

''یہ صرف سرچنگ کرنے والا ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے ہیوی مشین گنیں اور میزائل لانچر بھی لگے ہوئے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جدید گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ہے''...... عمران نے کہا۔ ہیلی کاپٹر اب خاصا نیچے آ گیا تھا اور مسلسل وادی میں گھوم رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس ہیلی کاپٹر سے واقعی ساری وادی کا سرچ کیا جا رہا ہو۔

''اوہ۔ اس ہیلی کاپٹر کے نیچے ایک طاقتور سرچ لائٹ بھی لگی ہوئی ہے۔ اگر پائلٹ نے سرچ لائٹ آن کر لی تو جھاڑیوں میں چھپے ہونے کے باوجود ہم اس کی نظروں میں آ جائیں گے''۔ عمران نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔ رات کے اندھیرے میں بھی اس کی تیز نظروں نے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی ہیوی سرچ لائٹ دیکھ لی تھی۔

''تو اب ہم کیا کریں۔ جوزف تو بھٹ میں ہی جا کر بیٹھ گیا

ہے''...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے انہیں جوزف کا سایہ بھٹ سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔

''لو وہ آ گیا ہے''...... خاور نے کہا۔

''باس۔ نیچے آ جائیں۔ بھٹ کافی کشادہ ہے۔ ہم سب آرام سے یہاں رہ سکتے ہیں''...... جوزف نے بھٹ سے باہر آ کر سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''بھٹ اگر گہرائی میں ہے تو ہم سانس کیسے لیں گے۔ نیچے تو آکسیجن کی کمی ہو گی''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ سرخ بھیڑیوں کے بھٹوں میں آکسیجن کی کوئی کمی نہیں ہوتی ہے۔ سرخ بھیڑیئے دو اطراف میں سوراخ بناتے ہیں اور یہ سوراخ عموماً ایسے رخ پر بنائے جاتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت ہوتی رہے۔ یہ بھٹ کشادہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سرنگ کی طرح کافی آگے تک چلا گیا ہے۔ آگے اسی طرح کا ایک اور گڑھا ہے اس گڑھے میں ایک اور سوراخ ہے جو ایک اور سرنگ بناتا ہوا آگے ایک اور گڑھے کی طرف چلا جاتا ہے۔ سرخ بھیڑیئے ایک دوسرے کے پاس رہنے کے لئے اسی طرح دور دور تک گڑھے اور سرنگیں بناتے ہوئے زیادہ تر زمین کے نیچے ہی رہتے ہیں اور رات کے وقت ہی باہر آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بھیڑیا کسی بھی بھٹ میں چلا جائے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا ہے''...... جوزف نے کہا جس نے نعمانی کی بات سن لی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس وادی میں گڑھے اور زمین کے نیچے سرنگیں بنی ہوئی ہیں جہاں سرخ بھیڑیئے آسانی سے گھوم پھر سکتے ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہیں۔ آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ نیچے آ کر دیکھ لیں"...... جوزف نے کہا۔

"تب تو ہمارے لئے اور اچھا ہے۔ یہ سرچ ہیلی کاپٹر اگر یہاں دن بھر بھی چکراتا رہے تو ہم نیچے ہی نیچے سرنگوں سے ہوتے ہوئے یہاں سے دور جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آؤ۔ اب ہیلی کاپٹر نے بلندی اور کم کر لی ہے۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر کی سرچ لائٹ آن ہو جائے اور ہمیں ہیلی کاپٹر سے گڑھے میں اترتے دیکھ لیا جائے ہمیں بھٹ میں چلے جانا چاہئے۔ ہمارے پاس اس وقت ایک طمنچہ بھی نہیں ہے کہ ہم اس جدید اور طاقتور گن شپ ہیلی کاپٹر کا مقابلہ کر سکیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے گڑھے میں کودتے چلے گئے۔ گڑھے میں اترتے ہی وہ سب جوزف کے ساتھ اس سوراخ میں داخل ہونا شروع ہو گئے جس کے بارے میں جوزف نے انہیں بتایا تھا کہ وہ کشادہ اور ہوا دار ہے۔

گڑھے کے باہر عمران اور جیگر موجود تھا۔ عمران جیگر کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اس سے پوچھ رہا ہو کہ وہ کب کودے گا۔

"آپ چلیں۔ میں ابھی آ جاتا ہوں"...... جیگر نے عمران کی آنکھوں کا مفہوم سمجھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم یہاں چہل قدمی کرنے کا پروگرام بنا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے پیشاب آ رہا ہے۔ میں پیشاب کر کے آتا ہوں"...... جیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور گڑھے میں کود گیا۔

"جلدی آ جانا"...... عمران نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر وہ جھکے جھکے انداز میں جھاڑیوں کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

عمران گڑھے میں کود کر اس سوراخ میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سرخ بھیڑیوں کا بھٹ زمین میں واقعی کافی گہرائی میں تھا اور اس قدر کشادہ تھا جیسے کسی انسان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا کمرہ ہو۔ سامنے ایسا ہی ایک سرنگ نما کھلا راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا جو آگے جا کر ایک اور گڑھے کے سوراخ سے مل جاتا تھا۔ اندھیرے میں وہ راستہ عمران کو صاف دکھائی تو نہیں دے رہا تھا لیکن جس طرح بھٹ میں ہوا پاس ہو رہی تھی اس سے عمران اس راستے کی کشادگی کا بخوبی اندازہ لگا سکتا تھا۔

"سب آ گئے ہیں"...... اندھیرے میں صفدر کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ جیگر ابھی نہیں آیا ہے"...... عمران نے ایک دیوار کے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ وہ کیوں نہیں آیا۔ کیا وہ اس بھٹ میں آنے سے ڈر رہا ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اپنی حاجت رفع کرنے گیا ہے۔ اگر حاجت رفع کرنے کا مطلب جانتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کی تشریح کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"نہیں نہیں۔ ہمیں تشریح جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ رہنے دیں ہم جانتے ہیں کہ رفع حاجت کیا ہوتا ہے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اچانک بھٹ کے دونوں اطراف میں موجود سوراخوں سے انہیں تیز روشنی اندر آتی ہوئی دکھائی دی۔

"اوہ اس قدر تیز روشنی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہیلی کاپٹر میں طاقتور سرچ لائٹ لگی ہوئی ہے۔ یہ اسی کی روشنی ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ روشنی اس قدر تیز تھی کہ وہ گہرائی میں ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے چہرے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

"اس روشنی میں تو ہیلی کاپٹر والے جھاڑیوں میں گری ہوئی ایک سوئی بھی دیکھ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ جھاڑیاں کافی بڑی بڑی ہیں۔ اگر کوئی ان جھاڑیوں میں حرکت نہ کرے تو وہ کسی کو دکھائی نہیں دے سکتا"...... عمران

نے کہا۔

"لیکن ہم جس گڑھے سے اس بھٹ میں آئے ہیں۔ اس گڑھے کے اطراف میں جھاڑیاں کافی فاصلے پر ہیں۔ اگر جیگر نے اس گڑھے کی طرف آنے کی کوشش کی تو ہیلی کاپٹر والے تو اسے آسانی سے دیکھ لیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ یہ خطرہ تو بہرحال ہے۔ اب اگر جیگر عقلمندی کا مظاہرہ کرے اور جھاڑیوں میں ہی چھپا رہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر والوں کو ہمارے بارے میں بھی علم ہو جائے گا اور پھر وہ میزائل لانچروں میں موجود سارے میزائل اسی گڑھے کی طرف فائر کر دیں گے"...... عمران نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ہیلی کاپٹر کی باہر سرچ لائٹ میں سرچنگ شروع ہو گئی تھی کیونکہ اب ہیلی کاپٹر سے نکلنے والی لائٹ انہیں مسلسل حرکت کرتے دکھائی دے رہی تھی۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک ماحول ہیوی مشین گنوں کی تیز فائرنگ کی آوازوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔ مشین گنیں ابھی خاموش بھی نہیں ہوئی تھیں کہ انہیں کچھ دور ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ دھماکہ بے حد شدید تھا۔ اس دھماکے کی وجہ سے زمین بری طرح سے دہل کر رہ گئی تھی اور اوپر سے مٹی کے ڈھیلے سے گرنا شروع ہو گئے تھے۔

"یہ کیا۔ ہیلی کاپٹر والوں نے تو یہاں فائرنگ کرنی اور میزائل

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فائر کرنا شروع کر دیئے ہیں"...... چوہان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید وہ اپنا شک دور کرنے کے لئے یہاں فائرنگ کر رہے ہیں اور میزائل داغ رہے ہیں کہ ہم واقعی اس وادی میں موجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کہیں ہیلی کاپٹر والوں نے باہر موجود جیگر کو تو نہیں دیکھ لیا"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ فائرنگ کی آوازیں دوسری طرف جاتی ہوئی محسوس ہوئی ہیں اور میزائل بھی یہاں سے کافی دور پھٹا ہے"...... عمران نے جواب دیا پھر باہر جیسے فائرنگ کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مسلسل فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ دور نزدیک میزائل پھٹنے کی بھی خوفناک آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ ہر دھماکے سے بھٹ کی دیواریں ہل جاتی تھیں اور انہیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ابھی چھت کا ملبہ ان پر آ گرے گا۔

مسلسل فائرنگ اور میزائلوں نے باہر موجود جھاڑیوں میں ہر طرف آگ لگا دی تھی۔ اب ہیلی کاپٹر کی روشنی کے ساتھ ساتھ انہیں دونوں سوراخوں سے آگ جلنے کی بو کے ساتھ آگ کی روشنی بھی دکھائی دے رہی تھی۔

"کافی دیر ہو گئی ہے۔ جیگر ابھی تک نہیں آیا ہے۔ وہ شاید کسی مشکل میں پھنس گیا ہے"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ تم باہر مت جاؤ۔ باہر ہر طرف جھاڑیوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم آگ میں گھر جاؤ یا ہیلی کاپٹر والے تمہیں دیکھ لیں"...... جوانا نے کہا۔

"یس باس۔ جوانا ٹھیک کہہ رہا ہے۔ آپ یہیں رکیں میں باہر چلا جاتا ہوں اور جیگر کو ڈھونڈ کر لے آتا ہوں"...... جوزف نے جوانا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم سب یہیں رہو۔ جیگر کو تلاش کرنا میری ذمہ داری ہے وہ یہاں میرے کہنے پر ہماری مدد کرنے کے لئے آیا تھا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران اٹھا اور پھر رینگتا ہوا سوراخ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ سوراخ کے قریب جا کر وہ ایک لمحے کے لئے دیوار کے پاس رکا اور پھر وہ تیزی سے سوراخ سے باہر نکل گیا۔

باہر سرخ رنگ کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہیلی کاپٹر کی سرچ لائٹ کی روشنی سے عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کس طرف ہے اس لئے وہ آگے بڑھ کر فوراً گڑھے کی ایک دیوار سے لگ گیا۔ دیوار میں سوراخ تھے اور کچھ پتھر بھی باہر کی طرف ابھرے ہوئے تھے۔ عمران ان سوراخوں اور پتھروں پر ہاتھ پیر جماتا ہوا اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کا سر گڑھے کے کنارے پر آ گیا۔ اس نے سر نکالا تو اسے ہیلی کاپٹر دور جاتا دکھائی دیا۔ اسے

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیلی کاپٹر کی ٹیل دکھائی دے رہی تھی۔ نیچے ہر طرف جھاڑیوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ جس کی تیز روشنی سے وادی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ عمران ہیلی کاپٹر کو دوسری طرف جاتے دیکھ کر فوراً گڑھے سے نکل کر باہر آ گیا۔ گڑھے سے جھاڑیاں کافی فاصلے پر تھیں لیکن ان سب جھاڑیوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ شاید آگ دیکھ کر جگیر دوسری طرف چلا گیا تھا۔

عمران نے چاروں طرف دیکھا لیکن اسے آگ کے سوا وہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر عمران نے چیخ چیخ کر جگیر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"عمران صاحب۔ میں یہاں ہوں"...... اچانک جواب میں جگیر کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سن کر عمران کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ گو کہ جگیر کی آواز اسے کافی فاصلے سے سنائی دی تھی لیکن وہ زندہ تھا عمران کے لئے یہی کافی تھا۔

ابھی عمران ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے ہیلی کاپٹر دوبارہ مڑتا دکھائی دیا۔ عمران گڑھے کے قریب جہاں کھڑا تھا وہاں سے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد اسے صاف دیکھ سکتے تھے۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے دائیں طرف ایک بڑا سا چٹانی پتھر دکھائی دیا۔ عمران نے غڑاپ سے اس پتھر کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ تیزی سے بڑے اور بھاری پتھر کے پیچھے آیا اور پھر تھوڑا سا سر نکال کر ہیلی کاپٹر کی جانب دیکھنے لگا جو مڑ کی اسی طرف آتا ہوا

دکھائی دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے کاک پٹ میں روشنی ہو رہی تھی اور دور سے ہی اس میں ایک آدمی بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ اس ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے سوا اور کوئی نہیں ہے"...... عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر مزید آگے آیا تو عمران نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی کو پہچان لیا وہ جولیا تھا۔ وہی جولیا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ڈپٹی چیف تھی اور اب پاکیشیا کے ہی ایک مشن پر چیف کی اجازت سے ایکریمیا آئی تھی تا کہ وہ کسی طرح سے لارڈ ایجنسی میں شامل ہو کر لارڈ مارشل ہیڈکوارٹر تک رسائی حاصل کر سکے اور اس سے ڈاکٹر جاسف کا بی ایل کا فارمولا حاصل کر سکے۔

"جولیا۔ یہ تو جولیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ جولیا ہمارے لئے نہیں بلکہ لارڈ ایجنسی کے لئے کام کر رہی ہے اور لارڈ ایجنسی نے اس کی کایا پلٹ کر اسے اپنا حلیف اور ہمارا دشمن بنا دیا ہے"...... عمران نے غصے اور پریشانی سے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کا رخ قدرے موڑ لیا تھا پھر اچانک ہیلی کاپٹر کی مشین گنیں ایک بار پھر گرجنا شروع ہو گئیں۔ اس بار ٹھیک اس جگہ فائرنگ ہو رہی تھی جہاں سے عمران کو جگیر نے جواب دیا تھا۔ فائرنگ ہوتے ہی اچانک عمران کو جگیر کی تیز چیخ سنائی دی۔ عمران بے چین سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر مڑ گیا تھا اور پھر عمران نے کسی کے بھاگتے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

قدموں کی آواز سنی۔

جس طرف سے بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی ہیلی کاپٹر فائرنگ کرتا ہوا اسی طرف جا رہا تھا۔ پھر عمران نے آگ کی روشنی میں جیگر کو چھلانگیں لگاتے ایک طرف جاتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر سے نکلنے والی گولیاں اس کے اردگرد برس رہی تھیں اور جیگر حلق کے بل چیختا ہوا بھاگا چلا جا رہا تھا۔ عمران فوراً اچھل کر چٹانی پتھر پر چڑھ گیا اور زور زور سے جیگر کو آوازیں دینے لگا۔ لیکن تیز فائرنگ کی آواز اور بھاگنے کی وجہ سے جیگر شاید عمران کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ ابھی جیگر بھاگتا ہوا کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اسی لمحے عمران نے ہیلی کاپٹر کے پیڈ سے ایک نوکدار میزائل الگ ہو کر جیگر کی طرف بڑھتے دیکھا۔ جیگر نے بھی پلٹ کر میزائل دیکھ لیا تھا اس نے میزائل سے بچنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن وہ بھلا میزائل کا کہاں مقابلہ کر سکتا تھا۔ دوسرے لمحے میزائل کی نوک ٹھیک جیگر کی کمر میں گھس گئی اور وہ تیز رفتار میزائل کے ساتھ ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر عمران نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

میزائل جیگر کو اٹھائے ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور میزائل کے ساتھ ساتھ جیگر کے بھی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ جیگر کے ہٹ ہوتے ہی ہیلی کاپٹر تیزی سے پلٹ کر اس طرف بڑھتا دکھائی دیا جس طرف سے جیگر جھاڑیوں سے نکل کر بھاگا تھا۔ ہیلی کاپٹر کو مڑتے دیکھ کر عمران نے فوراً پتھر سے چھلانگ

لگا دی اور ایک بار پھر پتھر کے پیچھے آ کر چھپ گیا۔ ہیلی کاپٹر خاصا نیچے آ گیا تھا اور ٹھیک اس جگہ فائرنگ کر رہا تھا جہاں کچھ دیر پہلے جیگر موجود تھا۔ اب عمران کو پائلٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا جو اس وقت کسی زخمی شیرنی کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا کے چہرے پر سفاکی اور بربریت ثبت دکھائی دے رہی تھی۔

جولیا تواتر سے ایک جگہ گولیاں برسا رہی تھی پھر اس نے اسی جگہ میزائل برسانے شروع کر دیئے جہاں وہ گولیاں برسا رہی تھی۔ اسے شاید یہ شک تھا کہ جہاں سے ایک شخص نکل کر بھاگا تھا باقی افراد بھی وہیں چھپے ہوں گے اس لئے وہ اردگرد فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ میزائل بھی فائر کر رہی تھی تاکہ کسی ایک کے بھی بچنے کا کوئی چانس باقی نہ رہے۔

"تم نے تو حقیقت میں ڈینجرس جولیانا کا روپ دھار لیا ہے جولیا۔ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے تم نے پوری وادی کو جہنم زار بنا دیا ہے اگر ہم گڑھے کی گہرائی میں بنے ہوئے سرخ بھیڑیوں کے بھٹ میں نہ ہوتے تو تمہاری اندھا دھند فائرنگ یا میزائلوں کی زد میں آ کر ہم بھی ہلاک ہو چکے ہوتے۔ تمہارا یہ روپ اس قدر خوفناک اور بھیانک ہو گا اس کے بارے میں تو میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ جولیا کچھ دیر تک اردگرد فائرنگ کرتی رہی اور میزائل برساتی

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رہی پھر اس نے ہیلی کاپٹر ایک بار پھر موڑ کر ارد گرد کا علاقہ چیک کرنا شروع کر دیا۔ آگ کی وجہ سے وہاں تپش ہوتی جا رہی تھی۔

عمران اب زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتا تھا۔ وہ کچھ دیر ہیلی کاپٹر کو دیکھتا رہا پھر وہ رینگتا ہوا گڑھے کی جانب بڑھا اور گڑھے میں اترتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے ساتھیوں کے پاس تھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔

"آپ ٹھیک ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اور وہ جیگر۔ وہ کہاں ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"وہ جولیا کے ایک داغے ہوئے میزائل سے ہٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا اور اس کی بات سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"جولیا کے داغے ہوئے میزائل سے۔ کیا مطلب"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باہر جو ہیلی کاپٹر کلٹاس ویلی کو جہنم زار بنا رہا ہے اس کی پائلٹ سیٹ پر جولیانا فٹز واٹر موجود ہے۔ وہی ہم سب کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں ہر طرف فائرنگ بھی کر رہی ہے اور میزائل بھی برسا رہی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اس طرح اچانک ہماری دشمن کیسے بن سکتی ہیں"...... صدیقی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"وہ اب مس جولیا نہیں۔ لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا بن چکی ہے۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جولیا کی کایا پلٹی ہوئی ہے لیکن تم نے میری بات پر یقین نہیں کیا تھا۔ اب خود جا کر دیکھ لو۔ جولیا ہیلی کاپٹر لے کر اکیلی یہاں آئی ہے اور اس نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ساری وادی میں آگ لگا دی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ان سب کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"نہیں نہیں۔ میں نہیں مان سکتا۔ یہ سب جولیا نہیں کر سکتی۔ وہ تو۔ وہ تو"...... تنویر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تو۔ وہ تو۔ تم شاید یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ ہمارے ساتھ دریا میں بہہ گئی تھی پھر وہ یہاں ہیلی کاپٹر کہاں سے لا سکتی ہے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہی کہنا چاہتا ہوں"...... تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"جولیا۔ اب ہمارے لئے نہیں لارڈ ایجنسی کے لئے کام کر رہی ہے۔ لارڈ ایجنسی کے مارشل ہیگرڈ نے ضرور جولیا کا دماغ اپنے کسی سائنسی حربے سے اپنے بس میں کر لیا ہے۔ وہ پہلے بھی اپنی ڈی جے فورس لے کر ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ہی آئی تھی۔ اب اس کے پاس فورس نہیں ہے تو وہ اکیلی جنگی ہیلی کاپٹر لے کر یہاں آن پہنچی ہے اور اس نے اس وادی میں جس قدر تباہی مچائی ہے اسے تم

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اپنی آنکھوں سے دیکھو گے تو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ جولیا اب صرف جولیا نہیں بلکہ ڈینجرس جولیانا بن چکی ہے جو لارڈ ایجنسی کے لئے کام کر رہی ہے اور اس وقت لارڈ ایجنسی میں ہماری سب سے بڑی دشمن بن گئی ہے اس لئے وہ اکیلی ہی یہاں ہمیں ہلاک کرنے کے لئے پہنچ گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کسی طرح سے مس جولیا کا مائنڈ سیٹ نہیں کر سکتے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا کو دوبارہ ہماری مس جولیا نہیں بنا سکتے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جب پہلی بار جولیا میرے سامنے آئی تھی تو میں نے اس کی آنکھوں کے ذریعے اس کے ذہن میں جھانکنے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا کی آنکھوں میں ایسے لینز لگے ہوئے تھے جو مجھے اس کے دماغ میں جانے سے روک رہے تھے۔ اسی لئے میں نے جولیا کو بے ہوش کیا تھا کہ اسے بے ہوش رکھ کر اس کی آنکھوں میں لگے ہوئے لینز نکال کر اس کے دماغ میں جھانکنے کی کوشش کروں گا تب پتہ چلے گا کہ لارڈ نے جولیا کو اپنے بس میں کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ مگر مجھے ایسا موقع ہی نہیں مل سکا تھا اور دریا سے اگر ہم بچ کر باہر آ سکتے ہیں تو جولیا بھی ہم سے کم تربیت یافتہ نہیں ہے۔ لارڈ نے اگر جولیا کا مائنڈ تبدیل کیا ہے تو وہ اسی حد تک کیا ہوگا کہ وہ ہم سب کو بھول جائے کہ ہم کبھی اس کے ساتھی رہ چکے ہیں اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے۔ لارڈ نے جولیا کے

ذہن میں وہی تمام باتیں فیڈ کی ہوں گی جو بی ایم ایجنسی میں ڈینجرس جولیانا کے دماغ میں ہوا کرتی تھی۔ لارڈ نے جولیا کے ذہن میں یہ بھی ڈال دیا ہوگا کہ ہم اس کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور وہ ہمیں ہر حال میں ہلاک کر دے۔ اسی لئے جولیا اب ڈینجرس جولیانا بن کر یہاں موجود ہے۔ ہمارے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ اگر ہوتا تب بھی ہم جولیا کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتے تھے۔ اگر ہم اس کے خلاف ایکشن لیتے تو وہ ہمارے ہی خلاف ہوتا اور جولیا کا نقصان ہمارا ہی نقصان ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کیا جائے۔ مس جولیا تو ایک دشمن کے روپ میں ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔ وہ تو اس بات کا کوئی خیال نہیں کرے گی کہ ہم ان کے ساتھی ہیں۔ اگر ہم ان کے سامنے گئے تو وہ فوراً ہم پر حملہ کر دے گی اور ہم ان کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکیں گے''...... صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''جب تک جولیا ہمارے ہاتھ نہیں آ جاتی اور مجھے یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ جولیا کا مائنڈ کیسے بدلا گیا ہے اسے ہم اپنے خلاف ایکشن لینے سے نہیں روک سکتے۔ وہ ہر حال میں ہمیں ہلاک کر کے ہی دم لے گی''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو بڑی عجیب چوئیشن ہو گئی ہے۔ ہم پہلے ہی موت کی وادی میں پھنسے ہوئے ہیں اوپر سے مس جولیا بھی ہماری دشمن بن

PVL PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk ندیم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کر یہاں آ گئی ہیں۔ جن سے بچنا شاید ہی اب ہمارے لئے ممکن ہو''...... چوہان نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں ایک میزائل کے شور کی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جولیا نے ایک میزائل اس بھٹ کی طرف داغ دیا ہو۔ ابھی وہ میزائل کا شور سن ہی رہے تھے کہ اچانک ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا جیسے میزائل ٹھیک ان کے سروں پر پھٹا ہو۔ دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے چھت ٹوٹ کر اچانک ان پر آ گری ہو۔

''کچھ پتہ چلا ان کا''...... لارڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نو لارڈ۔ میرے پاس جولیانا کے مائنڈ کی مسلسل ریڈنگ آ رہی ہے۔ اس ریڈنگ کے تحت وہ کلاس ویلی میں ہر طرف پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر رہی ہے لیکن سوائے ایک آدمی کے اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا ہے۔ جولیا نے اس آدمی کو میزائل مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی مائنڈ ریڈنگ کے مطابق وہ شخص اسی لباس میں ملبوس تھا جو اس نے دریا کے دوسرے کنارے پر موجود سیکشن ٹو کے افراد کا پہن رکھا تھا۔ جولیانا نے اس شخص کو میزائل سے ہلاک کر کے ساری وادی میں آگ پھیلا دی ہے۔ وادی کا ایسا کوئی بھی حصہ نہیں ہے جہاں آگ نہ لگی ہو۔ وہاں بڑی بڑی جھاڑیاں موجود تھیں جن کی وجہ سے ہر طرف تیز اور خوفناک آگ

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھڑک رہی ہے اور جولیانا کا خیال ہے کہ اس خوفناک آگ میں عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طور پر زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ وہ سب اس آگ میں زندہ جل کر ہلاک ہو جائیں گے“...... سپیکروں سے ایرج کی آواز سنائی دی اور لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ یہ صرف جولیانا کا خیال ہے اس نے اپنی آنکھوں سے تو ان سب کی لاشیں نہیں دیکھی ہیں نا“...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس لارڈ۔ وہاں آگ کے ساتھ تیز دھواں اٹھ رہا ہے اس لئے جولیانا اب اس وادی میں مزید سرچ نہیں کر سکتی۔ جب تک وادی کی آگ نہیں بجھ جاتی وہاں کی سرچنگ مشکل ہو گی“۔ ایرج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ آخر تمہارا کراس سرچ سیٹلائٹ سسٹم انہیں اب تک تلاش کیوں نہیں کر سکا ہے۔ وہ اسی وادی میں موجود ہیں تو پھر وہ تمہیں دکھائی کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ جولیانا نے بھی کہا تھا کہ اس کے اے ایس سسٹم پر اسے کسی انسان کا کوئی کاشن نہیں ملا ہے۔ اس نے وہاں ایک ہی شخص کو دیکھا تھا جو جھاڑیوں میں فائرنگ ہونے یا آگ لگنے کی وجہ سے بھاگا تھا۔ اس شخص کے وہاں ہونے کا مطلب ہے کہ باقی سب بھی اسی وادی میں ہی موجود ہیں لیکن اس کے باوجود تم انہیں سرچ نہیں کر پا رہے ہو کیا

تمہارا سسٹم اس قدر ناکارہ اور بے کار ہو گیا ہے“...... لارڈ نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

”میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے لارڈ۔ میں نے سسٹم کی چیکنگ بھی کی ہے۔ سسٹم بالکل ٹھیک ہے اور سرچر سیٹلائٹ بھی مخصوص لوکیشن پر کام کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کی کوئی تصویریں نہیں مل رہی ہیں۔ وہ اچانک ہی سسٹم سے غائب ہو گئے تھے۔ اسی طرح یہاں مجھے جولیانا کی مائنڈ ریڈنگ بھی نہیں مل رہی تھی اسی لئے میں نے جولیانا سے رابطہ کیا تھا کہ اس نے اپنے سر پر ہیلمٹ تو نہیں چڑھا لیا۔ اس کے سر پر ہیلمٹ ہونے کی وجہ سے میرا اس کے مائنڈ سے رابطہ ٹوٹ گیا تھا سٹارگم پلس سسٹم کام نہیں کر رہا تھا۔ پھر میرے کہنے پر جیسے ہی جولیانا نے اپنے سر سے ہیلمٹ اتارا تو میرا اس سے دوبارہ رابطہ ہو گیا اور مجھے اپنے سسٹم پر جولیانا کے مائنڈ کی دوبارہ ریڈنگ ملنا شروع ہو گئی تھی۔ جولیانا سے تو میرا ایک ہیلمٹ کی وجہ سے رابطہ ختم ہوا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے نامعلوم کیا کیا تھا کہ انہیں سرچ کرنے کی میری ہر کوشش بے کار ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ جولیانا نے جس شخص کو میزائل سے ہٹ کیا تھا سرچر سیٹلائٹ سے مجھے اس کی بھی کوئی تصویر نہیں ملی تھی“...... دوسری طرف سے ایرج نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ کیا وہ سب جادوگر ہیں اور انہوں نے تمہارے اور

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیانا کے سسٹم پر نظر آنے سے خود کو محفوظ بنا لیا ہے''...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں لارڈ سوائے اس بات کے کہ ان کے پاس کوئی ایسا سائنسی آلہ ہے جس کی وجہ سے ان کے جسموں کے گرد ایک ایسی شیلڈ بن گئی ہے کہ وہ میری نظروں میں آنے سے چھپ گئے ہیں''...... دوسری طرف سے ایرج نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ اسی طرح وہ چھپ کر یہاں آ گئے تو''...... لارڈ نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں لارڈ۔ ایسا نہیں ہو گا۔ جولیانا نے کلٹاس ویلی میں جس قدر تباہی پھیلائی ہے اس سے بچ نکلنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں وہاں بھڑکتی ہوئی خوفناک آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تک یا تو وہ جولیانا کی فائرنگ کا نشانہ بن چکے ہوں گے یا پھر وہ کسی میزائل سے ہٹ ہو چکے ہوں گے اور اگر وہ گولیوں اور میزائل سے بچ بھی گئے ہوں گے تو وہاں لگنے والی خوفناک آگ ان کی ہلاکت کا باعث ضرور بن جائے گی''...... ایرج نے کہا۔

''ہونہہ۔ کلٹاس ویلی کو جولیا نے جہنم زار بنا دیا ہے۔ اب یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ویلی میں موجود عمران اور اس کے ساتھی ہٹ ہوئے ہیں یا نہیں''...... لارڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''کل صبح میں فورس کو کلٹاس وادی میں اتار دوں گا لارڈ۔ اس وقت تک ویلی میں لگی ہوئی آگ بجھ جائے گی۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر جل کر بھی ہلاک ہوئے ہوں گے تو ان کی چند جلی سڑی ہڈیاں ہمیں ضرور مل جائیں گی''...... ایرج نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کے لئے مجھے کل تک کا انتظار کرنا پڑے گا''۔ لارڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''مجبوری ہے لارڈ۔ جب تک آگ نہیں بجھ جاتی تب تک میں وہاں فورس کو بھیجنے کا کوئی رسک نہیں لے سکتا''...... ایرج نے کہا۔

''کیا صبح تک آگ بجھ جائے گی''...... لارڈ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''یس لارڈ۔ وہاں درختوں کی کثرت نہیں ہے۔ صرف جھاڑیاں ہیں۔ جو بہت جلد جل کر ختم ہو جائیں گی اور صبح تک ویلی کی زمین بھی ٹھنڈی ہو جائے گی۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں ویلی میں مسلح فورس بھیجوں گا۔ اگر جولیانا کی پھیلائی ہوئی اس قدر خوفناک تباہی کے باوجود بھی عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہوئے تو میری فورس ان کا وہیں خاتمہ کر دے گی''...... ایرج نے کہا۔

''اس کے لئے فورس نائن کو بھیجنا۔ وہ سب جدید اسلحے سے لیس ہوں اور انہیں میری طرف سے حکم دینا کہ کلٹاس وادی میں جو بھی زندہ انسان نظر آئے وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر اسے ہلاک کر دیں''...... لارڈ نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

”یس لارڈ۔ ایسا ہی ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھی اول تو زندہ نہیں ہوں گے اور اگر وہ زندہ ہوئے تو نائن فورس سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ نائن فورس ان کے وہیں ٹکڑے اڑا دے گی“...... ایرج نے کہا۔

”اوکے۔ جولیانا جب واپس آئے تو میری اس سے بات کرا دینا“...... لارڈ نے کہا۔

”یس لارڈ۔ وہ بس کچھ ہی دیر میں ماؤک ہاؤس پہنچ جائے گی۔ جیسے ہی وہ آئے گی میں اس کی آپ سے بات کرا دوں گا“...... ایرج نے جواب دیا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کیا اور رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور سوچ کے تاثرات تھے۔ وہ شاید اسی گومگو میں تھا کہ کلاس ویلی میں جولیانا نے جو تباہی پھیلائی تھی اس کی تباہی کی زد میں عمران اور اس کے ساتھی آئے بھی تھے یا نہیں۔

بھٹ کسی زلزلے کے زور دار آنے والے جھٹکوں سے بری طرح سے لرز رہا تھا اور چھت سے مٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے ان سب کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اوپر والی ساری زمین ٹوٹ کر ان پر آ گری ہو۔

”دیواروں سے لگ کر چمٹ جاؤ جلدی“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اٹھ کر ایک دیوار سے کسی چھپکلی کی طرح سے چمٹ گیا۔ کچھ دیر تک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی اور بھٹ کی دیواریں لرزتی رہیں پھر اچانک ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اس بار جولیا کا داغا ہوا میزائل اس بھٹ کے ارد گرد ہی کہیں بلاسٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے زور دار دھماکہ ہوا تھا اور انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ میزائل ان کے سروں پر پھٹ پڑا ہوا۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جیسے ہی دیواروں کی لرزش ختم ہوئی چھت سے گرنے والی مٹی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ وہ سب کچھ دیر تک دیواروں سے لگ کر کھڑے رہے تا کہ اگر چھت نیچے گرے تو وہ ڈائریکٹ اس کی زد میں نہ آ جائیں۔ چھت سے گرنے والے ملبے کا زیادہ تر حصہ درمیانی حصے میں ہی گرتا تھا جبکہ سائیڈوں میں اس کا دباؤ تو ہوتا تھا لیکن ملبہ ڈائریکٹ ان پر نہیں گر سکتا تھا۔ وہ جس بھٹ میں موجود تھے وہ کافی گہرائی میں تھا اور ان کے سروں پر جو چھت تھی اس مٹی کی پرت خاصی موٹی تھی اسی لئے زور دار دھماکہ ہونے کے باوجود چھت نیچے نہیں آئی تھی۔ صرف زمین کی زور دار لرزش کی وجہ سے چھت سے مٹی کے کچھ حصے ٹوٹ ٹوٹ کر ان پر گرے تھے اور نچلے حصے میں موجود مٹی نرم اور قدرے بھربھری تھی اس لئے مٹی ان پر گری ضرور تھی لیکن وہ اس سے زخمی نہیں ہوئے تھے۔ ویسے بھی چھت ان سے زیادہ بلندی پر تو تھی نہیں کہ وہ اس کے گرنے سے زمین میں ہی دفن ہو جاتے۔

کچھ دیر تک وہ انتظار کرتے رہے لیکن اب باہر دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ رک گیا تھا۔ شاید جولیا کے ہیلی کاپٹر میں موجود اس کا سارا اسلحہ ختم ہو گیا تھا۔ پھر کچھ دیر کے بعد انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر دور جا رہا ہو۔

''مس جولیا کا ہیلی کاپٹر شاید واپس جا رہا ہے''...... اچانک صفدر نے کہا۔ اس کی نظریں بھٹ کے دوسرے ہول کی جانب جمی

ہوئی تھیں جہاں سے اب صرف آگ کی سرخ سرخ روشنی آتی دکھائی دے رہی تھی جبکہ جولیا کے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی سرچ لائٹ کی روشنی کم ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

''شاید''...... عمران نے مبہم سے انداز میں کہا۔ اس نے بھی ہیلی کاپٹر کے دور جانے کی آواز سن لی تھی لیکن اس کا ذہن بری طرح سے الجھا ہوا تھا کہ جولیا آخر اس قدر آسانی سے کس طرح سے لارڈ کے شکنجے میں آ گئی ہو گی۔ اس نے روانگی سے پہلے جولیا کا مائنڈ بلاک کر دیا تھا تا کہ اگر لارڈ اسے اپنی ایجنسی میں شامل کرنے سے پہلے اس کا مائنڈ اسکین کرنے کی کوشش کرے تو اس پر جولیا کی حقیقت آشکار نہ ہو سکے۔ جولیا کا بلاک مائنڈ اس وقت تک اوپن نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ عمران خود اس کا مائنڈ اوپن نہ کرتا پھر لارڈ نے کس طرح سے اس کا مائنڈ اوپن کیا ہو گا اور اسے اپنے تابع کرنے کے لئے اس نے کس طرح سے جولیا کے دماغ میں فیڈنگ کی ہو گی۔ یہ سوچ سوچ کر عمران کا دماغ تھک گیا تھا۔ اسے جس بات کا خدشہ تھا وہی ہو گیا تھا۔ جولیا جس مقصد کے لئے لارڈ ایجنسی میں شامل ہونے کے لئے گئی تھی وہ مقصد ختم ہو گیا تھا اور جولیا حقیقت میں لارڈ ایجنسی کی ہی لیڈی ایجنٹ بن گئی تھی اور وہ بھی ڈینجرس جولیانا۔

جولیا کے پاس بی ایل فارمولے کا سیکنڈ پارٹ بھی تھا جو ظاہر ہے اب اس کے پاس نہیں ہو سکتا تھا۔ لارڈ مارشل ہیگرڈ اگر جولیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کا مائنڈ تبدیل کر کے اسے اپنے بس میں کر سکتا تھا تو وہ اس سے بھلا پی ایل فارمولا کیوں حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر جا کر دیکھوں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا دیکھنا چاہتے ہو کہ جولیا نے باہر ہماری موت کے لئے کیا کچھ کیا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ مس جولیا کا ہیلی کاپٹر واقعی چلا گیا ہے یا ہمیں اس بھٹ سے باہر لانے کے لئے وہ ڈاج دینے کے لئے کسی طرف گئی ہیں کہ ہم سکون محسوس کر کے اپنی کمین گاہ سے نکل آئیں گے اور وہ اچانک واپس آ کر ہم پر حملہ کر دیں گی"...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں وہ چلی گئی ہے۔ اس نے ہیلی کاپٹر کا تمام ایمونیشن ویلی کو تباہ کرنے میں صرف کر دیا ہے۔ اب اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس لئے وہ بھلا یہاں رک کر کیا کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں جاؤں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں جاؤ"...... عمران نے بے زاری سے کہا۔ جولیا کے کایا پلٹ ہونے سے وہ کافی اپ سیٹ ہو گیا تھا۔ لارڈ بھی چالاکی سے کام لے رہا تھا اور وہ ان کے مقابلے میں کسی بھی فورس کو لانے کی بجائے بار بار جولیا کو ہی بھیج رہا تھا۔ جولیا کا تو دماغ پلٹا ہوا تھا

اسے ہر حال میں لارڈ کا حکم ماننا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی چاہ کر بھی جولیا پر جوابی کارروائی نہیں کر سکتے تھے۔ عمران اسی لئے پریشان تھا کہ اگر دوبارہ لارڈ نے جولیا کو ان کی ہلاکت کے لئے بھیج دیا تو وہ کب تک اس سے اپنی جانیں بچانے کے لئے اس طرح سے چھپتے رہیں گے۔ کیا انہیں جولیا کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے خلاف جوابی کارروائی کرنی پڑے گی۔ وہ اسی سوچ میں گم تھا کہ صفدر رینگتا ہوا بھٹ کے ایک ہول سے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے تنویر نے بھی باہر جانے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

"عمران صاحب۔ باہر لگی ہوئی آگ کی وجہ سے یہاں دھواں بھرتا جا رہا ہے۔ اگر ہم اسی طرح یہاں بیٹھے رہے تو ہمارے دم گھٹ جائیں گے"...... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو جاؤ۔ تم سب بھی باہر جاؤ۔ میں نے تمہیں کب یہاں رکے رہنے پر مجبور کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ ہمارے ساتھ باہر نہیں چلیں گے"...... صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس دھوئیں میں آپ کا دم نہیں گھٹ رہا ہے"۔ چوہان نے حیران ہو کر کہا۔

"جولیا کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے تو یہی بہتر ہے کہ میں یہیں اسی طرح سے ہلاک ہو جاؤں"...... عمران نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"باس اگر تم باہر نہیں جاؤ گے تو میں بھی یہاں تمہارے ساتھ ہی رہوں گا"...... جوزف نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ ہم تمہیں یہاں اکیلا مرنے کے لئے نہیں چھوڑ سکتے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ تم سب باہر جاؤ"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس"...... جوزف نے کہنا چاہا۔

"میں نے کہا ہے نا۔ جاؤ باہر"...... اس بار عمران نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر جوزف بوکھلا کر فوراً باہر کی طرف بڑھا۔ جوانا نے بھی اس سے پیچھے باہر جانے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی یہاں رکنا چاہتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"کیا میں تم سب کو لکھ کر دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ یہاں کیوں رکنا چاہتے ہیں"...... صدیقی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"جھک مارنا چاہتا ہوں۔ بس یا کچھ اور بھی بتاؤں"...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا اور صدیقی سمیت ان سب نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ نہیں جائیں گے تو ہم بھی نہیں جائیں

گے"...... خاور نے جیسے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"احمقانہ بات مت کرو خاور۔ تم سب جاؤ یہاں سے مجھے ایک ضرورت کے تحت یہاں رکنا پڑے گا۔ میں کچھ ہی دیر میں آ جاؤں گا۔ جاؤ تم سب جاؤ اور جب تک میں خود باہر نہ آؤں۔ نہ مجھے آواز دینا اور نہ اندر آنے کی کوشش کرنا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں۔ آپ یہاں کوئی مراقبہ کرنا چاہتے ہیں کیا"...... نعمانی نے پوچھا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں سمجھ گیا کہ عمران صاحب کیا کرنا چاہتے ہیں۔ آؤ۔ باہر چلو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا سمجھ گئے ہو تم۔ ہمیں بھی بتاؤ"...... صدیقی نے کہا۔

"باہر چلو پھر بتا دوں گا"...... کیپٹن شکیل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور وہ سب سر ہلا کر بھٹ سے باہر نکلتے چلے گئے۔

عمران وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔

وہ سب پہلے بھٹ اور پھر گڑھے سے باہر آئے اور پھر باہر ہر طرف لگی ہوئی خوفناک آگ دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ جولیا نے واقعی وادی میں ہر طرف زبردست تباہی پھیلا دی تھی۔ اگر وہ جولیا کے آنے سے پہلے اس زمین کے نیچے بنے ہوئے اس بھٹ میں نہ اتر گئے ہوتے تو وہ اس خوفناک تباہی سے

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکتے تھے۔ ان سب کا بھی وہی انجام ہونا تھا جو جیگر کا ہوا تھا۔ عمران نے انہیں جیگر کے ہلاک ہونے کا بھی بتا دیا تھا۔

''آخر عمران صاحب اندر رہ کر کرنا کیا چاہتے ہیں''...... صدیقی نے بھٹ اور پھر گڑھے سے باہر آ کر کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر پوچھا تو کیپٹن شکیل نے اپنے اندازے کے مطابق انہیں بتانا شروع کر دیا کہ وہ بھٹ میں کیوں رکا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے۔ صفدر اور تنویر جو پہلے سے ہی باہر تھے ان دونوں نے بھی کیپٹن شکیل کی بات سن لی تھی۔

''کیا ایسا ممکن ہے۔ اس طریقے پر عمل کر کے کیا عمران ہمیں یہاں سے نکالنے کا بندوبست کر سکتا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ لیکن اس کام کے لئے انہیں مکمل تنہائی اور یکسوئی کی ضرورت ہے جو انہیں اسی بھٹ میں مل سکتی ہے۔ اسی لئے انہوں نے ہم سب کو باہر بھیج دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک وہ ہمیں آواز نہ دیں یا بھٹ سے باہر نہ آئیں انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب جو کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارے یہاں سے نکلنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی ہو بھی نہیں سکتا ہے۔ عمران صاحب کی وجہ سے ہم اس جہنم زار سے بھی باہر

نکل جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم یہاں سے سیدھے لارڈ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں''...... صفدر نے کہا۔

''اس سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہو گی کہ جولیا ہم میں واپس آ جائے گی۔ اس کا یہ بھیانک روپ دیکھ کر تو میں بھی لرز گیا ہوں اور تب سے یہی سوچ رہا ہوں کہ اگر واقعی ہم جولیا کے سامنے آ جاتے تو وہ ہمارا کیا حشر کرتی''...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''شکر کرو کہ وہ یہاں سے جا چکی ہیں۔ شاید مس جولیا کو یہاں لگی ہوئی آگ نے نیچے نہیں آنے دیا تھا ورنہ وہ اس وقت تک نہ جاتیں جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے ہماری لاشیں نہ دیکھ لیتیں''...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سب دیکھ کر تو واقعی مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مس جولیا نام کی نہیں حقیقت میں ڈینجرس گرل ہیں۔ انتہائی ڈینجرس''...... نعمانی نے کہا۔

''جیگر پیشاب کی حاجت کی وجہ سے باہر رہ گیا تھا۔ تب تک شاید مس جولیا نے ہیلی کاپٹر کی سرچ لائٹ آن کر دی تھی اس لئے جیگر کو نیچے آنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اگر وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتا تو وہ بھی ہمارے ساتھ زندہ کھڑا ہوتا''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ جیگر کی بدقسمتی ہی تھی جو وہ باہر رہ گیا تھا اور مس

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جولیا نے اسے نشانہ بنا لیا"...... صدیقی نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیا مس جولیا یہاں کا جائزہ لینے کے لئے واپس آ سکتی ہیں"...... چوہان نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن عمران صاحب نے بتایا تھا کہ ان کے ہیلی کاپٹر کا سارا اسلحہ ختم ہو چکا تھا اس لئے شاید اس کی واپسی نہ ہو اگر وہ آئی بھی تو ہیلی کاپٹر میں اسلحہ لوڈ کر کے ہی آئے گی"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تب تک شاید عمران صاحب اپنا کام پورا کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب آپس میں باتیں کر رہے تھے جبکہ جوزف اور جوانا خاموش کھڑے تھے۔ انہیں عمران کی فکر ہو رہی تھی جو بھٹ میں اکیلا تھا اور بھٹ میں دھواں بھرا ہوا تھا۔ وہ عمران کے ساتھ بھٹ میں رہنا چاہتے تھے لیکن عمران نے چونکہ انہیں خود ہی باہر جانے کا حکم دیا تھا اس لئے وہ بھلا اس کا حکم ماننے سے کیسے انکار کر سکتے تھے۔

"اس کام میں عمران صاحب کو اور کتنی دیر لگے گی"...... چوہان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو عمران صاحب پر ہی منحصر ہے کہ وہ کب باہر آئیں۔ مجھے تو اس بات کی فکر ہو رہی ہے اگر عمران صاحب اپنے اس مقصد میں بھی ناکام ہو گئے تو کیا ہوگا"۔ صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں فکر والی کون سی بات ہے اور عمران صاحب جو کر رہے ہیں اس میں فکر والی کون سی بات ہے۔ ایسا وہ پہلی بار تو نہیں کر رہے ہیں۔ پہلے بھی کئی ایسے مواقع آئے ہیں جب عمران صاحب نے اپنے اس عمل کے ذریعے تمام معاملات حل کئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ عمران صاحب کے لئے یہ مشکل نہیں ہوگا لیکن تم نے شاید عمران صاحب کی ایک بات نہیں سنی تھی"۔ صدیقی نے کہا۔

"کون سی بات"...... صفدر نے پوچھا۔

"عمران صاحب نے بتایا تھا کہ جب مس جولیا کو انہوں نے ایکریمیا کے لئے روانہ کیا تھا تو انہوں نے مس جولیا کو اپنی ٹرانس میں لے کر اس کے مائنڈ کا ایک حصہ لاکڈ کر دیا تھا تاکہ مس جولیا کے مائنڈ کی اگر اسکیننگ کی جائے تو لارڈ کو مس جولیا کے پلان کا پتہ نہ چل سکے۔ عمران صاحب نے یہ سوچ کر بھی مس جولیا کا مائنڈ لاکڈ کیا تھا کہ لارڈ اس کے مائنڈ کو اپنے کنٹرول میں نہ لے سکے اور مس جولیا وہی سب کرتی رہی جس کام کے لئے وہ یہاں آئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود مس جولیا، لارڈ کی ٹرانس میں آ گئی تھی اور اب وہ ہمارے لئے نہیں بلکہ لارڈ ایجنسی کے لئے کام کر رہی ہیں۔ میں نے عمران صاحب کی اس پریشانی کو صاف طور پر محسوس کیا ہے اسی لئے وہ کچھ دیر پہلے ہم سے اکھڑے اکھڑے سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انداز میں بات کر رہے تھے''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی عمران صاحب نے اگر مس جولیا کا مائنڈ لاکڈ کر رکھا تھا تو پھر لارڈ نے اس کے لاکڈ مائنڈ کو کیسے کھول لیا تھا اور کیسے اس کی کایا پلٹی ہو گی یہی بات تو عمران صاحب کے لئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے''...... چوہان نے کہا۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ آگ کی وجہ سے باہر کافی تپش ہو رہی تھی لیکن ان کے چاروں طرف آگ تھی اس لئے وہ کہیں بھی نہیں جا سکتے تھے اس لئے وہ زمین کے خالی قطعے پر ہی بیٹھ گئے تھے۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں صرف آگ جلنے اور لکڑیاں چٹخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ انہیں عمران کے بھٹ سے نکلنے کا انتظار تھا۔ بھٹ میں دھواں بھی بھرا ہوا تھا اس لئے انہیں اس بات کی پریشانی بھی ہو رہی تھی کہ دھوئیں کی وجہ سے عمران کا کہیں دم ہی نہ گھٹ گیا ہو۔ لیکن وہ مجبور تھے کیونکہ عمران نے انہیں سختی سے منع کیا تھا کہ وہ نہ اسے آواز دیں گے اور نہ ہی اسے دیکھنے کے لئے بھٹ میں آئیں گے جب تک کہ وہ خود باہر نہیں آ جاتا۔

''دو گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا ہے۔ اب کیا کریں۔ عمران صاحب نیچے کس حال میں ہیں اس کا کیسے پتہ چل سکتا ہے''۔ چوہان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہم انتظار کرنے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ پتہ نہیں اس کام میں عمران صاحب کو اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے''...... صفدر نے بھی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''اب تو مجھے بھی گھبراہٹ ہونی شروع ہو گئی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دھوئیں کی وجہ سے عمران صاحب کا دم گھٹ گیا ہو اور ہم رات بھر یہاں بیٹھے ان کے باہر آنے کا ہی انتظار کرتے رہ جائیں اور وہ اندر ہی''...... صدیقی نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''نہیں۔ عمران صاحب کو معلوم تھا کہ بھٹ دھوئیں سے بھر رہا ہے اس کے باوجود انہوں نے نیچے رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمران صاحب سٹرونگ مائنڈ اور بہترین قوت ارادی کے مالک ہیں۔ دھواں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہاں انہیں اپنے عمل میں جو اتنا وقت لگ رہا ہے اس سے تو مجھے بھی کچھ کچھ تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی ہے۔ یہ تشویش اس لئے نہیں ہے کہ بھٹ میں خدانخواستہ عمران صاحب کو کچھ ہو گیا ہو۔ میری تشویش اس لئے ہے کہ عمران صاحب اپنے اس عمل میں کامیاب ہوتے بھی ہیں یا نہیں۔ لارڈ نے مس جولیا کا لاکڈ مائنڈ اوپن کیا تھا جو عمران صاحب نے لاکڈ کیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب......'' کیپٹن شکیل نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک انہیں دور سے ایک بار پھر ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنتے ہی وہ سب بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ لگتا ہے کہ مس جولیا واپس آ رہی ہے اور اس بار وہ اکیلی نہیں ہے"...... صدیقی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ اس بار ایک سے زائد ہیلی کاپٹروں کی آوازیں آ رہی ہیں اور ہوا کے رخ سے ہیلی کاپٹر اسی طرف آتے ہوئے معلوم ہو رہے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"اب کیا کریں۔ عمران صاحب ابھی تک بھٹ میں موجود ہیں۔ انہوں نے اب تک نہ ہمیں آواز دی ہے اور نہ ہی وہ بھٹ سے باہر آئے ہیں۔ اگر ہم نیچے جاتے ہیں تو وہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور ان کی ساری یکسوئی ختم ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور اگر ہم اسی طرح یہاں باہر رکے رہے تو ہیلی کاپٹر والے آسانی سے ہمیں دیکھ لیں گے چاہے وہ مس جولیا ہو یا کوئی اور"...... کیپٹن شکیل نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں چاروں طرف آگ ہے۔ اس طرف صرف ایک ہی چٹان پڑی ہوئی ہے۔ یہ چٹان بڑی ضرور ہے لیکن اتنی بڑی نہیں کہ ہم سب آسانی سے اس کے پیچھے چھپ جائیں"...... نعمانی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹروں کے آنے کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں اور وہ بے چینی سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے

احتیاط سے گڑھے میں اتر کر گڑھے کی دیواروں سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہم بھٹ میں جا کر عمران صاحب کو ڈسٹرب نہیں کریں گے۔ گڑھے میں اتر کر اگر ہم دیواروں سے لگ جائیں گے

تو ہم ہیلی کاپٹر والوں کی نظروں سے بھی آنے سے بچ جائیں گے"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے گڑھے کی جانب بڑھے۔

ابھی وہ گڑھے میں اتر ہی رہے تھے کہ اسی لمحے دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے ایک پہاڑی کی پیچھے سے نکل کر وادی میں داخل ہوئے۔ ان ہیلی کاپٹروں کے ساتھ ہوئی سر لائٹیں لگی ہوئی تھیں۔ جن کی تیز روشنی ایک لمحے میں وادی میں پھیل گئی تھی۔ ہیلی کاپٹر نیچی پرواز کر رہے تھے۔ انہیں اس طرح اچانک پہاڑیوں کے پیچھے سے نکلتے دیکھ کر وہ سب اپنی جگہوں پر ساکت ہو کر رہ گئے۔

"اب کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر گڑگڑاتے ہوئے ان کے سروں کے اوپر سے گزر گئے اور پھر آگے جاتے ہی وہ دائیں بائیں پلٹے اور گھوم کر دوبارہ ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر آ کر ان کے سامنے ہوا میں معلق ہو گیا جبکہ دوسرا ہیلی کاپٹر گھوم کر گڑھے کی دوسری طرف آ گیا تھا۔ دونوں ہیلی کاپٹروں میں انہیں مسلح افراد دکھائی دے رہے تھے اور ان میں جو ہیلی کاپٹر دائیں طرف سے گھوم کر آیا تھا اس کی پائلٹ سیٹ پر انہیں جولیا بیٹھی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ دونوں ہیلی کاپٹروں کے نیچے مشین گنیں اور میزائل لانچر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لگے ہوئے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان سب کا آخری وقت آن پہنچا ہو۔ جولیا جو اب لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا تھی کسی بھی وقت ان پر فائر کھول سکتی تھی اور وہ جس پوزیشن میں گڑھے کے پاس کھڑے تھے ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکتے تھے۔

جولیا اتنی جلدی دوبارہ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس آ جائے گی یہ سوچ کر انہیں اندازہ لگانے میں مشکل نہیں ہو رہی تھی کہ جولیا ان کی کتنی بڑی دشمن بن چکی ہے۔

بلیک ہاؤس کے کنٹرول روم میں چاروں طرف مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی تھیں جو مسلسل کام کر رہی تھیں۔ یہ آٹو میٹک مشینیں تھیں جو لارڈ ایجنسی کے تمام سیکشنوں کے ہیڈ کوارٹرز اور لارڈ ایجنسی کے مین لارڈ ہیڈ کوارٹر کو نہ صرف کنٹرول کرتی تھیں بلکہ انہی مشینوں کے ذریعے تمام ہیڈ کوارٹرز کا حفاظتی سسٹم بھی کام کرتا تھا۔ کمرے کی کوئی دیوار کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں مشینیں نہ لگی ہوئی ہوں۔ ان مشینوں کے درمیان البتہ اتنی جگہ ضرور تھی کہ ایک آدمی ان مشینوں کو چیک کرنے کے لئے آسانی سے سارے کمرے کا راؤنڈ لگا سکے۔

شمالی دیوار کے پاس ایک بڑی سی مشین کام کر رہی تھی۔ اس مشین کے اوپر ایک بڑی سی ایل سی ڈی سکرین نصب تھی جس کے چار حصے بنے ہوئے تھے اور ان چاروں حصوں میں مختلف مناظر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دکھائی دے رہے تھے۔ سکرین کے تین حصوں میں تو لارڈ ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے مختلف حصے اور کمپاؤنڈ دکھائی دے رہے تھے البتہ سکرین کے ایک حصے پر آسمان پر اڑتا ہوا ایک ہیلی کاپٹر دکھائی دے رہا تھا جو سکرین پر کافی کلوز تھا اور پائلٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا صاف دکھائی دے رہی تھی۔

سکرین والی مشین کے سامنے ایک آرام دہ کرسی پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو بلیک ہاؤس کا انچارج ایرج تھا۔ ایرج کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھے ہوئے تھے اور ان ہیڈ فونز سے منسلک ایک مائیک نکل کر اس کے منہ کے قریب آ رہا تھا۔ ایرج کے دونوں ہاتھ مشین کے کنٹرول سسٹم پر تھے اور اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ مشین کے ایک حصے میں شاید کوئی پرنٹر لگا ہوا تھا جس میں سے ایک پیپر مسلسل ٹائپ ہوتا ہوا مشین سے باہر نکل رہا تھا اور مشین پر لگے ایک سٹینڈ پر رول ہو رہا تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا نوجوان وقفے وقفے سے رول ہوتے ہوئے پیپر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ پیپر پر پرنٹ ہونے والے الفاظ پڑھتا اور پھر وہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا۔

”جولیانا کے مائنڈ سے ملنے والی ریڈنگ سے تو یہی پتہ چل رہا ہے کہ اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا بن کر ہی کیا ہے اور اس کے دماغ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حمایت کا تاثر قطعی طور پر مفقود ہو چکا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے لئے اس کے دل و دماغ میں سوائے دشمنی کے اور کچھ بھی نہیں ہے“...... ایرج نے مشین سے پرنٹ ہو کر نکلنے والا پیپر پڑھا اور پھر وہ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین پر لگا ہوا ایک ہینڈل آہستہ آہستہ گھمایا اور سکرین کا وہ حصہ دیکھنے لگا جہاں جولیانا کے ہیلی کاپٹر کا کلوز اپ نظر آ رہا تھا۔ جیسے جیسے ایرج ہینڈل گھماتا گیا سکرین سے ہیلی کاپٹر کا کلوز اپ ختم ہوتا چلا گیا اور ہیلی کاپٹر سکرین سے دور ہوتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ اب سکرین پر ہیلی کاپٹر کے ساتھ ساتھ ارد گرد کا منظر بھی دکھائی دینے لگا تھا۔ نیچے ایک عمارت کا بڑا سا کمپاؤنڈ دکھائی دے رہا تھا جہاں چار ہیلی پیڈ بنے ہوئے تھے۔ کمپاؤنڈ میں سیاہ لباسوں میں ملبوس بے شمار افراد مشین گنیں ہاتھ میں لئے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ جولیانا اپنا ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اسی کمپاؤنڈ میں ایک ہیلی پیڈ پر اتار رہی تھی۔ اس کا ہیلی کاپٹر نیچے آتے دیکھ کر کمپاؤنڈ میں موجود تمام مسلح افراد الرٹ ہو گئے اور انہوں نے مشین گنوں کے رخ ہیلی کاپٹر کی جانب کر دیئے۔ لیکن پھر شاید انہوں نے بھی ہیلی کاپٹر میں جولیانا کو دیکھ لیا تھا۔ جولیانا کو دیکھتے ہی ان کی مشین گنیں جھک گئیں اور ہیلی کاپٹر نیچے ہیلی پیڈ پر اترتا چلا گیا۔

ایرج نے ہیلی کاپٹر، ہیلی پیڈ پر اترتے دیکھ کر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو سکرین سے جولیانا کے ہیلی کاپٹر والا منظر غائب ہو گیا اور سکرین

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے اس حصے پر جہاں پہلے جولیانا کا ہیلی کاپٹر دکھائی دے رہا تھا وہاں دوسرے کسی ہیڈ کوارٹر کے کمپاؤنڈ کا منظر ابھر آئی۔ ایرج نے مشین پر لگے چند بٹن پریس کیے تو اس کے کانوں پر لگے ہوئے ہیڈ فونز میں ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شیرٹن فرام ماؤک ہاؤس"...... دوسری طرف سے ماؤک ہاؤس کے انچارج شیرٹن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"بلیک ہاؤس سے کمانڈر انچارج ایرج بول رہا ہوں"...... ایرج نے جواباً کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم"...... دوسری طرف سے شیرٹن نے ایرج کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیانا، کلٹاس وادی میں آپریشن مکمل کر کے ماؤک ہاؤس واپس پہنچ چکی ہے شیرٹن۔ جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس سے کہنا کہ وہ لارڈ سے بات کر لے۔ لارڈ اس کی کال کے منتظر ہیں"...... ایرج نے کہا۔

"یس سر۔ میں مادام سے کہہ دوں گا"...... شیرٹن نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رات کافی ہو گئی ہے۔ میں جولیانا کی واپسی کے انتظار میں کنٹرول روم میں تھا۔ اب میں ریسٹ کرنے کے لئے اپنے ریسٹ روم میں جا رہا ہوں۔ میں نے تمام آٹو میٹک حفاظتی سسٹم آن کر دیئے ہیں۔ اگر تمہیں مجھ سے کسی خاص سلسلے میں بات کرنی ہو تو تم

مجھے سپیشل نمبر پر کال کر سکتے ہو"...... ایرج نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ اول تو مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن اگر کوئی بات ہوئی تو میں آپ سے رابطہ کر لوں گا"...... شیرٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جولیانا سے کہنا کہ وہ اپنے روم میں جانے سے پہلے لارڈ سے ضرور بات کر لے"...... ایرج نے کہا۔

"یس سر۔ اوکے سر"...... شیرٹن نے کہا اور ایرج نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔ شیرٹن سے رابطہ ختم کر کے ایرج نے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر مشین کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہک سے لٹکایا اور پھر وہ مشین پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے اور سوئچ آن کرنے شروع ہو گیا۔ اس کا ڈیوٹی ٹائم ختم ہو گیا تھا اور مین کنٹرول روم میں اس کے سوا کوئی نہیں آ جا سکتا تھا اس لئے رات کے وقت وہ تمام حفاظتی سسٹمز کو آٹو میٹک کر دیتا تھا۔ رات کے وقت لارڈ بھی شاذ و نادر ہی اس سے بات کرتا تھا اور اگر لارڈ کو اس سے بات کرنی مقصود ہوتی تھی تو وہ ڈائریکٹ اس کے پرسنل نمبر پر کر لیتا تھا۔

ایرج کا ریسٹ روم بلیک ہاؤس کے اس کنٹرول روم کے ساتھ ہی تھا اسے فوری طور پر کنٹرول روم میں آنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگتی تھی۔ اس نے تمام حفاظتی انتظامات کو آٹو سیٹ کیا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور پھر اس نے مشین پر لگی سکرین آف کی اور ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحے وہ غور سے مشین پر جلتے بجھتے بلب اور آن بٹنوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور کرسی کے پیچھے سے نکل کر کمرے کی اس دیوار کی جانب بڑھتا چلا گیا جہاں کمرے کا ایک ہی دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ایرج جیسے ہی دروازے کی دہلیز کے قریب پہنچا اسی لمحے دروازے کے اوپر لگے ہوئے ایک آلے سے سرخ رنگ کی روشنی کی شعاع سی نکل کر اس پر پڑی۔ ایرج اس روشنی میں نہا سا گیا۔ پھر روشنی کا رنگ تبدیل ہو کر زرد ہوا اور پھر اچانک گرین ہو گیا۔ جیسے ہی شعاع سبز رنگ کی ہوئی اسی لمحے کمرے کا دروازہ کسی لفٹ کے دروازے کی طرح کھل گیا اور ایرج بڑے اطمینان بھرے انداز میں قدم اٹھاتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ دوسری طرف ایک شاندار انداز میں سجا ہوا ایک بہت بڑا کمرہ دکھائی دے رہا تھا جو کمرہ کم اور لگژری فلیٹ زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس روم میں اس کی ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔ سامنے ایک اور کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس کمرے میں ایک آرام دہ بیڈ دکھائی دے رہا تھا۔

دائیں طرف ایک بڑا سا ریک بنا ہوا تھا جہاں مختلف برانڈز کی شراب کی بے شمار بوتلیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ نیچے ایک اور ریک تھا جس میں لمبوترے گلاس موجود تھے۔ ایرج کمرے میں

داخل ہوتے ہی ریک کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور دوسرے ریک سے ایک گلاس لے کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

بیڈ روم میں بیڈ کے ساتھ ساتھ صوفے اور کرسیاں بھی مخصوص ترتیب میں رکھی ہوئی تھیں جن کے سامنے شیشے کی ایک کافی بڑی میز پڑی تھی۔ دائیں دیوار کے پاس ایک ریفریجریٹر موجود تھا۔ ایرج نے بوتل اور گلاس میز پر رکھے اور ریفریجریٹر کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے ریفریجریٹر کھول کر اس میں سے آئس کیوبز والا باکس نکالا اور اسے لے کر کرسیوں کی جانب آ گیا۔ ایرج نے آئس کیوبز والا باکس میز پر رکھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے شراب گلاس میں انڈیلنے لگا۔ جب گلاس آدھے سے زیادہ ہو گیا تو اس نے بوتل ایک طرف رکھی اور آئس کیوبز والا باکس کھول لیا اور پھر اس نے باکس سے دو آئس کیوب نکال کر گلاس میں ڈال لئے اور گلاس میں انگلی ڈال کر شراب ٹھنڈی کرنے لگا۔ وہ چند لمحے آئس کیوب شراب میں مکس کرتا رہا پھر اس نے گلاس اٹھایا اور کرسی پر ایزی ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے گلاس اپنی آنکھوں کے سامنے کیا اور گلاس میں موجود شراب کے ساتھ آئس کیوبز کو دیکھنے لگا پھر اس نے گلاس منہ سے لگایا اور ایک ہی گھونٹ میں سارا گلاس خالی کر دیا اور پھر اس نے خالی گلاس میز پر رکھ دیا۔

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کی آنکھیں پہلے سے ہی سرخ تھیں۔ تیز شراب پینے سے اس کی آنکھوں میں موجود سرخی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس نے دوسری بار گلاس میں شراب ڈالنے کی بجائے گلاس میں پہلے دو آئس کیوب ڈالے اور پھر اس نے بوتل اٹھا کر شراب گلاس میں ڈالنا شروع کر دی۔

گلاس میں شراب ڈال کر وہ پیچھے ہٹ گیا اور شراب کے آئس سے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں تک وہ یونہی بیٹھا رہا پھر اس نے گلاس اٹھایا اور اسے بھی ایک ہی گھونٹ میں خالی کر دیا۔ گلاس خالی کر کے اس نے میز پر رکھا اور پھر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں جیسے سارا دن ڈیوٹی کر کے وہ بری طرح سے تھک گیا ہو۔ وہ رات کو اپنے کمرے میں آ کر اسی طرح یہاں بیٹھ جاتا تھا اور جب تک شراب کی پوری بوتل خالی نہ کر لیتا تھا اس وقت تک اپنے بیڈ پر نہیں جاتا تھا۔

آج چونکہ اس نے کنٹرول روم میں طویل ڈیوٹی کی تھی اور سارا دن اس کی نظریں سکرین پر جمی رہی تھیں اس لئے وہ کچھ زیادہ ہی تھک گیا تھا۔ دو گلاس شراب پیتے ہی اسے جیسے نشہ سا ہو گیا تھا اور وہ بیڈ پر جا کر لیٹنے کی بجائے کرسی سے ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ابھی اسے آنکھیں بند کئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک تیز سیٹی کی آواز سن کر اس نے یوں ہڑبڑاتے ہوئے آنکھیں کھول دیں جیسے وہ کرسی پر بیٹھے

بیٹھے ہی سو گیا ہو۔

سیٹی کی آواز سن کر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا جیسے یہ اندازہ کرنے کی کوشش کر رہا ہو کہ سیٹی کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ سیٹی کی آواز اس کی جیب سے آ رہی ہے تو اس نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک سیل فون نکال لیا۔

سیٹی کی آواز اس سیل فون سے نکل رہی تھی۔ ایرج نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا تو اس پر شیرٹن کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”شیرٹن۔ کیا مطلب۔ اسے میری کیا ضرورت پڑ گئی“۔ ایرج نے حیران ہوتے ہوئے کہا پھر اس نے سامنے دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں قدرے حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ دیوار گیر کلاک کے مطابق اس کی دو گھنٹوں کے بعد اس سیٹی کی آواز سے آنکھ کھلی تھی۔ تھکاوٹ اور شراب کے تیز نشے نے اسے کب نیند کی آغوش میں پہنچا دیا تھا اس کا خود ایرج کو بھی پتہ نہیں چل سکا تھا۔

”یس۔ ایرج ہیئر“...... ایرج نے سیل فون کا کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگاتے ہوئے مخصوص انداز میں کہا۔

”ماؤک ہاؤس سے شیرٹن بول رہا ہوں سر“...... دوسری طرف سے شیرٹن کی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جانتا ہوں۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے"...... ایرج نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے رات کے اس وقت اسے شیرٹن کے کال کرنے پر سخت کوفت ہوئی ہو۔

"میں نے آپ سے یہ پوچھنے کے لئے کال کی ہے سر کہ کیا آپ نے مادام جولیانا کو پھر کسی آپریشن پر روانہ کیا ہے"۔ دوسری طرف سے شیرٹن نے پوچھا۔ ایرج چونکہ نیند سے جاگا تھا اور اس پر قدرے شراب کے نشے کا بھی اثر تھا اس لئے اسے شیرٹن کی بات کی ٹھیک طور پر سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... ایرج نے ناگوار لہجے میں کہا۔

"سر۔ مادام جولیانا ابھی تھوڑی دیر پہلے دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹروں میں اپنے ساتھ ماؤک ہاؤس کے دس افراد کو بھی لے کر گئی ہیں۔ وہ یہاں سے مکمل تیاری کر کے گئی ہیں سر اور وہ یہاں سے جن دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئی ہیں انہیں مادام جولیانا نے ماؤک ہاؤس کے گارڈز سے خاص طور پر چنا تھا۔ اپنے ساتھ وہ کافی اسلحہ بھی لے گئی ہیں"...... دوسری طرف سے شیرٹن نے کہا اور اس کی بات سن کر ایرج کا جیسے سارا نشہ ہرن ہو گیا اور اس پر جو نیند کا غلبہ تھا وہ بھی اڑ گیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو شیرٹن۔ جولیانا اپنے ساتھ دو ہیلی کاپٹروں میں اسلحہ اور ماؤک ہاؤس سے دس افراد کو چن کر لے

گئی ہے۔ کہاں گئی ہے وہ اور کیوں گئی ہے"...... ایرج نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ اس سلسلے میں میری مادام سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ میں راؤنڈ لگانے کے لئے کچھ دیر کے لئے انڈر گراؤنڈ چلا گیا تھا۔ جب میں واپس آیا تو مجھے ہاؤس کے گارڈز نے بتایا کہ مادام نے اسلحہ خانے میں جا کر وہاں سے کافی اسلحہ حاصل کیا ہے اور پھر انہوں نے ماؤک ہاؤس کے تمام گارڈز کو ایک جگہ جمع کیا اور پھر انہوں نے ان گارڈز سے دس افراد کو چنا اور انہیں مسلح کر کے اپنے ساتھ دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹروں میں لے گئیں۔ وہ کہاں گئی ہیں اور کیوں گئی ہیں اس سلسلے میں انہوں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا"...... شیرٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم نے جولیانا کی لارڈ سے بات کرا دی تھی"۔ ایرج نے پوچھا۔

"یس سر۔ جیسے ہی وہ کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی تھیں میں نے انہیں آپ کا پیغام دے دیا تھا اور انہوں نے میرے سامنے ہی ٹرانسمیٹر پر لارڈ سے رابطہ کیا تھا۔ وہ چونکہ لارڈ سے علیحدگی میں بات کرتی تھیں اس لئے میں وہاں سے ہٹ گیا تھا لیکن بہرحال ان کی لارڈ سے بات ہو گئی تھی"...... شیرٹن نے کہا۔

"تو پھر ہو سکتا ہے کہ لارڈ نے ہی اسے کسی مشن پر بھیجا ہو"...... ایرج نے قدرے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس سر۔ ہو سکتا ہے لیکن میں نے احتیاط کے طور پر آپ کو بتانا مناسب سمجھا تھا اس لئے میں نے آپ کو کال کر دی"۔ شیرٹن نے کہا۔

"اچھا کیا ہے جو تم نے مجھے بتا دیا ہے۔ میں ابھی لارڈ سے بات کرتا ہوں۔ ایسا کبھی ہوا تو نہیں کہ لارڈ نے کسی سیکشن یا گروپ کو کسی مشن پر بھیجا ہو اور اس کے بارے میں مجھے نہ بتایا ہو۔ لارڈ جب بھی کسی سیکشن یا گروپ کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے بارے میں مجھے ضرور بتا دیتا ہے تاکہ میں سٹار رنگز سے اس گروپ یا سیکشن کی بدستور نگرانی کروں اور انہیں آنے والے خطرات سے آگاہ کر سکوں"...... ایرج نے کہا۔

"یس سر۔ آپ لارڈ سے بات کر لیں۔ اگر انہوں نے مادام کو کسی مشن پر بھیجا ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مادام جولیانا چونکہ یہاں نئی نئی آئی ہیں اس لئے ماؤک ہاؤس میں ان پر نظر رکھنے کی ذمہ داری میری ہے اور آپ نے ہی مجھے حکم دے رکھا ہے کہ میں مادام جولیانا کی ہر ایکٹیویٹیز کی آپ کو رپورٹ کرتا رہوں"...... شیرٹن نے کہا تو ایرج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لارڈ کی اجازت کے بغیر جولیانا تو کیا کسی کا بھی اس طرح اچانک کسی مشن پر جانا ناممکن ہے۔ جولیانا کو لارڈ نے ہی کہیں بھیجا ہو گا۔ بہرحال میں لارڈ سے بات کر لیتا ہوں۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ جولیانا اپنی مرضی سے کہیں گئی ہے یا لارڈ نے ہی اسے

کہیں بھیجا ہے"...... ایرج نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے شیرٹن کا اوکے سن کر سیل فون کان سے ہٹایا اور سیل فون کا ایک بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"حیرت ہے۔ اگر لارڈ نے رات کے وقت جولیانا کو اس طرح کسی مشن پر بھیجنا تھا تو اس نے مجھے انفارم کیوں نہیں کیا"۔ ایرج نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے لارڈ سے رابطہ کرنے کے لئے سیل فون کے چند بٹن پریس کئے مگر پھر وال کلاک دیکھ کر اس کا ہاتھ وہیں رک گیا۔ یہ وقت لارڈ کے آرام کرنے کا وقت تھا اور وہ اپنے آفس میں ہونے کی بجائے اپنے ریسٹ روم میں تھا جہاں ایرج تو کیا کوئی بھی لارڈ سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا۔

"لارڈ تو اس وقت آرام کر رہا ہو گا۔ مجھے کنٹرول روم میں جا کر خود ہی چیک کرنا ہو گا کہ جولیانا اس قدر تیاری سے آخر گئی کہاں ہے"...... ایرج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون میز پر رکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ دروازے کی دہلیز کے قریب پہنچا اسی لمحے دروازے کے اس طرف اوپر لگے ہوئے ایک آلے سے سرخ شعاع نکل کر اس پر پڑی۔ اس شعاع کی روشنی میں ایرج کا سارا جسم نہا گیا تھا۔ پھر اچانک ہلکی سی بیپ کی آواز سنائی دی اور اس بار شعاع زرد ہونے کی بجائے ڈائریکٹ سبز رنگ کی ہو گئی اور ساتھ ہی سرر کی آواز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔

دروازہ کھلتے ہی ایرج تیزی سے کمرے سے نکل کر کنٹرول روم میں آ گیا اور رکے بغیر اس مشین کی جانب بڑھتا چلا گیا جس پر سکرین لگی ہوئی تھی۔ وہ فوراً کرسی پر بیٹھا اور اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے اور سوئچ آن کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن پریس ہوتے ہی سکرین دوبارہ روشن ہو گئی۔ اور اس کے چار حصے بنتے چلے گئے۔ ان چاروں حصوں پر مختلف ہیڈ کوارٹرز کے کمپاؤنڈز دکھائی دے رہے تھے۔ ایرج نے مشین سے پرنٹ ہو کر رول ہوتا ہوا پیپر اپنی جانب کھینچا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑا کہ پیپر پرنٹ ضرور ہو رہا تھا لیکن اس پر کوئی الفاظ ٹائپ نہیں ہو رہے تھے۔ پیپر پر آڑی ترچھی لکیریں سی بنتی جا رہی تھیں ایسی لکیریں جیسی عام طور پر ہارٹ پیشنٹ کی ای سی جی کرتے ہوئے ایک مخصوص پیپر پر پرنٹ ہوتی ہیں۔

”کیا مطلب۔ یہ جولیانا کی مائنڈ میموری کہاں غائب ہو گئی۔ یہاں تو جولیانا کی مائنڈ میموری پرنٹ ہونی چاہئے تھی۔ شیرٹن نے کہا ہے کہ جولیانا اپنے ساتھ دس افراد کو مسلح کر کے دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹر میں ماؤک ہاؤس سے باہر گئی ہے اور یہاں مائنڈ میموری ریکارڈر پر یہ ظاہر ہو رہا ہے جیسے جولیانا گہری نیند سوئی ہوئی ہو“...... ایرج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے رول ہونے والے پیپر کو کھول کھول کر چیک کرتا رہا لیکن پیپر

ریڈنگ کے تحت پچھلے ایک گھنٹے سے جولیانا گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ ایرج نے اس سے پہلے پرنٹ ہونے والی میموری چیک کی تو اسے صرف اتنا ہی پتہ چل سکا تھا کہ جولیانا نے ماؤک ہاؤس میں آ کر لارڈ سے ڈی تھری ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی۔ جولیانا کی لارڈ سے جو بات ہوئی تھی وہ آٹو میٹک سسٹم کے تحت اس میموری میں ریکارڈ نہیں ہوئی تھی۔ لارڈ نے جولیانا کے دماغ میں جو سسٹم لگا رکھا تھا اس میں خاص طور پر یہ فیڈ کیا گیا تھا کہ جولیانا کی جب بھی لارڈ سے بات ہو تو ان کے درمیان ہونے والی بات کا کوئی ایک لفظ بھی اس میموری میں فیڈ نہ ہو سکے۔

”اب میں کیا کروں۔ جولیانا کی لارڈ سے بات تو ہوئی تھی لیکن کیا بات ہوئی تھی اس کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ معلوم نہیں لارڈ نے ہی جولیانا کو باہر بھیجا ہے یا پھر وہ اپنی مرضی سے ہی کہیں گئی ہے۔ لیکن وہ تو سٹارگم پلس سسٹم کے زیر اثر ہے وہ بھلا اپنی مرضی سے کہاں جا سکتی ہے۔ سٹارگم پلس سسٹم کے تحت اسے ہر حال میں لارڈ کا حکم ماننے کا پابند کیا گیا ہے“...... ایرج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ جولیانا کس لوکیشن میں ہے اور وہ کس علاقے کی طرف گئی ہے جس کی وجہ سے میں اسے چیک بھی نہیں کر سکتا ہوں نہ ہی جولیانا کے پاس سٹار رنگ ہے کہ میں اسے لائیو دیکھ سکوں“...... ایرج نے کہا وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے مشین کی سائیڈ سے لگا ہوا ہیڈ فون اتار کر کانوں پر چڑھایا اور پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ مشین کے چند بٹن پریس کرنے لگا۔ بیپ کی آواز کے بعد ہیڈ فون میں شیرٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس شیرٹن سپیکنگ فرام ماؤک ہاؤس"...... شیرٹن نے کہا۔

"ایرج بول رہا ہوں"...... ایرج نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... ایرج کی آواز سن کر دوسری طرف سے شیرٹن نے فوراً مؤدب ہوتے ہوئے کہا۔

"جولیانا کو ماؤک ہاؤس سے گئے کتنی دیر ہو گئی ہے"...... ایرج نے پوچھا۔

"ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا ہے جناب"...... شیرٹن نے جواب دیا تو ایرج بری طرح سے چونک پڑا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ اور تم نے مجھے اب اطلاع دی ہے۔ نانسنس"۔ ایرج نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ میں راؤنڈ پر انڈر گراؤنڈ چلا گیا تھا جب میں واپس آیا اور مجھے مادام کے جانے کا علم ہوا تو میں نے اسی وقت آپ کو کال کر دی تھی"...... شیرٹن نے ایرج کی غصیلی آواز سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ جولیانا جو بلیک ہاک ہیلی کاپٹر لے گئی ہے ان کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی کیا ہے"...... ایرج نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے شیرٹن اسے ہیلی کاپٹروں کے ٹرانسمیٹروں کی فریکوئنسی بتانے لگا۔

"اوکے۔ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں"...... ایرج نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے مشین پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے شیرٹن سے رابطہ ختم کر دیا اور پھر وہ مشین کے دوسرے حصے میں نمبرنگ پینل سے شیرٹن کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی ایرج نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اس کے ہیڈ فون میں ٹک ٹک کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی جو اس بات کا اشارہ تھی کہ وہ دوسرے ٹرانسمیٹر پر کال دے سکتا ہے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بلیک ہاک، زیرو زیرو سکس۔ بلیک ہاک زیرو زیرو سکس۔ ایرج کالنگ فرام بلیک ہاؤس۔ فوراً رابطہ کرو مجھ سے۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ اوور"...... ایرج نے دوسرے ٹرانسمیٹر پر مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جولیانا فرز واٹر اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند ہی لمحوں کے بعد اسے جولیا کی آواز سنائی دی تو اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں۔

"جولیانا۔ کہاں ہو تم اور تم دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹر اور دس افراد لے کر کہاں گئی ہو۔ تم نے ڈپو سے مخصوص اسلحہ بھی لیا ہے۔ کس کی اجازت سے تم اسلحے کے ڈپو میں گئی تھی اور تمہیں کس نے دس افراد کو اس طرح مسلح کر کے بلیک ہاک ہیلی کاپٹر لے جانے کا کہا تھا۔ جواب دو مجھے فوراً۔ اوور"...... ایرج نے بری طرح سے چیختے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہا۔

''میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں ایرج۔ تمہیں جو بھی پوچھنا ہے لارڈ سے پوچھو۔ اوور''...... دوسری جانب سے جولیانا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کیا تمہیں لارڈ نے کسی مشن پر بھیجا ہے۔ اوور''۔ جولیانا کا جواب سن کر ایرج نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب بھی تمہیں لارڈ دے گا۔ اوور''...... جولیانا نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن تم نے اپنے سر پر ہیلمٹ کیوں چڑھا رکھا ہے۔ تمہیں میں نے سر پر ہیلمٹ چڑھانے سے منع کیا تھا۔ فوراً اپنے سر سے ہیلمٹ اتارو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم اس وقت کہاں ہو اور کیا کر رہی ہو۔ فوراً سے پہلے اپنے سر سے ہیلمٹ اتار دو۔ اوور''...... ایرج نے اسی انداز میں کہا۔

''لارڈ سے پوچھ لو اگر وہ مجھے ہیلمٹ اتارنے کا کہے گا تو میں اتار دوں گی۔ ورنہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ اوور اینڈ آل''۔ دوسری طرف سے جولیانا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور اس سے پہلے کہ ایرج کوئی اور بات کرتا دوسری طرف سے جولیانا نے رابطہ ختم کر دیا۔

''ہونہہ۔ یہ جولیانا نے تو کچھ زیادہ ہی پر پرزے نکالنے شروع کر دیے ہیں۔ لارڈ نے اسے خود سے ڈائریکٹ کال کرنے کا کہہ

کر مجھے جولیانا کے مقابلے میں کمتر کر دیا ہے ورنہ جولیانا اور مجھ سے ایسے لہجے میں بات کرے یہ ممکن ہی نہیں تھا''...... ایرج نے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر اسے غصے سے مشین پر رکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

وہ بار بار اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ لارڈ سے ابھی اور اسی وقت بات کرے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ لارڈ اصول پسند انسان ہے وہ ایک بار اپنے ریسٹ روم میں چلا جائے پھر چاہے اسے ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ کال کرے وہ اس کی بھی کال ریسیو نہیں کرتا تھا۔

''ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ نہ مجھے یہاں جولیانا کی مائنڈ میموری مل رہی ہے اور نہ ہی میں اسے چیک کر سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہے۔ ماؤک ہاؤس کے گارڈز میں سے کسی ایک کے پاس بھی سٹار رنگ ہوتا تو میں دیکھ سکتا تھا کہ جولیانا دس افراد کو کہاں لے گئی ہے''...... ایرج نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا لیکن لارڈ سے بات کرنے اور اس سے جولیانا کے بارے میں کنفرم کرنے کا اسے کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا پھر اس نے دوبارہ شیرٹن سے رابطہ کیا۔

''شیرٹن۔ ماؤک ہاؤس کے تمام گارڈز کو الرٹ کر دو۔ جولیانا جیسے ہی دونوں ہیلی کاپٹر لے کر واپس آئے انہیں فوراً گھیر لینا۔ میں خود وہاں آؤں گا اور جولیانا سے بات کروں گا۔ جب تک میں

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کلیئرنس نہ دوں تم جولیانا اور اس کے ساتھ گئے ہوئے گارڈز کو کسی بھی طرف نہ جانے دینا۔ میری لارڈ سے بات نہیں ہو سکی ہے۔ میں نے جولیانا سے بات کی ہے لیکن وہ میری کسی بھی بات کا سیدھے منہ جواب نہیں دے رہی۔ یہ درست ہے کہ جولیانا اپنی مرضی سے کہیں نہیں جا سکتی اور خاص طور پر وہ اپنے ساتھ دس مسلح افراد کو میری یا پھر لارڈ کی اجازت کے بغیر نہیں لے جا سکتی لیکن اس کے باوجود میری چھٹی حس ایک بہت بڑے خطرے کا الارم بجا رہی ہے۔ اس لئے میں ایک نظر جولیانا اور اس کے ساتھ گئے ہوئے گارڈز کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب تک میری تسلی نہیں ہو گی میں انہیں ماؤک ہاؤس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا“...... ایرج نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ جیسے ہی مادام دونوں ہیلی کاپٹر لے کر یہاں آئیں گی میں انہیں اپنے گھیرے میں لے لوں گا“...... شیرٹن نے جواب دیا اور ایرج نے اسے چند مزید ہدایات دیتے ہوئے رابطہ ختم کر دیا۔ اس کی پیشانی پر بدستور تشویش اور الجھن کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے احتیاط کے پیش نظر ایک بار لارڈ کے مخصوص آفس میں کال کی تھی لیکن لارڈ نے اس کی کال رسیو نہیں کی جس کا مطلب تھا کہ وہ آفس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ریسٹ روم میں جا چکا ہے۔

پھر ... گھنٹہ ... کے طویل انتظار کے بعد جب کال ... اسے آواز سنائی

دی تو اس نے جھپٹ کر ہیڈ فون کانوں پر چڑھائے اور بٹن پریس کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک کمرہ تیز سائرن کی آواز سے گونج اٹھا۔ سائرن کی آواز سنتے ہی ایرج حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زمانے بھر کا خوف ابھر آیا تھا۔

کنٹرول روم میں جو سائرن بج رہا تھا اس کا مطلب تھا کہ ماؤک ہاؤس، بلیک ہاؤس یا پھر لارڈ ہیڈ کوارٹر کی مخصوص عمارت پر فضائی حملہ کیا گیا ہے۔ چند لمحے ایرج حیرت سے بت بنا کھڑا رہا پھر اچانک اسے جیسے ہوش آ گیا۔ وہ تیزی سے مشین پر جھپٹا اور اس نے جلدی جلدی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک سکرین پر سے چاروں مناظر یکلخت غائب ہو گئے اور ان کی جگہ سکرین پر ایک اور عمارت کا منظر ابھر آیا اور پھر جیسے ہی ایرج کی نظر سکرین پر پڑی وہ ایک بار پھر یوں اچھلا جیسے اچانک اس کے پیروں پر کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے اس قدر پھیل گئیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دو بلیک ہاک گن شپ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ ایک بڑی عمارت کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ کمپاؤنڈ میں ہر طرف سیاہ لباسوں والے مسلح افراد موجود تھے جن کی نظریں نیچے آتے ہوئے ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں۔

ایک ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر تنویر تھا۔ دونوں ہیلی کاپٹر کمپاؤنڈ کے نزدیک پہنچ چکے تھے اور آہستہ آہستہ کمپاؤنڈ میں موجود ہیلی پیڈز کی جانب بڑھ رہے تھے۔

جولیا کی ساتھ والی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کے کچھ ساتھی اسی ہیلی کاپٹر میں موجود تھے اور کچھ دوسرے ہیلی کاپٹر میں جس کا کنٹرول تنویر کے ہاتھ میں تھا۔ جولیانا کے سر پر مخصوص ہیلمٹ تھا اور ایسا ہی ہیلمٹ عمران کے سر پر بھی موجود تھا جس

کے ساتھ مائیک لگا ہوا تھا۔ دوسرے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ تنویر نے بھی ہیلمٹ چڑھا رکھا تھا۔

”مجھے ان سیاہ پوش مسلح افراد کے ارادے کچھ نیک معلوم نہیں ہو رہے ہیں“...... عمران نے ونڈ سکرین سے نیچے عمارت کے کمپاؤنڈ میں نظر آنے والے سیاہ پوش مسلح افراد کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران، جولیا اور تنویر کے ٹرانسمیٹر تو چونکہ ایک ہی فریکوئنسی پر ایڈجسٹ تھے اس لئے عمران کی بات جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی سن لی تھی۔

”ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے“...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا پہلے بھی یہاں گارڈز کی اتنی ہی تعداد ہوتی ہے جتنی اب نظر آ رہی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ کمپاؤنڈ میں دس سے پندرہ مسلح افراد ہوتے ہیں لیکن اس وقت تو یہاں مسلح افراد کو پوری پلاٹون ہی دکھائی دے رہی ہے جیسے ماؤک ہاؤس کے تمام گارڈز کمپاؤنڈ میں جمع ہو گئے ہوں“۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ایرج نے تمہیں جو کال کی تھی وہ اس کال سے مطمئن نہیں ہوا ہے۔ اس نے ہی گارڈز کو یہاں بھیجا ہے تاکہ جیسے ہی تم یہاں آؤ تمہیں گھیرا جا سکے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ ایرج تمہیں اور تمہارے ساتھ جانے والے دس افراد کو چیک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنا چاہتا ہے کہ واپسی پر تم اور تمہارے ساتھ جانے والے وہی افراد آتے ہیں یا کوئی اور''...... عمران نے کہا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا ارادہ ہے۔ نیچے جائیں یا ان گارڈز کو یہیں سے ختم کر دیا جائے''...... تنویر کی آواز سنائی دی۔

''نیچے جانا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں اور ہمیں دیکھتے ہی یہ ایک لمحے میں ہم پر حملہ کر دیں گے۔ یہ ماؤک ہاؤس کے مخصوص ہیلی کاپٹر ہیں اسی لئے یہ یہاں تک آ گئے ہیں اگر دوسرے ہیلی کاپٹر ہوتے تو اب تک ماؤک ہاؤس کے کسی حصے سے میزائل نکلتے اور یہ ہیلی کاپٹر ہٹ ہو گئے ہوتے۔ ماؤک ہاؤس کے ان ہیلی کاپٹروں کو یہاں تک آنے سے روکنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے ایرج ان ہیلی کاپٹروں کو کسی میزائل یا ریز گن سے تباہ نہیں کر سکتا ہے لیکن ہم ہیلی کاپٹروں سے نکل کر جیسے ہی نیچے جائیں گے۔ مسلح گارڈز ہمیں فوراً گھیر لیں گے۔ ان میں شیرٹن بھی موجود ہے۔ اگر اس کا ایرج سے ڈائریکٹ رابطہ ہوا تو ایرج انہیں فوراً بتا دے گا کہ میرے ساتھ ہیلی کاپٹروں میں وہ افراد نہیں ہیں جنہیں میں خاص طور پر چن کر یہاں سے لے گئی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''تب پھر ان گارڈز کو ہمیں فوراً ختم کرنا ہو گا۔ اس سے پہلے کہ ایرج ان ہیلی کاپٹروں کو ہٹ کرنے کا کوئی دوسرا انتظام کرے

ہمیں فوری طور پر ماؤک ہاؤس میں داخل ہونا ہے۔ اس وقت لارڈ اپنے ریسٹ روم میں سو رہا ہو گا۔ اس کے خواب میں بھی نہیں ہو گا کہ اس کی ڈینجرس جولیانا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مل کر اس کی کمین گاہ پر اس طرح شب خون مار سکتے ہیں۔ اگر وہ جاگ گیا تو وہ فوری طور پر یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکتا ہے اور ہمارا اس تک پہنچنا بے حد ضروری ہے۔ بی ایل فارمولے کے دونوں حصے اسی کے پاس ہیں اگر وہ نکل گیا تو ہم بی ایل کا فارمولا کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''تنویر۔ تم ہیلی کاپٹر کمپاؤنڈ کے دوسرے رخ کی جانب لے جاؤ۔ میں یہیں رکتی ہوں۔ پھر جیسے ہی میں تمہیں کاشن دوں تم ان پر مشین گنوں کے منہ کھول دینا''...... عمران کی بات سن کر جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے''...... تنویر نے جواب دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر موڑا اور اسے تیزی سے آگے لے جا کر کمپاؤنڈ کی دوسری جانب لے گیا اور پھر وہ گھومتا ہوا دوبارہ کمپاؤنڈ کی جانب آ گیا۔ ایک ہیلی کاپٹر کو کمپاؤنڈ کی دوسری طرف جاتے دیکھ کر نیچے موجود شیرٹن اور اس کے ساتھی چونک پڑے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے تنویر کا ہیلی کاپٹر مڑ کر کمپاؤنڈ کے سامنے والے حصے کی جانب آ گیا۔

''فائر''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے ساتھ ہی لیور

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پر لگا ہوا مشین گنوں والا بٹن انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں کی نالیوں سے گولیوں کی سرخ سرخ زبانیں سی لپکیں اور نیچے موجود سیاہ پوش مسلح افراد گولیاں کھا کر اچھل اچھل کر گرتے دکھائی دیئے۔ تنویر نے بھی فائر سنتے ہی اپنے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ دونوں ہیلی کاپٹروں سے گولیوں کی شدید بوچھاڑیں ہونے لگیں تو کمپاؤنڈ میں موجود شیرٹن اور اس کے ساتھیوں میں شدید ہاچل مچ گئی۔ وہ کمپاؤنڈ کے کھلے حصے میں تھے۔ انہوں نے ادھر ادھر بھاگنے اور ہیلی کاپٹروں پر جوابی فائرنگ کرنے کی کوشش کی لیکن بھلا ان کی مشین گنیں ہیلی کاپٹر کی ہیوی مشین گنوں کا کہاں مقابلہ کر سکتی تھیں۔ تنویر اور جولیا نے ہیلی کاپٹر کو قدرے بلند کر کے ہوا میں لہرانا شروع کر دیا تھا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹروں کو لہراتے ہوئے کمپاؤنڈ کے مختلف حصوں میں فائرنگ کر رہے تھے تاکہ وہاں موجود کوئی بھی مسلح شخص ان کی فائرنگ سے نہ بچ سکے۔

"تنویر تم اس طرف مسلسل فائرنگ کرتے رہو، میں عمارت کا راؤنڈ لگاتی ہوں۔ جہاں بھی کوئی مسلح شخص نظر آئے اسے اُڑا دینا"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس جولیا۔ میں یہاں موجود کسی ایک شخص کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا"...... تنویر نے کمپاؤنڈ میں مسلسل

فائرنگ کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر ہیلی کاپٹر اوپر کی جانب اٹھایا اور پھر وہ ماؤک ہاؤس کی عمارت کے ارد گرد چکر لگانے لگی۔ اسے عمارت کی چھت اور عمارت کے عقب میں جو دکھائی دے رہا تھا وہ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے اسے بھون کر رکھ دیتی تھی۔

کچھ ہی دیر میں جولیا جب پوری عمارت کا راؤنڈ لگا کر واپس کمپاؤنڈ کی جانب آئی تو اسے کمپاؤنڈ میں ہر طرف سیاہ فام مسلح افراد کی لاشیں دکھائی دیں۔ تنویر کا ہیلی کاپٹر اب بھی کمپاؤنڈ کے دائیں بائیں گھوم رہا تھا اور وہ وقفے وقفے سے نیچے فائرنگ کر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ میدان صاف ہو چکا ہے۔ اب ہمیں نیچے چلنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر کمپاؤنڈ میں موجود ہیلی پیڈ کی جانب لے جانے لگی۔ اس کی تیز نظریں ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔ جولیا کا انگوٹھا بدستور فائرنگ کرنے والے بٹن کے اوپر تھا۔ اگر اسے وہاں کوئی دکھائی دیتا تو وہ اس پر فوراً فائرنگ کر سکتی تھی۔

"تم سب تیار رہو۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز نیچے لگیں تم فوراً مشین گنیں لے کر باہر کود جانا اور فائرنگ کرتے ہوئے عمارت کی جانب بڑھنا۔ اگر عمارت کے کسی حصے میں کوئی چھپا ہوا ہو گا تو تمہاری طرف سے اچانک ہونے والی فائرنگ سے وہ فوراً تم پر حملہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں کر سکے گا''...... عمران نے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ساتھ صفدر، کیپٹن شکیل، جوزف اور جوانا تھے جبکہ باقی سب دوسرے ہیلی کاپٹر میں تنویر کے ساتھ موجود تھے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تنویر کو بھی اس کے ہیلی کاپٹر میں موجود ساتھیوں کو بھی یہی ہدایات دینے کا کہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں جولیا کے ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین سے لگ گئے۔ تنویر ابھی ہیلی کاپٹر نیچے نہیں لایا تھا وہ اوپر سے عمارت پر نظر رکھ رہا تھا کہ اگر جولیا کے ہیلی کاپٹر پر اچانک عمارت سے نکل کر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ اوپر سے ہی اسے ہلاک کر دے گا۔ اور پھر یہی ہوا ابھی جولیا کے ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین سے لگے ہی تھے کہ اسی لمحے عمارت کا ایک دروازہ کھلا اور چار سیاہ پوش مشین گنوں سے مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے باہر آ گئے۔ وہ جولیا کے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی وہ دروازے سے نکلے ہی تھے کہ تنویر نے اوپر سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ وہ چاروں اچھل اچھل کر گرے اور وہیں ساکت ہو گئے۔

''نکلو باہر۔ جلدی''...... عمران نے ان چار افراد کو تنویر کے ہیلی کاپٹر سے نکلنے والی گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر اپنے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے

کہا تو اس کے ساتھیوں نے فوراً اپنی اپنی سائیڈوں کے دروازے کھولے اور مشین گنیں لئے ہوئے چھلانگیں لگا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔ ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہی وہ فوراً زمین سے چپک گئے تھے تاکہ وہ کسی طرف سے آنے والی کسی اندھی گولی کا نشانہ نہ بن جائیں لیکن عمارت کی جانب سے کوئی فائر نہیں ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور چھلانگ لگا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

''آؤ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب تیزی سے اٹھے اور پھر وہ عمارت کے دروازے کی طرف بھاگنے لگے۔ بھاگتے ہوئے وہ دروازے کی طرف مسلسل فائرنگ کر رہے تھے جو ان چار مسلح افراد کے باہر آتے ہی بند ہو گیا تھا جنہیں تنویر نے نشانہ بنایا تھا۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے جیب سے ایک راڈ بم نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے پوری قوت سے عمارت کے بند دروازے کی طرف پھینک دیا۔

''زمین سے چپک جاؤ جلدی''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اچھل کر زمین پر آیا اور زمین سے چپک گیا۔ اس سے پہلے کہ عمران کا پھینکا ہوا راڈ بم سامنے دروازے سے ٹکراتا اس کے ساتھی بھی زمین سے چپک چکے تھے۔ راڈ بم دروازے سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دروازے کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"چلو اندر۔ اندر جا کر چاروں طرف پھیل جاؤ اور جو بھی دکھائی دے اسے اڑا دینا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے ٹوٹے ہوئے دروازے کی جانب دوڑتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھے اور ٹوٹے ہوئے دروازے کی طرف فائرنگ کرتے ہوئے اس طرف بڑھتے چلے گئے۔

دروازے کی دوسری طرف ایک راہداری تھی۔ جو آگے جا کر دو اطراف میں مڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سب بھاگتے ہوئے راہداری کے سرے پر آ گئے۔ عمران جیسے ہی راہدری کے دائیں طرف مڑا اسے سامنے سے دو سیاہ پوش مشین گنیں لئے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ اس سے پہلے کہ سیاہ پوش عمران کو دیکھ کر اپنے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں سیدھی کرتے عمران نے مشین پسٹل سے ان پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ راہداری انسانی چیخوں سے گونجی اور وہ دونوں نیچے گر کر بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گئے۔ اور پھر پوری عمارت میں جیسے تیز اور نہ رکنے والی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران کے باقی سب ساتھی اور جولیا بھی عمارت میں گھس آئی تھی اور انہوں نے عمارت کے مختلف حصوں میں جا کر اندر موجود سیاہ پوش مسلح افراد کو ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا۔ ان سب کے پاس مشین گنوں اور مشین پسٹلز کے ساتھ ساتھ راڈز بم بھی تھے۔ زیادہ تعداد میں نظر آنے والے سیاہ پوش افراد پر وہ راڈ بم پھینک رہے تھے جن کے زور دار دھماکوں

سے نہ صرف سیاہ پوشوں کے پرخچے اڑ جاتے تھے بلکہ عمارت بھی ان دھماکوں سے لرز جاتی تھی۔

کچھ ہی دیر میں جولیا عمران کو تلاش کر کے ساتھ لے کر ایک کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ گئی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس دروازے کے پاس ایک کنٹرول پینل لگا ہوا تھا جہاں ایک انسانی ہاتھ کا کھانچہ بھی بنا ہوا تھا۔ جولیا کے ہاتھ میں مشین گن کے ساتھ ایک کٹا ہوا انسانی ہاتھ بھی دکھائی دے رہا تھا جس سے خون بہہ رہا تھا۔ جو جولیا نجانے کس کا کاٹ کر ساتھ لے آئی تھی۔

"کیا یہ وہی لفٹ ہے جو نیچے جا کر کسی سرنگ سے ہوتی ہوئی لارڈ کے مخصوص روم کی طرف جاتی ہے"...... عمران نے جولیا کو اس طرف آتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔ یہ لفٹ گاڈک ہاؤس کے انچارج شیرٹن کے اس کھانچے میں ہاتھ رکھنے سے کھلتی ہے۔ شیرٹن باہر کمپاؤنڈ میں ہیلی کاپٹر سے ہونے والی فائرنگ سے ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں اس کا ایک ہاتھ کاٹ کر لے آئی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا آگے بڑھی اور اس نے شیرٹن کے کٹے ہوئے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ہاتھ اس کھانچے میں رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے شیرٹن کا کٹا ہوا ہاتھ کھانچے میں رکھا اسی لمحے کھانچے میں سرخ رنگ کی روشنی بھر گئی۔ پھر ہاتھ کا اسکین ہوا۔ روشنی سرخ سے بدل

PVL
ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کر زرد ہوئی اور پھر فوراً ہی گرین ہو گئی۔ جیسے ہی کھانچے میں روشنی گرین ہوئی جولیا نے پینل کے وہ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے جو شیرٹن کرتا تھا۔ مخصوص کوڈ پریس ہوتے ہی اچانک سرر کی آواز کے ساتھ لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اور عمران اس لفٹ میں جاتے انہیں راہداریوں کے مختلف اطراف سے اپنے ساتھی بھاگ کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”آؤ۔ جلدی آؤ سب“...... انہیں دیکھ کر عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کے نزدیک آ گئے۔

”ہم نے عمارت میں موجود ایک ایک فرد کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ عمارت کئی منزلہ ہے۔ ہم نے اس فلور کے تو تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوپر نیچے ہو تو اس کا ہمیں پتہ نہیں چلا ہے کیونکہ دوسرے فلورز تک جانے کے لئے ہمیں کوئی لفٹ یا سیڑھیاں نہیں ملی تھیں“...... صفدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ دوسرے فلورز پر جانے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب سے زیادہ ہمیں جلد سے جلد لارڈ تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ ہمارے اس طرح اچانک حملے سے یہاں سے نکل کر بھاگ نہ جائے“...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس کے کہنے پر لفٹ میں آ گئے۔ لفٹ کافی بڑی تھی وہ سب آسانی سے اس میں سما گئے تھے۔ جیسے ہی وہ سب لفٹ میں

آئے لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ تیزی سے حرکت میں آ گئی۔ لفٹ پہلے تیزی سے نیچے گئی تھی اور پھر ایک لمحہ کے لئے رک کر زمین کے نیچے بنے ہوئے کسی ٹریک پر آ کر دائیں طرف بھاگتی چلی گئی۔

کچھ ہی دیر میں لفٹ رکی تو جولیا نے ان سب کو لفٹ کی دیواروں کے ساتھ لگنے کا اشارہ کر دیا۔ وہ سب دیواروں سے لگے ہی تھے کہ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ جولیا بھی لفٹ کے دروازے کی سائیڈ میں لگی ہوئی تھی۔ اس نے سر نکال کر دوسری طرف دیکھا تو اسے لارڈ کا مخصوص آفس دکھائی دیا۔ کمرہ خالی تھا۔ شاید لارڈ وہاں نہیں تھا۔

”لارڈ اندر نہیں ہے۔ آؤ“...... جولیا نے کہا اور تیزی سے کمرے کی طرف لپکی یہ دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہوئے لیکن شاید ایک ساتھ ان کا کمرے میں داخل ہونے کا فیصلہ درست نہیں تھا۔ جیسے ہی وہ سب کمرے میں داخل ہوئے اسی لمحے میز کے پیچھے سے ایک لمبے قد اور گنجے سر والا ادھیڑ عمر شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ میز کے پیچھے چھپا ہوا ہو۔ اسے دیکھ کر جولیا، عمران اور اس کے ساتھی چونکے ہی تھے کہ ادھیڑ عمر شخص کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بس یہی محسوس ہوا تھا کہ اس کے ہاتھوں کی حرکت کے ساتھ کمرے میں چمکتی ہوئی لکیریں سی لہراتی ہوئی محسوس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئی تھیں اور اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی ان چمکتی ہوئی لکیروں کا مطلب سمجھتے انہیں اپنے جسموں میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی اور ان سب کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔

سائرن کی آواز سنتے ہی اپنے بیڈ روم میں سویا ہوا لارڈ یوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا جیسے اس کے ارد گرد میزائل آ کر پھٹنا شروع ہو گئے ہوں۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ سائرن کیوں بج رہے ہیں"...... لارڈ نے ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔ سائرن مسلسل بج رہے تھے۔ وہ چند لمحے حیرت سے سائرن سنتا رہا پھر اچانک سائرن بجنا بند ہو گئے۔ شاید کنٹرول روم میں موجود ایرج نے سائرن آف کر دیئے تھے یا پھر عمارت پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو گیا تھا۔

"کیا ہو سکتا ہے۔ لارڈ ہاؤس پر کون حملہ کرنے کا سوچ سکتا ہے"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ چند لمحے بیٹھا غصے سے ہونٹ کاٹتا رہا پھر وہ بیڈ سے اتر کر نیچے آ گیا اور بیڈ کے نیچے

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پڑے ہوئے جوتے پہن کر کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

جیسے ہی وہ دروازے کے نزدیک پہنچا اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا اور وہ کھلے ہوئے دروازے سے ہوتا ہوا اپنے مخصوص آفس نما کمرے میں آ گیا۔ وہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھا اور پھر اس نے میز پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ایرج سپیکنگ''...... ایک بٹن پریس کرتے ہی اسے ایرج کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''لارڈ بول رہا ہوں''...... لارڈ نے غرا کر کہا۔

''اوہ۔ لارڈ آپ۔ میں یہی سوچ رہا تھا کہ آپ سے میں کیسے رابطہ کروں۔ غضب ہو گیا ہے لارڈ۔ غضب''...... دوسری طرف سے ایرج نے تیز لہجے میں کہا اور لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''ہوا کیا ہے اور وہ سائرن کیوں بج اٹھے تھے''...... لارڈ نے اسی طرح سے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جولیانا اور اس کے ساتھی جو پاکیشائی ایجنٹ ہیں نے ماؤک ہاؤس پر حملہ کر دیا ہے لارڈ۔ ان کے اچانک حملہ کرنے کی وجہ سے عمارت کے ہر حصے میں سائرن بج اٹھے تھے''...... ایرج نے جواب دیا اور لارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''جولیانا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حملہ کیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ

رہے ہو نانسنس۔ جولیانا اس عمارت پر کیسے حملہ کر سکتی ہے اور پاکیشائی ایجنٹ۔ وہ یہاں کیسے آ گئے۔ جولیانا نے تو بتایا تھا کہ اس نے کلاس ویلی کو جہنم زار بنا دیا ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے''...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے جولیانا کو کسی مشن پر نہیں بھیجا تھا''...... ایرج نے کہا۔

''مشن''...... کیا مطلب''...... لارڈ نے چونک کہا۔

''لارڈ۔ جولیانا نے جب آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی تو اس کے کچھ ہی دیر کے بعد جولیانا نے اسلحہ ڈپو میں جا کر مخصوص اسلحہ حاصل کیا تھا اور پھر وہ ماؤک ہاؤس سے گارڈز کو چن کر اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ اس وقت ماؤک ہاؤس کا انچارج انڈر گراؤنڈ تھا اسے جولیانا کے اسلحہ لینے اور گارڈز لے جانے کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ جولیانا مخصوص اسلحہ اور دس گارڈز کو لے کر دو بلیک ہاک ہیلی کاپٹروں میں گئی تھی۔ جب شیرٹن واپس آیا تو اسے جولیانا کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے فوراً مجھے کال کر کے بتا دیا۔ پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ جولیانا نے چونکہ آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ نے اسے فوری طور پر کسی مشن پر بھیج دیا ہو۔ ریکارڈر پر مجھے جولیانا کی مائنڈ ریڈنگ بھی نہیں مل رہی تھی۔ میں آپ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا لیکن میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ میں نے ایک ہیلی کاپٹر میں جولیانا سے بھی بات کرنے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی کوشش کی تھی لیکن جولیانا نے سیدھے منہ مجھ سے بات ہی نہیں کی تھی وہ بار بار یہی کہہ رہی تھی کہ مجھے جو پوچھنا ہے وہ میں آپ سے پوچھوں۔ اس لئے مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ اسے آپ نے ہی کسی مشن پر بھیجا ہے لیکن پھر دو گھنٹوں کے بعد اب اچانک دونوں ہیلی کاپٹر واپس آئے ہیں تو ان ہیلی کاپٹروں نے ماؤک ہاؤس میں موجود گارڈز پر اچانک فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کرنا شروع کر دیا ہے۔ کمپاؤنڈ میں موجود ایک ہیلی کاپٹر کی ونڈ سکرین سے مجھے جولیانا تو دکھائی دے رہی تھی لیکن دوسرے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر مجھے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ ہیلی کاپٹر آٹو پائلٹ پر ہو۔ لیکن اس ہیلی کاپٹر سے بھی مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی۔ دونوں ہیلی کاپٹر چونکہ ماؤک ہاؤس کے تھے اس لئے میں انہیں کسی بھی طریقے سے ہٹ نہیں کر سکتا تھا پھر دونوں ہیلی کاپٹروں نے ماؤک ہاؤس میں موجود ہمارے تمام مسلح افراد کو ہلاک کر دیا اور ہیلی کاپٹر نیچے آ گئے۔ دونوں ہیلی کاپٹروں کے دروازے ضرور کھلے تھے اور مجھے ہیلی کاپٹر کے ارد گرد سے فائرنگ ہوتی ہوئی بھی دکھائی دے رہی تھی لیکن وہاں مجھے جولیانا کے سوا کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے جولیانا کے ساتھ اور بھی بہت سے افراد موجود ہوں جو عمارت میں فائرنگ کر رہے ہیں لیکن وہ مجھے کیمرے کی آنکھ سے نہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ میں نے عمارت میں سرچ لائٹ بھی

پھیلائی تھی لیکن اس کے باوجود مجھے کوئی دکھائی نہیں دیا ہے جبکہ اب عمارت کے اندر طوفان سا مچا ہوا ہے۔ ماؤک ہاؤس میں مسلسل فائرنگ ہو رہی ہے اور بم بلاسٹ ہو رہے ہیں لیکن وہ کون ہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ جولیانا اپنے ساتھ کلاس ویلی سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو لے آئی ہے جن کے پاس کوئی ایسا آلہ موجود ہے جس کی وجہ سے وہ نہ تو کسی کیمرے کی آنکھ سے دیکھے جا سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی ریز سے سرچ کیا جا سکتا ہے وہ سب عمارت میں موجود ہیں اور عمارت میں موجود افراد کو ہلاک کر رہے ہیں لیکن وہ کہاں ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے“...... دوسری طرف سے ایرج نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر لارڈ حیرت زدہ رہ گیا۔ اسے جیسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ جولیانا کی کایا اس طرح سے پلٹ جائے گی اور وہ ویلی میں اپنے ساتھیوں کو لے جا کر ان کی جگہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے آئے گی جن کے پاس ایسے سائنسی آلات موجود تھے جن کی وجہ سے لارڈ ایجنسی کے جدید سائنسی آلات انہیں مارک نہیں کر پا رہے تھے۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایرج۔ پاکیشیائی ایجنٹ ماؤک ہاؤس میں داخل ہو گئے ہیں اور انہیں یہاں جولیانا اپنے ساتھ لائی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ جولیانا تو سٹارگم پلس کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

زیر اثر ہے۔ وہ میرے تابع ہے پھر وہ میرے کسی حکم سے انحراف کیسے کر سکتی ہے۔ جن پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہ کلٹاس ویلی میں ہلاک کرنے کے لئے گئی تھی انہیں وہ زندہ سلامت کیسے لا سکتی ہے۔ اگر اسے ان سب کو زندہ لانا تھا تو وہ پہلے بھی تو انہیں اپنے ہیلی کاپٹر میں لا سکتی تھی پھر اسے واپس آ کر اپنے ساتھیوں اور اسلحہ لے جا کر انہیں واپس لانے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس ایسے کون سے سائنسی آلات ہیں جس کی وجہ سے تم اس قدر جدید کنٹرول روم میں ہونے کے باوجود انہیں نہیں دیکھ پا رہے ہو۔ کیا وہ حقیقت میں انسان ہی ہیں یا ان کا تعلق جنوں اور بھوتوں سے ہے جس کی وجہ سے تم انہیں سرچ ہی نہیں کر پا رہے ہو''...... لارڈ نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں نے ماؤک ہاؤس کا ایک ایک کونہ دیکھ لیا ہے لارڈ لیکن کسی کیمرے کی آنکھ انہیں تلاش نہیں کر پا رہی ہے۔ وہاں جولیانا ضرور دکھائی دیتی ہے لیکن وہ چونکہ اسی ماؤک ہاؤس میں رہتی تھی اس لئے اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں خفیہ کیمرے لگے ہوئے ہیں وہ خاص طور پر ان کیمروں کو نشانہ بنا کر تباہ کر رہی ہے تاکہ اسے مزید نہ دیکھا جا سکے''...... ایرج نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ جولیا کا آخر مائنڈ بدل کیسے گیا۔ وہ لارڈ ایجنسی کی اچانک دشمن کیوں بن گئی ہے''...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے لارڈ۔ جولیانا کی مائنڈ ریڈنگ بھی نہیں ہو رہی ورنہ مجھے پتہ چل جاتا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں پر حیرت ہو رہی ہے جو واقعی جادوگروں کی طرح ماؤک ہاؤس میں داخل ہوئے ہیں اور انہیں چیک اور سرچ کرنے کی میری ہر کوشش ناکام ہو چکی ہے''۔ ایرج نے کہا۔

''ماؤک ہاؤس، بلیک ہاؤس اور لارڈ ہیڈ کوارٹر سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں ایرج۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آ گئے ہیں تو سمجھ لو کہ وہ ہماری شہ رگ تک پہنچ گئے ہیں۔ انہیں جس طرح بھی ممکن ہو سکے فوراً ٹریس کر کے ہلاک کر دو۔ ورنہ وہ میرے ساتھ ساتھ اس ساری عمارت کو ہی تباہ کر دیں گے۔ یہ عمارت تباہ ہوئی تو سمجھو کہ لارڈ کے ساتھ ساتھ اس کی ایجنسی بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی''...... لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''ماؤک ہاؤس میں اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ ہے لارڈ۔ میں اس عمارت کو دھماکے سے نہیں اڑا سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو ماؤک ہاؤس کے ساتھ بلیک ہاؤس اور لارڈ ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا۔ میں نے ماؤک ہاؤس میں ہر طرف زہریلی گیس پھیلا دی ہے جو بے رنگ اور بے بو ہے۔ اگر جولیانا، عمران اور اس کے ساتھی اس گیس کی زد میں آ گئے تو وہ اسی لمحے ہلاک ہو جائیں گے''۔ ایرج

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے نانسنس۔ اس گیس سے تو عمارت میں موجود ہمارے تمام آدمی بھی مارے جائیں گے"...... لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ مگر مجھے جولیانا جو اس وقت لارڈ ایجنسی کے لئے سچ مچ ڈینجرس بنی ہوئی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں سے نپٹنے کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اسی لئے میں نے انہیں زہریلی گیس سے ہلاک کرنے کا سوچا تھا۔ وہ سب ویسے بھی مافوق الفطرت انسان بن کر ہمارے ساتھیوں کو ہلاک کر رہے ہیں اس لئے اگر انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہمارے مزید کچھ آدمی ہلاک ہو جائیں تو یہ سودا مہنگا نہیں ہوگا۔ یہی سوچ کر میں نے باوک ہاؤس میں زہریلی گیس فائر کر دی تھی"...... ایرج نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو اگر اس گیس کی وجہ سے ہمارے چند اور ساتھی مارے گئے اور ان کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے تو واقعی ہمارے لئے اپنے چند ساتھیوں کے ہلاک ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن جولیانا، عمران اور اس کے ساتھی اگر ہلاک ہو گئے تو پھر ہمیں یہ پتہ کیسے چلے گا کہ جولیانا نے ہم سے بغاوت کیوں کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس آخر ایسے کون سے آلات ہیں جن کی وجہ سے نہ وہ کسی کیمرے کی آنکھ سے دیکھے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی

موجودگی کا کسی ریز سے پتہ لگایا جا سکتا ہے"...... لارڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں لارڈ۔ ایک بار وہ سب زہریلی گیس سے ہلاک ہو جائیں تو میں فوراً ان کے سروں کا آپریشن کر کے ان کے دماغ باہر نکلوا لوں گا اور پھر سٹارگم پلس کے ذریعے میں ان کے دماغ مردہ ہونے سے پہلے ان کے دماغ سے ہر بات نکال لوں گا"...... ایرج نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جو بھی ہو ان کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے اگر وہ مجھ تک پہنچ گئے تو مشکل ہو جائے گی"...... لارڈ نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

"ایک منٹ"...... لارڈ نے کہا۔

"کیا ہوا لارڈ"...... ایرج نے پوچھا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ زمینی لفٹ کے ذریعے میرے روم کی طرف آ رہے ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان پر زہریلی گیس کا بھی کچھ اثر نہیں ہوا ہے"...... دوسری طرف سے ایرج نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے زمین کے نیچے دھمک سی محسوس ہو رہی ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی زمینی لفٹ کے ذریعے اس طرف آتا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اوکے تم اپنا کام کرو۔ اگر وہ لفٹ کے ذریعے یہاں آ رہے ہیں تو پھر انہیں موت ہی میرے کمرے تک لا رہی ہے۔ میں انہیں کسی بھی حال میں زندہ نہیں چھوڑوں گا‘‘...... لارڈ نے کہا اور اس نے ایرج کا جواب سنے بغیر ہی بٹن پریس کر کے اس سے رابطہ ختم کر دیا۔ ایرج سے رابطہ ختم کرتے ہی لارڈ نے میز کی دراز کھول لی۔ اس دراز میں لمبے اور پتلی پتلی دھاروں والے بے شمار خنجر پڑے ہوئے تھے جنہیں لارڈ سامنے دیوار پر موجود نقشے پر نشانہ بازی کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ لارڈ نے دراز سے سولہ خنجر اٹھائے اور انہیں اپنی انگلیوں کے درمیان میں مخصوص انداز میں پھنسانے لگا۔ اس نے ایک انگلی کے درمیان دو دو خنجر پھنسائے تھے۔

زمین کی دھمک بڑھتی جا رہی تھی۔ لارڈ فوراً کرسی سے اٹھا۔ اس نے کرسی پیچھے دھکیلی اور پھر وہ میز کے نیچے اس انداز میں بیٹھ گیا کہ اگر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہونا چاہے تو اس کا سر میز سے نہ ٹکرا سکے۔ اس کا رخ سامنے دروازے کی جانب تھا۔ اس کے کان دروازے کی جانب ہی لگے ہوئے تھے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر لارڈ کے اعصاب تن گئے۔ اب اس کے کان زمین پر لگ گئے تھے تاکہ وہ جیسے ہی کسی کے اندر آنے کے قدموں کی آواز سنے وہ فوراً اٹھ کر اس طرف خنجر پھینک دے۔ پھر جیسے ہی اسے بہت سے قدموں کی آوازیں کمرے میں داخل

ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں وہ اچانک ایک جھٹکے سے اٹھا اور اٹھتے ہی اس کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور کھچ کھچ کی آواز کے ساتھ اسے کئی چیخیں سنائی دیں۔ اس کی انگلیوں سے نکلنے والے خنجر دروازے سے اندر آنے والے افراد کو ہی لگے تھے جن کی اب اسے تڑپنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

لارڈ خنجر زنی میں واقعی بے پناہ مہارت رکھتا تھا اس نے انگلیوں کے درمیانی حصوں میں ایک ساتھ سولہ خنجر پھنسا کر اس انداز میں دروازے کی طرف پھینکے تھے جو اس کی انگلیوں سے نکلتے ہی مشین گن کی نال سے نکلی ہوئی گولیوں کی بوچھاڑ کی طرح پھیل گئے تھے اور سامنے سے آنے والے افراد اس کے خنجروں کا نشانہ بن گئے تھے۔

ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اور اس کے ساتھی لارڈ کے پھینکے ہوئے خنجروں سے نہیں بچ سکے تھے انہوں نے لارڈ کو اچانک میز کے پیچھے سے کھڑے ہوتے دیکھ کر دائیں بائیں چھلانگیں لگائی تھیں لیکن لارڈ کے ان کی طرف پھینکے ہوئے خنجر گولیوں سے بھی زیادہ تیزی سے ان کی طرف آئے تھے اور خنجر کسی کی ٹانگ میں گڑ گیا تھا کسی کے بازو میں اور کسی کے کاندھے میں یہاں تک کہ عمران بھی لارڈ کے پھینکے ہوئے خنجر سے نہیں بچ سکا تھا۔ اچانک بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگانے کی وجہ سے لارڈ کا پھینکا ہوا خنجر اس کے سینے میں دل کے مقام پر لگنے کی بجائے اس کی ران میں گھس گیا تھا۔ عمران کا کوئی بھی ساتھی سوائے جولیا کے ان خنجروں سے نہیں بچ سکا تھا۔ جولیا نے حیرت انگیز طور پر کسی بازی گر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی طرف آنے والا خنجر ہوا میں ہی دبوچ لیا تھا۔

میز کے پیچھے کھڑا لارڈ اپنے خنجروں کو نشانے پر لگتا محسوس کر کے خوش ہو رہا تھا۔ جولیا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لارڈ کے خنجروں کا شکار ہوتے دیکھا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا وہ غصے سے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر لارڈ کو مارنے ہی لگی تھی کہ عمران اشارے سے اسے لارڈ کو خنجر مارنے سے منع کر دیا۔

لارڈ نے اچانک پلٹ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ یکلخت لارڈ کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا کا پھینکا ہوا خنجر لارڈ کی ایک ٹانگ میں لگا تھا اور وہ اچھل کر زمین پر گر گیا تھا۔ وہ عمران کی آواز سن کر واپس اپنے ریسٹ روم کی جانب بھاگا تھا اور جولیا جانتی تھی کہ اگر لارڈ دوسرے کمرے میں چلا گیا تو اسے وہاں سے فرار ہونے میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔ اس لئے اس نے خنجر لارڈ کی ٹانگ میں مار دیا تھا۔

''تم ساتھیوں کو سنبھالو۔ میں لارڈ سے بات کرتی ہوں''۔ جولیا نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی لارڈ کی جانب بڑھی جو زخمی ہونے کے باوجود زمین پر گھسٹتا ہوا ریسٹ روم کی جانب جا رہا تھا۔

''بس لارڈ۔ یہیں رک جاؤ۔ تمہارا کھیل اب ختم ہو گیا ہے''...... جولیا نے اس کے نزدیک جا کر اپنی کمر میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال لارڈ کے سر سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور لارڈ جہاں تھا وہیں رک گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ج۔ ج۔ جولیانا۔ تت۔ تت۔ تم"...... لارڈ کے منہ سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی۔

"ہاں۔ میں وہی جولیانا ہوں جسے تم نے کیپٹن ساگرڈ سے کہہ کر دھوکے سے اس کے ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش کرایا تھا اور پھر تم نے مجھے بے ہوشی میں ہی یہاں لا کر میرے سر کا آپریشن کیا تھا اور میرے دماغ میں ایک چپ لگا دی تھی جسے سارگم پلس کہتے ہیں۔ تم یہ چاہتے تھے کہ میں سب کچھ بھول جاؤں اور تمہاری غلام بن جاؤں"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور لارڈ کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"چپ۔ سارگم پلس۔ یہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو جولیانا۔ تم تم"...... لارڈ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پہلے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں اور یہ سن لو کہ میرے ہاتھ میں لوڈڈ مشین پسٹل ہے اگر تم نے ذرا سی بھی غلط حرکت کی تو میں مشین پسٹل کا سارے کا سارا میگزین تم پر خالی کر دوں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اپنی زندگی سے بہت پیار ہے اور تم میرے ہاتھوں مرنا پسند نہیں کرو گے اس لئے چپ چاپ اٹھ جاؤ"...... جولیا نے کہا اور لارڈ دھیرے دھیرے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا میں اپنی کرسی پر بیٹھ سکتا ہوں"...... لارڈ نے پوچھا۔

"ایک منٹ"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے ٹانگ سے لارڈ کی کرسی گھسیٹ کر اس کے قریب کر دی۔ وہ اسے میز کے پاس نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔

"اب بیٹھ جاؤ"...... جولیا نے کہا تو لارڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے انہیں چونکہ خنجر حساس مقام پر نہیں لگے تھے اس لئے ان میں اتنی ہمت تھی کہ وہ اپنی ٹانگوں، کاندھوں اور بازوؤں میں گڑے ہوئے خنجر نکال کر اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہو سکیں۔

"آخر یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم اچانک کیسے بدل گئی ہو جولیانا۔ تم تو میری خیر خواہ تھی اور یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تم نے تو مجھے رپورٹ دی تھی کہ تم نے ان سب کو کلاس ویلی میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ پھر تم ماؤک ہاؤس میں واپس آ کر اسلحہ اور دس افراد کو لے کر کہاں چلی گئی تھی"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا جواب میں دیتا ہوں لارڈ مارشل ہیگرڈ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو لارڈ اختیار چونک پڑا۔

"تت۔ تت۔ تم زندہ ہو"...... لارڈ نے ہکلا کر کہا۔

"نہ صرف میں بلکہ میرے تمام ساتھی زندہ ہیں لارڈ۔ تم خنجر زنی میں واقعی کمال کی مہارت رکھتے ہو۔ تم نے ایک ساتھ ہم پر خنجر پھینکے تھے۔ تمہارا نشانہ ہمارے دلوں کی طرف تھا لیکن تمہیں ایک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لہجے کی چوک ہوگئی اور وہ چوک میز کے پیچھے سے تمہارے اچانک کھڑے ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ تم نے کھڑے ہو کر ہم پر خنجر پھینکے تھے۔ تمہیں اچانک کھڑے ہوتے دیکھ کر ہم نے فوراً دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی تھیں یہی وجہ تھی کہ تمہارے خنجر ہمارے دلوں میں لگنے کی بجائے ٹانگوں، کاندھوں اور بازوؤں میں گھس گئے تھے اس لئے ہم زندہ بچ گئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ کا رنگ زرد ہو گیا۔

''لیکن تم نے اپنے ساتھ آخر ایسا کیا کر رکھا ہے کہ نہ تم ہمیں کلاٹاس ویلی میں دکھائی دے رہے تھے اور نہ یہاں آنے کے بعد۔ حالانکہ ماؤک ہاؤس میں اگر ایک پرندہ بھی داخل ہوتا ہے تو ہمیں اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے لیکن تم نہ تو یہاں کسی کیمرے کی آنکھ میں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی تمہیں کوئی ریز سرچ کر پا رہی تھی یہاں تک کہ ماؤک ہاؤس میں میرے آدمی نے زہریلی گیس بھی پھیلا دی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اس گیس سے تم فوراً ہلاک ہو جاؤ گے لیکن تم یہاں جس طرح سے زندہ سلامت کھڑے ہو اس سے لگتا ہے کہ تم پر اس گیس نے کوئی اثر ہی نہیں کیا تھا''...... لارڈ نے کہا اس کے لہجے میں حد درجہ حیرت تھی۔

''میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں لارڈ تاکہ مرنے کے بعد تمہیں کوئی گمان نہ رہے کہ ہم عام انسانوں سے مافوق الفطرت بن کر تمہارے جدید اور انتہائی فول پروف سائنسی انتظامات سے

لیس ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچ گئے اور تم نے جس جولیا کو ہمارا دشمن اور اپنا خیر خواہ بنا لیا تھا وہ اچانک ہمارے حق میں کیسے ہو گئی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں بتاؤ۔ میں یہ سب جاننا چاہتا ہوں۔ اس قدر جدید سائنسی دور میں تم سب کا یہاں اس طرح اچانک آنا اور کسی کی نظروں میں نہ آنا میرے لئے انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اسی طرح سے جولیانا کا بھی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ ہم نے اس کا مائنڈ جدید سائنسی طریقے سے اس کے سر کا آپریشن کر کے اس کے دماغ میں ایک چپ لگا کر اپنے کنٹرول میں کیا تھا۔ جب تک اس کے دماغ سے چپ نہ نکال لی جاتی اس وقت تک اس کا بدلنا ناممکن تھا۔ قطعی ناممکن''...... لارڈ نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو لارڈ۔ جولیا جب اپنے ڈی جے گروپ کے ساتھ دریا کے دوسرے کنارے پر ہماری تلاش کے لئے آئی تھی تو میں نے اس کا بدلہ ہوا روپ اسی وقت پہچان لیا تھا لیکن میں یہ نہیں جان سکا تھا کہ جولیا کے ساتھ کیا کیا گیا ہے اور اس کا مائنڈ کیسے بدلا گیا ہے کیونکہ جب یہ پاکیشیا سے ایکریمیا اور تمہاری ایجنسی میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوئی تھی تو میں نے اس خیال کے پیش نظر اس کا مائنڈ لاکڈ کر دیا تھا کہ تم آزمائش کے طور پر اس کا ذہن ضرور اسکین کرو گے۔ لاکڈ مائنڈ کا اگر تم اسکین کرتے تو تمہیں اس بات کا قطعی علم نہ ہوتا کہ جولیا کسی پلاننگ کے تحت

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تمہاری ایجنسی میں آنا چاہتی ہے۔ لیکن تم شاید اس پر پہلے سے ہی شاکی تھے اس لئے تم نے اسے اغوا کرایا اور پھر اس کے دماغ کا آپریشن کر کے اس کے دماغ میں کوئی چپ لگا دی تھی اور اسے اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا۔ اس وقت میں نے جولیا کی آنکھوں میں جھانک کر اس کا دماغ پڑھنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن تم نے اور زیادہ چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جولیا کی آنکھوں میں ایسے لینز لگا دیئے تھے تاکہ ہپناٹائز کرنے والا کوئی ماہر اس کے دماغ میں نہ جھانک سکے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ جولیا کا مائنڈ کیسے تبدیل کیا گیا ہے۔

مائنڈ تبدیل ہونے کی وجہ سے جولیا تمہاری دوست اور ہماری دشمن بن گئی تھی۔ آپریشن کے بارے میں تم نے اسے بھی لاعلم ہی رکھا تھا۔ جولیا نے ہمیں حقیقتاً ڈینجرس جولیانا بن کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی خاص طور پر اس نے جس طرح سے کلٹاس ویلی میں ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ویلی کو جہنم زار بنایا تھا اگر ہم سرخ بھیڑیوں کے بنائے ہوئے ایک گہرے بھٹ میں نہ چھپے ہوئے ہوتے تو جولیا ہمیں یقیناً ہلاک کر چکی ہوتی۔ ہمارا ایک ساتھی بھٹ میں آنے سے رہ گیا تھا جسے جولیا نے میزائل مار کر ہٹ کر دیا تھا۔ جولیا نے ساری وادی میں اس قدر خوفناک آگ بھڑکا دی تھی کہ اگر ہم کہیں بھی ہوتے تو وہیں جل کر بھسم ہو جاتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہم ایک بھٹ میں محفوظ تھے۔ جب جولیا کلٹاس ویلی کو

جہنم زار بنا کر واپس چلی گئی تو میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو بھٹ سے باہر نکال دیا تھا۔ میں بھٹ میں اکیلا رہ گیا تھا تو میں نے خیال خوانی جسے ٹیلی پیتھی کا علم بھی کہا جاتا ہے اس علم کے ذریعے جولیا کے دماغ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مجھے اس کوشش میں کچھ پرابلم تو ہوئی تھی۔ جولیانا کے دماغ میں چونکہ چپ لگی ہوئی تھی اس لئے اس کے دماغ کی بہت سی رگیں بند ہو گئی تھیں۔ میں خاموشی سے اس کے دماغ میں گھسنا چاہتا تھا۔ آخر مجھے اس کے دماغ کے اس حصے سے ایک راستہ مل گیا جو میں نے لاکڈ کیا تھا۔ میں نے جب جولیا کے مائنڈ کا لاک کھولا تو مجھے اس کے دماغ میں آگے تک رسائی ملتی چلی گئی اور مجھے اس ساری حقیقت کا علم ہوتا چلا گیا کہ جولیا کے ساتھ کیا ہوا تھا اور تم نے اسے کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے لارڈ ایجنسی کی ڈینجرس جولیانا بنا دیا تھا۔ جولیا کے دماغ میں لگی ہوئی چپ سے مجھے یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ اس کے دماغ میں آنے والی ہر بات ایک مخصوص سسٹم پر ریکارڈ کی جاتی ہیں اس لئے میں نے فوری طور پر جولیا کے دماغ کے اس حصے کو لاکڈ کر دیا جس کا تعلق چپ سے تھا۔ اس کے بعد میرا کام آسان تھا۔ میں نے جولیا کے مائنڈ کی وہ تمام رگیں کھولنی شروع کر دیں جو جولیا کی یادداشت واپس لا سکتی تھیں اور اسے اس حقیقت کا علم ہو سکتا تھا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا اور یہ ہمارے خلاف کیا کرتی رہی تھی۔ جولیا کے مائنڈ سے ہی مجھے یہ پتہ بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چل گیا تھا کہ ماؤک ہاؤس ہی بلیک ہاؤس بھی ہے اور لارڈ ایجنسی کا لارڈ ہیڈ کوارٹر بھی جو ونگٹن کے نواح میں ایک ویران علاقے میں موجود ہے اور تم اسی لارڈ ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہو۔ میں نے جولیا سے کہا کہ وہ ماؤک ہاؤس سے اسلحہ اور ہمارے قد کاٹھ کے دس افراد لے کر کلٹاس ویلی میں آ جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور یہ آدمی اور اسلحہ لے کر وہاں پہنچ گئی۔ ہم نے تمہارے آدمیوں کو وادی میں چھوڑا اور ان کی جگہ جولیا کے ساتھ یہاں آ گئے۔ اور تمہارے سیٹلائٹ، کیمرے اور مخصوص ریز ہمیں کیوں نہیں دیکھ پائے اس کے لئے میں تمہارے ذہن سے یہ بات نکال دوں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا سائنسی آلہ ہے کہ ہم ان سب سے چھپ کر تمہارے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں کلٹاس ویلی میں قدرت نے ہماری مدد کی تھی۔ کلٹاس ویلی میں خونخوار سرخ بھیڑیوں اور سیاہ چیتوں کی بھرمار ہے۔ ان میں سے ایک سرخ بھیڑیئے نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہمیں شکار کرتا میرے ایک جوان نے الٹا اس کا ہی شکار کر لیا تھا۔ یہ جوان جس کا نام جوزف ہے یہ جنگل پرنس ہے اور اس کا تعلق مکاشو خاندان سے ہے جو جنگل کے جانوروں کی ہر نسل اور ان کے ہر پہلوؤں کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔ اس نے ہمیں بتایا کہ سرخ بھیڑیئے کے خون میں ایسی خاصیت پائی جاتی ہے جس کا ہم اگر ایک دھبہ بھی اپنے جسم پر لگا لیں تو وادی کے تمام

جانور اور درندے یہاں تک کہ سرخ بھیڑیئے بھی اس کی بو سے دور رہیں گے۔ اس نے مجھے جب سرخ بھیڑیئے کی نسل کے بارے میں بتایا تو مجھے ایکریمیا کے ہی ایک وائلڈ انیمل پروفیسر کا لکھا ہوا مضمون یاد آ گیا جس نے بتایا تھا کہ سرخ بھیڑیوں کی ایک نسل ایسی بھی ہے جس کے خون میں ایسے بے شمار مرکبات پائے جاتے ہیں جن کی مدد سے جدید دنیا کی سائنس کو بھی آسانی سے ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ بس سمجھ لو کہ ہم نے جب سے اپنے جسموں پر سرخ بھیڑیئے کا خون لگایا ہے تب سے ہم تمہاری سائنسی جدت کی خفیہ آنکھوں سے محفوظ ہو کر انویسیبل ہو گئے تھے“۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اس سرخ بھیڑیئے پر لکھے گئے مضمون کی تفصیل لارڈ کو بتانی شروع کر دی جسے سن کر لارڈ ہکا بکا رہ گیا تھا اس کا چہرہ یوں بگڑا ہوا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایک بھیڑیئے کا خون اس دور کی جدید سائنس کو اس طرح سے ڈاج دینے یا انسانی جسم کو کیموفلاج کرنے کے کام آ سکتا ہے۔

عمران یہ سب تفصیل بتا رہا تھا اور اس کے ساتھی اپنے زخموں پر اپنے ہی لباس پھاڑ کر پٹیاں باندھ رہے تھے تاکہ ان کے زخموں سے خون کا اخراج رک سکے۔

لارڈ اب جولیا کے رحم و کرم پر تھا اسے چونکہ اپنی زندگی سے بے حد پیار تھا اور وہ مرنا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے جولیا سے وعدہ لیا کہ اگر وہ اسے معاف کر دے اور زندہ چھوڑنے کا وعدہ

PVL ندیم PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرے تو وہ بی ایل فارمولا اسے دے دے گا۔ جولیا کو اس پر شدید غصہ تھا کہ اس نے دھوکے سے اس کے دماغ کا آپریشن کیا تھا اور اسے پھر سے ڈینجرس جولیانا بنا دیا تھا جو اس بار اپنے ہی ساتھیوں سے ٹکرا گئی تھی اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن چونکہ بی ایم کا فارمولہ لارڈ کے پاس تھا اس کے عمران کے اشارے پر جولیا نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اسے ہلاک نہیں کرے گی تب لارڈ نے عمران کو دیوار میں موجود ایک خفیہ سیف کے بارے میں بتا دیا۔ ساتھ ہی اس نے سیف کو کھولنے کا کوڈ بھی بتا دیا تھا۔ عمران نے سیف کھول کر اس میں سے بی ایل فارمولے کے دونوں حصے نکال کر اپنے پاس محفوظ کر لئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ماؤک ہاؤس میں ایرج کی پھیلائی ہوئی زہریلی گیس سے اس لئے بچ گئے تھے کہ وہ جب وہ لفٹ میں داخل ہو گئے تھے تب ایرج نے وہاں گیس پھیلائی تھی اور وہ چونکہ لفٹ سے زیر زمین آ گئے تھے اس لئے ان پر زہریلی گیس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر جولیا نے لارڈ کے سر پر مشین پسٹل مار کر اسے بے ہوش کر دیا اور صفدر نے عمران کے حکم سے لارڈ کی ٹانگ سے خنجر نکال کر اس پر پٹی باندھ دی تھی۔

عمران نے جب لارڈ کے کمرے کا جائزہ لیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ لارڈ ایجنسی کی اس تمام عمارت کا کنٹرول اس میز کے

کنٹرول پینل میں موجود ہے۔ اس کنٹرول پینل سے لارڈ چاہتا تو اس ساری عمارت کو ایک دھماکے سے تباہ بھی کر سکتا تھا۔ لارڈ کے اس کمرے میں ایرج اور اس کا کوئی ساتھی داخل نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی ایرج دوسرے کنٹرول روم سے اس کمرے میں ہونے والی کارروائی دیکھ سکتا تھا۔

عمران نے کنٹرول پینل کو سمجھ کر اسے پوری عمارت کو تباہ کرنے پر سیٹ کیا اور پھر وہ سب لارڈ کو بے ہوشی کی حالت میں لے کر باہر آ گئے۔ اس وقت تک ایرج کی وہاں پھیلائی ہوئی زہریلی گیس کا اثر ختم ہو چکا تھا۔ ان کے قبضے میں لارڈ تھا اس لئے ایرج اب انہیں دیکھ کر بھی ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جولیا سمیت ماؤک ہاؤس کے اس کمپاؤنڈ میں آ گئے جہاں بلیک ہاک ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایرج کو پہلے ہی سرخ بھیڑیے کے خون کی خاصیت کی وجہ سے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ اس لئے وہ کنٹرول روم میں سوائے ہاتھ ملنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

عمران اور اس کے تمام ساتھی ایک ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور پھر ہیلی کاپٹر انہیں لے کر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران تھا وہ ہیلی کاپٹر موڑ کر بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف اڑتے لے گیا۔ ابھی ہیلی کاپٹر تھوڑا ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک لارڈ ایجنسی کا لارڈ ہیڈ کوارٹر، بلیک ہاؤس اور ماؤک ہاؤس سمیت آتش فشاں

PVL ندیم
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پہاڑ کی طرح پھٹ کر بکھر گیا۔

عمران چونکہ لارڈ کو اپنے ساتھ زندہ لے جا رہا تھا اس لئے اسے کوئی فکر نہیں تھی کہ اسے راستے میں کہیں روکا جائے گا۔ ویسے بھی بلیک ہاک ایکریمیا کے نئے اور جدید ہیلی کاپٹر تھے جنہیں کسی بھی راڈار سے چیک نہیں کیا جا سکتا تھا اور یہ ہیلی کاپٹر جس قدر تیز رفتار تھے اگر ایکریمین ایئربیس کے کسی راڈار پر نظر آ بھی جاتے تو جب تک وہ کوئی کارروائی کرتے تب تک عمران ایکریمیا کی حدود سے اتنی دور جا سکتا تھا کہ اسے پکڑنا ایکریمین فورس کے لئے ناممکن ہو جاتا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ہیون ویلی کے خلاف کی جانے والی بھیانک سازش
پر مبنی ایک سلگتی ہوئی تحریر

مکمل ناول

ایجنٹ لی ہاگ

لی ہاگ ☆ شوگرانی نژاد کافرستانی ایجنٹ، جو انتہائی ذہین اور ماسٹر پلانر تھا۔

لی ہاگ ☆ جس نے ایک ایسا گریٹ پلان بنایا جس پر عمل کر کے ہیون ویلی کا کافرستان سے الحاق یقینی تھا۔

گریٹ پلان ☆ ایک ایسا پلان جس کی حقیقت جاننے کے باوجود عمران نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں —— ؟

گریٹ پلان ☆ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا جا رہا تھا۔ مگر عمران اور اس کے ساتھی اس پلان سے آگاہ ہو گئے۔ کیسے —— ؟

لی ہیڈ کوارٹر ☆ جسے لی ہاگ نے سائنسی انتظامات سے سیکرٹ اور ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔

لی ہیڈ کوارٹر ☆ جہاں ماسٹر کمپیوٹر کی نظروں میں آنے والے غیر متعلق انسان کو فوراً ہلاک کر دیا جاتا تھا۔

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک نئے طریقے سے خفیہ طور پر کافرستان میں داخل ہوا۔ مگر —— ؟

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک پہاڑی غار میں چھپا ہوا تھا کہ اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk